لب لباب معنوی که از تصانیف فاضل محقق

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ بر عایت گلزار

از نتائج افکار ناثر و ناظم بے نظیر رشک افزائے سرور و فریر حاوی فروع و اصول جامع معقول و منقول شاعر باجوش و خروش مولوی نواب نیاز احمد خانصاحب متخلص بہ ہوش بریلوی ابن نواب نیاز محمد خانصاحب مغفور نبیرۂ حافظ الملک حافظ رحمت خان بہادر نصیر جنگ شہید سعید نور اللہ مرقدہ شاگرد شاعر ذی ہوش حکیم محمد محسن علی خان جوش بریلوی مرحوم و نیز از زمرۂ اعلیٰ تلامذۂ فخر انوری و خاقانی شاعر لاثانی افصح الفصحا ابلغ البلغاء مقبول ہر صغیر و کبیر جناب میر مظفر علی صاحب اسیر لکھنوی لازالت شموس علومہ مشرقۃ

حامداً و مصلیاً و مسلماً

ترانہ سنجی بلبل خامہ گلزار حمد مین بیکار ہے یہ وہ مقام ہے کہ طوطی ہزار داستان کو بھی بیان عجز درکار ہے جب نخلبند باغ رسالت ما عرفناک حق معرفتک فرمائے توصیف و ثنا ہم دامن دریدگان خار عصیان کی کب پایۂ قبول پائے نسیم اوراک کو غنچہ حمد خالق شگفتہ کرنا کیونکر نہ محال ہو جب گلشن مخلوقات کے بعض بعض گل کمال کی خوشبوئی وصف سے مشام جان معطر کرنا اشکال ہو فی الحقیقت عین عنایت باغبان قضا و قدر سے گلشن ایجاد مین ایسے ایسے درخت کمال نے نشو و نما پایا جنکے دیکھنے سے عقل کل کا بھی چراغ عقل گل نظر آیا کسی مین ثمر سبزی معرفت نظر آئی کسینے شریعت کی بہار دکھائی کسی مین گلہائے علوم کھلے کسی مین خارہائے

جہالت وضلالت نظر پڑے کسینے بہتری کا ثمرہ پایا کسی مین پہل بدی کا آیا غرضکہ گلستان
عالم مین طرفہ بہار ہے کہین گل ہے کہین خار ہے اگرچہ اس زمانے مین بوستان کمال خزان
رسیدہ ہے اہل کمال کا گل رخسار بسبب چلنے باد سموم بیقدری کے برنگ زعفران زرد
ہوکر پژمردگی دیدہ ہے لیکن سحاب رحمت الٰہی کی ترشح سے اب بھی نخل کمال کچھ کچھ شاداب
نظر آتا ہے کسی مقام پر کبھی کوئی باکمال گل کمال کی تازگی دکھلاتا ہے اس دعوے پر حجت ساطع
اور برہان قاطع سمجھکر ایک شمشاد حدیقۂ علم وفضل کا ذکر کیا جاتا ہے حاسدون کے دلپر لالہ روش
داغ الم دیا جاتا ہے کہ گلدستۂ اوصاف فراوان مولوی محمد نقی علیخان خلف الصدق
مولوی محمد رضا علیخان مرحوم مغفور نوراللہ مرقدہ شہر بانس بریلی مین سکونت پذیر
ہین حسن ظاہری وباطنی مین بے نظیر ہین آپ دادا اونکے عرصۂ دراز سے چمن پیرای علم ودولت
رہے خود مولویصاحب بھی ایام طفولیت سے الی الآن بفضل ایزد منان صرصر حوادث سے بچ کر
گلچین خیابان فضل وعزت رہے آونکے والد ماجد نے کمال دانائی سے دنیا کو مزرع آخرت
جان کر تخم عمل بوکر ثمرۂ معرفت پایا ریاض کرامت بھی شگفتگی پر آیا صفت شبنم رات رات بھر اونکو
اکثر لوگون نے ذکر خدا سے تر زبان دیکھا دن دن بھر برنگ شمیم غنچہ گوشۂ تنگ تنہائی مین نہان
دیکھا عالم باعمل تھے کامل بے بدل تھے ایک ادنی شعبہ اونکے درخت کرامت کا یہ ہے کہ جب بعد
رفع غدر فوج انگریزی بریلی مین آئی رعایا سے شہر کو خوف جزائی نہایت گبھرائی
ہر شخص برگ خزان دیدہ کی روش بے برگ وبے نوا بسبب چلنے باد تند خوف کے جانب صحرا گریزان
ہوا ہر فرد بشر کا حال سنبل کیطرح یکسر پریشان ہوا لیکن اوس سرو گلستان کرامت نے
خانہ خدا مین طرح اقامت ڈالی پختہ مزاجی شکے بھی معنے ہین کہ ایسے محل خوفناک مین بھی حسب معمول
عبادت شبانہ روز مین سر موفرق نہ لاکر کوئی بات ہراس کی منہہ سے نہ نکالی باوجودیکہ دور
تک قتل عام اور لوٹ ہونے کے اونہون نے مطلق صدمہ نہ پایا جو کوئی سپاہی فوج کا آیا
عنایت ایزدی سے اونسے سر تسلیم جھکایا بالحق ہوش سے پختہ مغزون کو ہینن باد
حوادث سے ضرر نہ صدمۂ صرصر سے ہو جاتی ہے شاخ خام خم نہ سبحان اللہ جو یہ مرتبہ پایا
اونکے صاحبزادے کو سلسلۂ رہنمائے شریعت کیون نہ ہاتھ آئے الولد سر لابیہ کا مضمون شگفتہ

نظر آیا مولوی صاحب سلمہ اللہ تعالے کا گل اسلام تازہ رنگ لایا یعنے اکثر اشخاص کو تعلیم
علم کا شوق دلاتے ہین اپنا وقت دینیات کے پڑہانے مین بہت صرف فرماتے ہین دم بکلام
علوم کا دریا بہہ جاتا ہے العالم اذا تکلم فہو بحر متوج کا مضمون اونہین کی ذات مجمع حسنات
پر صادق آتا ہے کسی نحو کسی علم مین عاری نہین ہر علم مین دخل معقول ہو یا بجز عنایت باری
نہین مسائل مشکلہ معقول نے اونکے سامنے مرتبہ حضوری پایا منقول مین بدون حوالہ آیت
و حدیث کے کلام نہ کرنا اونکا ایک قاعدہ کلی نظر آیا اونکے حضور اکثر منطقی اپنے اپنے قیاس
وشعور کے موافق صغرائے ثنا اور کبرائے مدح شکل بدیہی الانتاج بناکر دعوے توصیف کو
ثابت کر دکہاتے ہین آخر الامر نتیجہ نکالتے وقت یہ شعر زبان پر لاتے ہین ہوش سے گیا عجب
مدرسہ علم مین اوس عالم کے پتہمس اگر سبق شمسیہ پڑہتا ہو اگرنا فی الحال اونکے نخل کمال سے
ایک گل تازہ کہلا جمین علم فصاحت و بلاغت بہی بہولا پہلا یعنے اونہون نے نسخہ نایاب
موسوم بہ **لب لباب** معروف بہ **سرور القلوب فی ذکر المحبوب** تالیف کیا ہے
رنگ برنگ کے مضامین رنگین سے میدان بیان کو خجلت دہ باغ رضوان بنا دیا ہے
گلہاے وعظ وپند کی شگفتگی سے عین الیقین ہوتا ہے کہ یہ کتاب جواب گلستان بلکہ رنگینی
عبارت کی روش سے کہلتا ہے کہ واقعی عین گلستان ہے لفظون مین ہزارہا معنے مناسب
رنگ برنگ کے پوشیدہ نظر آتے ہین مردم دیدہ بہی جسکے دیکھنے سے ہر دم تر و تازگی تازہ
پاتے ہین ہزارہا دقائق و نکات علمیہ سے یہ کتاب بہری ہے گویا شجرہ علم کی کلی ہے اہل اسلام
کی نظرون مین ہر باب اسکا غیرت افزاے باغ جنان ہے اسکی ہر فصل پر بلا مبالغہ فصل بہاری
کا گمان ہے ہواے مطالعہ اسکی بداعتقادون کے چمن طبع کے لیے سر بسر صرصر ہے خوش اعتقادون
کو اسکی سیر گلگشت فردوس کے برابر ہے حاسدون کا غنچہ عیب بینی اسے دیکہ کر مرجہاتا ہے
گل طبع مین صم بکم کا رنگ نظر آتا ہے کیون نہ پژمردہ ہون گلہاے مضامین عدو باغ
حاسد کے لیے باد خزانی ہے یہ ہر کسی مقام پر ایک قرینے سے بیان غفاری ہے کسی جا نئے طریقے
سے ذکر قہاری ہے کہین رزم کہین بزم کہین سراپا تحریر ہے ذکر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
اس علو شان اور طرز بیان کے ساتہ ادا کیا ہے کہ ہر شخص کو منشاء تفسیر سے غرضکہ نظر رہا

رنگ کے مطالب سے یہ گلدستہ بنا ہے اگر اسکے کل مضمون کو گل ہزارہ کہوں تو بجا ہے ہر ایک
حرف مفرد یعنے اکیلا سیاہی سے لکھا ہوا گل شبو کا ہمسر ہے پیچیدگی سلسلۂ تحریر سے کھلتا ہے
کہ یہ نسخہ رشک سنبلستان سراسر ہے خوش وضعی سطور دال ہو رہی ہے کہ ہر سطر لکھی ہوئی بخط
گلزار ہے بین السطور کی آبداری بھی آبرو ریز انہار ہے اول سے آخر تک یہ کتاب اوسکے
ذکر سے مالامال ہے درخت کائنات جسکے قدم کی بدولت نہال ہے یعنے شاخ طوبائے
توحید اور میوہ شجر تمجید محبوب خدا اشرف انبیا احمد مجتبیٰ محمد مصطفی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
کا کل حال بطور اختصار مصنف سلمہ اللہ تعالیٰ نے اوسمین لکھا ہے غایت کمال اسی کو کہتے ہین
کہ دریا کوزے مین بھرا ہے سبحان اللہ فسبحان اللہ ثم سبحان اللہ ہر فقرے پر درود پڑھنا
سزاوار ہے عندلیب خامۂ ہوش از خود فراموش کو اب اس آیۂ کریمہ کے تکرار
بار بار ہے یا ایہا الذین آمنو صلوا علیہ وسلموا تسلیما +

تقریظ دوم

طبعزاد عالی طبیعت سید ہدایت علی ہدایت بریلوی بعد حمد وصلوٰۃ کے سید ہدایت علی
خدمت اہل دانش وبینش مین ملتمس ہے کہ یہ کتاب لاجواب موسوم بہ لب لباب معروف
بہ سرور القلوب فی ذکر المحبوب اس زمانے کی سب کتابون سے بہتر ہے کہ اسمین
ذکر خیر البشر بروایات معتبرہ تحریر سراسر ہے مؤلف اسکے مجمع مکارم واخلاق منبع جود و اشفاق
مقبول بارگاہ رب العالمین مداح جناب سید المرسلین ہدایت سے ہادی امت رسول خدا
بحر مواج علم صدق وصفا ÷ افضل علمائے زمان مولوی محمد نقی علیخان ابن مولوی
محمد رضا علیخان مرحوم بریلوی ہین اونکی تعریف مین زبان قلم لال ہے انسان سے
اونکی خوبیون کا بیان ہونا محال ہے **غزل** وہ عطائی خدا اسنے یکتائی

کسکی طاقت کرے جو ہمتائی × فاضل بے بدل کریم وخلیق × ذکر محبوب حق کا شیدائی ×
عالم با عمل فصیح وبلیغ × واہ رے علم فضل ودانائی × شان اللہ کی نظر آجائے ×
گر کرین غور اہل بینائے × وقت تقریر پھول جھڑتے ہین × بلبلین کہتی ہین بہار آئے ×
اے ہدایت بیان فیض ہوگیا × گم ہوا نام حاتم طائے

قطعات تاریخ طبع طبعزاد مولوی نوازش احمد خان صاحب ہوش بریلوی

ہے ہند مین ایک چھاپہ خانہ مطبوع فقیر و بادشاہ ہے × اور خاص مقام طبع اے ہوش لاریب کہ لکھنو ہوا ہے ×

بہتر پڑین اس سمجھ پراو نکی اس چھاپی کو جو کہین ہے × ہر آہ مطبوعہ ہے ہیا نکا جو کہ نسخہ وہ نسخہ کیمیا بنا ہے ×

اس مطبع جانفزا مین ہاتف یہ ذکر رسول کیا چھپا ہے

قطعہ تاریخ طبعزاد اہل طبع وذوق مولوی احمد رضا خان صاحب رضا خلف جناب مصنف سلمہم اللہ تعالیٰ

شد چو مطبوع این کتاب عجیب × بود در فکر سال طبع رضا × ناگہان داد ہاتف آوازہ × ذکر ہادی چہ مرہم جانہا ×

قطعہ تاریخ طبع از شاعر خوش بیان سید قاسم علی خواہان بریلوی

مولوی نقی علیخان کو ہو دے خدا فیض لایزال × حسنہ جان فشانی کمال فرمائی تھا کہ خون جگر رسالہ لکھا ×

کیا فصاحت ہے کیا بلاغت ہے × ہے مرصع کلام سر تا پا × شہرہ آفاق مین ہوا ایسا × ہر طرف ہے صدا صل علیٰ ×

ہے تاریخ طبع خواہان نے کہدیا ذکر مرسل والا

ولہ

چو مطبوع گردید لب لباب × شدہ شہرتش از زمین تا فلک × رقم کرد تاریخ خواہان چنین × ثنائی حبیب خدا ای ملک

قطعہ تاریخ تالیف سرور القلوب فی ذکر المحبوب تصنیف مولوی نوازش احمد خان صاحب ہوش موصوف

ہے بے مثال ایسی سرور القلوب × کہ ممکن نہین اوسکا ہو یا جواب × مضامین رنگین کی اسمین بہار × ہے اس رنگ جسکا نہین کچھ حساب ×

او سے دیکھ ہاتف نے آواز دی × گل نخل دین ہے یہ گویا کتاب

قطعہ تاریخ تالیف نسخہ ہذا از نتیجہ کلک گوہر سلک مولوی احمد رضا خان صاحب خلف مصنف سلمہ اللہ تعالیٰ

میری والد نے جب کیا تصنیف × یہ رسالہ بوصف شاہ ہدیٰ × جسکا ہر صفحہ تختہ فردوس × ہر ورق برگ سدرۃ وطوبیٰ ×

گیسوی حور ہے سواد حروف × ہر دم چشم حور ہر نقطہ × یا قلم اوسکا ابر نیسان ہے × ہر ورق اوسکا علم کا دریا ×

ہر سطر رشک موج صافی ہے × دائرہ کو صدف لکھوں تو بجا × نقطے جیسی ہین گوہر شہوار × قیمت اونکی ہو جنت الماوی ×

سال تالیف مین رضا لکھا × وصف خلق رسول امی کیا

قطعہ تاریخ تالیف نسخہ ہذا از سید ہدایت علی صاحب موصوف

نایاب کتاب کی ہے تالیف × حضرت مصطفی ثنا خوان × تاریخ ہو یا کہ حکمت و پند × ہر ایک کو ہے درد دل کا درمان ×

کی صرف فصاحت و بلاغت × ہے گوہر بے بہا بند بحر عمان × فقرہ فقرہ مدح کو لائق × جملہ جملہ صفت کو شایان ×
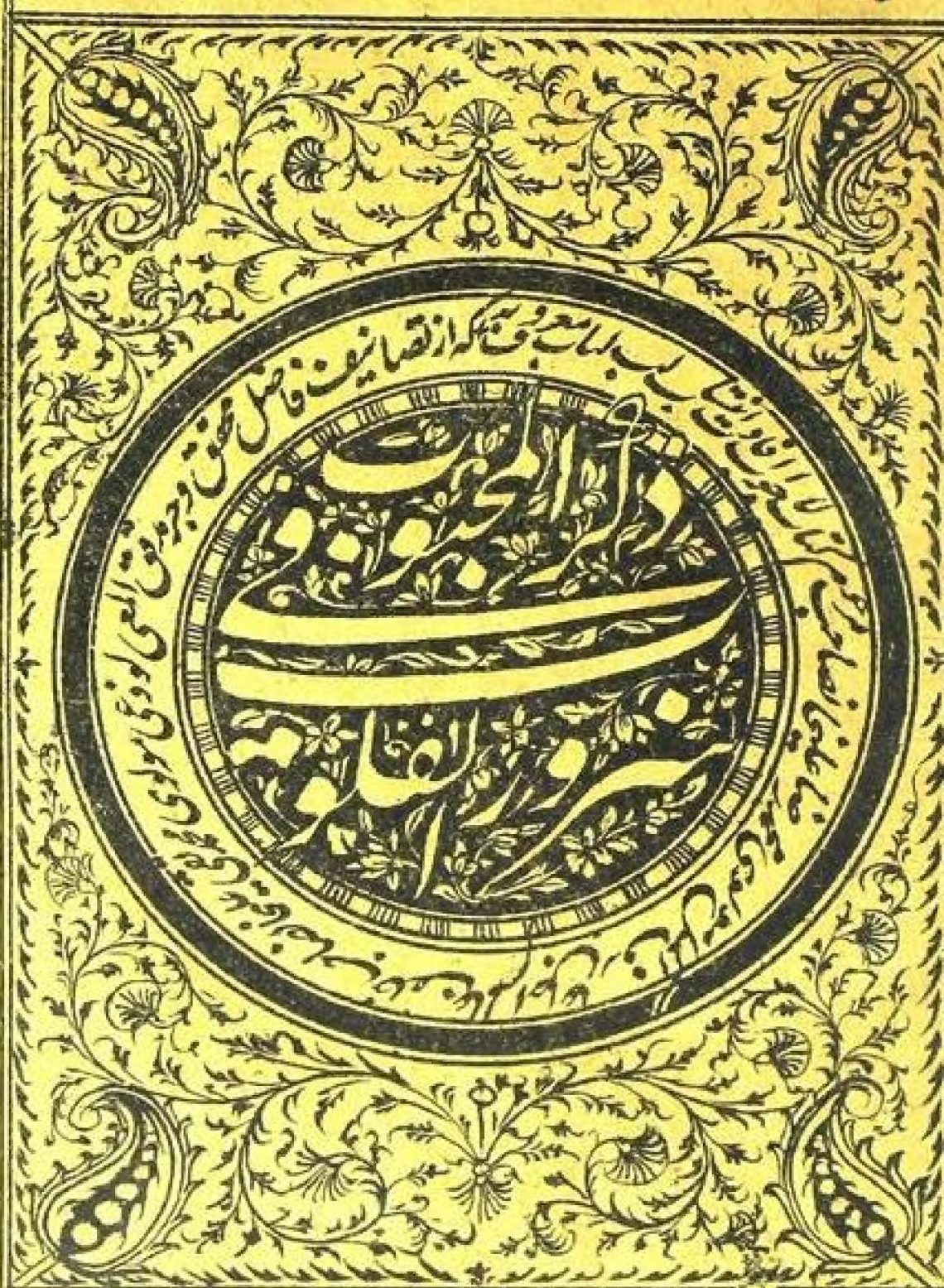
تاریخ عجب لکھی ہدایت × تو آفرین ای نقی علیخان

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله المتقدس بجلال ذاته عن ادراک العقول والافهام المنزه بکمال صفاته عن شوائب النقص
ولواحق الاجسام المتصف بالصفات الازلية المنعوت بالنعوت السرمدية غافر الذنب وقابل التوب
شديد القوة والحول واسع المغفرة وباسط الرزق عظيم الفضل وذي الطول انوار حکمته الباهرة زاهرة من المصنوعات
وآثار سلطنته القاهرة ظاهرة من المقدورات تخضع دون سرادقات عزته جباه الاصفياء ولا تحوم حول
عجائب صنعته اذهان العقلاء تنزهت صفاته العظمى عن الحدوث والزوال وتقدست ذاته العليا عن الاشباه
والامثال قصرت الفهوم عن وصف کماله وتحيرت العقول بملاحظة جلاله لا يحيط به الزمان ولا يطرء عليه النقصان
ومن عظائم النعم وبوالغ الحکم وانواع الرحمة واصناف الکرم شرح صدور العالمين بانوار حقائق المثاني
ونور قلوب العارفين بفهم دقائق المعاني ربنا انك فاتح ابواب الجود وغاية كل مقصود ولك الحمد والبقاء ومنك الجود
والعطاء فاسألك اللهم ان ترزقني شرائف الافضال والآلاء وتحشرني في زمرة خاتم الانبياء وامام الاصفياء
وصفوة الانام واکرم الکرام وسيد النبيين ورحمة للعالمين بشير للمطيعين نذير للمفسدين شارع الشريعة البيضاء
بارع الرسل والانبياء نور حدقة الکرامة نور حديقة الشفاعة ماحي الکفر والطغيان ناشر الخير والايمان
فخر العرب والعجم خطيب الانبياء والامم شمس الفلاح والهدى صاحب المقام الاعلى ودنى فتدلى فکان قاب قوسين
او ادنى مشيد قصر العدل والانصاف هادم اساس الجور والاعتساف کثير الفضل والجود شفيع الناس

یوم الموعود عروة الله الوثقی نور الله الذی لا یطفی دلیل الخیرات معدن الکمالات خیر الوری
مصباح الدجی قدوة اصحاب الوحی والتنزیل دافع خبثات الشرک والاباطیل اشرف بنی عدنان
حبیب الله المنان المبعوث من اکرم القبائل والمنعوت باعلی الشمائل الطاهر المطهر الطیب المطیب
النجم الثاقب الرسول المقرب اشرقت الافق بنوره واستنارت الارض عند ظهوره هو النور المبین
والقوی المتین الذی کان نبیا وآدم بین الماء والطین به خبت نار الکفر والطغیان ومنه فاحت
روائح العدل والاحسان قلع اصل الکفر والعناد وقطع راس الشرک والفساد اول مدارج عروجه
آخر مقامات النبیین وآخر معارج ترقیه خارج عن طرق المرسلین ∴ کمال فی الاوج بدر کامل سحر
محیط زاخر بحر الدم شمس تنور من بریق جماله والقمر یقتبس من نیر کماله هو روح المعلی مرجع الآفاق
ونفسه العلی منبع الاخلاق وجهه کالنهار اذا تجلی ∴ وشعره کاللیل اذا یغشی ∴ مدح صدره الم نشرح لک
صدرک ∴ وصف ذکره ورفعنا لک ذکرک ∴ لونه ملیح لسانه فصیح قلبه سلیم شانه عظیم ونعته مدیح
ذاته علویه حجته ساطعه حکمته بالغه افعاله جلیله اوصافه جمیله تعطرت النسیم من عرق جسده النفیس وتجات
الارواح بشمیم جسمه اللطیف ∴ ملا الخلا رنجیره ∴ کشف السماء بسیره ∴ ماساغ ذاک لغیره ∴ صلوا علیه
وسلموا ∴ ارسله الله تعالی مبشر المومنین بان لهم من الله فضلا کبیرا وانزل علیه الفرقان فیه تبیان لکل
شی لیکون للعالمین نذیرا اکمل بنیان الرسالة وانقذنا به من الضلالات ∴ له النسب العالی فلیس کمثله ∴
حسیب نسیب منعم متکرم ∴ اقدمه فی کل خیر لانه ∴ اذا کان مدح فالنسیب مقدم فسبحان من صوره
فاحسن تصویرا ∴ وما خلق له فی العالمین نظیرا ∴ ∴ یا عاشقین توهموا فی حبه ∴ هذا هو الحسن
الجمیل المفرد ∴ آیات فی اولاد آدم مثله ∴ فیما مضی هذا حدیث مسند ∴ صلوا علیه بکورة وعشیه
الف الصلوة مع السلام وزیدوا ∴ افضل صلوات واکمل تحیات ∴ بنا حضرت سید کائنات
خلاصه موجودات ∴ اشرف المخلوقات ∴ سرور بنی آدم ∴ روح روان عالم ∴ انسان عین
وجود ∴ دلیل کعبه مقصود ∴ قاضی مسند عزت ∴ مفتی دین وملت ∴ وارث علوم اولین ∴
مورث کمالات آخرین ∴ مدلول حروف مقطعات ∴ منشاء فضائل وکمالات ∴ محبت حق از بعض
تفسیر قرآن مبین ∴ عزیز مصر احسان ∴ فخر یوسف کنعان ∴ حافظ حدود شریعت ∴
ماحی کفر وبدعت ∴ قائد فوج اسلام ∴ دافع جیوش اصنام ∴ نگین خاتم سروری ∴

خاتم نگین پیغمبری ٭ فاتح مغلقات حقیقت ٭ سر اسرار طریقت ٭ نورس گلشن خوبی ٭
طراز باغ محبوبی ٭ تراوش ابر رحمت ٭ توتیائے چشم بصیرت ٭ نسرین حدیقۂ فردوس برین ٭
روح رائحۂ روح ریاحین ٭ خیابان چمن زیبائی ٭ بہار گلستان رعنائی ٭ نکہت چمنستان
ملکوت ٭ اصل سر البستان ناسوت ٭ ثمرۂ سدرۂ محبوبیت ٭ شگوفۂ شجرۂ مقبولیت ٭ شاہباز
آشیان قربت ٭ طاؤس مرغزار جنت ٭ ہمائے نشیمن قدس ٭ عنقائے قاف انس ٭
بلبل بوستان وما ینطق عن الہویٰ ٭ طوطی شکر خائے سبحان الذی اسریٰ ٭ شاہین بلند
پرواز انا سید ولد آدم ٭ عندلیب خوش آواز باغ علمک ما لم تکن تعلم ٭ ندیم خلوتکدۂ
قاب قوسین او ادنیٰ ٭ شمیم عنبر نکدۂ ولقد رآہ نزلۃ اخریٰ ٭ سلطان ایوان اخلاص و
یقین ٭ مہمان خوان لیطمئنی بہ لیستقین ٭ فارس مضمار لاہوت ٭ شہسوار میدان جبروت ٭
سے چابک قدم بسیط افلاک ٭ والا گہر محیط لولاک ٭ خاکی و براوج عرش منزل ٭ امی
وکتابخانہ در دل ٭ طبیب بیماران ضلالت ٭ جوارش مریضان محبت ٭ قوت دلہائے ناتوان ٭
آرام جانہائے مشتاقان ٭ تفریح قلوب پژمردہ ٭ دوائے دلہائے افسردہ ٭ درگوش
مہ جبینی ٭ لعل بدخشان رنگینی ٭ جگر گوشۂ کان کرم ٭ دستگیر واماندگان امم ٭ یاقوت نسخۂ
امکان ٭ روح روان عقیق و مرجان ٭ لولوئے بحر سخاوت و عطا گہر دریائے مروت وحیا ٭
گوہر محیط احسان ٭ ابر گہربار نیسان ٭ نشو و رعبے ملاحت ٭ غواص قلزم لطافت ٭ سحاب
دُر افشان سخاوت ٭ نیسان گہربار عنایت ٭ روح چشمۂ حیوان ٭ آشنائے بحر عرفان ٭
آبحیات رحمت ٭ ساحل نجات امت ٭ غالیۂ مشام جان ٭ عطر دماغ قدسیان ٭ مجموعہ
صنعتکدۂ بوقلمون ٭ زینت کارگاہ گوناگون ٭ اختر برج دلبری ٭ خورشید سمائے سروری
ہلال عید کامرانی ٭ جلوۂ ہلال شادمانی ٭ صفائی سینۂ نیر اعظم ٭ نور دیدۂ ابراہیم و آدم ٭
رونق ریاحین گلستان ٭ گل مہتاب باغ آسمان ٭ مشرق دائرۂ تنویر ٭ مشرق کتاب
منیر ٭ شمس چرخ استوا ٭ سیار فضائے او ادنیٰ ٭ زہرۂ جبین انوار ٭ غرۂ جبہۂ اسرار ٭
بیاض روئے سحر ٭ طراز فلک قمر ٭ ضیائے انوار ہدایت ٭ لمعان شموس سعادت ٭ مطلع
انوار ناہید ٭ تجلی مشتری و خورشید ٭ مشعل خورتاب لامکان ٭ ترمیع ماہتاب درخشان

سبیل فلک عزت ؞ برجیس آسمان شرافت ؞ مرکز دائرہ علم و ایمان ؞ محیط کرہ فضیلت و امکان ؞
مسند آرائے ربع مسکون ؞ رونق شش جہات گردون ؞ اسد میدان شجاعت ؞ اعتدال میزان
عدالت ؞ سطح خطوط استقامت ؞ استوای سطوح کرامت ؞ مخزن اجناس عالیہ ؞ معدن خصائص
کاملہ ؞ مقوم نوع انسان ؞ ربیع فصول دوران ؞ مکمل انواع سافلہ ؞ مربی نفوس فاضلہ ؞
مقدمہ قیاس معرفت ؞ ممہد قواعد محبت ؞ مبدء فروع و اصول ؞ عقل اول سلسلہ عقول ؞ رابطہ
علت و معلول ؞ واسطہ جاعل و مجعول ؞ برہان وحدت مطلقہ ؞ حقیقت حقائق کلیہ ؞ جامع لطائف
ذہنیہ ؞ مجمع انوار خارجیہ ؞ اوسط طرفین امکان و وجوب ؞ موجب ربط طالب و مطلوب ؞
معلم دبستان تفرید ؞ مدرس مدرسہ تجرید ؞ سالک مسالک طریقت ؞ دانائے رموز حقیقت ؞
خزینہ اسرار الٰہیہ ؞ گنجینہ انوار قدسیہ ؞ تزکیہ نفوس فاضلہ ؞ تصفیہ قلوب کاملہ ؞ سر دفتر دیوان
ازل ؞ خاتمہ صحف ملل ؞ خازن کنز دقائق ؞ در مختار بحر رائق ؞ ذخیرہ جواہر تفسیر ؞ مشکوٰۃ
مفاتیح تیسیر ؞ تخم مزرع حسنات ؞ ترغیب اہل سعادات ؞ جمع محاسن فتوت ؞ کفایت حوائج خلقت ؞
ہادی سبیل رشاد ؞ استیعاب قواعد سداد ؞ شیرازہ مجموعہ فصاحت ؞ بہجت حدائق بلاغت ؞
سراج وہاج ہدایت ؞ نسخہ کیمیائے سعادت ؞ صحیفہ دلائل نبوت ؞ تکمیل ایمان امت ؞ منہج
منتہی الارب ؞ لب اصول ادب ؞ بیاض زواہر جواہر ؞ درج جواہر زواہر ؞ قلزم درر مقاصد ؞
معدن جواہر عقائد ؞ دلیل صغیر و کبیر ؞ مفتاح فتح قدیر ؞ تیسیر اصول تاسیس ؞ روضہ گلستان
تقدیس ؞ مطلع اشعہ لمعات ؞ احیائے علوم و کمالات ؞ تشریح حجت بالغہ ؞ تصریح نفحات قدسیہ ؞
تقریر قصص انبیا ؞ تحریر معارف اصفیا ؞ ناسک مناسک ملت ؞ وسیلہ ارباب بصیرت ؞ ملتقط کتاب
تکوین ؞ نہایت مطالب مومنین ؞ انسان عیون ایمان ؞ قرۃ عینین انسان ؞ منبع شریعت ؞ حکم ؞
مجمع بحرین حدوث و قدم ؞ خلاصہ مآرب سالکین ؞ انتہائے منہاج عارفین ؞ زیور غرائب
تدقیق ؞ تلخیص عجائب تحقیق ؞ ناقد نقد تنزیل ؞ ناسخ توریت و انجیل ؞ امین مفتاح سعادت ؞
کشف غطائے جہالت ؞ واقف خزائن اسرار ؞ کاشف بدائع افکار ؞ زبدہ علوم حقائق ؞
جذب قلوب خلائق ؞ زیب مجلس ابرار ؞ نور عیون اخیار ؞ تجرید لطائف علیہ ؞ تہذیب مقاصد
حسنہ ؞ ضیائے انوار مصابیح ؞ توضیح ضیائے تلویح ؞ نزہت ارواح سابقین ؞ قانون

شفاے لا حقین ❊ مخزن عجایب وغرائب ❊ مدار مکارم ومناقب ❊ نقش فصوص حکمیہ ❊ منتخب
جواہر مضیہ ❊ عین علم والقان ❊ حصن حصین استان ❊ تبیین اشارات قران ❊ غایت بیان فرقان ❊
تنقیح دلایل کافیہ ❊ تصحیح براہین شافیہ ❊ اقصی معارج حقیقت ❊ سلّم مدارج طریقت ❊ موضح
احکام الہیہ ❊ افق مبین انوار شمسیہ ❊ وقایہ کنوز و ذخایر ❊ عدیم اشباہ ونظایر ❊ دستور قضاۃ
وحکام ❊ ایضاح تیسیر احکام ❊ نور انوار مطالع ❊ تنویر منار طوالع ❊ بحر جواہر درایت ❊ طغرای منشور
رسالت ❊ ملخص مضمرات عوارف ❊ شرح مبسوط معارف ❊ سراج شعب ایمان ❊ برزخ وجوب
وامکان ❊ دُرتاج افاضل ❊ ملتقی ابحر فضایل ❊ ناطق فصل خطاب ❊ میزان نصاب احتساب ❊
تبیض دُر مکنون ❊ سبب سرور محزون ❊ صراح برہان قاطع ❊ نقایہ دلیل ساطع ❊ عمدہ مرام دین ❊
ضوء مصباح یقین ❊ شمس بازغہ مشارق انوار ❊ بہارستان ربیع ابرار ❊ مورد فتوحات
رحمانیہ ❊ مہبط مواہب لدنیہ ❊ نتیجہ دلایل خیرات ❊ لمعان مطالع مسرات ❊ قاموس محیط اتقان ❊
بلاغ مبین احسان ❊ نور عین تجرید ❊ نہر خیابان توحید ❊ ؎ محمد شاہد دین جان ایمان ❊ محمد رحمت
حق لطف یزدان ❊ بہار ہشت جنت رنگ و بویش ❊ بہشت نہ فلک خاکی ز کویش ❊ ابد از ہستی
او آفریدہ ❊ عدم را سایہ او نوردیدہ ❊ ای عزیز قلم و زبان کی کیا مجال کہ مدح وثنا حضرت
رسالت کی لکھہ سکے اور انسان ضعیف وجہول کا یارا نہین کہ اس بحر ذخار مین قدم رکھے ؎
وصف خلق کسے کہ قران ہست ❊ خلق را وصف او چہ امکان ہست ❊ اری کل مادح فی النبی مقصرا
وان بالغ المثنی علیہ واکثرا ❊ اذ اللہ اثنی بالذی ہو اہلہ ❊ علیہ فما مقدار ما یمدح الوری ❊
اگر تمام دریا سیاہی اور سب درخت قلمین ہوجاوین اور جن وانس جمع ہو کر لکھین ہزار مین سے
ایک نہ لکھہ سکین پس دعوی مدحت صرف اسراف وگزاف ہے ؎ یا صاحب الجمال ویا سید البشر ❊
من وجہک المنیر لقد نور القمر ❊ لا یمکن الثناء کما کان حقہ ❊ بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر ❊
مگر بقدر امکان اس کام مین مشغول رہنا دلیل سعادت ❊ اور موجب فلاح دنیا واخرت ہے ❊ لہذا
فقیر حقیر معترف بتقصیر قلیل البضاعت کثیر المعصیت جفاکار ذلیل وخوار احوج الخلق الی اللہ الغنی
محمد تقی علی محمدی حنفی بریلوی عاملہ اللہ تعالے بلطفہ الوفی وحفظہ من شر کل غبی وغوی نے
ایک رسالہ مسمی بوسیلۂ نجات ذکر حضرت سید کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ واکمل التحیات مین

التقریر الاوضح فی تفسیر الم نشرح سے کہ تالیف فقیر ہے انتخاب کیا اب بہ ایماے بعض احباب مختصر
مشتمل نو باب پر تفسیر و رسالہ مذکورہ سے انتخاب کرکے باضافہ بعض مضامین موسوم بہ لب لباب
کیا اور تقریرات مشکلہ اور مضامین متعلقہ اور سجع و ترصیع وغیرہ محسنات بدیع ترک کین تا ہر شخص
بتکلف سمجہ لے اسلیے اکثر جگہہ ترجمہ عبارت عربی و فارسی برعایت لفظ کے نہین صرف مضمون
عبارت سلیس مین مذکور ہے بلکہ کہین بنظر اختصار قدر ضروری پر اقتصار منظور ہے ناظرین با انصاف سے
یہ امید ہے کہ بحکم لا تنظر الی من قال و انظر الی ما قال مؤلف عاجز کی بے مایگی پر نظر نفرمائین
کلام کو دیکہین کہ ماخذ اوسکا قرآن و حدیث و اقوال ائمہ دین و علماے راسخین ہے اور جو لطایف
و نکات اپنے ذہن سے لکہے یا قصص و حکایات کتب صوفیہ اور اون حضرات کی مکتوبات و ملفوظات
سے نقل کیئے اصول شرع اور طریقہ سلف کے خلاف نہین معہذا جس جگہہ غلطی پاوین اصلاح فرماوین
زبان ساتہ طعن و تشنیع کے نہ کہولین کہ معترف بقصور پر طعن و تشنیع بزرگون سے بعید ہے بلکہ ایسا
خطاکار عفو و دعاے مغفرت کا سزاوار ہے و للارض من کاس الکرام نصیب **باب اول ولادت**
باسعادت وغیرہ احوال حضرت رسالت مین منقول ہے جس رات آمنہ پاک ذات
اوس نور مقدس سے مشرف ہوئین انوار تمام عالم مین تابان اور خوشی کے آثار
اطراف زمین مین نمایان ہوے جبریل امین کو حکم پہونچا کہ علم سبز محمدی کعبہ کی چہت پر کہڑا
کرین اور عالم کو بشارت دین کہ نور محمدی ﷺ نے آمنہ کے پیٹ مین قرار پایا بہترین خلایق بہترین
امم پر مبعوث ہوگا خوشا نصیب اوس امت کا جسے محمد ﷺ سا پیغمبر ملے اوس رات زمین آسمان
مین ندا ہوی کہ نبی آخر الزمان کے ظہور کا وقت ہزارون برکت و سعادت کے ساتہ نزدیک آیا
اور جنگل کے جانور اور قریش کے چارپاے باہم مبارکباد دیتے اور کہتے قسم خدا کی آمنہ کے حمل مین
خدا کا رسول ہے یہ شخص امان دنیا و سراج اہل زمین ہے اور بہترین امت پر مبعوث ہوگا آمنہ کہتی تہین
جب مین حاملہ ہوئی کسی نے مجہے خواب مین کہا تمہارے پیٹ مین اس امت کا سردار ہے جب
چہ مہینے گذرے کسی نے خواب مین کہا تیرے حمل مین بہتر عالم کا ہے پیدا ہو تو اوسکا نام محمد ﷺ رکہنا
جب مہینہ ربیع الاول کا شروع ہوا عالم انوار آسمانی سے منور ہوگیا اور آمنہ کی دل مین عجب طرح کی
خوشی پیدا ہوئی کبہی عالم رویا مین اونکو بشارت دے جاتے اور کبہی بیداری مین فرشتون کی

تسبیح و تہلیل کی آواز آئی ساتوین شب ابراہیم علیہ السلام کو خواب مین دیکھا کہ فرماتے ہین اے آمنہ
تجھے بشارت ہو کہ تیرے پیٹ سے پیغمبر صاحب اسماے حسنیٰ اور آیات کبریٰ پیدا ہوگا پھر
تو فرشتے رات دن آمنہ کے آس پاس رہتے اور پرند خوشی سے چہچہے کرتے گیارہوین رات ذکر
تسبیح و تقدیس مین مشغول رہے بارہوین شب منادی نے ندا کی اے آمنہ تجھے اوس مولود کے
ساتھ بشارت ہو جو آج تیرے پیٹ سے نکلے گا وہ آفتاب فلاح و ہدایت ہے اوسکا نام محمد صلعم کہنا
اوس رات انوار زمین و آسمان مین تابان اور ستارے زمین کی جانب مایل تھے ملایکہ سبع سموات
زمین پر اوترے اور جبریل و اسرافیل مولد شریف مین حاضر ہوے عرش ذوق شوق
مین ہلتا تھا زمین طرح طرح سے ناز کرتی تھی بُت اوندھے آور شیاطین زنجیرون مین جکڑے گئے
تھے دریاے ساوہ خشک آور وادی سماوہ مین دریا جاری ہوا محل بادشاہ ایران کا شق ہوا
اور چودہ برج گر پڑے ایک علم مشرق اور ایک مغرب اور تیسرا بام کعبہ پر نصب ہوا الغرض
عالم مین ایک شور تھا وحش و طیر دہوم مچا رہے تھے اور فرشتے قدوم والا کے منتظر کہ وہ آفتاب
عالمتاب ہزارون جاہ و جلال کے ساتھ مسند ظہور پر جلوہ افروز ہوا اور تمام عالم کو کہ ظلمت
کفر و شرک مین مبتلا تھا جمال منور سے روشن کیا۔ ولد الحبیب و مثلہ لا یولد ٭ ولد الحبیب
و خدہ شورد ٭ ولد الحبیب مکحلا و مطیبا ٭ والنور من وجناتہ یتوقد ۔ آنکھون مین سرور
آگیا دیدار سے اونکے ٭ روشن ہوے دل جلوۂ رخسار سے اونکے ٭ یا ایہا المشتاقون بنور جمالہ ٭
صلوا علیہ و آلہ ٭ جب آپ پیدا ہوے ایک گوینده نے کہا یرحمک اللہ اللہ تم پر رحم کرے
پھر غیب سے ندا ہوئی وہ پیارا ہادی پیدا ہوا جو اوسپر ایکبار درود بھیجے گا خدا اوسپر دس بار
رحمت نازل کرے گا اور اوسکا اجر بڑھاے گا اور آپکے ساتھ ایک روشنی پیدا ہوئی
جسمین اہل مکہ کو شام کی عمارت نظر آئی ۔ شب میلاد محمد صلعم چہ شب روشن بود ٭ کز حرم
تا بحد شام منور گردید ٭ حرم و شام چہ کز مشرق و مغرب نورش ٭ ہمہ را گشت محیط و ہمہ جا در گردید ٭
ابن عباس کہتے ہین اول کلمہ جو زبان فیض ترجمان سے نکلا یہ تھا اللہ اکبر کبیرا و الحمد للہ کثیرا
فسبحان اللہ بکرۃ و اصیلا قسطلانی اور ابو نعیم روایت کرتے ہین کہ بعد ولادت کے آپ نے خدا کو
سجدہ کیا اور انگشت مبارک آسمان کی طرف اوٹھا کے فرمایا لا الہ الا اللہ انی رسول اللہ سو خدا نے مجھے

کوئی نبی ہو وے نہیں بیشک مین خدا کا رسول ہون بعض روایات مین ہے جناب الٰہی مین سجدہ
کر کے عرض کیا یارب ہبہ کے امتی خدایا میری امت مجھے بخشدے خطاب ہوا و بیشک
اے نبی عالی ہمت مین نے تیری امت بسبب تیری ہمت بلند کے تجھے بخشی پھر فرشتون سے
ارشاد ہوا اشہدوا یا ملائکتی ان حبیبی لا ینسی امتہ عند الولادۃ فکیف ینسیہا یوم القیمۃ اے
میرے فرشتو گواہ رہو کہ میرا حبیب اپنی امت کو وقت ولادت کے نہین بہولتا تو قیامت کے
دن کب بہولے گا ابو نعیم نے دلایل النبوت مین روایت کی ہے کہ بعد ولادت فرشتے اوس
پانی سے کہ اپنے ساتہ لایا تہا آپ کو تین بار نہلایا اور پارہ حریر سے ایک مہر کہ شکل مین مثل بیضہ کے
اور چمک مین مانند زہرہ کے تہی نکالکر دوش نبوت پر ثبت کی ابن جوزی لکہتے ہین پہر فرشتے اوس
جناب کو آسمان کی طرف لے گئے پروردگار نے تاج کرامت اور خلعت عظمت عنایت فرمایا
اور منادی نے ندا کی اس مولود کو اکناف عالم اور اطراف زمین مین پہراؤ تا خلق اوسکے حال سے
واقف ہو اور اوسی صفوت آدم معرفت شیث رقت نوح خلت ابراہیم انقیاد اسمعیل
صبر ایوب شکر یعقوب جمال یوسف آواز داود حکومت سلیمان حکمت لقمان قوت موسیٰ بشارت
عیسیٰ زہد یحیی عطا کرو اور تمام انبیاء و مرسلین کے اخلاق مین غوطہ دو اور ایک روایت
مین ہے اونکو مشرق و مغرب مین پہراؤ اور موالد انبیا مین لے جاؤ تا پیغمبر اونکے حق مین
دعاے برکت کرین اور ملت حنیفیہ کا لباس پہنا کر ابراہیم علیہ السلام کے پاس حاضر کرو اور
دریا و صحرا کو لے جاؤ کہ اونکا نام و صفت پہچانین اور نام اونکا دریا مین ماحے ہے یعنے کفر و شرک کی
مٹانے والی اور ایک روایت مین وارد ہوا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام زمین کی سیر کراؤ اور روح
ملایک و جن و انس و وحش و طیر کو دکہاؤ اور کنجی نبوت اور نصرت اور خزانہ عالم کی اونکے
ہاتہ مین دو اور سب پیمبرون کے اخلاق اون مین جمع کرو آمنہ کہتی ہین اوس وقت
مجہے تین شخص نہایت خوبصورت نظر آئے گویا آفتاب اونکے چہرون مین چمکتا تہا ایک کے ہاتہ
مین چاندی کا ابریق جس سے مشک کی خوشبو آتی تہی دوسرے کے پاس زمرد کا طشت جسکے
چار گوشے تہے ہر گوشہ مین آبدار موتی لگے پہر ایک گویندے نے کہا اے خدا کی پیاری طینت دنیا ہے
اسکے جس گوشہ کو چاہے پسند کرے آپ نے بیچ مین ہاتہ رکہدیا غیب سے ندا ہوئی بخدائے کعبہ

اوسنے کعبہ کو گود ہی اوسکا مولد ہے اور وہی اوسکا قبلہ اختیار کیا غیب سے کسکے ہاتھ مین حریر سبز کا ٹکڑا تہا حضرت کو اوس طشت مین بٹہا کر ابریق کے پانی سے سات بار نہلایا اور جامۂ حریر مین لپیٹ لیا پہر ایک نے آپ کو پرون تلے چہپایا اور آنکھون کے بیچ مین بوسہ دیکر کہا اے محمد بشارت ہو کہ خدا نے تمہین سب پیغمبرون کا علم اور سخاوت و شجاعت اور اسی طرح پر خوبی سب سے زیادہ عنایت کی اور رضوان داروغہ بہشت نے حاضر ہو کر آپ کے کان مین کہا اے محمد بشارت ہو کہ تمہین سب پیغمبرون کا علم ملا اور تم سب سے زیادہ بہادر اور دانشمند ہو آمنہ کہتی ہین غیب سے ندا ہوئی کیا خوب حکومت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی کہ تمام خلق آپکے قبضے مین اور فرمان بردار ہو جاوے گی کہتے ہین جب فرشتے زیارت اور آپ کے خدمت سے فارغ ہوے دایہ نے نہلانے کا ارادہ کیا آپ نے بزبان فصیح فرمایا مین آب رحمت سی غسل دیا گیا ازل مین بہی پاک تہا اور اب بہی پاک پیدا ہوا بعدہ عبد المطلب آپ کو خانہ کعبہ مین لیگئے اور شکر الٰہی بجالائے اور چند اشعار آپکی مدح وثنا مین کہے پہر وہان سے لاکر آمنہ کی گود مین دیا تین یا سات روز آمنہ نے دودہ پلایا پہر ثوبیہ کنیزک ابو لہب جسے اوسنے ولادت باسعادت کی خبر سنکے آزاد کیا تہا اس دولت سے مشرف ہوئے پہر یہ سعادت حلیمہ سعدیہ کو ملی قبیلۂ بنی سعد اون دنون قحط عظیم مین مبتلا تہا آپ کی برکت سے نہایت فراغت حاصل ہوئی قوم کی عورتون نے راہ مکہ مین ایک آواز سنی کہ کوئی کہتا ہے خدای تعالے نے اوس لڑکے کی برکت سی جو قریش مین پیدا ہوا اور وہ دن کا آفتاب اور رات کا چاند ہے یہ برس تمہر آسان و فراخ کردیا خوشا وقت اون چہاتیون کا جو اوسے دودہ پلائین اے بنی سعد کی عورتو دوڑو اور اس دولت و سعادت کو لو حلیمہ کہتے ہین یہ آواز سنکے سب عورتین چلنے مین شتابی کرتین مین ہر چند جلدی کرتی مگر میرے گدہی ضعف ولاغری کے سبب سے پیچہے رہتی ناگاہ غیب سے آواز آئی ہنیئا لک یا حلیمہ خوشا حال تیرا اے حلیمہ اور ایک شخص بلند قامت نے پہاڑون کی دریچی سی نکل کے مجہسے کہا اے حلیمہ خدای تعالے نے تجہے بشارت دی ہے اور مجہے حکم کیا ہی کہ شیطانون اور سرکشونکو تجہسے دور کرون جب مین آپ کو لے کر اپنے شوہر کے پاس گئی وہ صورت مبارک دیکہتے ہی عاشق ہو گیا اور میری اونٹنی کی تہنون مین کہ مدت سے خشک تہے دودہ بہر آیا جب اپنے گہر کو چلی

جس جنگل مین پہونچتے سرسبز و شاداب ہو جاتا اور جس درخت کی تلے ٹہرتے آپکو سلام کرتا اور
سایہ اوسکا آپکی طرف جھک آتا میری سواری کا جانور نہایت سست تہا آپکے سوار ہوتے ہی سب قافلہ
سے آگے چلنے لگا قافلہ کی عورتون نے اوسکی چالاکی پر تعجب کیا اوسنے بزبان فصیح کہا
ای بنی سعد کی عورتو تم نہین جانتی ہو مجپر وہ شخص سوار ہے جو خدا کا پیارا اور پیغمبرون کا سرور
ہے راہ مین بکریان چرتی تہین مجہسے بولین اے حلیمہ تو اس بچہ کو جانتی ہے یہ مالک زمین
و آسمان کا پیغمبر اور اولاد آدم کا سرور اور سب جن و انس سے بہتر ہے اور ایک پیر مرد نظر آیا
حضرت کو دیکھکر کہنے لگا یہ لڑکا ختم المرسلین ہے وادی سدرہ مین حبشہ کے کئی عالم ملے آپکو دیکھتے ہی
بولے یہ پیغمبر آخر الزمان ہین اور وادی ہوازن مین ایک اور پیر مرد نظر آیا کہا یہ خاتم الانبیا ہین
انہین کے پیدا ہونے کی عیسیٰ نے خبر دی تہی جب مین گھر پہونچی آپ کا ہاتہ بکریون کو لگا دیا
اسقدر دودہ دینے لگین کہ ایک دن کا دودہ چالیس دن کفایت کرتا جب زنان بنی سعد نے
دیکہا کہ حلیمہ کی شات بکریون سے سات سو ہو گئین اور سیکڑون محتاج اوسکے دروازے پر
پڑے رہتے ہین حلیمہ سے کہا ہمین بہی محمد کی برکت سے بہرہ مند کر حلیمہ نے پاے مبارک دہو کر
پانی قوم کی بکریون کو پلایا سب حاملہ ہو گئین اور قوم اونکی دودہ سے آسودہ و متمول ہوگئی
غیب سے آواز آئی اے حلیمہ تجہے اوس فرزند کے ساتہ بشارت ہو جو تمام عرب کا سردار ہے
حلیمہ کہتی ہین جو دعا مین نے حضرت کے وسیلہ سے مانگی فوراً قبول ہوئی اور کبہی بول و براز
حضرت کا نہ ہوا کہ آپ بستر پر پاخانہ پیشاب نہ کرتے اور بائین پستان سے دودہ نہ پیتے تو نکتہ
خالق نے اوس جناب کو مکارم اخلاق سے آراستہ پیدا کیا تہا لہذا بچپن مین بہی
ضرورت سے زیادہ دنیا کی طرف التفات نہ فرماتے یا بسبب کمال عدالت اوس پستان بہ بہائی
رضاعی کے واسطے چہوڑ دیتے جب نو مہینے کے ہوے بفصاحت کلام کرنے لگے لڑکے کہیلنے کو
بلاتے فرماتے مجہے کہیلنے کے لئے نہین پیدا کیا ایک روز حلیمہ کی گود مین بیٹہے تہے کئی بکریان
اودہر سے گذرین ایک نے آپ کو سجدہ کیا اور سر مبارک پر بوسہ دیا جب اچہی طرح چلنے لگے
حلیمہ سے کہا میرے بہائی دن کو کہان جاتے ہین عرض کیا بکریان چراتے ہین فرمایا مین بہی انکے ساتہ
جاؤنگا ہر چند عذر کیا قبول نہوا نکتہ پروردگار نے بکریان چرانکی رغبت اوس جناب کو دی تہین

پیدا کی کہ یہ کام سیاست او شفقت بر ضعفا است او صبر بر مصیبت وغیرہا امور سے کہ لوازم نبوت
سے ہین نہایت مناسبت رکھتا ہی اور تواضع اور فروتنی سکھاتا ہے علاوہ برین جب مرد حسان مین
ایسے حقیر کام سے کسی منصب عمدہ او رعہدہ جلیلہ پر سرفراز ہوتا ہے اوس نعمت غیر مترقبہ کو محض
فضل الہی ہی کا سمجھتا ہی او شکر اوسکا بجا لاتا ہے حلیمہ سے منقول ہی اکدن میرے بیٹے نے کہا ای میری مان
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شان بس عجیب ہی جس جنگل مین جاتی ہین ہرا ہو جاتا ہی اور دہوپ مین ابر سر مبارک پر
سایہ کرتا ہی جنگل کے جانور آپکے قدم چومتے ہین مین نے کہا اے فرزند اپنے بہائی کا حال کسی سے نکہنا
جب عمر شریف چار برس کی ہوئی فرشتون نے سینہ مبارک چاک کیا اور دل مقدس چیر کر ایک
سیاہ نقطہ خون آلود نکالکر پہینکدیا اور کہا ہذا حظ الشیطان منک یا حبیب اللہ ای پیارے تم خوف نکرو
اگر تم اون خوبیون سے جو حق تعالی نے تمہارے لیے رکھین واقف ہو جاؤ ہر آئینہ انکھین تمہاری
کہل جائین حلیمہ یہ حال سنکر نہایت ڈرین او رمکہ کا قصد کیا رات کو غیب سے آواز آئی
کہ خیر و برکت بنی سعد سے جاتی ہے اور اے بطحاے مکہ خوش ہو کہ روشنی و زینت
تجہ مین پہر آتی ہے جب آپ کو ساتہ لے کر حرم کے متصل پہونچین ایک آواز سنی اے حطیم
مبارک ہو آج آفتاب جود و سخاوت شاہ جوان دولت تشریف لاتا ہے حضرت کو حطیم مین
بٹہا کر گوبیندو کی تلاش مین نکلین لوٹ کر آئین تو آپ کو نپایا ہر چند چپ و راست ڈہونڈا
سراغ نملا وا محمداہ وا ولداہ کہتی اور گریہ وزاری کرنے لگین اونکی بیقراری او آہ و زاری
سے عالم بالا مین لرزہ پڑ گیا جسنے حال زار اونکا دیکہا بے اختیار اشکبار ہوا ایک پیر مرد نے
کہا تجہے عزی کے پاس لے چلتا ہون وہ بت غیب کی باتین بتاتا ہے جو اوسکے
پاس جاتا ہے اپنی مراد پاتا ہے القصہ وہ مرد ضعیف حلیمہ کو بتخانہ مین لے گیا اور
عزی کو سجدہ کر کے کہا اے خداوند عرب و دریاے کرم یہ حلیمہ مسافرہ تیری پناہ مین آئی ہے
اور تجہسے اپنی مراد مانگتی ہے اسکا بیٹا محمد تیرے ملک مین گم ہو گیا یہ کہتی ہی عزی اور سب بت زمین
پر گر پڑے اور اون سے آواز آئی اے شخص کس کا ذکر کرتا ہے اور ہمارے زخم دل پر کیون
نمک چہڑکتا ہے یہ شخص ہمکو سنگسار اور بے اعتبار کریگا ہماری کیا مجال کہ اوسکی سلطنت مین
دخل دین جسکا نام سنتے ہی سب چیلے اور فتنے ہمارے مٹ گئے پیر مرد نے یہ ماجرا عجیب و غریب دیکہکر

حلیمہ سے کہا مبارک ہو وہ لڑکا ہرگز گم نہوگا بلکہ گمراہون کو راہ بتاوےگا جب خبر آپکے گم ہونیکی
عبد المطلب کو پہونچی روتے ہوے خانۂ کعبہ مین آئے اور جناب الہی مین عرض کیا الہا بادشاہا
اگرچہ مین اس لائق نہین کہ میری بات تیرے دروازہ پر پہنچ جائے مگر اوس طفل جوان دولت
مین تیری عنایت کے آثار پاتا ہون اسلیے اوسی کو تیری جناب مین شفیع لاتا ہون کہ مجھو اوسکی حال سے
آگاہ کر ندا ہوئی ای عبد المطلب قریب ہے کہ وہ تجھے ملے اور ہم اوسکے حافظ و نگہبان ہین
بعض روایات مین وارد ہوا ابو جہل اوس درخت کی طرف جسکے نیچے آپ تشریف رکھتے تھے
گذرا آپکو اکیلا دیکھکر اونٹ پر پیچھے سوار کیا ہرچند چاہا اونٹ نے قدم نہ اوٹھایا جب آگے بٹھایا
چلنے لگا حیران و ترسان عبد المطلب کے پاس آپکو لایا اور کہا مجھے اندیشہ ہے دیکھیے یہ لڑکا تمہارا
میرے ساتھ کیا کرے اور یہ اوس مرتبہ کی تکمیل تھی کہ موسیٰ علیہ السلام کو فرعون کے گھر پرورش کرایا
چھٹے برس والدہ شریفہ نے کہ اپنے بھائیون سے ملنے مدینہ کو گئی تہین لوٹتے وقت منزل ابوا مین
انتقال فرمایا اور والد ماجد حضرت کے ایام حمل شریف مین یا جب آپ دو برس چار مہینے کے
ہوے رحلت کر چکے تھے نکتہ غیرت الہی نے نہ چاہا کہ میرے حبیب کو غیر سے التجا کی عادت اور اوسکی
تہذیب و تادیب دوسرے کے ہاتھ سے ہو اسلیے ابتدا ہی سے اسباب ظاہری قطع کیے اور اوس
دُرِّ یتیم بحر رسالت کو بے مادر و پدر کردیا کہ علل و اسباب سے دل نہ لگائین اور اپنے پروردگار
کی عنایت کا شکر بجا لائین کہ اونکو باوجود یتیمی اور بیکسی کے کیسی اخلاق فاضلہ اور عادات
شائستہ سے کہ انصاف سے ساتھ اونکے بیان میں آسانی دشوار ہے مہذب فرمایا اگر تمام جہان
کسی کی تعلیم مین کوشش اور سعی کرے ایک شمہ آپکے اخلاق و اوصاف کا تعلیم کر سکے اے عزیز
وہ ذات گرامی صفات واسطہ امکان و وجوب ہے مرتبہ وجوب مین اگر استکمال بالغیر ممنوع ہے
اس جگہ بھی استکمال بغیر اللہ محال ہے اگر والدین جناب کے زندہ رہتے ظاہر بین لوگ وہ واسطہ
تہذیب ٹھہراتے کہ کیا اچھی طرح اپنے فرزند کی تعلیم و تہذیب کی حضرت احدیت نے اسقدر
شرکت بھی پسند نہ فرمائی اور دفتر کمالات محمدیہ پر تعلیم خلق کا حرف نہ آنے دیا اسی وجہ سے
ولادت آپکی جمعہ کے دن یا ماہ رمضان مین نہوئی تا لوگ آپکو مشرف بزبان نسمجھین کہ ہمارے حضرت
ایسے بزرگ دن یا مبارک مہینے مین پیدا ہوے بلکہ آپکی ولادت سے زمانہ کو شرف حاصل ہے

کہ روز جمعہ اگرچہ سید الایام اور ماہ رمضان سید الشہور ہے مگر یہ کا دن اور ماہ ربیع الاول
بھی متبرک ہے کہ روز و ماہ ولادت حضور ہے بعد انتقال آمنہ کے عبد المطلب آپکی پرورش
مین مصروف ہوے اوسی سال قریش مین قحط پڑا ہاتف نے پکارا اس پیغمبر آخر الزمان کے وسیلہ
سے دعا مانگو گے تو مینہ برسیگا عبد المطلب نے بتوسل جناب کے دعا کی خوب بارش ہوئی
ساتوین یا آٹھوین برس ولادت کے عبد المطلب نے رحلت فرمائی اور پرورش و کفالت حضرت کی
ابو طالب سے متعلق ہوئی حق تعالے نے اسرافیل علیہ السلام کو آپکی نگہبانی اور خدمت پر مامور
کیا تین برس اور بقول مجد الدین فیروز آبادی صاحب صراط المستقیم کے ساتوین برس سے
گیارہوین تک حاضر رہے اس عرصہ مین کبھی آپ پر ظاہر بہی ہوتی بارہوین برس سے جبرئیل
امین اس خدمت پر مقرر ہوئے اسی سال ابو طالب آپکو ملک شام کیطرف لیگئے بحیرا راہب
کہ اگلی کتابون سے اس ملک مین پہونچنا حضرت کا دریافت کرکے بامید زیارت بصری مین
رہتا تھا آپکو پہچان کر تعظیم کیلیے اوٹھا اور کہا ہذا سید العالمین ہذا رسول رب العالمین
یبعثہ رحمۃ للعالمین یہ سب عالم کے سردار اور رسول پروردگار ہین اللہ اونکو تمام جہان کے
لیے رحمت بھیجیگا اے ابو طالب انہین ملک شام مین مت لیجاؤ اور یہود کے شر سے بچاؤ
کہتے ہین جب قافلۂ قریش صومعہ بحیرا پاس پہونچا بحیرا نے دیکھا کہ پتہر اور درخت ان مین
کسی کو سجدہ کرتے ہین اور وہ جانتا تھا کہ نبی کے سوا کسی کو پتہر اور درخت سجدہ نہین کرتے
صومعہ سے اترا اہل قافلہ نے درخت کا سایہ پہلے سے گھیر لیا تھا جب آپ تشریف لائے
جگہ نپائی دھوپ مین بیٹھ گئے سایہ اوسیطرف جھک گیا بحیرا نے کہا دیکھو درخت کا سایہ اونکی
طرف جھکتا ہے پچیسوین سال مال خدیجہ کا بطور مضاربت لے کر شام کو روانہ ہوے جب بصری
مین پہونچے نسطورا راہب نے دیکھتے ہی کہا بیشک یہ جوان نبی آخر الزمان ہے میسرہ غلام خدیجہ
نے کہ اس سفر مین ہمراہ تھا یہ حال اور جو خوارق و ارہاصات راہ مین دیکھے تھے خدیجہ سے
بیان کیے اور انہون نے بھی لوٹتے وقت فرشتون کو سر مبارک پر سایہ کرتے دیکھا اسلیے
محبت حضرت کی اونکے دل مین پیدا ہوئی اور نکاح کی درخواست کی آپ نے بمشورہ ابو طالب
اونسے نکاح کیا پینتیسوین سال قریش نے کعبہ از سر نو بنایا آپ بھی شریک تھے اور حجر اسود

دست حق پرست سے اوٹھا کر اوسکی جگہہ رکھا اسیطرح نیک کامون مین شرکت کرتے اور
بد باتون سے نفرت رکھتے اگر قریش کفر کی مجلس مین بلاتے کبھی تشریف نہ لیجاتے الغرض ہدایت
ازلی جسکی دستگیری فرماتی ہے عالم غیب سے اوسکے لیے ایک واعظ و زاجر مقرر ہو جاتا ہے
کہ بری باتون سے نفرت اور نیکیون کیطرف رغبت دلاتا ہے ابراہیم علیہ السلام کو اوایل عمر میں
مین آفتاب و ماہتاب و ستارون کی تغیر سے اونکے حدوث و عدم استحقاق ربوبیت پر استدلال
کیا اور نمرود کو مجمع عام مین الزام دیا جب یوسف علیہ السلام نے زلیخا کے جزع و فزع پر نظر کی
یعقوب علیہ السلام کی صورت نظر آئی کہ دانتون مین اونگلیان دابے ہین اے یوسف
تیرا نام پیغمبرون مین لکھا ہے اور تو نادانون کے کام کرتا ہے ابن اثیر جامع الاصول اور
ابن جوزی کتاب الوفا مین روایت کرتے ہین جب نبوت کو تین برس ہے اسرافیل خدمت مین
حاضر رہتے پھر جبریل مامور بخدمت ہوے نکتہ حکیم مطلق نے نزول وحی سے پہلے اوس جناب
پر انوار رویا سے اظہار فرمائے اور فرشتون کو خدمت مین رکھا تا عالم ملکوت سے مناسبت
اور رفتہ رفتہ بار نبوت اور مشاہدہ انوار و تجلیات جبروت و لاہوت کی قوت پیدا ہو اگر
وحی ناگہان نازل ہوتی بنائے بشریت منہدم ہو جاتی اسی غرض کے لیے حضرات صوفیہ نے سیر آفاقی
اور انفسی کو مقدمہ معرفت قرار دیا سالک اول محسوسات و متخیلات مین فکر کرتا ہے یہانتک
کہ اسکے بعد اوسے سیر عالم ملکوت کی پیدا ہوتی ہے پھر سیر انفسی کی طرف متوجہ ہوتا ہے کہ آدمی اوس
تفصیل کا جو ملک و ملکوت مین مطالعہ کر چکا اجمال ہے اسی لیے اوسے مجمع العجائب والغرائب
کہتے ہین اے عزیز ملک و ملکوت مین کوئی چیز انسان سے بہتر نہین نظام عالم اوس سے وابستہ ہے گو یا بقا
و حفظ انواع معدنیہ و نباتیہ و حیوانیہ اوسی سے متعلق ہے اور عالم ملکوت مین تصرف اوسکا جاری ہے
زمین زادہ بر آسمان تاختہ ٭ زمین و زمان را بہم ساختہ ٭ اور علم اوسکا کلیات کو حاوی ہے کہ باستعانت
آلات رصدیہ آسمان کے تارے شمار کرتا ہے اور مقدار حرکات اجرام علویہ دریافت کرلیتا ہے
باوجود اسکے کہ عالم خاک پر ہے مساحت افلاک کی کرتا ہے جسطرح محسوسات کی طرف پانچ دروازے
ہین معقولات کی طرف بھی ایک دروازہ رکھتا ہے اور جسطرح صور منقشہ ایک آئینہ کی اوسمین
منعکس ہوتی ہین اسطرح بعد تصفیہ و تجلیہ قلب کی لوح محفوظ سے علم حاصل کرتا ہے وکذلک

نری ابراہیم ملکوت السموات والارض سے آلب زدلم القدر انبوہ معانی ست * کردل نہ توانم طلب
اور بیان راہند وین زمزمہا کزمد وطبع طرازم * گوینند کہ روح القدس آموخت فلان را *
یہان تک کہ ایک تجلی نور اصل کی اوسکے دل پہ ہوتی ہے کہ خمیر کی طرح تمام جسم کو بتدریج اپنے رنگ پر
کر لیتی ہے اوسوقت یہ جسم خاکی عرش سے بہتر ہو جاتا ہے یہان اوسکا یہ ہے کہ جب نفس انسان کا
امارگی اور جزو ناری سرکشی اور جزو ارضی پستہمتی اور اسی طرح بسبب مجاہدہ اور ریاضت کے
سب اجزا اپنی اپنی اقتضا اور تنازع سے باز رہتے ہین تو اوسوقت وحدت باطنی حاصل ہو اور وحدت حقیقی
سے نسبت کامل ہوتی ہے اور گرفتاری تغیر سے نجات پاتا ہے اور بحکم المرء مع من احب ایکطرح کی
معیت مجہول الکیفیت حضرت احدیت سے حاصل کرتا ہے بخلاف عالم کبیر کے کہ ہیئت وحدانی
الا قضا و اعتبارا اور وہ نسبت بڑہتی جاتی ہے یہانتک کہ صرف ذات سے باوصف اسکے
کہ صفات وشیونات کسی حال مین اوس سے منفک نہین علاقہ پیدا کرتا ہے اور جمال ذات اسوجہ
کہ نظر طالب کی اوسپر مقتصر ہے بلا امتزاج صفات وشیونات آئینہ دل مین جلوہ فرماتا ہے
اس جگہہ سے معنی حدیث ان اللہ خلق آدم علی صورتہ کی بخوبی حل ہوئی کہ وہ ذات پاک صورت
وشکل سے منزہ ہے مگر جو مرتبہ تنزیہ کے لیے کوئی صورت فرض کی جائے تو انسان کو وحدت مین
ایک مناسبت مجہول الکیفیت اوس صورت مفروضہ سے حاصل ہوگی اسلیے وہ آفتاب جلال
وہیبت جسنے پہاڑ کو کہ اجسام مین سخت تر ہے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جعلہ دکا مسلمان کامل کے دل پر
چمکتا ہے اور وہ نعرہ ہل من مزید مارتا ہے لایحمل عطایا الملک الا مطایاہ مثل مشہور ہے رستم را
رخش رستم باید اور وہ بارگران امانت کہ آسمان بآن رفعت و زمین بآن وسعت و پہاڑ بآن صلابت
وجن بآن زور و قوت بلکہ ملائکہ ہفت آسمان کہ نعرہ نحن نسبح بحمدک و نقدس لک مارتے
نہ اوٹہا سکے فابین ان یحملنہا اس مشت خاک بیبضاعت نے اپنے دوش ہمت پر اوٹہا لیا
انہ کان ظلوما یعنی وہ اپنے نفس پر نہایت ظلم کرنے والا ہے اور جو نفس پر جبر نہ کرے یہ بارگران
کب اوٹہا سکتا ہے * آسمان بار امانت نتوانست کشید * قرعہ فال بنام من دیوانہ زدند *
جو لوگ کہ جو کچھہ دیکھتا اور سنتا اور کہتا اور سمجھتا ہے دائرہ نفی مین داخل کرتا ہے * ور راہ تو فکر
من بجائے نرسید * کانجا رسن و فکر نشان نیست پدید * من کیستم ار راہ تو کو فکر کجا * حقا کہ خیال نیست

همه دیده و شنیده ماست باکه حقیقت برسیم ؛ ای یقین و گمان ما همه هیچ ؛ هر چه بینند خیال ما همه نقص ؛
هر چه گوید زبان ما همه هیچ ؛ اور مقام اثبات مین سوا اعتراف جہل کے دم نہین مار سکتے آن عقل کجا که
در کمال تو رسد ؛ ان روح کجا که در جلال تو رسد ؛ گیرم که تو پرده برگرفتی ز جمال ؛ آن دیده کجا
که در جمال تو رسد ؛ صدیق اکبر رض فرماتے ہین العجز عن الادراک ادراک نہایت دانائی کی
یہ ہے کہ اپنی نادانی کا اقرار کرے بیان اعتراف جہل عین علم اور دعوی علم سراسر جہل کوئی
شخص یہ شعر پڑہتا تہا سائل سلمی نہل من مخبر ؛ یکون له علم بہا این تنزل ؛ شبلی رح نے
بے اختیار چیخ ماری اور کہا واللہ ما فی الدارین عنه مخبر یہ مقام جہل و حیرت ہے نہ وہ جہل و حیرت
جسے ہم جہل و حیرت جانتے ہین بلکہ عین معرفت ہے نہ وہ معرفت جسے ہم معرفت کہتے ہین
دیدۂ کشف و شہود اس جگہہ خیرہ و تباہ اور ہاتہ عقل کا دامن ادراک سے کوتاہ نہ
اس وجہ سے کہ ظہور مطلوب مین قصور ہے بلکہ اس نظر سے کہ عقل خفاش اور وہ نور ہے
سا ہین کرد موری رجانے سحر ؛ که بہاش آید سلیمان نگر ؛ چه خوش گفت یک مرغ زیرک بدو ؛
سلیمان بیاید رہے جائے کو ؛ ای عزیز جبکہ خاصان بارگاہ ما عرفناک حق معرفتک امین و کلیم جواب
ارنی مین لن ترانی سنین تو ہمارا تمہارا وہان ذکر کیا اور زید و عمرو کی رسائی کجا سے تو از کجا و امید
وصال او ز کجا ؛ به آتشش نرسد دست هر گدا حافظ ؛ خواجہ ابو الحسن خرقانی رض فرماتے ہین
کمال قرب اس جگہہ کمال بعد ہے ای عزیز یہان وصل مین ہجر اور ہجر مین وصل بعد مین قرب قرب مین
بعد ہے فقلت لاصحابی ہی الشمس ضوءہا ؛ قریب ولکن تناولہا بعید ؛ خواجہ بایزید بسطامی رح
سے منقول ہے مین نے سنا تہا الرحمن علی العرش استوی جب عرش تک پہونچا اوسے بہی اپنی طرح
تشنہ پایا پس استقرار عرشی بہی مجازی ہے متوسط ظل کو اصل اور تجلی کو عین متجلی سمجہتے ہین
اور مبتدی ایمان استدلالی کو معرفت حقیقی جانتے ہین کل حزب بما لدیہم فرحون منتہی کہتے ہین سا
بالا ای مرغ زیرک پر پندار ؛ که اینجا مشکل ست آهنگ پرواز ؛ درین وادی نه ره پیدا نه منزل ؛
ازین پرده نه بانگ آید نه آواز ؛ کسی واقف نگردد ازین حرف ؛ که کس محرم نمی باشد
ازین راز ؛ ای عزیز جب مطلوب اوج عزت سے نزول نہ کرے گا اور طالب حضیض عبودیت سے
ترقی نہ کر سکیگا تو رسائی یہان تیرہ و درد ہے جس کا درمان نایاب ہے کہ صوفیہ فرماتے ہین

جو اس درد مین مبتلا ہے زندہ بجان ورجسی مطلوب ہاتہ آوی زندہ بجانان ہو مردہ وہ کہ نہ زندہ بجان ہے
اور نہ زندہ بجانان انسان اسی درد کے سبب تمام خلق سے سرفراز اور حیات حقیقی سے مشرف
وممتاز ہے کہ مرتبہ اوسکا فرشتون سے بڑہ گیا ہے ؎ فرشتہ گرچہ بہ بیند جوہر تو ٭ وگر
رہ سجدہ آوردے بر تو ٭ فرشتون کو باوصف کمال قدس کے مقام معین سے تجاوز نہین
وما منا الا لہ مقام معلوم اور منتہی آب وخاک کا حضرت پاک ہے ان الی ربک المنتہی جو قرب ومعیت
اونکو حاصل ہے کسی مخلوق کو نہین ہو معکم اینما کنتم ان اللہ یحول بین المرء وقلبہ اذا سالک عبادی
عنی فانی قریب نحن اقرب الیہ من حبل الورید اسلیے کہ محیط کو جو نسبت مرکز کی ساتہ ہے کسی کو نہین
بس نقطہ خاک باوجود اسکے کہ اسفل موجودات ہے محیط مطلق سے قرب معنوی رکہتا ہے اسیلیے
وارد ہوا کہ بندہ سجدہ کے وقت خدا سے زیادہ قریب ہوتا ہے ؎ منم این کہ تو سے بینم وصالے
زہے خوش اتفاقی طرفہ حالے ٭ گدائے را ازین بہتر چہ باشد ٭ کہ با پیش سلطانے مجالے ٭
ہنوزم نیست باور کاین چہ حال ست ٭ مگر در خواب مے بینم خیالے ٭ مصنوعات بیشمار ہین مگر جو کام
آب وگل سے ہے دوسرے سے نہین ؎ ما بست ما ابے زعالم پاک ٭ رازہا می نہفتہ در دل خاک ٭
نظر عنایت اس مشت خاک بے بضاعت پر ازلی ہے ؎ شربنا علے ذکر الحبیب مدامتہ ٭
سکرنا بہا قبل ان یخلق الکرام ٭ جب فرشتون نے بحال حیرت عرض کیا خدایا ہم مدت سے تیری
عبادت کرتے ہین اور انسان کو بے سابقۂ خدمت یہ رتبہ دیا جاتا ہے ارشاد ہوا انی اعلم ما لا تعلمون
وہ مالک مختار ہے جسے چاہے نوازے کسکی کیا مجال جو اوسکے کام مین دخل دے اور چون وچرا
کرسکے لا یسال عما یفعل وہم یسالون کسی نے شبلی رح کو خواب مین دیکہا حال دریافت کیا فرمایا
جب نکیرین نے مجہسے سوال کیا تیرا رب کون ہے مینے کہا وہ جسنے تم سب فرشتون سے میرے باپ کو سجدہ کرایا
ایک نے دوسرے سے کہا اسکے پاس سے چلو کہ ہم اس سے سوال کرتے ہین اور یہ سب بنی آدم کیطرف
سے جواب دیتا ہے بالجملہ انسان مجمع کمالات واشرف مخلوقات ہے اگر نسبت اوسکی اوس
عالم سے کامل ہوجاتی ہے مدبرات امر سے شمار کیا جاتا ہے بلکہ مرتبہ اوسکا فرشتون سے بڑہ جاتا ہے کہ وہ اصل
خلقت مین شہوت وغضب سے پاک ہین اور یہ محنت وریاضت سے اونکو عقل ٭
شرع کا تابع کرتا ہے باوجود اسکے کہ ظلمات ہیولانیہ اور کدورات مادیہ مین مبتلا ہے اونکی

اقتضا سے بچا ہے ؎ گدای میکده ام لیک وقت مستی بین ٭ که ناز بر فلک و حکم بر ستاره کنم ٭
ہان جو لوگ اونکی اقتضا پر عمل کرتے ہین اور حکم شرع پر نہین چلتے اولئک کالانعام وہ مانند
چارپایون کے ہین کہ اپنی تکمیل اور فضائل کی تحصیل سے کام نہین رکہتے بل ہم اضل سبیلا بلکہ اونسے
بہی زیادہ گمراہ اور بدتر ہین کہ وہ استعداد ضایع کرتے ہین اے عزیز مدار کار تری طلب پر ہے ہو سگ اصحاب کہف
کا مطلوب عمدہ تہا قیمت اوسکی شیرون سے بڑہ گئی بلعم باعور نفس کی پیروی کی کتے سی بدتر ہو گیا
شیخ رکن الدین قدس سرہ سی نقل کرتے ہین حکم صفت پر ہے نہ صورت پر دار آخرت مین یہ حکم ظاہر ہوگا طمع کو
کتنے کی شکل پر اور ظالم کو بہیڑی اور متکبر کو چیتے کی صورت پر مسخ کرینگے مولی علی اپنے لشکریون سے
فرماتے ہین یا اشباہ الرجال ولا رجال اے ہر چند تمہاری شکل و صورت مردونکی سی ہے مگر در حقیقت مرد سے
بہرہ نہین رکہتے اصل یہ ہے کہ انسان مین فرشتون اور چارپاؤن اور درندونکی صفات جمع ہین اگر
فرشتون کی صفت غالب آتی ہے اونکے گروہ مین داخل ہوتا ہے اور جو صفت بہائم
یا سباع کی بڑہ جاتی ہے اونکی عادت اختیار کرتا ہے یاکلون کما تاکل الانعام فرق استقدر ہے
کہ اونسے مواخذہ نہین اور اسپر حرام مین عذاب ہے اور مکروہ مین عتاب اور فضول حلال
مین طول حساب علامہ بیضاوی شافعی انما المشرکون نجس کی تفسیر مین لکہتے ہین
کہ مشرکین کہ یہ نکے مانند نجس العین ہین کسی بزرگ نے اسجگہہ ایک نکتہ بدیعہ اور لطیفہ پسندیدہ کہا ہے
کہ مبدء بدن کا زمین اور روح انسانی آسمانی ہے اور آسمان و زمین تعمیل حکم الہی مین
مستعد بسرگرم ہین پس جو آدمی اپنے مولی کی نافرمانی کرے انسانیت سے خارج ہے
کہ جب حکم اجزا کا باطل ہوا مرکب بہی نرہا مگر یہ اونکے طور پر ہے جنکے نزدیک انسان جسم و جان
سے مرکب ہے اور جنکے طور پر انسان عبارت روح سے اور بدن بمنزلہ مرکب
ہے جب اقتضای روح پر عمل نکیا مرتبہ انسانیت سے قطعاً خارج ہوگیا یہ حال اوسکا ہی
جو مقتضای انسانیت مین قصور کرے پس اوسکا حال کیا ہوگا جو اوسکے خلاف پر چلے
وہ چارپایون اور درندون سے قطعاً بدتر ہے کہ ہر جاندار یہان تک کہ الو اور گدہا اوسکو
جس سے بقا اوسکی مربوط ہے تلاش کرتا ہے اور یہ اسباب اپنی موت اور فنا کی
ڈہونڈتا پہرتا ہے کوا جسے اینٹ اوٹہاتے دیکہتا ہے فوراً بہاگ جاتا ہے شیطان

اور نفس امارہ شب و روز اسباب اسکی ہلاک کے جمع کرتے ہین اور یہ اصلاح نہین کرتا طاوس مین ایک عیب ہے جب اوسے دیکھتا ہے روتا ہے اسمین ہزار عیب ہین اور اپنے حال پر ہرگز تاسف نہین کرتا الغرض جانور ایک طرف عناصر بھی اپنی حیز کی طرف دوڑتے ہین اور تو با وصف شعور و ادراک کے وطن اصلی کیطرف کسی وقت متوجہ نہین ہوتا آسمان اوسکے حلم سے شق ہوگا اور پتھر خوف سے پھٹ جاتا ہے تو نا فرمانی سے باز نہین آتا اور قہار مطلق سے خوف نہین کرتا فہی کالحجارۃ او اشد قسوۃ تیرے دل پر صادق ہے اور فخلّہم انوا فکرت فیہم تا حمیر و کلاب او ذباب تیرے حال کے مطابق ہے یا مقتضائے انسانیت یعنے مطلوب حقیقی کے طلب مین محنت و مشقت و ضعت اختیار کر یا دعوی انسانیت سے دست بردار ہو سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم بان مرتبہ کسقدر محنت رہا کرتے اکثر اوقات غار حرا مین تشریف لیجاتے اور اپنے مالک کی یاد مین مشغول رہتے جب مرتبہ استعداد و قابلیت کا نہایت کو پہونچا بقول ابن اسحق ماہ رمضان اور اکثر مورخین و محدثین کے نزدیک ماہ ربیع الاول مین اکتالیسوین برس ولادت سے جبرئیل امین وحی لائے اور اقرا سے مالم یعلم تک پڑھایا پھر سورہ مدثر کی پانچ آیتین نازل اور رسالت کاملہ حاصل ہوئی آپ قریش سے پوشیدہ دعوت اسلام کی کرتے کہ حکم آیا فاصدع بما تومر واعرض عن المشرکین ظاہر کر جس بات کا تجھے حکم دیا جاتا ہے اور مشرکون سے منہ پھیر لے پھر تو حضرت رسالت نے بتون کی علی الاعلان مذمت شروع کی کفار نے یہ حال دیکھکر آپکی عداوت و ایذا پر کمر ہمت باندھی اور مسلمانونکو طرح طرح کی تکلیف دی عثمان غنی رضہ نے بامر حضرت حبشہ کو ہجرت کی اور جو مسلمان مکہ مین رہے انواع ظلم و ستم مین مبتلا ہوئے الغرض نعمت و راحت ہر کسیکو دیتے ہین مگر بلا و مصیبت دوستون کی انکے مخصوص ہے

سہ اے کشتہ اسیر و بلایت ✤ آنکس کہ زند دم ولایت ✤ جز جان و دل و جگر نہ بینم در گردش چرخ آسیایت ✤ عشاق جہان شدند والہ ✤ در عالم عزو کبریایت ✤

امام غزالی روایت کرتے ہین موسی نے ایک مرد صالح کو دیکھا کہ زمین پر اینٹ سرہانے رکھے سوتا ہے خطاب باری مین عرض کیا الہی یہ بندہ تیرا ضائع ہے اسکے پاس کچھ نہین جواب ہوا کہ جسکی طرف ہم متوجہ ہوتے ہین دنیا ہر طرح اوس سے دور کرتی ہین لیکن راہ محبت ہمیشہ رنج و غم سے بھری ہین اور انواع مصائب و تیر نازل ہوتے ہین سہ فی طریق العشق انواع البلاء ✤

ایہا القلب الحزین المبتلا ٭ تا فسازی برخود آسایش حرام ٭ کے توانی زد براہ عشق گام ٭ غیر ناکامی درین رہ کام نیست ٭ راہ عشق ست این رہ حمام نیست ٭ ایعزیز جسقدر عنایت زیادہ اوسیقدر بلا و مصیبت زیادہ اشد البلاء علی الانبیاء سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم رئیس مراوان و سردار محبوبان ہین اسلیے جو سختی اور بلا کہ ابتدا سے انتہا تک اوس جناب پر گذری زبان قلم اوسکے بیان سے قاصر ہے ابہی آپ مان کے پیٹ مین ستے کہ والد ماجد نے انتقال کیا ساتوین برس ولادت سے والدہ شریفہ نے بہی جام موت نوش فرمایا عبد المطلب اوس جناب کی پرورش مین بجان و دل مشغول رہے مگر جب عمر شریف دس برس کی ہوئی اونہون نے بہی رحلت فرمائی اللہ تعالی نے محبت اوس جناب کی ابوطالب کے دل مین ڈالی کہ اونہون نے پرورش اور خبر گیری مین بہت کوشش کی جب خدیجۃ الکبریٰ رض سے آپ نے نکاح کیا دنیا کی تکلیف اور مشقت اور فاقہ کشی اور مصیبت فی الجملہ کم ہوئی ایک غم تازہ پیدا ہوا کہ غم ناداری اور فاقہ کشی کا اوس سے اصلا نسبت نہین رکہتا یعنے دل مبارک باقتضاے ہدایت ازلی وسعادت جبلی اوس عالم کیطرف میل کرنے لگا اور مذہب حق اور طریق معرفت کی تلاش مین مصروف ہوا اور اوس زمانے مین علم اگلے پیغمبرون کا فترت کے سبب سے باقی نہ رہا تہا کہ جس سے مطلب حاصل کرتے اور نہ کوئی دلیل و رو ہنمکار میسر تہا کہ راہ کا پتا اور نشان دریافت فرماتے اور یہ کیسی سخت مصیبت ہے کہ آدمی جس امر کا شائق ہو اوسکا پتا نجانے اور کوئی شخص ہمدم اور رفیق درد و غم اوسکے ہاتہ نہ آسکے ایک مدت وہ جناب اسی رنج و مصیبت مین مبتلا رہے اوسوقت ملت ابراہیمیہ سے جو کچہ معلوم ہوسکتا اوسپر عمل کرتے اور کافرون کی صحبت اور کفر کی مجلسون سے نفرت رکہتے ناگاہ عنایت الٰہی نے دستگیری فرمائی اور صورت آفتاب ہدایت کی آئینہ دل مین نظر آئی یعنی انوار اوس عالم کی آپکے دل پر متواتر نازل ہونے لگے پہر تو آپ نے خلق سے اعراض فرماکر بفراغ خاطر تنہائی مین ریاضت و عبادت کرتے یہان تک کہ وحی آسمانی سے مشرف ہوے اور سورۂ اقرء نے نزول فرمایا آپ ایک اور امر تازہ پیش آیا کہ جو بار گران پہاڑ اور درخت اور زمین و آسمان اور عرش اور کرسی سے نہ اوٹہ سکتا آپ کے دوش مبارک پر رکہا گیا ذیب تہا کہ اس بوجہ سے پشتہ آپکی جہک جاے بلکہ روح مبارک خوف و دہشت سے پرواز

کہ صحیحین کی روایت مین وارد ہے نزول اقرء کی بعد جب آپ گھر مین تشریف لائے تو دل
مبارک کانپ رہا تھا فرمایا زملونی زملونی مجھپر بالاپوش ڈالو مجھپر بالاپوش ڈالو اور فرملو دیر آپکو بالاپوش اڑھایا جب خوف
کم ہوا فرمایا لقد خشیت علی نفسی مجھے اپنی جان کا ڈر ہے کہ مبادا خوف و دہشت سے
نکل جاے اور صحیح روایتون سے ثابت ہے جسوقت آپ پر وحی نازل ہوتی ایک آواز
مثل آواز جوش دیگ کے آپ کے سینے سے نکلتی اور رنگ چہرہ مبارک کا متغیر ہو جاتا جاڑے کے
دنون مین پیشانی سے پسینہ ٹپکتا اگر کسی جانور پر سوار ہوتے وحی کے بوجھ سے بیٹھہ جاتا اور کوئی
زانو پر سر مبارک رکھنے کی تاب نہ لاتا سوا ناقۂ قصوی کے کسی جانور کی طاقت نہ تھی کہ اوسوقت
آپکو اوٹھا لیتا بیہقی اور احمد روایت کرتے ہین سورہ مایدہ کی نزول کے وقت قریب تھا کہ
ناقہ شریف کا بازو ٹوٹ جائے اسی وجہ سے فتح مکہ کے روز جب مولی علی نے درخواست کی کہ
آپ میرے کندھون پر پاؤن رکھکر بتون کو کعبہ کی چھت سے اوتار پھینکیے اور تصویرین مٹا دیجیے
منظور نہ فرمائی کہ پیغمبری اور بات ہے اور بار نبوت اوٹھانا اور بات حضرت علی مین یہ قوت کہان
تھی کہ بار گران نبوت اپنے کندھے پر اوٹھاتے بعد ا[illegible] فرمایا تمہین میرے کندھے پر
چڑھ کر بت گرا دو اور تصویرین مٹا دو اللہ تعالے فرماتا ہے انا سنلقی علیک قولا ثقیلا بیشک
نزدیک ڈالین گے ہم تجھپر بھاری بات کہ وعدہ و وعید اور فرائض و حدود اوسکے سخت ہین
اور عمل اون پر نفس کو شاق اور خلق ہتیس کر انکیبات شنوا اور حضرت فرماتے ہین انی تارک فیکم الثقلین کتاب اللہ
بیشک مین تم مین چھوڑنے والا ہون دو چیزین بھاری اول انکی کتاب خدا الخ جسطرح اسکا
بار گران کا اوٹھانا دشوار تھا یاد رکھنا اوسکا اور ادا کرنا اوسکے حق کا اوس سے بھی زیادہ سخت
اور مشکل تھا جو مصیبت و بلا کہ تبلیغ رسالت مین اوس جناب پر گذری تفصیل اوسکی زبان قلم
سے نہین ہو سکتی جب آپ نے دعوے پیغمبری کیا سوا چند ضعیفون کے کہ عنایت ازلی اون کے
ہادی اور دستگیر تھی تمام عالم دشمن جان ہو گیا یہان تک کہ ہم وطن اور رشتہ دار بھی خون
کے پیاسے ہوئے جو شخص آپکی بات مانتا اوسے طرح طرح کی ایذا دیتے اگر حضرت صدیق اکبر کو اسقدر
مارا کہ مرنے کے قریب ہو گئے اور امیہ بن خلف بلال حبشی کو دوپہر کے وقت گرم ریت پر لٹا کر
اسقدر کوڑے مارتا کہ بیہوش ہو جاتے عمار کے والد یاسر کو کافرون نے شہید کیا اور ان کی

والدہ سمیہ کو دو اونٹون کے بیچ مین رسیون سے باندھکر نہایت بے ادبی سے قتل کیا اسیطرح
بعض صحابہ کو انواع عذاب سے شہید کیا اور بعض کو طرح طرح کی ایذا پہونچی ۔ بعضے صوفیہ کرام
فرماتے ہین بلا و مصیبت اصل کار ہے سالکان راہ محبت ہمیشہ رنج و غم مین رہتے ہین اور ہر لمحہ
انواع مصائب اونپر تازہ ہوتے ہین کسی نے حضرت سے عرض کیا مین آپکو چاہتا ہون فرمایا
فقیری کے لیے مستعد ہو اور ایک روایت مین ہے میرے دوست پر تنگدستی اسطرح دوڑتی
ہے جیسے ایلا اپنے منتہی کو عرض کیا خدا سے محبت رکھتا ہون ارشاد ہوا ابلا کے لیے آمادہ ہو خواجہ
جنید خواجہ سری سقطی رح کو اونکے انتقال کے وقت پنکھا جھلتے تھے فرمایا ای فرزند پنکھا
ایسی آتش جانسوز کو کب فرو کر سکتا ہے جسکی ایک چنگاری پہاڑ کو جلا کر راکھ کر دیتی ہے
طبیبا خویش را زحمت مدہ چون بہ نخواہم شد ۔ کہ من اندر سر شوریدہ سودائے دگر دارم ۔ مرا این
تشنگی از بہر آب یاد گیرست این را ۔ ہمی بینی کہ در ہر دیدہ دریائے دگر دارم ۔ اے عزیز آگ محبت کی اس
قوم کے سینے مین بھر گئی ہے کسیطرح فرو نہین ہوتی ہے ۔ درد یست درد عشق کہ اندر علاج او
ہر چند سعی بیش نمائی بتر شود ۔ کم اداوی القلب قلت حیلتی ۔ کلما داویت جرحا سال جرح ۔
اے عزیز دوا کیسی اور علاج کسکا یہ وہ مرض ہے کہ ہزار تندرستی اسپر نثار اور یہ وہ بیماری ہے
کہ لاکھ صحت اسپر قربان ہے ۔ مصلحت نیست مرا سیری ازان آب حیات ۔ ضاعف اللہ بہ کل زمان
عطشی ۔ طالبان مولا کو جو لطف اور مزا کہ درد و مصیبت مین حاصل ہوتا ہے عشر عشیر
اوسکا نعمت و راحت مین نہین ملتا اگر زکریا علیہ السلام سے کہا جاتا تمہاری تمنا کیا ہے یہی کہتے
کہ قیامت تک میرے سر پر چلتا آرہ چلتا رہے اور جو امام حسین سے ارشاد ہوتا کیا چاہتے ہو یہی
عرض کرتے کہ ہمیشہ وہ چھری تیری راہ مین میری گردن پر پھرتی رہے عبد اللہ انصاری رض والد جابر رض
کے جب شہید ہوے حکم ہوا اے عبد اللہ کیا چاہتا ہے عرض کیا یہی آرزو ہے کہ پھر زندہ ہوکر
تیری راہ مین شہید کیا جاؤن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین قسم اوسکی جسکے ہاتھ
مین میری جان ہے البتہ مین دوست رکھتا ہون اس بات کو کہ راہ خدا مین قتل کیا جاؤن پھر
زندہ کیا جاؤن پھر قتل کیا جاؤن پھر زندہ کیا جاؤن پھر قتل کیا جاؤن ایک عارف سے کسی نے کہا آدمی [illegible]
کہ منع و عطا کو برابر سمجھے جواب دیا غلط ہے جبتک منع کو عطا سے بہتر نہ سمجھے عارف نہین کہ [illegible]

کی ہی سنئے اور منع خاص مراد محبوب اور عارف حقیقی وہ ہے کہ مراد اپنی مراد محبوب پر فدا کرے
یہان تک کہ اگر محبوب فصل چاہے تو وصل سے بھی دست بردار ہوجاے ع میل من سوے
وصال و قصد او سوے فراق * ترک کام خود گرفتم تا بر آید کام دوست * اگلی امتون مین یک عابد تہا
کہ ہر وقت عبادت و ریاضت مین مشغول رہتا پیغمبر وقت کو حکم آیا اس سے کہدو
ہمنے تجے روز ازل دوزخیون مین لکہ لیا ہے اسقدر زحمت و تکلیف کیون اوٹہاتا ہے
اور زیادہ محنت و ریاضت کرنے لگا اور کہا آجتک سمجہتا تہا کہ مین کارخانہ قدرت مین
محض بیکار ہون اب معلوم ہوا ایک شان میرے مولی کی مجہپر وارد ہوگی زہے قسمت اگر شایستہ
لطف ہوتا میری مراد اوس سے حاصل ہوتی اب مورد قہر ہون اوسکی مراد مجہسے حاصل ہوگی او رمذہب
عشاق مین عاشق کی مراد اگر معشوق سے حاصل ہو اس سے یہ بہتر ہے کہ معشوق اپنی مراد عاشق
سے پاے الغرض تو کیا جانتا ہے کہ درد و مصیبت مین جناب احدیت نے کیا فایدہ رکہا ہے آدمی
غذا اے لطیف سے اپنی اولاد کو روکتا ہے کہ بیماری اوسکی زیادہ نہ ہو اور معلم درشت خو
کے سپرد کرتا ہے کہ اوسکی تنبیہ سے علم و ادب حاصل کرے اسیطرح پروردگار کہ حکیم اور مان
باپ سے زیادہ رحیم ہے جو بلا بہیجتا ہے تیرا فایدہ اوسمین منظور ہوتا ہے گو تو اوسے اچہا نہ سمجہے
عسی ان تکرہوا شیئا وہو خیر لکم وعسی ان تحبوا شیئا وہو شر لکم واللہ یعلم وانتم لا تعلمون حدیث
مین آیا ہے قیامت کے دن اہل مصیبت کو اسقدر ثواب بیحساب دینگے کہ جو لوگ دنیا مین
آرام سے رہے آرزو کرینگے کاش ہماری کوشت قینچیون سے کتری جاتی اور اس ثواب سے محروم
نرہتے وانما یوفی الصابرون اجرہم بغیر حساب مفسرین کریمۂ فان مع العسر یسرا ان مع العسر یسرا
کی تفسیر مین لکہتے ہین جناب رسالتمآب بعد نزول اس آیت کے ہنستے ہوئے تشریف لاے
اور یارون سے ارشاد کیا خوش ہو کہ حق تعالے نے دنیا کی ہر سختی کے بعد دو آسانی کا وعدہ فرمایا
ایک آسانی دنیا مین اور ایک آخرت مین مقتضائے مضمون اس آیت کو جناب احدیت نے
حضرت رسالت کے سب مصائب دفع کرکے اونکی عوض دنیا مین آسایش و راحت عنایت
فرمائی اور آخرت مین وہ مرتبہ بخشا کہ مافوق اوسکا بندہ کے لیے متصور نہین جب آپکی والدہ ماجدہ نے
انتقال کیا عبد المطلب مان باپ سے زیادہ اونکی کفالت اور پرورش مین مصروف ہوئے

اور جب وہ سر سے جناب الٰہی سے ابو طالب کو دل مین محبت آپکی ڈالی کہ اپنی اولاد سے
زیادہ تر عزیز سمجھتے تنگدستی اور فاقہ کشی اسطرح دور کی کہ خدیجہ کبریٰ جو عرب کی بڑی سوداگر اور
مالدار تہین آپ پر عاشق ہوگئین بعد اسکے کہ آپکے نکاح مین آئین تمام مال اپنا حضرت کو سلسنے کہا
اور اکابر قریش کو جمع کرکے کہا آج سے یہ مال میرے شوہر کا ہے اوسے اختیار ہے چاہے رکھے
اور چاہے لٹا دسے فکر راہ کی نہ پانی اور فقدان مطلوب کے راہ بتانے سے دور فرمائی بلکہ
یہان تک سینہ مقدس کو فراخی اور حوصلہ عالی کو بلندی بخشی کہ اوٹھانا بار گران نبوت کا آسان
ہوگیا اور ایسے وقت علم اگلون اور پچھلون کا آپ نے حاصل فرمایا اور دشمنونکی بدگوئی و بدزبانی کو
اوس جناب سے اسطرح روکا کہ نام نامی آپکا مذمم سے بدلکر مذمم کو گالیان دیتے اور لعنت
کرتے آپ فرماتے ہین الا تعجبون کیف یصرف اللہ عنی شتم قریش ولعنھم یشتمون مذمما ویلعنون
مذمما وانا محمد کیا تم تعجب نہین کرتے کیونکر پہیرتا ہے خدا مجھسے گالی قریش کی اور لعنت اونکی
گالی دیتے ہین اور لعنت کرتے ہین مذمم پر اور مین محمد ہون اگر کسی وقت قران کے بھول جانیکا
غم دل مبارک پر آتا یا سیکھتے وقت کسی لفظ کے رہ جانے کا خیال گذرتا ارشاد ہوتا
سنقرئک فلا تنسی الا ما شاء اللہ ورتلناہ ترتیلا یعنے تمہین اسطرح پڑھا دینگے کہ تم کبھی بھولو گے
مگر جسقدر خدا چاہے اور ہم اوسکو ٹھیر ٹھیر کر پڑھتے ہین تا تمہاری سمجھ مین اچھی طرح آجائے اور جو
کبھی خیال آتا کہ اگلی کتابین تحریف و تصحیف سے محفوظ نہ رہین مبادا لوگ اسے بھی بدلدین تسلی
دیجاتی انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون بیشک آپ ہمنے ذکر اوتارا ہے اور بیشک ہم اوسکی نگہبان ہین
کہ کسیکو اوسمین دست اندازی نہ کرنے دینگے اگر اپنی قوم کی گمراہی اور انکار پر افسوس فرماتے
حکم ہوتا فان اللہ یضل من یشاء ویھدی من یشاء فلا تذھب نفسک علیھم حسرات ان اللہ
علیم بما یصنعون قل علی الرسول الا البلاغ فما ارسلنک علیھم حفیظا ان علیک الا البلاغ فذکر
انما انت مذکر لست علیھم بمصیطر لست علیھم بوکیل یعنے تم رسول ہو نہ نگہبان مسلط اور وکیل اور رسول
کا کام صرف یہی ہے کہ پیام پہونچا دے ماننا نہ ماننا اونکا کام اور راہ دکہانا نہ دکہانا ہمارے
اختیار مین ہے تم اپنے کام سے فارغ ہوئے اور حق پیغمبری ادا کر سمجھا نے کا ادا کر چکے انکار
اور گمراہی اونکی تمہین کچھ ضرر نہین پہونچاتی ہم اونکے حال سے خوب واقف ہین اگر اونکو گمراہی

مین مبتلا رکھین اور ہدایت نہ کرین تمکو اس حسرت مین اپنی جان کھونا ہرگز نہ چاہیے کہ خدا کا
کام دانائی اور حکمت سے خالی نہین ہوتا ولو شاء اللہ لجمعہم علی الہدی فلا تکونن من الجاہلین
اگر خدا چاہتا تو اونکو ہدایت پر اکٹھا کرتا پس مت ہو تو جاہلون سے اور جو اونکی ایذا رسانی اور
شرارت اور طعن تشنیع اور جدل و کج بحثی سے ناخوش اور غمگین ہوتے طرح طرح سے تشفی اور
تسلی دی جاتی کبھی اگلے پیغمبرون اور اون کی امتون کے قصے بیان کیے جاتے کہ یہ مصیبت
تمھین پر نہین گذری بلکہ ہمیشہ ہر قوم اپنے پیغمبر کو جھٹلاتی رہی اور جیسی تمکو ایذا دی گئی
اونکو بھی دی گئی اور شیاطین جن و انس اونکی عداوت پر متفق رہے اور دشمن اسیطرح کے
محالات اون سے طلب کرتے نوح علیہ السلام نے ساڑھے نوسو برس قوم کو سمجھایا مگر سوا انکار اور
تکذیب کے کچھ جواب نپایا اسیطرح ہود اور صالح اور لوط اور شعیب اور ابراہیم اور یونس اور
موسی و عیسی علیہم السلام اور سب پیغمبرون کے سرکش اور مفسد قوم کی تکذیب کرتے رہے وکلا نقص
علیک من انباء الرسل ما نثبت بہ فوادک اسی مضمون کی طرف اشارہ ہے اور کبھی وعدہ فتح و
نصرت سے خوشدل کیا جاتا کہ جب پیغمبر اپنی قوم کی راہ پانی سے ناامید ہوتے ہین مدد آسمانی ظہور
فرماتی ہے اور کافرون کو اونکے ظلم و کفر کا مزا ملتا ہے اور مسلمانون کو جو ضعیف و مقہور ہو رہے ہیے
اونکے ملک و مال کا وارث کیا جاتا ہے قریب ہے کہ تمہارے مخالف بھی ذلیل و خوار ہون اور
مسلمان فتح پائین اذا جاء نصر اللہ والفتح ورایت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا چنانچہ
وعدہ الہی کے مطابق واقع ہوا تھوڑے عرصے مین بڑے بڑے دشمن حضرت کے طرح طرح
کے عذابون اور مصیبتون کے ساتھ واصل جہنم ہوئے ابوجہل اور عتبہ اور شیبہ اور امیہ بن خلف
وغیرہم بدر کی لڑائی مین مارے گئے اور ابی بن خلف کہ بڑا دشمن حضرت کا تھا آپکے ہاتھ سے
احد کے دن زخمی ہوا جو شخص زخم اوسکا دیکھکر کہتا کہ بہت کاری نہین جواب دیتا اے نادان
یہ زخم اوسکے ہاتھ کا ہے اگر تمام کافرون کی بدن پر ہلکا سا ایک چرکا لگا دے ایک بھی زندہ نہ بچے
اور ایک روایت مین ہے اگر وہ مجھپر تھوک دیتے زندہ نہ رہتا آخر دوزخ کو راہی ہوا ام جمیل
لکڑیون کا گٹھا سر پر اوٹھا لے آتی تھی کہ رسی اوسکے گلے مین پھنس گئی اور گٹھا لٹک گیا ہرچند تدبیر
کی نہ نکل سکا آخر گلا گھٹ کر اور تڑپ تڑپ کر مر گئی اور شوہر اوسکا ابولہب بدر کی بیماری مین

مبتلا ہو کر واصل جہنم ہوا تین رات دن پڑا رہا یہان تک کہ نعش اوسکی سڑ گئی تھی چوتھے دن مزدورون
نے مدفون کر دی ولید بن مغیرہ مخزومی اور عاص بن وائل سہمی اور اسود بن عبد المطلب بن
حارث اسدی اور اسود بن عبد یغوث زہری اور حارث بن قیس کافر کہ آپ پر ہنسا کرتے سخت
مصیبتون مین مبتلا ہو کر مر گئے ولید بن مغیرہ کے پانون مین کانٹا لگا ہر چند علاج کیا جان بر نہوا
اور حارث بن قیس ایسی پیاس مین مبتلا ہوا کہ جسقدر پانی پیتا تھا پیاس زیادہ ہوتی پیٹ اوسکا
پھول گیا اور العطش العطش کہتا مر گیا اسود بن عبد یغوث کا تمام بدن لو سے اسقدر کالا ہو گیا کہ
اپنے دروازے پر سر ٹکرا کر فی النار ہوا کسی نے نہ پہچانا اور دروازہ نہ کھولا کہتا تھا قتلنی رب
محمد مجھے محمدؐ کے رب نے قتل کیا اسود بن عبد المطلب کسی درخت کے تلے بیٹھا تھا حضرت جبرئیل
نے اوسکا سر پکڑ کر پیڑ سے ٹکرایا ہر چند غلام سے کہتا کوئی شخص میرا سر پیڑ سے ٹکراتا ہے جواب دیتا
مجھے کچھ نظر نہین آتا آخر اوسی حالت مین واصل جہنم ہوا اور عاص بن وائل کے پاؤن مین بھی
کانٹا لگا ہر چند اوسے مالش کیا نہ مانا اور پاؤن اوسکا سوجکر اونٹ کی گردن کے برابر ہو گیا
اور اوسی صدمے سے مر گیا اور جو باقی رہے تھے مکہ کی فتح ہوتے ہی دین اسلام مین داخل ہو گئے
سوا ثقیف اور ہوازن کے کہ بعض اون مین سے بھی غزوۂ حنین و طائف کے بعد مسلمان ہو گئے
اور جو مسلمان نہوئے اونکو طاقت مقابلہ کی نرہی چار ناچار اطاعت اختیار کی اور تمام عرب مسلمانون
کے قبضے مین آیا اور اس جگہ ایک لطیفہ ہے کہ خدا تعالے اپنا حق معاف کر دیتا ہے مگر اپنے دوستون
کا حق نہین چھوڑتا اور طریق انتقام کے مختلف ہین کبھی عذاب آسمانی سے ہلاک کرتا ہے جیسا کہ دشمنان
نوح و ہود و لوط و شعیبؑ کے ساتھ واقع ہوا اور کبھی آفات ارضی اوپر مسلط کرتا ہے مانند غرق
و خسف کے اور کاہے اونہین کے عزیز و قریب کو اونکی مخالفت اور اونکی حمایت پر مستعد کرتا ہے کہ
موجب زیادتی ملال اور خفت کا ہوتا ہے جیسا کہ حضرت یوسف کی برادت زلیخا کے رشتہ دار بچے سے
کرائی اور کبھی اوسی کا محتاج کر دیتا ہے جیسا کہ اونکے بھائیون کو اونکا محتاج کیا کہ فاقون کے مارے
آپ کے پاس آپڑے اور کبھی دشمنون کو دشمنون پر مسلط کرتا ہے کفی اللہ المؤمنین القتال اور اونہین
سے اکثر امور حضرت کے دشمنون پر گذرے اور کبھی اپنی قدرت اور مجبوری کافرون کے معبودون
اور مددگارون کی بیان کی جاتی کہ بت بیدست و پا ہین اور شیطان کا مکر ضعیف اونکے فرمان بردار

خدا کی فوج جرار پر کہ ہر طرح کی قدرت رکھتا ہے کب غالب آسکتے ہین اور کبھی کافرون کے طعن
و اعتراض کا جواب آپ کو سکہایا جاتا اور کبھی خود جناب باری اپنے حبیب کیطرف سے جواب دیتا
اور کبھی ارشاد ہوتا تم اونکی باتون سے غمگین نہو ہم اسکا بدلا لے لین گے وطن چھوٹنے کا غم
اسطرح دور کیا کہ مدینہ کے لوگ جن سے اصلا شناسائی اور علاقہ نتہا عزیزون سے زیادہ کام آئے
رشتہ دارون نے تو گھر سے نکال دیا اور اونہون نے اپنے گھر اور مال مہاجرین کو تقسیم کیئے جیسے شریکونکو
حصہ دیتے ہین اور کوئی دقیقہ مراعات و سلوک کا باقی نچھوڑا یہان تک کہ اپنی جان پر تکلیف اوٹھاتے اور
اونکی تکلیف ندیکھہ سکتے یوثرون علی انفسہم ولوکان بہم خصاصۃ اونکی ایثار اور بلند ہمتی کا بیان ہے آب وہوا
اوس شہر کی آپکو اور آپکے ساتھ والون کو ایسی موافق آئی کہ وطن کی آب وہوا جسکے ساتھ ہمیشہ سے
مانوس تھے بہول گئے بلکہ خدا تعالے نے اوس شہر کی مٹی اور غبار میں یہ تاثیر پیدا کی کہ اکثر بیماریونکو
دور کرتا باانہمہ آپکی طبیعت وطن کی طرف میل کرتی اور کبھی خواہش اوسکے دیکھنے کی دل مین
پیدا ہوتی اسلیے ارشاد ہوتا ہے ان الذی فرض علیک القران لرادک الی معاد یعنی جسنے تمکو ایسی
نعمت شریفہ اور دولت عظیمہ سے کہ استعداد بشر اوسکے حاصل کرنے مین قاصر ہے محض اپنے
فضل وکرم سے مشرف وممتاز فرمایا وہ وطن مین بہی پہر پہونچا دے گا اور کیفیت اس پہونچانیکی
سورۂ اذا جاء نصر اللہ مین مذکور ہے یعنے وہ پہونچانا اسطرح سے ہوگا کہ تم زور سے فوج و لشکر
کے ساتھ وہان جاؤ گے اور بڑے بڑے سرکش شہر کے بطوع و رغبت یا بجواری ذلت تمہاری
اطاعت کرین گے اور شہر کی حکومت تمکو حاصل ہوگی کہ جسے چاہو گے اپنی طرف سے حاکم اور صوبہ
کر دوگے اور تمہارا حکم اوسمین قیامت تک جاری ہوگا اور تمہارا کلمہ بڑہا جائیگا اور فکر جہاد کی
مصائب اور شدائد کی اسطرح دفع کی کہ آپ کا رعب اور خوف دشمنون کے دلون مین ڈالا کہ
باوجود کثرت جماعت قلیل اہل اسلام سے مقابلہ نکر سکتی حضرت فرماتے ہین نصرت بالرعب مسیرۃ
شہر اللہ تعالی فرماتا ہے لا یقاتلونکم جمیعا الا فی قری محصنۃ او من ورا جدر باسہم بینہم شدید ایام محاصرۂ
قریظہ مین کچہہ لوگون نے آپ سے عرض کیا کہ ہمنے وحیہ کلبی سفید خچر پر سوار قریظہ کیطرف
جاتے دیکہا فرمایا وہ جبرئیل تہا کہ اونکے قلعون مین زلزلہ اور دلون مین رعب ڈالنے گیا ہے
بارہا مسلمانون نے کفار کا بڑا لشکر بہگا دیا اکیلے سلمہ بن اکوع نے بنی فزارہ سے اونٹ حضرت کے

کہ لوٹ لیگئے تہے چہین لیے اور ابو قتادہ نے جنکو فارس الرسول کہتے ہین غول مین گہسکر اونکا
سردار عبدالرحمن قتل کیا اور کافر دن بہاگنے لگے سوا اسکے نہ بن پڑا بنی نضیر کی یہودبا وجود اسکے
کہ تمام عرب مین سخت جرار مشہور تہی مسلمانون کے مقابلہ سے ایسا گہبرائی کہ اپنی مساکن
اور مال ومتاع اور شہر وطن سے لڑے اونکے حوالہ کرکے شام کیطرف چلی گئی اور خندق کی
لڑائمین کافرون نے اس ارادہ سے مدینہ کو گہیرا تہا کہ اس معرکہ مین مسلمانون کا نام دنیا سے مٹا دینگے
عمرو بن عبد کے قتل ہوتی ہی رات مین بہاگ گئے اور بنی قریظہ بہی جنہون نے خندق کے جدال اپنے قلعہ سے
اوترآئی اور مسلمانون کے ہاتہ سے ماری گئی حالانکہ ابو لبابہؓ نے اونکو حضرت کے ارادہ سے
واقف کر دیا تہا کہ حضرت بیشک تمہین قتل کرا دینگے اسیطرح اللہ نے تمام کافرون پر باوجود
اونکی کثرت وشوکت کے حضرت کا خوف اور رعب مسلط فرمایا تہا کہ آپ کا نام لینے سے گہبراتے
اور مسلمانون کے دلون کو بآن ضعف وقلت ایسا مضبوط کر دیا کہ تمام عالم سے لڑنے کو تیار اور
مستعد تہے آپکو بدر کی لڑائی مین اندیشہ تہا شاید انصار ہمارا ساتہ نہ دین اسلیے کہ اونکی عہد مین
یہ امر بہی داخل تہا کہ جو شخص مدینہ پر چڑہ آئیگا اوس سے لڑینگے اور جو آپ کسی پر چڑہ کر جائین تو ہمکو
اختیار ہی خواہ آپکی ہمراہ لڑین یا نہ لڑین اسواسطے اپنے انصار کا ارادہ دریافت کیا مقداد بن عمرو نے
گذارش کیا یا رسول اللہ ہم وہ نہین کہتے جو بنی اسرائیل نے اپنے پیغمبر سے کہا تہا فاذہب انت وربک فقاتلا
انا ہہنا قاعدون تو جا اور تیرا خدا پہر تم دونو لڑو ہم یہین بیٹہے ہین بلکہ ہم کہتے ہین فاذہب انت وربک
فقاتلا انا معکما مقاتلون یعنی خدا کی مدد اور اوسکا پیغمبر ہمارے ساتہ ہو تو بیشک ہم لڑنیوالے ہین
یا رسول اللہ صلعم وصلی جسنے آپکو پیغمبری اور رسالت سے مشرف کیا اگر آپ حبش کے برک الغماد تک چلین
تو ہم مین سے کوئی شخص ساتہ آپکا نچہوڑیگا اور سعد بن معاذ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم آپ پر ایمان
لائے اور آپکی پیروی کا اقرار کیا جو مزاج مین آئے کیجیے اگر آپ حکم دین کہ سمندر مین گہوڑے ڈالدو
ہم مین سے کوئی انکار نکریگا الغرض خدائے تعالے نے آپ کے یارون کو وہ ہمت
اور جوانمردی بخشی کہ سوا خدا کے کسی سے نہ ڈرتے اور کافرون کے
پہلوانون اور بہادرون کو پشہ سے زیادہ بے حقیقت اور ناچیز سمجہتے
اور خدا اور رسول کی محبت مین اپنا گہر اور مال چہوڑنا بلکہ جان عزیز کو اسکی راہ مین قربان

کرنا سہل اور آسان جانتے آدمی کو اپنے رشتہ دار وسے مقابلہ اور اونکو اپنے ہاتھ سے قتل و غارت کرنا
نہایت شاق ہوتا ہے مگر وہ خدا کی راہ اور آپکی حمایت اور محبت مین ایسے ثابت قدم تھے کہ انہو قریب
رشتہ دارونکو بکمال شوق اور خوشی کے ساتھ قتل کرتے اسلیے کہ سوا قرابت اسلام کے اور سب قرابتون سے
دست بردار ہوگئے تھے اور سوا خدا اور رسول کے کسی سے محبت نرکہتے خدا کے دشمن کو اگرچہ اپنا
جگر پارہ ہو دشمن جانتے اور اوسکے دوست کو گو اوس سے کسیطرحکا علاقہ محبت کا نہو دوست سمجھتے حضرت ابوبکر
نے کہ پیشوا اور سردار اس گروہ کے تھے اپنے بیٹے سے مقابلہ کی اجازت چاہی مگر حاصل نہوئی کہ
انجام کار وہ مسلمان ہونے والے تھے اور لوح محفوظ مین اہل اسلام سے لکھے تھے ابو عبیدہ بن
جراح نے احد کے دن اپنے باپ کو اور مصعب بن عمیر نے اپنے بھائی عبید بن عمیر کو اور امیر المومنین
عمر نے اپنے ماموں عاص بن ہشام ابن مغیرہ کو اور علی مرتضی اور حمزہ بن عبد المطلب اور عبیدہ بن حارث نے
بدر کے دن عتبہ و شیبہ پسران ربیعہ اور ولید بن عتبہ کو کہ قریب رشتہ دار اونکے تھے قتل کیا خدا تعالے
اونکی تعریف فرماتا ہے لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ
وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ
وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ مگر وہ ملال کے راہ دین مین اونکی دامن ہمت پر نہ بیٹھے اور ہر طرحکی تکلیف و مصیبت اس کام مین
اونکو گوارا تھی دشمنونکی کثرت اور سطوت اور اپنی ضعف و قلت سے اصلا نہ گبھراتی اور تمام عالم سے لڑنے
مستعد اور آمادہ تھے ایک شخص اونکا بڑی لشکر مین بے تردد گھس جاتا اور ایک آدمی اونکا فوج کثیر کو
معرکے سے بھگا دیتا آخر اونکے ہمت اور جرات اور دلیری اور شجاعت اور جانثاری اور مشقت کے
سببسے ملک عظیم اونکے قبضہ مین آیا اور ناداری اور تنگدستی اونکی فراغت اور فراخی عیش سے مبدل اور تکلیف
مصیبت کے بدلے حکومت و ثروت حاصل ہوئی ایک عالم نے اطاعت اونکی اختیار کی اور بڑی بڑی زبردستون
اور سرکشون نے اپنی گردن اونکے سامنے جھکائی جب خلافت حضرت عمر کو پہونچی اونکے وقت مین اسلام کو بڑی ترقی ہوئی
دس برس کے عرصہ مین ہزار سے زیادہ شہر فتح ہوگئے اور روم کی سلطنت
مسلمانون کے قبضہ مین آئی ایران کی بادشاہت کہ جمشید و فریدون کے وقت سے
سب ریاستون پر غالب تھی ایسے تہ و بالا ہوئی کہ بادشاہ کے تین بیٹیان
قید ہوئین الغرض لشکر اسلام جسطرف جاتا فتح پاتا بڑے بڑے زبردست بادشاہ

حضرت عمر کے نام سے کانپتے اور وہ جناب ہیبت و رعب مین ضرب المثل ہوگئے اگر کسی
پارسی کا گھوڑا چونکتا کہتا کیا تجھے عمر کا سایہ نظر آیا اور نصاریٰ نے ایسی شکست کبھی سے
نکھائی ہوگی جیسے حضرت عمر کے مقابلہ مین ہوئی آجتک بعض منصف اونکے اقرار کرتے ہین
کہ ایسا بہادر اور دلاور اور قواعد ملک گیری اور فن سپہ گری کا ماہر پیدا نہوا العزیز
آدمیون کا کیا ذکر ہے شیطان لعین بھی عمر کے سایہ سے بھاگتا تھا بلکہ غیر ذوی العقول
اونکے خوف سے کانپتے فصل الخطاب مین بروایت امام مستغفری منقول ہے کہ جب مصر فتح ہوا
ایکدن وہان کے لوگون نے عمرو بن العاص سے کہ حاکم مصر تھے کہا کہ ہمارے ملک کا یہ دستور ہے
کہ ایک گنواری لڑکی کو زیور و لباس پرتکلف پہنا کر دریای نیل مین ڈبو دیتے ہین جس سال ایسا نہین کرتے
دریا خشک ہوجاتا ہے اور زراعت تباہ ہوتی ہے اونھون نے فرمایا کہ خون ناحق کی اجازت نہ دینگے
آخر وہ دن گذر گیا اور دریا خشک ہونے لگا عمرو بن عاص نے یہ حال حضرت عمر کو لکھا آپنے ایک رقعہ
بنام دریاے نیل لکھکر اونکو بھیجا کہ اسے دریا مین ڈالدو مضمون اوسکا یہ تھا یہ خط بندۂ خدا امیر المومنین عمر
کیطرف سے نیل مصر کو ہے اگر تو اپنے اختیار سے بہتا تھا تو خشک ہوجا اور جو خدا ہی تھا کہ تجھے
بہاتا تھا تو مین خدا سے سوال کرتا ہون کہ تجھے جاری کرے جسوقت وہ خط دریا مین ڈالا
پانی مین ایک جوشش پیدا ہوا اور بدستور بہنے لگا نقل ہے کہ روم کے بادشاہ کا ایلچی آپکے پاس آیا
لوگون سے پوچھا خلیفہ کا قلعہ کہان ہے کہا خلیفہ دیوان خاص بارگاہ عام نہین رکھتے اسوقت آپ بیرون شہر
ہین جنگل کو گئے ہین وہ بھی جنگل کو گیا دیکھا کہ آپ ایک درخت کے تلے بوریے پر بیٹھے ہین اور شاہی کے
نشان بے نشان ہوگئے ہین دیکھتے ہی ہیبت سے کانپنے لگا جب ہوش مین آیا دل مین کہا مین بڑے بڑے بادشاہون کے
دربار مین گیا مگر یہ رعب جلال نہ دیکھا بیشک یہ ہیبت خدا ہے اور انکا دین سچا ہے ؎ ہیبت حق است این از خلق نیست
ہیبت این مرد صاحب دلق نیست * جب آپ مسلمان ہوئے تمام دنیا مین صرف انتالیس ۳۹ مسلمان اور تھے اور
ایک جہان دشمن آپنے بے تکلف دین ظاہر کیا کسیکی مجال نہوئی کہ مقابلہ کرتا العزیز اس دین مین ایسے حضرات کمال
گذرے جنکے حالات اونکے مذہب و ملت کے صحت و حقیقت پر گواہی دیتے ہین اور اونکے
اوصاف اور کمالات اس دین کے اثبات مین کفایت کرتے ہین مولی علی
رضی اللہ عنہ نے کیسے کیسے زبردست کافر قتل کیے دروازہ خیبر جسکو چالیس ۴۰

آدمی بوقت کہولت عذر کرنے کی تکلف اوٹھاکر سپر بنایا اور اسد اللہ الغالب لقب پایا خالد بن ولید سیف اللہ
کے ہاتھ مین ایک معرکہ مین نو تلوارین ٹوٹین رستم بن زال زابلی جسکی شجاعت اور جوانمردی کا عالم مین
شور ہے اگر ان حضرات کے مقابل ہوتا زال ناتوان کی طرح لڑائی کا عوض لڑتا انکا نام لیتا خدا تعالے
اوسی قد و قامت دیو کا دیا تہا لڑائی کا سامان اوسکے پاس مہیا رہتا اور ایک لشکر عظیم جسمین طوس
و گودرز اور گیو و بیژن وغیرہم دلیران ایران موجود تہے امداد کو حاضر تہا باوجود اسکے سہراب کے مقابلہ مین نہایت
پریشان ہوا اور اسفندیار کی لڑائی مین تو ایسا الجہ گیا کہ گہر سے نکلا جاتا تہا اور یہان تو قد نہ قامت نہ زور نہ قوت
نہ سازنہ سامان فوج نہ لشکر ایک جہان دشمن اور ایک عالم بر سر پرخاش باوجود اسکے کبھی ہراس نہ کیا پاؤن اوٹھایا
اور ایسے کار نمایان کئے کہ رستم بھی دیکھتا تو حیران رہ جاتا اے عزیز رستم و سہراب
و سام و نریمان کس شمار مین ہین ملایکہ زمین و آسمان اونکی جرات و جوانمردی دیکھکر
حیران ہین جب حضرت زبیر بن عوام اور مقداد بن اسود خبیب بن عدی بلیغ الارض کی نعش
مشرکون کی سولی پر سے اوتار لائے ستر سوار قریش کے اونکے پیچھے ہوئے زبیر نے نعش زمین پر
رکہدی زمین اوسے نگل گئی اور آپ سوارون سے مخاطب ہوئے کہ میرا نام زبیر اور میرے
باپ کا نام عوام اور میری مان صفیہ رسول اللہ کی پہوپی ہی چاہو مجہسے مقابلہ کرو چاہو لوٹ جاؤ
اسقدر آپکی دہشت اون پر غالب ہوئی کہ لوٹنے کے سوا کچہ نہ بن پڑا جبریل علیہ السلام
خدمت بابرکت مین حاضر ہوئے اور عرض کیا آپکے ان دو یارون کی ساتھ فرشتے مباہات کرتے ہین
یعنی ایک فرشتہ دوسرے سے کہتا ہے کہ بہادر ایسے ہوتے ہین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے تمام مال اپنا
خدا کی راہ مین کئی بار خرچ کیا یہان تک کہ ایک دن کملی کو کرتے کی طرح گلے مین ڈال کر اوسمین
اوس مین کانٹے لگا کر حضرت کے خدمت مین آئے جبریل علیہ السلام پیام لائے کہ حق تعالے
ابوبکر کو سلام کہتا ہے اور پوچھتا ہے اس حال مین بہی ہمسے راضی ہو یا نہین صدیق اکبر یہ پیام
سنکر اسقدر روئے کہ بیہوش ہوگئے مگر اوس بیہوشی مین بہی یہی فرماتے انا عن ربی راض انا عن
ربی راض مین اپنے رب سے راضی ہون مین اپنے رب سے راضی ہون اور امام حسن نے بہی
خدا کی راہ مین کئی بار سب مال اپنا اور کئی بار آدہا صرف کیا یہان تک کہ ایک جوتا رکہا تو ایک فقیر کو
دیدیا اور عبد اللہ بن جعفر وغیرہ کی حکایات مشہور ہوکر کتب سیر اخلاق جن کو زمین حق یہ ہے

کہ بزرگان دین حاتم طائی کا نام صفحۂ دنیا سے مٹا گئے اور امیر المومنین عمر بن الخطاب اور عمر
بن عبد العزیز رضی اللہ عنہما نوشیروان کی عدالت اہل انصاف کی نظر سے گرا گئے اسی طرح
یہ امت تمام کمالات ظاہری و باطنی اور معاملات دینی و دنیوی میں پیشوائے خلائق اور ضرب المثل
ہوئی دنیا میں بھی اسنے سب قوموں پر حکمرانی کی اور آخرت میں بھی سب سے زیادہ رتبہ پاویگی
عبادت و ریاضت و تنویر قلب و تصفیہ باطن و ثمرات مجاہدہ میں وہ باتیں حاصل کیں
کہ اور امتوں نے خواب میں بھی نہ دیکھیں اور فراخی ذہن اور تعمق نظر اور قوت علم اونکی
اس مرتبہ کو پہونچی کہ علوم جمیع طوائف کو محک امتحان پر رکھا اور اہل علوم کو اونکی غلطیوں پر
متنبہ کرکے اپنا مشکور و ممنون کیا یہانتک کہ تمام اہل ملل اونکے اعتراضات کو لاحل پاکر وہ توجیہیں
اصل مذہب سے دست بردار ہوئے نصاریٰ مسئلہ تثلیث اور یہود تشبیہ اور ہنود حلول و فلاسفہ نفی
علم جزئیات و قدم عالم و فنائی نفس بعد المفارقہ و توسیط عقول و مجوس تحلیل محرمات و تعدد
خالق میں [illegible] کرنے لگے اور معاملات دنیا میں بھی اس امت نے وہ باتیں حاصل کیں
جنکو سیکھ کر اور قومیں دانشمند اور حکیم اور صناع مشہور ہوگئیں جودت طبع سے انواع اطعمہ
و اشربہ و البسہ اور استعمال ادویات و ترتیب نکاحات و ترفہ بوجہ حلال میں وہ انداز نکالے کہ خلق کو
حیرت ہوئی قطع نظر اور دلائل کے اجتماع ایسے عقلا کا اثبات دین اسلام کے لیے کافی ہے
ایسے عقلمند کسی مذہب میں نہیں اور جو شاذ و نادر کوئی ذہین اور ہوشیار ہوتا ہے تو وہ اپنے
دین میں غور نہیں کرتا ہمہ تن طلب دنیا میں مبتلا و گرفتار رہتا ہے اگر غور کرے اس دین کی
حقیقت اور اپنے مذہب کی بطلان پر متنبہ ہو گو تعصب سے اقرار نہ کرے علاوہ بریں جھوٹ کو استقرار
فروغ نہیں ہوسکتا جب ہمارے حضرت نبوت و رسالت سے مشرف ہوئے چند مسکین ایسے
کہ علم و ہنر سے محض ناواقف اور قواعد جنگ و پیکار سے مطلق بےخبر تھے ایمان لائے
نہ کوئی بادشاہ زبردست مانند گشتاسپ کے اونکا شریک حال اور نہ کوئی صاحب زور
و قوت مثل اسفندیار و رستم تن کے اونکا مددگار ہوا بلکہ تمام عالم اسی فکر میں تھا
کہ کسی طرح اس دین کو مٹادے خود ہموطن و رشتہ دار دشمن جان تھے مگر عنایت الٰہی ہمیشہ اونکی شامل اور
تائید غیبی پے در پے اونپر نازل تھی جس طرف حملہ کرتے غالب ہوتے اور جس قوم سے لڑتے

فتح پاتے یہانتک کہ تہوڑے عرصہ مین شام اور روم اور مصر اور ایران پر تسلط اور خزانہ قیصر و کسریٰ کا
اونکے ہاتہ لگا پہر تو سامان ظاہری بہی مہیا ہوا اور تمام عالم نے اونکی اطاعت اختیار کی اور جگہ جگہ
اونکا دین پہیلا اور اونکی شریعت کا حکم جاری ہوا اس زمانہ پر آشوب مین بہ سبب اسکی کہ بعض
ملکونکے مسلمان غیر ولسے دنیا طلبی سیکہہ کر دین سے غافل ہوگئے اور عبادت و ریاضت سے
اعراض کرکے عیش و عشرت مین مبتلا ہوئی اقبال اونکا جاتا رہا اور معصیت و نافرمانی نے اونکو دام
ادبار مین پہانسا اور غیرونکے قبضہ مین کردیا اور جو لوگ دین پر مضبوط رہے ابہی تک
دشمنون پر غالب ہین تہوڑے دن ہوئے کہ روسیونے باوجود اس کثرت اور زور قوت کے سلطان روم سے
ایسی شکست کہائی کہ آجتک مقابلہ کا نام نہین لیتے اگر اور ملکون کے مسلمان عیش و عشرت مین پڑتے
اور فسق و فجور و گناہ و معصیت اختیار نکرتے کبہی مغلوب نہوتے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین
لَا تَزَالُ مِنْ اُمَّتِیْ اُمَّۃٌ قَائِمَۃٌ بِاَمْرِ اللّٰہِ لَا یَضُرُّھُمْ مَنْ خَذَلَھُمْ وَلَا مَنْ خَالَفَھُمْ حَتّٰی یَاْتِیَ
اَمْرُ اللّٰہِ وَھُمْ عَلٰی ذٰلِکَ × دیکہو حدیث شریف سے ثابت ہے کہ جو لوگ خدا کے حکم پر
قایم رہینگے اور شریعت پر چلینگے اونکے مخالف قیامت تک اونکو ضرر پہونچا سکینگے باقی رہا
مرتبہ آخرت سو مختصر بیان اوسکا یہ ہے کہ اوس روز ستر ہزار فرشتے جناب رسالت کے
جلو مین ہوینگے اور آپ براق پر سوار ہوکر میدان حشر مین تشریف لاوینگے تاج شفاعت
سر مبارک پر رکہا اور لباس سبز بہشتی بدن مقدس مین پہنایا جاویگا اور ایک نشان آپکے
ہاتہ مین ہوگا کہ آدم اور اونکی اولاد اوسکے نیچے ہونگی آپ آگے اور سب انبیا آپکی پیچہے
ہونگے جب اس جاہ و جلال کے ساتہ پروردگار کے حضور مین پہونچینگے ایک کرسی
نور کی عرش کے قریب بچھائی جاویگی آپ اوسپر جلوس فرماوینگے اور ہر شخص کو مرتبہ اور
مقام اوسکے لائق تقسیم کرینگے اوس روز آپکو بادشاہ حقیقی کے دربار مین نسبت وزارت کے
حاصل ہوگی تمام حساب و کتاب خلق کا آپکے رای پر ہوگا جسکی شفاعت کرینگے بخشا جاویگا اور جو
عرض کرینگے پروردگار منظور فرماویگا آپ فرماتے ہین مجہے ایک کپڑا بہشت کے
کپڑون سے پہنایا جاویگا پہر مین عرش کے داہنی طرف کہڑا ہونگا کہ میرے سوا کوئی
اوس جگہ کہڑا نہوگا اور دارمی کی حدیث مین آیا ہے خدا کی داہنی طرف ایسی جگہ کہڑا ہونگا کہ سب اگلی پچہلی مجہپر

غبطہ کرینگے یعنی یہ چاہین سگے کہ کاش ہم بہی وہان تک پہونچتے جسوقت آپکی صاحبزادی فاطمہ زہرا
رضی اللہ عنہا صراط پر تشریف لیجائینگے منادی پکاریگا اے اہل محشر اپنے سر جھکا لو اور آنکھیں
بند کرلو کہ فاطمہ بیٹی محمدؐ کی صراط سے گذرتی ہین پس آپ بجلی کیطرح صراط سے گذرینگی
اور ستر ہزار حورین آپکے ہمراہ ہوینگی اور اوسدن حضورؐ کو حوض دیا جائیگا اوسکا پانی دودھ سے
سپید اور شہد سے شیرین اور برف سے سرد اور مشک سے زیادہ خوشبودار ہوگا چاندی سونیکے
آبخورے گرد رکھے ہونگے لوگ بہت پیاس کے مارے غول کے غول آئینگے اور حضرت اونکو آب کوثر
پلائینگے ایکقطرہ جسکی حلق مین جائیگا تمام دن قیامت کی کہ پچاس ہزار برس کا ہے بہوک پیاس سے
محفوظ رہیگا گویا تمام اہل محشر اوسدن آپکے مہمان ہونگے اور اس مصیبت مین آپہی کا منہ
تکینگے یہانتک کہ شیخ الانبیا خلیل کبریا حضرت ابراہیم علیہ السلام آپسے کہینگے الحمدللہ تم میری اولاد
اور میری دعا ہو آج مجھے اپنی امت مین داخل کرلو بشارت ای امت محمدؐ اوس روز تمہین حق ایسا
رتبہ عنایت فرمائین سگے دامن دولت تمہارے پیغمبر کا تمہارے ہاتھ مین ہوگا اور وہ تمہاری
شفاعت مین مشغول ہوینگے ایک گروہ تمہارا نور کے تودون پر بیٹھا ہوگا اور بموجب بعض روایات
چار ارب نوی کرور ستر ہزار آدمی تمہارے بیحساب بہشت مین جاوینگے امام ابو حامد کہتے ہین
نہ اونکے لیے میزان کھڑی کرینگے نہ اونکے ہاتھون مین صحیفے دیے جاوینگے مگر ایک کاغذ دیا جائیگا
اوسمین لکھا ہوگا هذه براءة فلان بن فلان فقد غفر له وسعد سعادة لا شقاوة بعدها
ابدا یہ فلان بن فلان کا براتنامہ ہے کہ وہ بخشا گیا اور اوسے ایسی سعادت حاصل ہوئی جسکے
بعد کبہی شقاوت نہین بعض صوفیہ نقل کرتے ہین کہ امت محمدیہ کا ایک گروہ پر دار اونٹونپر سوار ہوکر بہشت کی
دیوارون سے اتریگا فرشتے کہینگے کیا تمہارا حساب ہوگیا کیا تمہارے عمل تل گئے کیا تمنے اپنے نامے پڑہ لیے
جواب دینگے کہ ہم محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی امت ہین نہ ہمارا حساب ہوا نہ ہمارے عمل تلے نہ ہمنے اپنے نامے
پڑہے فرشتے کہینگے لوٹو لوٹو ابہی یہ سب کام باقی ہین وہ کہینگے تمنے ہمین کیا دیا تہا جسکا ہم سے
حساب چاہتے ہو اوسوقت منادی پکاریگا یہ سچ کہتے ہین مَا عَلَی الْمُحْسِنِیْنَ مِنْ سَبِیْلٍ
نیکی کرنیوالون پر کوئی راہ مواخذہ کی نہین العزیز یہ سب طفیل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے ورنہ اوس دن
ایسی سختی کا ہے کہ آدم سے عیسے علیہ السلام تک پیغمبر نفسی نفسی کہین سگے اور مقرب فرشتے

خدا کے خوف سے بیکسطرح کانپتے ہونگے سوا ہمارے مولی کے کسیکو مجال شفاعت کی نہوگی تمام اگلے پچھلے آپکی پناہ پکڑینگے آپ عمامہ مقدس سر سے اوتار کر سجدہ کرینگے حکم ہوگا یا محمد ارفع راسک وقل تسمع وسل تعطہ واشفع تشفع یا محمد اپنا سر اوٹھاؤ اور جو کہنا ہو کہو کہ تمہاری بات سنی جائیگی اور جو مانگنا ہو مانگو تمہین دیا جائیگا اور شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول ہوگی آپ سر اوٹھا کر عرض کرینگے رب امتی امتی میرے رب میری امت میری امت اوسوقت دریاے رحمت جوش مارینگا اور بحر فیض الٰہی کمال زور وشور سے جاری ہوگا یہ مرتبہ دیکھکر سب اہل محشر آپکی عظمت اور بڑائی کے معترف ہونگے اور تمام موافق ومخالف آپکی مدح وثنا کرینگے مناسب اسی مقام کی آپکا نام محمد رکھا محمد کے معنی بکثرت اور بار بار سراہا گیا

ع مقام تو محمود ونامت محمد ✤ بدینسان مقامے ونامے کہ دارد ✤ دوسرا باب کریمہ ورفعنا لک ذکرک کی تفسیر مین جل جلالہ وعم نوالہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے فرماتا ہے اور اونچا ہمنے تیرے لیے تیرا ذکر کہ تیرا نام اپنے نام کے ساتھ اذان واقامت ونماز وخطبہ وکلمہ طیب کلمہ شہادت بلکہ عطسہ اور ذبح کے سوا ہر معاملہ وطاعت مین نزدیک کیا اور بہشت کے ہر قصر وغرفہ اور دیوار ودر اور پردہ اور ساق عرش معلی اور اوراق سدرۃ المنتہی پر لکھا ساتون آسمان مین کوئی مکان نام نامی سے خالی نہین جسجگہ لا الٰہ الا اللہ مسطور ہے محمد رسول اللہ بھی ضرور ہے قران مجید مین جسجگہ کوئی امر اہم اپنی طرف نسبت کیا وہان رسول مقبول کو بھی یاد فرمایا تمام عالم کیطرف آپکو مبعوث کیا اور اپنی محبت وطاعت کو آپکی طاعت ومحبت پر موقوف کیا ایمان بے آپکی تصدیق کے تمام نہین ہوتا لا الٰہ الا اللہ کے جبتک محمد رسول اللہ کو نمانے کچھ کام نہین آتا بلکہ آپکی یاد عین خدا کی یاد ہے ابو العباس احمد بن سہل بن عطاء البغدادی کی نزدیک آیہ کریمہ سے یہی مضمون مراد ہے انبیاء ومرسلین وملائکہ مقربین سدرۃ المنتہی سے تجاوز نہین کرسکے اور آپ مقام قاب قوسین تک پہونچے جمال پروردگار کا بچشم سر دیکھا اور کلام الٰہی بیواسطہ سنا خود پروردگار تقدس وتعالیٰ آپ پر

درود بھیجتا ہے اور مسلمانون کو ارشاد فرماتا ہے یا ایہا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما اے ایمان والو درود بھیجو اور سلام بھیجو سلام بھیجنا ابھی وہ محبوب خدا اور مقبول کبریا کہ ابھی عالم عدم مین آدم پیدا نہوا تھا کہ اوسکی پیغمبری اور رسالت کا چرچا عالم بالا مین پہیلا

ع آدم ہنوز وتن بہ آب وگل داشت ✤ کو حکم بملک جان ودل داشت ✤ پیدا نشیں

زمین و آسمان اور خلقت زمان و مکان صرف واسطے شہرت جناب کے ہے اگر خالق کو اپنی شان
ظاہر کرنا منظور نہوتا عرش و کرسی لوح و قلم زمین و آسمان ارواح و فرشتے جن و انس بہشت و دوزخ
کچھ نہ بناتا لولاک لما خلقت الدنیا ازل میں اوس جناب کو خطاب ہوا انت المختار المنتخب و عندک مستودع
نوری و کنوز ہدایتی من اجلک البسط البطحی و ارفع السماء و اجعل الثواب و العقاب و الجنة و النار
تو برگزیدہ اور منتخب ہے اور تیرے پاس ہی میرے نور کی امانت اور میری ہدایت کی کنجیاں تیرے
واسطے بچھاتا ہوں زمین اور بلند کرتا ہوں آسمان اور بناتا ہوں ثواب اور عذاب اور بہشت اور
دوزخ اور ارشاد ہوتا ہے اے محمد میں نے کوئی شخص تجھسے زیادہ بزرگ پیدا نہ کیا دنیا کو صرف اسلیے
بنایا کہ تمہارا مرتبہ پہچانیں اگر تمہیں پیدا نہ کرتا دنیا کو نہ بناتا تنبیہ یہ مضمون کریمہ و ما خلقت الجن و الانس
الا لیعبدون سے منافی نہیں وہاں مستثنی منہ مجمل ہے اور یہاں مقصود علم یعنی فائدہ تخلیق جملہ اعمال
عبادت اور منجملہ علوم تصدیق آنحضرت ہے اور اشتمال اس تصدیق کا توحید کو ظاہر ہے لکھا ہے
جب وہ سر مکنون یعنے نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا مسند ظہور پر جلوہ گر ہوا فوراً ما نند ستون بلند
ہو کر حجاب عظمت تک پہونچا اور جناب الہی میں سجدہ کر کے الحمد للہ کہا خطاب ہوا لذلک خلقتک و
سمیتک محمد انشاک ابدء الخلق و بک اختم الرسل اسی واسطے میں نے تجھے پیدا کیا اور تیرا نام محمد رکھا
تجھسے خلق کی ابتدا اور تجھپر رسولوں کو ختم کرونگا پھر اوس نور کو چار حصے کیا پہلے سے لوح دوسرے
سے قلم پیدا کیا قلم نے زمین اور آسمانوں کی پیدائش سے پچاس ہزار برس پہلے لوح پر لکھا ان محمدا
خاتم النبیین بیشک محمد خاتم پیغمبروں کے ہیں اور معالم التنزیل میں ابن عباس سے روایت ہے کہ لوح
محفوظ کے شروع میں لکھا ہے لا الہ الا اللہ وحدہ دینہ الاسلام و محمد عبدہ و رسولہ من آمن باللہ
عزوجل و صدق بوعدہ و اتبع رسلہ ادخلہ الجنة اور یہ اول مرتبہ ظہور مناقب شریفہ کا ہے قبل اسکے کون
جانتا ہے کہ بیان کرے کسی نے اوس جناب سے پوچھا آپکو منصب نبوت کب سے حاصل ہے فرمایا
جب خدا نے عرش بنایا اور آسمان و زمین کو بچھایا اور عرش اوٹھانے والوں کے کندھوں پر
رکھا اور ستون ساق عرش پر قلم قدرت سے لکھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ خاتم الانبیاء ۔
صدر عالم آفتاب داور حق ٭ قدر او در عرش اعظم چون زمین ٭ در ازل منشور او محو البشر ٭
در ابد منشور ختم المرسلین ٭ ایکبار صحابہ نے عرض کیا آپ کب سے پیغمبر ہوے فرمایا جبکہ آدم و دنیا

روح و جسد کے تہے دوسری حدیث مین آیا انی عند اللہ مکتوب خاتم النبیین وان آدم لمنجدل
فی طینتہ سے گستردہ در سرا سے نبوت بساط خود تہ آدم ہنوز رخت نیاوردہ از عدم چہ قال اللہ
تعالے واذ اخذ اللہ میثاق النبیین لما اتیتکم من کتاب وحکمۃ ثم جاءکم رسول مصدق لما معکم یعنے
جب عہد لیا خدا نے پیغمبرون سے کہ جو مین تمہین کتاب و حکمت دون پہر تمہارے پاس وہ پیغمبر
آئے جو تمہاری پیغمبری اور کتابون کی تصدیق کرے لتؤمنن بہ ولتنصرنہ تو تم اوسپر ضرور ایمان لانا
اور اوسکی مدد کرنا پہر ارشاد ہوا اقررتم واخذتم علی ذلکم اصری کیا تمنے اقرار کیا اوس شرط پر میرا عہد لیا
قالوا اقررنا عرض کیا ہمنے اقرار کیا ارشاد ہوا فاشہدوا ایک دوسرے پر گواہ رہو وانا معکم
من الشاہدین اور مین بہی تمہارے ساتہ گواہون سے ہون ہر چند گواہی اونکی کافی تہی مگر چونکہ
یہ معاملہ محبوب کا تہا اسلیے فرمایا کہ اس معاملہ کا مین بہی گواہ ہون جسطرح حضرت یوسف کو دودہ پیتے
بچے کی اور حضرت مریم کو حضرت عیسی عم کی گواہی سے لوگون کی بدگمانی سے نجات بخشی جب حضرت
عائشہ پر بہتان اوٹہا خود اونکی پاک دامنی کی گواہی دی اور سترہ آئتین نازل فرمائین اگر چاہتا
ایک ایک درخت و پتہر سے گواہی دلواتا مگر منظور یہ ہوا کہ محبوبہ محبوب کی طہارت اور پاکی پر خود گواہی
دیوے اور عزت و امتیاز اون کا بڑہائین جب قلم پیدا ہوا خطاب الہی نے حکم دیا اکتب قلم اس خطاب
کی ہیبت سے ہزار برس کانپتا رہا پہر عرض کیا اے میرے رب کیا لکہون حکم ہوا اکتب توحیدی
لکہہ میری توحید قلم نے لوح پر لکہا لا الہ الا اللہ پہر ارشاد ہوا لکہہ دستور العمل سب امتونکا کہ اولاد آدم
جو خدا کی طاعت کریگا بہشت مین جائیگا اور جو نافرمانی کرے گا دوزخ مین پڑیگا القصہ قلم نے حسب الحکم
یہی مضمون سب امتون کی نسبت لکہا جب اس امت کی نوبت آئی قلم نے لکہا امت محمد صلعم جو خدا کی طاعت کریگا
بہشت مین داخل ہوگا اور جو نافرمانی کریگا چاہتا تہا لکہی دوزخ مین پڑیگا ناگاہ خطاب آیا تادب یا قلم
ادب کر اے قلم ادب کر قلم یہ خطاب سنکر ہیبت سے شق ہوا پہر دست قدرت سی قط لگا اور حکم ہوا لکہہ امۃ
مذنبۃ ورب غفور امت گنہگار ہے اور پروردگار بخشنے والا یعنی اگرچہ وہ گناہ کرتے ہین مگر ہم اون پر
نظر رحمت رکہتے ہین ادہر سے خطا ہے اور ادہر سے عفو و عطا ای گنہگاران امت غور کرو تمہارا مالک
کسقدر مہربان ہے موسی علیہ السلام کو باوجود عصمت و طہارت حکم ہوتا ہے لن ترانی اور تمکو باوجود
اور بے عصمتی خطاب ہوتا ہے ادعونی استجب لکم آدم علیہ السلام کو بسبب ایک خطا کے بہشت سے باہر لائے

اور سبکو باوجود ہزارون گناہون کے بہشت مین لیجائین گے مگر اس جگہ سے فضل و بزرگی ہمارے
انبیا پر لازم نہین آتی کہ کمال اصلی و طفیلی مین فرق ظاہر ہے ہم ہرگز اس عنایت کے لائق نہین ہین
طفیل ایک صاحب دولت کا ہے کہ تمام پیغمبرون کا سردار اور خدا کا پیارا ہے آدم علیہ السلام کو
خطاب ہوتا ہے لولا محمد ما خلقتک ولا ارضا ولا سما اگر محمد نہوتا تجھے پیدا نہ کرتا اور زمین و آسمان نبناتا
وہب بن منبہ کہتے ہین جب آدم پیدا ہوے بہشت کے دروازے پر لکہا دیکہا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
عرض کیا الہی کیا تونے کسیکو مجھسے زیادہ بزرگ پیدا کیا فرمایا ہان اور وہ تیری اولاد مین
ہے اگر وہ نہوتا مین تجھے نہ پیدا کرتا روایت ہے جب نور مقدس آپ کا آدم علیہ السلام
کی پیشانی مین رکہا گیا آدم علیہ السلام نے عرض کیا الہی یہ نور کیسا ہے خطاب ہوا یہ نور اوس پیغمبر کا
ہے کہ سب پیغمبرون کا سردار اور تیری اولاد مین بہتر ہے رفتہ رفتہ اوس نور نے آدم علیہ السلام کے
تمام اعضا مین سرایت کی اور اون کا جسم نور کا پتلا بن گیا پہر تو واسطے تعظیم اوس نور کے حق جل و علی
نے آدم علیہ السلام کو فرشتون سے سجدہ کرایا اور اسمار مخلوق سکہا کر ملاء اعلی کا اوستاد بنایا اور
اون سے اوس نور کی حفاظت کا عہد نامہ لکہا آدم علیہ السلام اکثر اوقات ایک آواز خوش اپنی
پیٹھہ سے سنتے تہے عرض کیا الہی یہ آواز کیسی ہے جواب ہوا یہ تسبیح خاتم الانبیا کی ہے تیری پشت سے
پیدا کرونگا اور اصلاب طیبہ طاہرہ مین رکہونگا بعض روایات مین اسقدر زیادہ ہے کہ پہر آدم
نے عرش کیطرف دیکہا نام حضرت کا خدا کے نام کے ساتہ لکہا پایا عرض کیا الہی یہ کون ہے جسکا نام
تونے اپنے نام کے ساتہ لکہا ہے ارشاد ہوا یہ پیغمبرون کا سردار اور تیرا فرزند ہے جب آدم
بہشت سے باہر آئے عجب طرح کی وحشت مین مبتلا ہوئے ناگاہ جبریل نے پکار کر کہا اللہ اکبر

اللہ اکبر اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمد رسول اللہ اشہد ان
محمد رسول اللہ ان کلمات کی برکت سے وحشت اونکی جاتی رہی مگر اپنے قصور پر رات دن
روتے اور توبہ و استغفار کرتے تمہید العزیز غور کر ابو البشر جنکو پروردگار عالم نے
اپنے دست قدرت سے بنایا اور فرشتون سے سجدہ کرایا تشریف ان اللہ اصطفی آدم سے
مشرف اور خلعت و علم آدم الاسمار کلہا سے ممتاز فرمایا بہشت اونکو جاگیر بخشی اور فہرست
رسولون کی اونکے نام سے شروع کی ایک نافرمانی کے سبب روز و شب روتے اور شرم

آسمان کی طرف آنکہ نہ اوٹہاتے تو رات دن گناہ کرتا ہے اور ایک ساعت بھی اپنے حال پر
نہین روتا تو عیش و عشرت مین مشغول ہے اور زمین و آسمان تیرے ماتم مین گریان و ملول اگر
تمام جہان کے آنسو جمع کیے جاوین اونکے آنسوون کے برابر نہو سکین کہتے ہین آدم علیہ السلام
اپنی ذلت پر تین سو برس روئے مگر رحمت الٰہی اونکی طرف متوجہ نہوئی ہر چند توبہ کرتے قبول
نہوتی حیران تہے کیا کرین ناگاہ خیال آیا مین نے عرش کے دروازے پر لکہا دیکہا تہا لا الہ الا اللہ
محمد رسول اللہ معلوم ہوتا ہے محمد سے زیادہ کوئی شخص خدا کو پیارا نہین کہ اون کا نام اپنے
نام کے ساتہ عرش پر لکہا ہے اوسکو اپنی بخشش کا وسیلہ کیا چاہیے یہ تصور فرما کر جناب الٰہی مین
عرض کیا الٰہی بطفیل محمد کے اور اوسکے باپ پر رحم فرما حکم ہوا اے آدم تو نے محمد کو کسطرح پہچانا عرض کیا
الٰہی مین نے بہشت مین لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکہا دیکہا اس سے ثابت ہوتا ہے وہ تجہے سب
خلق سے زیادہ پیارا ہے کہ تو نے اوسکا نام اپنے نام کے پاس لکہا ہے خطاب آیا اے آدم مجہے اپنی
عزت و جلال کی قسم اگر تو محمد کے وسیلے سے سب زمین و آسمان والون کے گناہ بخشواتا سب کو
بخش دیتا اور شفاعت تیری اونکے حق مین قبول فرماتا اے آدم وہ تیری اولاد مین سب سے
پچہلا پیغمبر ہوگا اور تجہے اوسیکے طفیل پیدا کیا ہے تو کنیت اپنی ابو محمد کر جب آدم نے حوا سے ارادہ
قربت کیا خطاب ہوا اے آدم اسے مہر ہاتہ نہ لگانا عرض کیا الٰہی اسکا مہر کیا ہے حکم ہوا یہ کہ تو محمد پر دس بار
درود بہیج نقل ہے کہ حوا کے ایک حمل سے دو بچے ہوتے مگر شیث کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے اجداد مین ہین تنہا پیدا ہوے آدم علیہ السلام کو حکم ہوا شیث سے اسبات کا اقرار لے کہ وہ
اوس نور پاک کی حفظ مین قصور نہ کرے اور کسی بدکار عورت کو نہ دے آدم علیہ السلام نے بموجب
حکم الٰہی شیث سے اقرار لیا اور آسمان کی طرف سر اوٹہا کر عرض کیا اے معبود پیدا کرنے والے عرش
کے اور روشن کرنے والے آفتاب کے تو نے مجہے موافق اپنے علم ازلی کے پیدا کیا اور اوس نور سے
کہ میری بزرگی اور بڑائی جسکے سبب سے ہی مشرف فرمایا اب وہ نور میرے فرزند شیث کے پاس
گیا الٰہی تو اوسکی حفاظت کرنا اور اس عہد کا گواہ رہنا جبرئیل علیہ السلام فرشتون کے ساتہ آئے
اور کہا پروردگار تمکو سلام کہتا ہے اور حکم دیتا ہے کہ شیث سے ایک عہد نامہ لکہواؤ اور اوسپر
ان فرشتون کی گواہی لکہو آدم علیہ السلام نے عہد نامہ لکہایا اور اوسکو خدا تعالیٰ اور فرشتون کی

گواہی سے مزین فرمایا اور سوقت شیث ع کے لیے ایک خلعت بہشتی اوترا اور اون کا نکاح بحکم الٰہی
بیضائے کہ حسن ظاہری و باطنی مین بے نظیر تہین ہوگیا جب زمانہ آدم علیہ السلام کی رحلت کا قریب آیا
شیث علیہ السلام سے فرمایا اے فرزند تو بعد میرے خلیفہ ہوگا عماد تقویٰ اور عروۂ وثقیٰ کو نچھوڑنا چاہیے
حبیب خدا کا ذکر کرے محمد کو ہی یاد کرنا کہ مین نے اونکا نام بہشت کے ہر قصر اور غرفے او پر دیکھا اور اوراق
سدرۃ المنتہیٰ اور ساق عرش معلےٰ پر لکہا دیکہا اور ساتون آسمان مین کوئی مکان متبرک اون کے
نام مبارک سے خالی نہ پایا شیث علیہ السلام جبتک دنیا مین رہے اوس نور کی حفظ و تعظیم اور آپ کی
تعریف و توصیف مین مشغول رہے اسیطرح ہر زمانہ مین انبیا اور رسل آپکی مدح و ثنا کرتے رہے
تب حضرت ابراہیم علیہ السلام پیغمبر ہوے دست دعا بامید اجابت اوٹھاکر جناب الٰہی مین عرض
کیا الٰہی میرے فرزندون مین اونہین مین سے ایک رسول مبعوث کر کہ اونکو تیری آیتین
سنائے اور کتاب و حکمت سکھائے اور اونکو پاک کرے بیشک تو ہی ہے غالب حکمت والا صاحب
لباب کریمہ ان من شیعتہ لابراہیم مین ضمیر کو حضرت کی طرف راجع کرتے ہین کہ ابراہیم علیہ السلام ہر چند
باعتبار زمانہ کے مقدم ہین مگر معنی آپ کے تابع ہین پیروون کے مانند اوس جناب کی مدح و ثنا
اور بکمال تمنا کے ساتھہ دعا کرتے ہین حضرت فرماتے ہین کیا تم اس بات سے راضی نہین کہ ابراہیم اور
عیسیٰ تم مین ہون لکہا ہے بارہ پیغمبرون نے دعا کی خدا ایے تعالیٰ ہمکو امت محمد مین داخل فرمائے
کہتے ہین ایکبار لشکر اسلام کسی غار کے متصل ٹہر اتہا ناگاہ اوس غار سے ایک آواز دردناک پیدا
ہوئی کہ کوئی شخص کہتا ہے اللھم اجعلنی من الامۃ المرحومۃ المغفورۃ المستجاب لہا المبارکۃ دریافت
کیا تو الیاس پیغمبر تھے اور موسیٰ علیہ السلام دعا کرتے ہین اللھم اجعلنی من امۃ احمد خدایا مجہے احمد کی
امت مین داخل کر ایکبار اون کو خطاب ہوا اے موسیٰ جو احمد کو نہ مانے گا اوسکا ٹہکانا دوزخ
ہے عرض کیا الٰہی احمد کون ہے فرمایا وہ تمام خلق کا سردار ہے آسمان و زمین کی پیدائش سے
پہلے مین نے اوسکا نام عرش پر اپنے نام کے ساتھہ لکہا اور جبتک اوسکی امت نہ داخل ہووے بہشت
کو سب مخلوق پر حرام کیا عرض کیا الٰہی اوسکی امت کون ہین فرمایا وہ لوگ کہ ہر بلندی و پستی پر میری
حمد کرینگے اور ہر حال مین میری طاعت پر کمر باندہ ہینگے اپنے ہاتہہ پاؤن اور منہہ پاکیزہ
رکہینگے دن کو روزہ رکہینگے اور رات کو عبادت کرینگے مین اونکی تہوڑی عبادت

قبول اور فقط کلمہ توحید پر بہشت بریں میں داخل کرونگا موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا الٰہی مجھکو اوس امت کا پیغمبر کر ارشاد ہوا کہ اونکا پیغمبر اونہیں میں سے ہوگا عرض کیا مجھے اوس پیغمبر کی امت میں کر حکم ہوا تو زمانے میں اوس سے مقدم ہے وہ تیرے بعد آئیگا مگر بہشت میں تجھو اور اوسے اکٹھا کرونگا نطق مفہوم میں روایت ہے ایک دن موسیٰ علیہ السلام نے جناب باری میں عرض کیا الٰہی تیرے نزدیک میری امت سے بہی کوئی امت زیادہ بزرگ ہے کہ تو نے اونپر ابر سایبان کیا اور من سلویٰ نازل فرمایا خطاب ہوا ای موسے محمد کی امت سب امتون سے افضل ہے عرض کیا الٰہی مجھو اونکی صورت دکہا دے فرمایا تو اونکو نہیں دیکھہ سکتا مگر اونکی آواز سنا تا ہون پہر جناب باری نے اس امت کو ندا کی سب نے ایک دفعہ آواز دی لبیک اللهم لبیک العزیز اہل کرم کا دستور ہے کہ جسے بلاتے ہین خالی ہاتہ نہیں لوٹاتے کریم حقیقی نے امت محمدی کو اوسوقت اس انعام سے مشرف کیا

انا رحمتی سبقت غضبی وعفوی سبق عقابی قد اعطیتکم من قبل ان تسئلونی واجبتکم قبل ان تدعونی

وقد غفرت لکم من قبل ان تعصونی من جاء نی یوم القیمة بشهادة ان لا اله الا الله وان محمدا عبدی

ورسولی دخل الجنة وان کانت ذنوبه اکثر من زبد البحر یعنی بیشک میری رحمت میرے غضب سے اور میرا عفو میرے عذاب سے زیادہ ہے تمکو مین نے مانگنے سے پہلے دیا اور تمہاری عاسی سے پہلی اجابت کی اور نافرمانی کرنے سے پہلے تمہین بخش دیا جو میرے پاس قیامت کے دن اس بات کی گواہی کے ساتھ کہ خدا کے سوا کوئی معبود سچا نہیں اور محمد میرا بندہ اور رسول ہے آئیگا اگرچہ اوسکے گناہ دریا کی جہاگ سے زیادہ ہون بہشت مین داخل ہوگا تہدید اے گنہگاران امت اپنے پروردگار کی اس غایت رحمت پر نثار ہو جاؤ تو بجا ہے اور اپنا جان و مال اوسکی محبت و طاعت مین قربان کرو تو روا انصاف کرو ایسے مہربان مولیٰ کی فرمان برداری لازم ہے یا نافرمانی شہر کا حاکم جسکو دس دن مہینے کا نوکر رکہتا ہے وہ رات دن اوسکی فرمان برداری مین مستعد رہتا ہے اور اوسکا حکم اپنی خواہشون پر مقدم رکہتا ہے اگر صبح کو بلاتا ہے رات بہر نیند نہیں آتی اور جو کوئی کام سپرد کرتا ہے تعمیل سے پہلے اچھی طرح روٹی نہیں کہائی جاتی اور تمام جہان کا مالک تمپر طرح طرح کے احسان کرتا ہے کہ سلطنت ہفت کشور اونکے مقابل اصلا قدر و قیمت نہیں رکہتی مگر تم اوسکی فرمان برداری نہیں کرتے وہ فرماتا ہے نماز پڑہو تم نہیں پڑہتے وہ کہتا ہے روزہ رکہو تم نہیں رکہتے وہ ارشاد

کرتا ہے زکوۃ دو تم نہیں دیتے وہ فرماتا ہے حج کرو تم نہیں کرتے وہ گناہوں سے منع کرتا ہے
تم باز نہیں آتے اس سے زیادہ آفت اور سخت شرارت یہ ہے کہ اپنے قصور پر شرمندہ بھی
نہیں ہوتے اور گریبان میں مُنہ نہیں ڈالتے بلکہ اپنی بے قصوری ظاہر کرتے ہو یا کہتے ہو اگر نوکر
آقا کے کام میں مستعد رہے یا اوسکی نافرمانی کرے آقا اوسے موقوف کردے اور خدا تو
ارحم الراحمین ہے ہم کسیقدر نافرمانی اور گناہ کریں وہ ہمکو اپنی رحمت سے بخشدے گا اور نہیں
جانتے کہ وہ قہار مطلق بھی ہے اوسکے غضب سے کسیکا غضب زیادہ سخت نہیں اور اوسکی مار سے
کسی کی مار زیادہ کڑی نہیں کیا تمھارے نزدیک نوکری سے موقوف ہونا دوزخ کے عذابوں اور
وہان کی مصیبتوں سے زیادہ سخت ہے جو وہان کے احوال و شدائد سے واقف ہے تمام دنیا کی
عیش و عشرت اور مال و دولت کو اون سے نجات پانے کے لیے چھوڑ دینا سہل سمجھتا ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم با آن علو منزلت خدا کے قہر سے کانپتے تیری کیا حقیقت ہے جو قہر الٰہی سے نہیں
ڈرتا الغرض آدمی کو اوسکی نادانی نے دھوکا دیا خدا کے کرم پر بھروسا کر بیٹھا اور اوسکے قہر و انتقام کا
اندیشہ نکیا آپ فرماتے ہیں الاحمق من اتبع نفسہ ہواہا وتمنی علی اللہ احمق وہ ہے جسکا نفس اپنی
خواہش کی پیروی کرے اور خدا سے آرزو بخشش کی رکھے مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ کہتے ہیں
الٰہی بہت لوگ تیری ستاری پر مغرور ہیں اور بہت تیرے احسان سے استدراج میں گرفتار
تو کریم بھی ہے اور قہار بھی اور حلیم بھی ہے اور منتقم بھی حق جل و علی فرماتا ہے فخلف من بعدہم
خلف ورثوا الکتاب یاخذون عرض ہذا الادنی ویقولون سیغفر لنا پھر پیدا ہوئی اونکے بعد
اولاد کہ کتاب کی وارث ہوئی مال اس دنیا کا لیتے رشوت لیتے ہیں اور کہتے ہیں قریب ہے
کہ ہم بخشے جائینگے ولنعم ماقال العلمی ؎ کام دوزخ کے کیے جنت کا ہے امیدوار مصرع
جنت تو بنا ہے پارسا کے واسطے ✽ سلیمان ابن عبدالملک بادشاہ نے ابو حازم سے کہ بڑے دیندار
عالم تھے پوچھا قیامت کے دن بندہ اپنے مالک سے کسطرح ملیگا فرمایا نیک اسطرح جیسے
کوئی بہت مال اسباب کماکر سفر سے آتا ہے تمام گھر والے اوسکے آنے سے خوش ہوتے ہیں اور خاطرداری
اور عزت کرتے ہیں اور گنہگار اوس غلام کی طرح کہ اپنے آقا کا مال چرا کر بھاگا اور آقا کے پیادوں
نے گرفتار کر کے حضور میں حاضر کیا بیڑیاں پاؤں میں اور ہتھکڑیاں ہاتھوں میں پڑی ہیں

اور طوق کے بوجہ سے سر نہین اوٹھا سکتا ہر طرف سے اوسپر نفرین اور ملامت ہوتی ہے
ان الابرار لفی نعیم وان الفجار لفی جحیم سلیمان نے کہا اگر ہمارے اعمال بد ہین تو رحمت پروردگار
کی کہان سے فرمایا اوسکا پتا قرآن مین موجود ہے ان رحمة اللہ قریب من المحسنین رحمت خدا کی
نیکون سے نزدیک ہے سلیمان اسقدر رویا کہ رنگ بدل گیا اور ابو حازم سے کہا خاموش
کہ میرا پتہ خوف سے پھٹا جاتا ہے الغرض جب تو غفلت اور نافرمانی کرتا ہے شیطان بزبان حال
کہتا ہے کیا مجھے نہین جانتا مین وہ ہون کہ مدت مدید تک میرے گنبد ہفت آسمان پر رکھی گئی
اور خطبہ اوستادی ملائکہ کا میرے نام پر پڑھا گیا اوسی نافرمانی اور غفلت سے اس حال کو
پہونچا یا تاج اخلاص اپنے سر پر رکھ یا طوق اوبارگلے مین ڈال اور میرا شریک حال ہو کیا لطف کی
بات ہے تو خدا کی قدرت پر بھروسا کر کے زہر نہین کھاتا اور اوسکی رحمت پر بھروسا کر کے زنا کرتا
ہے اور شراب پیتا ہے اور نماز ترک کرتا ہے کہ مضرت اوسکی زہر کی مضرت سے بہت زیادہ ہے
بلکہ درحقیقت تیرا یہ دعوی کہ مین خدا کی رحمت پر بھروسا کرتا ہون اور اوس سے مغفرت کی امید
رکھتا ہون عذر بدتر از گناہ ہے جو لوگ خدا سے امید رحمت رکھتے ہین خدا تعالے اون کا
پتا قرآن مین دیتا ہے ان الذین آمنوا والذین ہاجروا وجاہدوا فی سبیل اللہ اولئک یرجون
رحمة اللہ جو لوگ ایمان لائے اور خدا کی راہ مین اونھون نے اپنے گھر چھوڑے اور کافرون سے
لڑے یہ لوگ رحمت الہی کی امید رکھتے ہین ظاہر ہے آدمی جس سے امید رکھتا ہے اوسکی فرمانبرداری
کرتا ہے گناہ کرنا اور حکم الہی نہ بجا لانا علامت ناامیدی کی ہے نہ امید کی مزدور دو آنے کی امید
پر دن بھر محنت کرتا ہے اور چوکیدار تھوڑے پیسون کے لیے رات بھر جاگتا ہے تو بھی اگر خدا
سے امید رکھتا ہے تو اوسکی بندگی اور عبادت سے نگھبرا نہ خود فرماتا ہے انہا لکبیرة الا
علی الخاشعین الذین یظنون انہم ملاقوا ربہم وانہم الیہ راجعون بیشک نماز گران ہے مگر عاجزین
پر جو گمان رکھتے ہین کہ اپنے رب سے ملین گے اور اوسکی طرف پھر جانے والے ہین حقیقت رجا
کی دو امر مین منحصر ہے ایک یہ کہ گناہون سے توبہ کرے اور خدا سے بخشش کی امید رکھے اللہ تعالی
فرماتا ہے ومن یعمل سوءا او یظلم نفسہ ثم یستغفر اللہ یجد اللہ غفورا رحیما جو برا کام یا اپنے نفس پر ظلم
کرے پھر خدا سے بخشش چاہے اللہ کو بخشنے والا مہربان پائے دوسرے بہ کمال اخلاص روز و شب

اوسکی یاد اور عبادت مین مشغول رہے اور سمجھے کہ یہ عبادت ہرگز اوسکی درگاہ کے لائق نہین
مگر وہ کریم و مہربان ہے اوسکے کرم سے امید ہے کہ ردنکرے وہ کہتا ہے لایکلف اللہ نفسا الا وسعہا
جبکہ مجھے اپنی معرفت عنایت کے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت مرحومہ مین پیدا کیا تو اوسکے فضل
سے امید ہے کہ قیامت کے دن سخت نہ پکڑے گا ✽ تو بعلم ازل مرادیدی ✽ وبدی آنکہ بعیب بخریدی
من بہ آن عیب تو بعلم بمان ✽ رد مکن آنچہ خود پسندیدی ✽ وہ اس امت پر بہت مہربان ہے اور
مہربان سے یہ اندیشہ نہین کہ سخت پکڑے وہ ارشاد فرماتا ہے قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم
اللہ اے محمد ان سے کہہ اگر تم خدا کو دوست رکھتے ہو تو میری پیروی کرو خدا انہین دوست رکھیگا
سبحان اللہ ہمارے حضرت کا یہ رتبہ ہے کہ آپ کا پیرو بھی خدا کا پیارا ہے مگر اس بات پر مغرور ہو جانا
محض بیجا کہ اپنے منہ سے آپکو پیرو کہنا اور بات ہے اور حقیقت مین پیرو ہونا اور بات خدا تعالے
اپنے حبیب کی پیروون کی صفت بیان کرتا ہے فساکتبہا للذین یتقون ویؤتون الزکوٰۃ والذین ہم
بآیاتنا یؤمنون الذین یتبعون الرسول النبی الامی قریب ہے کہ مین اوسے اونکے لیے لکھون جو پرہیزگاری
کرینگے اور زکوٰۃ دینگے اور ہماری آیتون پر ایمان لاینگے وہ لوگ کہ رسول نبی امی کی پیروی
کرینگے شعیا علیہ السلام کو خطاب ہوا مین نے زمین وآسمان کی پیدائش کے روز ٹھیرا دیا کہ پیغمبری
دوسری قوم مین کرونگا اور رعایا کو بادشاہت اور ذلیلون کو عزت اور ضعیفون کو قوت
اور فقیرون کو تونگری اور جاہلون کو علم اور بے پڑھون کو حکمت عنایت فرماؤنگا اور توریت
مین آیا ہے احمد بہت ہنسنے والے نہایت قتل کرنے والے اونٹ پر سوار ہوینگے اور شملہ
چھوڑینگے فایدہ بہت ہنسنے اور نہایت قتل کرنے سے مسلمانون کے ساتھ خوش خلقی اور کافرون
کے خونریزی اور اہل محبت کے نزدیک تیغ تبسم سے عاشقان جان نثار کو قتل کرنا اور شملہ چھوڑنے
سے عمامہ کا سرا چھوڑنا مراد ہے اور توریت مین یہ بھی آیا ہے اے نبی ہمنے تجھے بھیجا گواہ اور خوشخبری
دینے والا اور ڈرانے والا اور بے پڑھون کے لیے پناہ تو میرا بندہ اور میرا رسول ہے مین نے
تیرا نام متوکل رکھا نہ سخت گو ہے نہ درشت خو بازارون مین چلانے والا نہ بدی کے بدلے بدی
کریگا بلکہ معاف کریگا اور بخشدیگا اور درگذر فرمائیگا دنیا سے انتقال نکریگا جبتک
اللہ تعالے ٹیڑھے دین کو اوسکے سبب سیدھا نکرے باینطور کہ لوگ لا الہ الا اللہ کہین اور نہ کھولین

اس کلمے کی سبب سے اندھی آنکھین اور بہرے کان اور غافل دل اور راہ سعین ہے امت اوسکی حمادین ہین کہ ہر جگہہ خدا کی حمد کرتے ہین اور ہر بلندی پر تکبیر کہتے ہین اپنے انصاف پر ازار باندہتی ہین اور وضو کرتے ہین جیا و اور نماز مین اسیطرح صف باندہتے ہین منادی یعنے موذن اون کا جوف آسمان مین اونچین ندا کرتا ہے رات مین آواز اونکی مانند آواز مگس شہد کے ہے مولد اوسکا مکہ اور ہجرت گاہ اوسکا طابہ اور ملک اوسکا شام کذا فی المعالم آمت موسی علیہ السلام پر انعام الہی ہوا کہ مین تمہارے واسطے زمین کو مسجد اور طہور کرتا ہون اور تمپر سکینہ نازل فرماتا ہون اور حفظ توریت کی قدرت عنایت کرتا ہون بنی اسرائیل نے کہا ہم سکینہ کی طاقت نہین رکہتے اور کلیسا کے سوا اور جگہہ نماز نہ پڑہین گے اور توریت کی تلاوت دیکہی کر پڑہینگے ارشاد ہوا یہ سب ہے بین اوسے اونکے لئے لکہون جو پرہیزگاری کرین گے اور زکوٰۃ دین گے اور ہماری آیتون پر ایمان لاوین گے وہ لوگ کہ اوس رسول نبی امی کی پیروی کرینگے جسکو اپنے پاس توریت انجیل مین لکہا پاوین گے وہ اونہین اچہے کام کا حکم دے گا اور بری بات سے منع کرے گا اور پاک چیزین اونکے لیے حلال اور ناپاک چیزین اونپر حرام کرے گا اور اون سے اونکے بوجہ اوتارے گا اور سختیان کہ اونپر تہین دور فرمائے گا پس جو لوگ اوسپر ایمان لائے اور اوسکی عظمت اور نصرت کی اور اوس نور کی جو اوسکے ساتہہ اوتار اگیا پیروی کی وہی لوگ فلاح پانیوالے ہین وذلک قولہ تعالی فسا کتبہا للذین یتقون ویوتون الزکوۃ الآیہ اور اسمٰعیل علیہ السلام پر وحی ہوئی سنلد غظیما لامۃ عظیمۃ یعنے تیری اولاد مین ایک بڑا شخص ایک بڑی امت کے لیے پیدا ہوگا اور صحیفۂ شعیا علیہ السلام مین ہے کہ وہ خواہش کی طرف نہ جہکے گا اور سخت ذلیل نیک کو اور کو بہی خوار نہ سمجہے گا اور ضعیفون کو قوت دے گا وہ رکن متواضعین کا ہے اور نور خدا کا کہ کبہی نہ بجہے گا غافل دلون کو زندہ کرے گا اور اندہی آنکہین اور بہرے کان کہولے گا اور پوشیدہ کو نہ کسی کو نہ لے گا فایدہ منتقع زبان عربی مین یعنے محمد ہے اور زبور داود علیہ السلام کے چوالیسوین مزمار مین ہے اے جبار اپنی تلوار لٹکا کہ ناموس و شرایع تیرے ہاتہہ کی ہیبت سے مقرون ہین فایدہ کریمہ وما انت علیہم بجبار مین نفی جبار یعنی متکبر ہے اور دعائے داود مین وارد خدایا ہمارے واسطے اوس مقیم کو کہ فترت کے بعد سنت یعنی طریقۂ انبیا قائم کرے مبعوث فرما کعب احبار کہتے ہین ایکدن لشکر سلیمان علیہ السلام کا ہوا پر

پر جاتا تھا ناگاہ مدینہ پر گذرا سلیمان علیہ السلام نے فرمایا یہ شہر پیغمبر آخر الزمان کا ہجرت گاہ ہے خوشی
ہے اوسکے لیے جو اوسپر ایمان لاوے اور اوسکی پیروی کرے پہر بیت اللہ کی طرف سے گذرے
بیت اللہ رویا حکم آیا کیون روتا ہے عرض کیا ایک پیغمبر تیرے پیغمبرون سے اور ایک گروہ تیرے
دوستون سے اسطرف گذرا لیکن نہ مجہمین اوترا نہ نماز پڑہی اور بت میرے گرد پوجے جاتے ہین ارشاد
ہوا مت رو مین تجہے سجدہ کرنے والون سے بہر دونگا اور تجہمین نئی کتاب اوتارونگا اور نبی
آخر الزمان کو پیدا کرونگا کہ مجہے سب پیغمبرون سے زیادہ پیارا ہے اور تجہمین ایسے لوگون کو مقرر
کرونگا جو مجہے پوجین گے اور اپنی بندون پر تیرا حج فرض کرونگا کہ تیری طرف ٹوٹین گے جیسے
گدہ اپنے گہونسلے کی طرف اور تیرے شوق مین روتے جاوینگے جیسے اونٹنی اپنے بچے کی اور کبوتر
اپنے بیضہ کی طرف اور تجہے بتون اور بت پرستون سے پاک کرونگا وہب بن منبہ کہتے ہین مین نے
اکہتر کتابون مین لکہا دیکہا کہ تمام آدمیون کی عقل حضرت کی عقل سے وہ نسبت رکہتی ہے جیسے ایکدانہ
ریت کا تمام ریگستان کے مقابلے مین اور بیشک آپکی عقل سب آدمیون پر غالب اور آپکی رائے سب سے
افضل ہے اور انجیل مقدس مین آپکی صفت اس مضمون کے ساتھ وارد ہے اوسکے ہاتھ مین لوہے کا
قضیب ہے کہ اوس سے جہاد کریگا اور اوسکی امت بہی اسیطرح قتال کریگی اور عیسی علیہ السلام
کو خطاب ہوا سن اور خبردار ہو اے بیٹے پاک عورت کنواری بتول کی مین نے تجہے بے باپ کے پیدا کیا
نشانی واسطے سارے جہان کے پس میری ہی پرستش اور مجہی پر بہروسا کر اور اہل سوران سے کہولکر
کہدی کہ مین ہی ہون اللہ زندہ قائم رہنے والا کہ ہمیشہ رہونگا تصدیق کرو اوس نبی امی کی کہ صاحب
اونٹ اور قمیص و دستار اور نعلین اور ہراوہ کا ہے بال اوسکے کچہ خمدار اور پیشانی اوسکی
کشادہ آنکہین سیاہ پلکین چکنین ہوین ملین ناک بیچ مین اونچی رخسارہ چہرہ ڈاڑہی گہنی پسینہ اوسکا
مثل موتی کے اور خوشبو اوسکی مانند مشک کے گردن اوسکی گویا چاندی کی صراحی ہے اور حکم ہوا اے
عیسی ایمان لاو اور تیری امت محمدیہ اگر مین اوسے پیدا نہ کرتا بہشت و دوزخ نہ بناتا جب مین نے عرش
پانی پر قائم کیا ہلتا تہا اوسپر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکہدیا اس کلمہ کے لکہنے سے ساکن ہوگیا عیسی
علیہ السلام فرماتے ہین تمہارے پاس فارقلیط یعنی حق تعالی حق کو جدا کرنے والا آوے گا کہ کوئی بات
اپنی طرف سے نہ کہے گا وہ کہے گا جو خدا اوسے فرماوے گا اور تمسے تیرے حق کے ساتھ سرگوشی کریگا

اور بھی باتون اور حادثون سے تمکو آگاہ کرے گا اور یہ خبر کتاب یوحنا مین جسے مسیحائی چوتھی انجیل کہتے ہین اس مضمون سے وارد ہے کہ تمہارے لیے میرا جانا ہی سودمند ہے کیونکہ اگر مین نجاؤن فارقلیط تمہارے پاس نہ آئے گا پس اگر مین جاؤن گا تو اوسے تمہارے پاس بھیجونگا اور جب وہ آئے گا جہان کو توبیخ کریگا اور الزام دے گا بسبب گناہ کے کیونکہ وہ مجھپر ایمان نہ لائے الخ

فایدہ فارقلیط یونانی لفظ ہے کئی معنے مین مشترک کہ سب ہمارے حضرت پر صادق ہین اول تسلی دینے والا دوم شفاعت کرنے والا سوم وکیل چہارم بہت سراہا گیا اور یہی معنی محمدؐ کے ہین پنجم بہت سراہنے والا کہ معنے احمد ہین اصل انجیل عبری مین لفظ احمد وارد تھا یونانی مترجم نے اوس کا ترجمہ لفظ فارقلیط کیا اور ناموں کا ترجمہ کرنا مترجمین اہل کتاب کی عادت مین داخل ہے چنانچہ یہی لفظ نسخہ عربیہ ۱۸۱۶ء مین بعینہ لکھا ہے باقی مترجمون نے اوسکا یہی ترجمہ کیا الا کسی نے تسلی دہندہ کسی نے شافع کسی نے وکیل لکھدیا مگر یہ ترجمہ جو اسکا و ہی تھا حضرت پر صادق اور لفظ قرآن سے مطابق ہے یعنے بہت سراہنے والا نہین لکھتے طرفہ تماشا ہے کہ مسیحائی کتب مقدسہ کی تحریف سے صاف انکار کرتے ہین اور اون کے مترجمین ابتک باز نہین آتے اسی خبر مین صاحب نسخہ ۱۸۳۹ء نے عجیب کام کیا ہے کہ جس جگہہ ضمیر مذکر کی فارقلیط کی طرف راجع ہے وہان ضمیر مونث لایا ہے تا اس خبر کو روح القدس پر جمائے اور نسخہ ۱۸۱۱ء والوں نے بجائے فقرہ اگر من نروم ان تسلی دہندہ نیز دشما نخواہد آمد کے جملہ انیقیم قایم کر دیا کیون نہو واہ شاباش ایمان دار ایسے ہی ہوتے ہین اب مسیحائی اہل انصاف کی عینک اپنی آنکھوں پر لگاکر دیکھین کہ ہمارے اس دعوے کی یکتبون الکتاب بایدیہم ثم یقولون ہذا من عند اللہ وما ہو من عند اللہ اونہین کی دستاویز سے کیسی ڈگری ہوئی قل جاء الحق وزہق الباطل ان الباطل کان زہوقا مگر کسی نے کیا خوب کہا ہے تعصب آدمی کی عقل کھو دیتا ہے یہ دونون دانشمند مطلق نسمجھے کہ حضرت عیسیٰ کے اس کلام سے کہ وہ جب آئے گا جہان کو توبیخ کریگا اور الزام دے گا بسبب گناہ کے کیونکہ وہ مجھپر ایمان نہ لائے صاف ظاہر ہے کہ فارقلیط حضرت عیسیٰ کے منکرون پر ظاہر ہوگا اور اونکی تصدیق اور منکرون کی تکذیب کرے گا اور روح بقول عیسائیون کے ایک گوشے مین صرف حواریون پر ظاہر ہوئی تہی ان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تصدیق اور یہود کو اونکے نہ ماننے پر ملزم کیا اسیطرح سیاق وسباق خبر مین بہت شواہد اس امر کی کہ یہ خبر ہمارے حضرت کی ہی ہو

ہین یہ بھی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک معجزہ ہے کہ لاکھون مخالف سیکڑون برس سے آپکی
صفت وثنا انھی کتابون سے نکالنے مین کوشش کرتے ہین ہزارون آمیزش کتب مقدسکی اسی غرض سے
بدل ڈالین جسجگہہ آپکا نام پایا نکالڈالا اور جو فقرہ آپ پر صادق سمجھا دور کردیا کسی جگہہ کوئی لفظ بڑہا دیا
کہ مضمون بدل جاے حضرت کے حالات پر صادق نہ رہے اور بعض جگہہ الفاظ مقدم وموخر کردیے
تا مطلب خبط ہوجاے مگر بقول شخصے کہ ع کرے حسن کو کوئی کسطرح ماند ❊ چھپی ہے کہین خاک ڈالے
سے چاند ❊ اب بھی اسقدر ثنا وصفت ہمارے مولی کی عہد جدید اور قدیم کی کتابون مین موجود
ہے کہ اوسکے بیان کے واسطے ایک دفتر چاہیے کسیقدر رسولت ضخیم اور استفسارات مین مذکور ہے
جسکا جی چاہے اون مین دیکھے ابوموسی اشعری فرماتے ہین جسوقت آپکا نامہ نجاشی بادشاہ
حبشہ کے پاس پہونچا جبتے ہی ایمان لایا اور کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا رسول اللہ
بیشک یہ وہ نبی ہین جنکے پیدا ہونیکی عیسی نے بشارت دی تھی اگر بادشاہت کا جھگڑا میرے متعلق
نہوتا تو مین اون کی خدمت مین حاضر ہوکر کفش برداری اختیار کرتا جب نامہ نامی ہرقل بادشاہ روم
کے پاس گیا اوسنے ابوسفیان سے کہ ملک روم کو تجارت کے واسطے گیا تھا آپکی عادت اور احوال
دریافت کرکے ترجمان سے کہا اس سے کہہ کہ تو اوسکو عالی نسب بتاتا ہے اور پیغمبر قوم کے اشراف ہی
ہوتے ہین اور تو کہتا ہے اوسکے بزرگون مین کوئی بادشاہ نہ گذرا اگر اون مین کوئی بادشاہ ہوتا
مین سمجھتا کہ اپنے بزرگون کا ملک چاہتا ہے اور تونے اوسکے اتباع ضعفا بتائے اور یہی لوگ
پیغمبرون کے اتباع ہوتے ہین اور تو اوسکو قبل از نبوت متہم بکذب نہین کہتا جس حالت مین وہ خلق
پر جھوٹ بولنا گوارا نہ کرتا خدا پر کب افترا کریگا اور تو کہتا ہے اوسکے دین سے ناخوش ہوکر کوئی
شخص مرتد نہین ہوتا اور ایمان کا یہی حال ہوتا ہے جبکہ اوسکی لذت دل مین آجاتی ہے اور تو کہتا ہے
اوسکے پیرو بڑھتے جاتے ہین اور ایمان بڑہتا جاتا ہے جبتک کامل نہین ہوتا اور تو کہتا ہے تمنے
اوس سے مقابلہ کیا کبھی ہم فتح پاتے ہین اور کبھی وہ فتح پاتا ہے اور پیغمبرون سے اسیطرح امتحان
کیا جاتا ہے انجام کو وہی فتحیاب ہوگا اور تو کہتا ہے وہ عہد نہین توڑتا اور پیغمبر عہد نہین توڑتے
اور تو کہتا ہے ہم مین اوس سے پہلے کسی نے یہ دعوی نہ کیا اگر ایسا ہوتا مین سمجھتا اوسکی پیروی کرتا ہے
پھر ابوسفیان سے پوچھا وہ تمہین کس بات کا حکم دیتا ہے جواب دیا نماز اور زکوۃ اور صلہ رحم

اور پارسائی کا کہا اگر تیرا بیان سچ ہے تو بیشک وہ سچا پیغمبر ہے اور مین جانتا تہا کہ وہ پیدا ہوگا
مگر تم مین سے گمان نہ کرتا تہا اور جو مجہے اپنے پہونچنے پر یقین ہوتا تو بیشک مین اوس سے ملتا اور جو
مین اوس تک پہونچتا تو اوس کے پاؤن دہوتا اور بیشک اوسکا ملک یہانتک
پہونچیگا بعض روایات سے ثابت ہے ہرقل نے نامۂ مبارک
پہونچنے سے پہلے اپنی قوم سے کہا تہا آج کی رات مین نے نجوم سے دریافت کیا کہ بادشاہ مختون ظاہر ہوا
لوگ سمجہے یہود مین کوئی شخص پیدا ہوگا جب نامۂ مقدس پہونچا اور بادشاہ کو معلوم ہوا کہ وہ بادشاہ
مختون آپ ہین اپنے دوست کو کہ رومیہ مین رہتا تہا اور علم مین اوسکا ہمسر یہ حال لکہا اوسنے بہی
لکہہ بہیجا کہ بیشک آخر زمانی کا پیغمبر پیدا ہوا پہر ہرقل نے روم کے سردارون کو ایک محل مین جمع کیا
اور محل کے دروازے بند کراکے اون سے کہا اے لوگو اگر اپنی فلاح اور بہلائی اور سلطنت کا
قائم رہنا چاہتے ہو اس پیغمبر آخر الزمان پر ایمان لاؤ اہل روم یہ کلام سنکر وحشی گدہون کی طرح کودنے
لگے جب بادشاہ نے اون کو اسلام سے متنفر دیکہا کہا مین تمہین آزماتا تہا کہ تم اپنے دین پر کیسے مضبوط
ہو یہ سنکر سب راضی ہوگئے اور بادشاہ کو سجدہ کیا منقول ہے جب نجران کے ایلچیون نے سرور
انس وجان سے ارادہ مباہلہ کیا عاقب اون کے سردار نے کہا تم جانتے ہو کہ محمد سچے پیغمبر ہین اور جب
پیغمبر قوم پر دعا کرتا ہے فوراً عذاب آتا ہے صبح کو سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم فاطمہ زہرا اور حسنین
اور علی مرتضی کو ساتہہ لے کر مباہلہ کے لیے تشریف لے گئے اوسوقت ابو حارث نے قوم سے کہا
اے لوگو مین ان صورتون کو دیکہتا ہون اگر دعا کرینگی پہاڑ ہلا دینگی ان سے مباہلہ کروگے
تو بیشک ہلاک ہوجاؤگے آخرکار اونہون نے مباہلہ سے انکار کیا اور جزیہ دینا اختیار آپ فرماتے ہین
اگر وہ مباہلہ کرتے سب بندر اور سوئر ہو جاتے اور جنگل سے اون پر آگ برستی اور برس دن مین
نصاری کا نشان زمین پر نرہتا فایدہ تفسیر جہنادی مین ہے کہ بہلہ بالضم والفتح بمعنی لعنت اور
اصل مین بمعنی ترک ہے اور معالم مین ہے الابتہال الالتعان یقال علیہ بہلۃ اللہ ای لعنۃ پس مباہلہ
بمعنی باہم لعنت کرنے کے ہین اور طریق اوسکا یہ ہے کہ دونون مع اہل وعیال کے ساتہہ ایک جگہہ
جمع ہوکر کہین جو ہم دونون سے جہوٹا ہو اوسپر خدا کی لعنت جب نجران کے ایلچیون نے مسئلہ توحید
مین آپ سے جہگڑا کیا حکم آیا فمن حاجک فیہ من بعد ما جاءک من العلم فقل تعالوا ندع ابناءنا وابناءکم

ونساءنا ونساءکم وانفسنا وانفسکم ثم نبتہل فنجعل لعنۃ اللہ علی الکاذبین پہر جو جہگڑا کرے تجہسے اسبات مین
بعد اسکے کہ پہونچ چکا تجہے علم تو کہ آؤ ہم اپنے بیٹون اور تمہارے بیٹون اور اپنی عورتون اور تمہاری
عورتون اور اپنی جانون اور تمہاری جانون کو بلاوین پہر ہم مباہلہ کرین پہر خدا کی لعنت جہوٹون پہ
ڈالدین اسجگہ سے اہل عبا کی بزرگی بخوبی ثابت ہوئی کہ جناب سرور کائنات نے اون حضرات کو تمام
اہلبیت سے خاص کیا اور حسنین کو اپنا فرزند اور مولی علی کو انفسنا مین شریک ٹہرایا گویا ہمارے
حضرت اور مولی علی اس مباہلہ مین اصل اور معاملہ اثبات توحید مین شریک تہے اور یہ وہ مرتبہ ہے کہ نہایت تعین کہتا شاہ عبد العزیز
صاحب تحفہ اثنا عشریہ مین لکہتے ہین جارود بن منذر نصرانی نے خدمت عالی مین عرض کیا قسم
اوسکی جسنے آپ کو حق کے ساتہ بہیجا ہے جسنے آپکی تعریف انجیل مین لکہی پائی اور مریم کی بیٹی نے آپکے
ظہور کی بشارت دی طائف سے لوٹتے وقت آپ عتبہ اور شیبہ کے باغ مین ٹہرے اونہون نے
تہوڑے خرمے عداس نصرانی کے ہاتہہ کہ اون کا غلام تہا بہیجے آپ نے بسم اللہ الرحمن الرحیم
کہکر تناول فرمائے عداس متعجب ہوا کہ اس شہر کے لوگون کا یہ دستور نہین آپ نے اوسکا وطن پوچہا
عرض کیا نینوی فرمایا وہ گاؤن ایک نیک آدمی یعنے یونس پیغمبر کا ہے عرض کیا آپ اونکو جانتے ہین فرمایا
وہ میرا بہائی تہا مین بہی پیغمبر ہون اور وہ بہی پیغمبر تہا عداس یہ بات سنکر آپکے پاؤن پہ گرا اور
ہاتہہ پاؤن چومنے لگا عتبہ وشیبہ نے اوس سے اس تعظیم وتوقیر کا سبب پوچہا کہا اے میرے مالکو زمین
مین کوئی آدمی اس شخص سے بہتر نہین اونہون نے وہ بات کہی کہ پیغمبر کے سوا کسی کو معلوم نہین ہوسکتی
اور بعض روایات مین آیا عداس نے کہا مین نے تمہارا وصف توریت انجیل مین پایا اور مدت سے
تمہارے مبعوث ہونے کا منتظر تہا کہتے ہین بعد عروج عیسی علیہ السلام کے جبکہ لوگون نے دین حق
چہوڑکر کفر وشرک اختیار کیا اہل حق نے آپس مین مشورہ کیا اگر ہم ان ظالمون سے لڑکر مرجاوین گے
تو دین کی نگہبانی کون کریگا بہتر یہ ہے کہ اوس نبی کے آنے تک جسکا عیسی نے وعدہ کیا ہے زمین
مین متفرق ہوجاؤ یہ مشورہ کرکے بعض جنگلون اور بعض تنہا مکانون مین جا بیٹہے اون مین سے جو
آپکے وقت تک زندہ رہے آپ پر ایمان لائے اسیطرح یہود آپکے ظہور سے پہلے اوس جناب کی
نبوت اور بڑائی کے معترف تہے بالاتفاق آپکی صفت وثنا کرتے اور لوگون کو بشارت دیتے اور کہتے
جبتک وہ نبی جسکا ذکر توریت مین ہے اور اوسکا نام محمد ہے مبعوث نہوگا ہم اپنا دین نہ چہوڑینگے

جب مشرک اونکو ستاتے یہ دعا کرتے اللھم انصرنا بنبی آخر الزمان المنعوت فی التورٰیۃ الٰہی ہماری
مدد کر ساتھ پیغمبر آخر الزمان کے جسکی نعت توریت میں ہے قال تعالیٰ وکانوا من قبل یستفتحون علی الذین
کفروا اور پہلے سے منکروں پر فتح چاہتے تھے حاکم اور بیہقی اور ابونعیم روایت کرتے ہیں خیبر اور مدینہ
کے یہود جب عرب کے مشرکوں سے جیسے اسد غطفان اور بنی اسد وغیرہ سے مقابلہ کرتے کہتے ای اللہ
ہمارے پروردگار ہمکو بحق احمد پیغمبر امی کے جسکے بھیجنے کا اس زمانے میں تو نے وعدہ کیا ہے اور بحق اوس
پچھلی کتاب کے کہ تو اوسپر اوتارے گا دشمنوں پر ہمکو مدد دے اور اوس دعا کی برکت سے جیتتے تھے پس
جب حضرت پیغمبر ہوے بعض یہود آپکے حالات توریت اور انبیا کی ارشادات سے مطابق دیکھکر مسلمان
ہوگئے جیسے حضرت ابن یامین اور ثعلبہ اور اسد اور اسید اور عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہم اجمعین
اللہ تعالیٰ اونکو آپکی پیغمبری کا گواہ قرار دیتا ہے اولم یکن لہم آیۃ ان یعلمہ علمٰؤا بنی اسرائیل کیا نہولی
اونکے لیے نشانی کہ جانتے ہیں اوسے بنی اسرائیل کے عالم اور اون کی تعریف اور ثنا کرتا ہے لیسوا سوآء
من اہل الکتاب امۃ قائمۃ یتلون آیات اللہ آناء اللیل وہم یسجدون سب اہل کتاب ایک سے نہیں ایک
گروہ قائم ہے پڑھتے ہیں خدا کی آیتیں رات کی ساعتوں میں اور وہ سجدہ کرتے ہیں کلبی اور ضحاک
اور ربیع کریمہ ومن قوم موسیٰ امۃ یہدون بالحق وبہ یعدلون کی تفسیر میں کہتے ہیں یہ لوگ ملک چین
کے پیچھے دریائے ریگ کے کنارے رہتے ہیں اونکے ملک میں رات کو مینہ برستا ہے اور دن کو کھیتی
کھیتی کرتے ہیں اور سب آسودہ اور مال میں برابر ہیں جبرئیل امین شب معراج اوس جناب کو
وہاں لے گئے اور اون سے کہا انہیں پہچان لو کہ یہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں وہ سب ایمان
لائے عرض کیا ہمکو موسیٰ نے حکم دیا تھا کہ تم سے جو شخص محمد کو پائے اونکو میرا سلام پہونچائے آپنے موسیٰ
علیہ السلام کے سلام کا جواب دیا اور اونکو حکم کیا کہ ہفتہ کی تعظیم چھوڑ دو اور جمعہ اختیار کرو اور نماز پڑھو
اور زکوٰۃ دو اور اپنے ملک کے سوا دوسری جگہہ نہ جاو اور اونکو قرآن کی دس سورتیں سکھائیں
اور شریعت کی باتیں بتائیں سعادت ازلی نے جنکی مدد فرمائی اون کا یہ حال ہوا اور جنکو مالک حقیقی
نے روز ازل اشقیا میں لکھدیا اونہوں نے کہا اگر یہ پیغمبر ہماری قوم میں پیدا ہوتا بیشک ہم ایمان
لاتے یعقوب کی اولاد دوسری قوم کی اطاعت اور فرمان برداری کسطرح گوارا کرے بعض کہتے
یہ وہ نبی نہیں جسکا ذکر توریت میں ہے حالانکہ آپکی پیغمبری اور رسالت پر خوب یقین رکھتے تھے فلما

جاءہم ما عرفوا کفروا بہ پھر جب اونکے پاس وہ چیز آئی جسے پہچان لیا تو اوس بات سے منکر ہوئے فلعنة اللہ
علی الکافرین پس کافرون پر خدا کی لعنت ہے نقل ہے جب کہ یہ آیہ یعرفونہ کما یعرفون ابناءہم نازل
ہوئی عبد اللہ بن سلام نے امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ سے کہا بیشک ہم اہل کتاب حضرت کو اپنی
اولاد سے زیادہ پہچانتے ہین کہ اولاد مین شک ہے شاید عورت نے خیانت کی ہو اور آپکی پیغمبری
مین اصلا شک نہین جلالین مین عبد اللہ بن سلام سے منقول ہے مین نے حضرت کو دیکھتے ہی
پہچان لیا اور بعض تفاسیر مین ہے ایکدن اونہون نے سلمہ اور مہاجر سے کہا کیا تم نہین جانتے
خدا نے ابراہیم سے فرمایا تھا اسمعیل کی اولاد سے ایک پیغمبر پیدا کرونگا اوسکا نام احمد ہوگا جو اوسپر
ایمان لائیگا راہ راست پائیگا اور جو اوسے نہ مانیگا ملعون ہو جائیگا سلمہ یہ سنکر مسلمان ہوئے
اور مہاجر دولت ایمان سے محروم رہا آیہ اتری ومن یرغب عن ملة ابراہیم الا من سفہ نفسہ ط
ولقد اصطفیناہ فی الدنیا وانہ فی الآخرة لمن الصالحین سلمہ بن قیس کہتے ہین ایک یہودی کہ محلہ بنی عبد الاشہل
مین رہتا ہماری مجلس کی طرف گذرا اور ہمسے بآواز بلند کہا اے مشرکو بت پرستو تم نہین جانتے
موت کے بعد کیا ہوگا مرنے کے بعد سب زندہ ہوئینگے اور بہشت و دوزخ اور میزان حاضر
لائینگے اور اعمال کا حساب کیا جائیگا اور ہر شخص کو اوسکے اعمال کا بدلا دیا جائیگا خدا کی قسم
اگر اوسدن کی آگ کے بدلے مجھے جلتے تنور مین ڈالین اور اوسکا منہ بند کردین خوشی سے
گر پڑون میرے اس کلام کی دلیل ایک پیغمبر ہے کہ عنقریب مکہ کی طرف سے یہان آئیگا اور
جو کچھ مین کہتا ہون ثابت کریگا جب حضرت مدینہ مین تشریف لائے وہ یہودی ایمان نہ لایا
ہمنے اوسے ملامت کی کہ تو اوسدن ہمسے کیا کہتا تھا کہا مجھے یاد ہے لیکن یہ وہ پیغمبر نہین جسکا مین
ذکر کرتا تھا فتح الباری مین بروایت حضرت عائشہ صدیقہ رض مذکور ہے ایک یہودی مکہ مین ٹھیرا تھا
قریش سے کہا کیا تم مین آج کوئی لڑکا پیدا ہوا کہا ہم کو معلوم نہین کہا دیکھو تحقیق آج کی رات اس
امت کا نبی پیدا ہوا ہے اوسکے دونون مونڈہون مین نشانی ہے یہ سنکر لوگون نے دریافت کیا
تو معلوم ہوا عبد اللہ بن عبد المطلب کے گھر لڑکا پیدا ہوا ہے یہودی اونکے ساتھ آمنہ کے پاس
آیا آمنہ نے اونکو دکھایا جب یہودی نے علامت نبوت کو دیکھا بیہوش ہوکر گر پڑا اور کہنے لگا بنی
اسرائیل سے نبوت گئی اے معشر قریش قسم خدا کی تم کو وہ سطوت حاصل ہوگی کہ مشرق و مغرب تجاوز

کر بیہقی دلائل النبوۃ مین روایت کرتے ہین ایک لڑکا یہودی کا آپکی خدمت کیا کرتا جب وہ
بیمار ہوا آپ عیادت کو گئے اور اوسکے باپ کو دیکھا اوسکے سر کے قریب توریت پڑھتا ہے فرمایا تجھے
قسم دیتا ہون خدا کی جسنے توریت موسی پر اتاری ہا تو میری نعت او صفت اور میرا مخرج یعنے وقت
و مکان ظہور توریت مین پاتا ہے کہا نہین جوان نے کہا یا رسول اللہ خدا کی قسم ہم آپکی
نعت وصفت و مخرج توریت مین پاتے ہین اور مین گواہی دیتا ہون کہ خدا کے سوا کوئی معبود بحق نہین
اور آپ خدا کے رسول ہین تفسیر بیضاوی مین لکھا ہے بعد فتح جنگ بدر کے یہود بنی نضیر نے اقرار
کردیا یہ وہی نبی ہین جنکا ذکر توریت مین ہے مگر بسبب حسد و عناد کے ایمان نہ لائے معالم التنزیل مین
نقل کیا ہے تبع حمیری شاہ یمن جسنے خانہ کعبہ کو اول لباس پہنایا اور سمرقند بسایا مدینہ شریفہ پر چڑھ آیا
مدینہ کے لوگ دن بھر لڑتے اور شام کو اوسکے لشکر مین کھانا بھیجتے بادشاہ اون کی اس مروت سے
متعجب ہوا ایکدن کعب اور اسد دو عالم مدینے کے اوسکے پاس گئے اور کہا اے بادشاہ یہ شہر ایک
نبی پیغمبر کا ہے کہ مکہ مین پیدا ہوگا اور اسطرف ہجرت کریگا نام اوسکا محمد ہے تبع نے بسبب تعظیم
حضرت کے المدینہ سے لڑائی موقوف کی اور بت پرستی چھوڑ کر احبار کا دین اختیار کیا اے عزیز اوسکی
قدرت بچشم عبرت دیکھیے کہ تبع اور حبیب نجار اور زید بن عمرو موحد الجاہلیۃ قبل از وجود باجود صرف آپکے
اوصاف سنکر ایمان لاتے ہین اور ابوجہل اور ابولہب اور عتبہ اور شیبہ اور ابی بن خلف اور امیہ
اور عقبہ بن ابی معیط اور نضر بن حارث اور کعب بن اشرف وغیرہم ہزارون معجزات آپکی آنکھون سے
دیکھتے اور قرآن آپکی زبان سے سنتے مگر مسلمان نہوئے سلمان فارسی بغیر دیکھے اوس جناب پر عاشق
ہوئے مدت تا آپ کے شوق مین شہر شہر پہرے کبھی یہود کا دین اور کبھی نصاریٰ کا مذہب اختیار
کرتے آخر مراد کو پہنچے اور مشرکان مکہ باوجود قرابت رحم وطنی پنبہ غفلت گوش دل سے نہ نکالے
رات دن وہ حسن وجمال دیکھتے اور آپکی باتین سنتے مگر ایمان نہ لائے ؎ حسن ز بصرہ بلال از حبش
صہیب از روم ز خاک مکہ ابوجہل این چہ بوالعجبی ست ہا یہ سبب ایک طرف ابوطالب جنھون نے
آپکی خدمت اور فرمانبرداری مین عمر بھر صرف کیا اور آپکی تعریف مین قصیدہ لکھا دولت ایمان
سے مشرف نہوئے جب آپنے اونکے انتقال کے وقت کلمہ شہادت تلقین کیا جواب دیا مین تمہین سچا
جانتا ہون مگر لوگ کہینگے موت کی تکلیف سے گھبرا کر مسلمان ہوگیا اور ایک روایت مین ہے

کہا آنحضرت النار علی العار میں نے دوزخ کو عار پر اختیار کیا الغرض وہ قادر مختار ہے جسے چاہے
کعبہ میں محروم رکھے کہ ایمان کی خوشبو اوسکے مشام جان میں نہ پہونچے اور جسے چاہے بتخانے میں محبت
اور شوق اپنا عنایت کرے کہ بے اختیار زنار توڑ کر مسجد کیطرف دوڑے سے از صومعہ برانند و بیگانہ
خوانند من ماہ ز بتکدہ دربیار رو گویدکآشناست ؏ نوح اور لوط علیہما السلام کی عورتیں جہنم کو جاتی ہیں
اور فرعون کی بی بی بہشت میں آرام فرماتی ہیں ابوجہل جسکی سرکشی اور عناد ضرب المثل اور شہرہ
آفاق ہے عکرمہ اوسکا بیٹا لشکر اسلام کا سردار ہے اور ولید جسکے اللہ عیب خدا نے قرآن میں
بیان فرمائے خالد اوسکا فرزند خدا کی تلوار ہے الغرض اس تقریر سے یہ غرض کہ نسبت بزرگوں سے
ہے اون کی پیروی اور اتباع کے کام نہیں آتی نہ یہ کہ فرمان برداروں کو نسبت سے بزرگی حاصل
نہیں ہوتی حضرت کے جن رشتہ داروں اور یاروں نے اپنا جان و مال اون جناب پر نثار کیا اور راہ
مولا میں اپنا گھر اور شہر چھوڑ دیا اگر ہم سونے کا پہاڑ خدا کی راہ میں خیرات کریں اونکے ایک صاع
جو کے برابر رتبہ نہیں رکھتا کہتے ہیں جب یہودی قریظہ محصور ہوئے اونکے سردار کعب بن اسد نے
کہا اے قریظہ تمپر ایسا سخت معاملہ پیش آیا جسکا سوا تین باتوں کے کچھ علاج نہیں یا محمدؐ کی تصدیق
اور اطاعت کرو خدا کی قسم تم خوب جانتے ہو کہ وہ سچے پیغمبر ہیں اور اونکی نعت توریت میں مذکور
ہے اور اونکی خبر ابن جواس نے بھی کہ اعیان احبار اور اجلہ علماے توریت سے تھا تمکو دی تھی
کہ وہ نبی اس گاؤں میں ظاہر ہوگا اور وصیت کی تھی کہ اوسکی اطاعت اور فرمان برداری کرنا
اور اوسکو میرا سلام پہونچانا اب مناسب ہے اور عناد کو چھوڑ دو اور اوس پر ایمان لاؤ قوم نے
کہا ہم توریت پر دوسری کتاب کو ترجیح نہ دینگے منقول ہے کہ عالم معتبر نصاری کا صاحب رتبہ تھی
ہے کہ اونکو قیصر نے واسطے بیان حال جناب رسالت کے اوسکے پاس بھیجا تھا آپکے پیغمبر ہونے کا
حال سنا کلیسا میں کہ وہاں سب سردار روم کے جمع تھے جاکر کہا اے لوگو میں پیغمبر عربی پر ایمان لایا یہ
وہی پیغمبر ہیں جنکی عیسی نے بشارت دی تھی اور اون کی صفت و ثنا اگلی کتابوں میں لکھی ہے تم بھی
ایمان لاؤ یہ سنتے ہی سب لوگ دوڑ پڑے اور اوسکو مار ڈالا اسیطرح اکثر پیغمبر اور اونکی امتوں کے
علما ہر زمانے میں آپکی نبوت کی گواہی دیتے اور مدح و ثنا کرتے تھے یہانتک کہ آپ مرتبہ رسالت سے
مشرف ہوئے جو لوگ کہ آئینہ دل اونکا زنگ حسد و عناد سے پاک تھا فوراً ایمان لائے اور بعضے

کہنے لگے نشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ ونشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ چنانچہ جس روز
آپ پیغمبر ہوئے صدیق اکبر رضہ سے فرمایا مین پیغمبر ہوا عرض کیا مین ایمان لایا اور جنکے دل سیاہ
اور کان بہرے اور زبان گنگ اور آنکھین اندہی تہین بحکم صم بکم عمی فہم لا یرجعون نور عرفان
اور دولت ایمان سے محروم رہے ہزارون معجزے دیکھے مگر مسلمان نہوئے ع گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمۂ آفتاب را چہ گناہ ✿ اور جو کہ محبت دنیا اور تقلید آبا سے کفر و شرک مین مبتلا تہے اور جہل و عناد
اور حسد و فساد اونکے دلون مین متمکن نہوا انہا بعض سمجہانے اور بعض معجزات یا آپ کی اخلاق وعادات
دیکہنے سے مشرف با یمان ہوئے یہان تک کہ تہوڑے دنون مین یہ دین متین دور دور پہیل گیا
اور سارا عالم آپ کا کلمہ پڑہنے لگا پانچون وقت نام نامی آپ کا اذان و اقامت مین پکارا جاتا ہے
ساتون آسمان کے فرشتے عالم بالا مین اور ہفت کشور کے باشندے اطراف زمین مین اوس جناب
پر درود بہیجتے ہین اور شرق و غرب و جنوب و شمال کے لوگ منارون اور منبرون پر ذکر خیر اون کا کرتے
ہین ایک عالم اونکے دریاے محبت مین ڈوبا ہوا ہے اور ایک جہان اونکے نام نامی کو حرز جان اور
وظیفہ کرتا ہے شب معراج تمام پیغمبر اور فرشتے آپکی تعریف کرتے تہے اور سب حور و غلمان اون کی
محبت کا دم بہرتے تہے خود مالک حقیقی آپکی مدح و ثنا کرتا ہے اور اوس جناب کو کمال تعظیم اور تکریم
کے ساتہہ یاد فرماتا ہے ع یا آدم ہست با پدر انبیا خطاب ✿ یا ایہا النبی خطاب محمدؐ است ✿ جسقدر
شہرت اور ناموری اوس جناب کی اس عالم اور اوس عالم مین ہے کسی مقرب فرشتے اور اولو العزم
رسول کو حاصل اور جو رفعت اور بزرگی آپکو عنایت ہوئی کسی نبی ولی کو میسر نہین قطعہ ع ہر روح
سبقت از انبیا برفت ✿ جائیکہ نوبیال کرامت پدید ✿ ✿ ہر یک بقدر خویش بجاے رسیدہ اند ✿ آنجا کہ جاے
تست تو آنجا رسیدہ ✿ اور یہ شہرت آپکی ہر روز ترقی پر ہے کمالات انبیا و ملائکہ محدود ہین مگر نعتین
محمدیہ کو سر رسیدہ کمال محمدی سے گرد کو نہین قال اللہ تعالیٰ وللآخرۃ خیر لک من الاولی اسیواسطے
کہتے ہین جو شہرت آپکو قیامت کے دن حاصل ہوگی اس عالم کی شہرت اوسے اصلا نسبت نہین رکہتی
اوس روز ستر ہزار فرشتے آپکے جلو مین ہونگے سب اگلے اور پچہلے آپ ہی کا منہ تکین گے اور دامن
پکڑین گے انبیا و مرسلین و ملائکہ مقربین خدا کے خوف سے کانپتے ہونگے اور آپ بفراغ خاطر مسند جلیل
یا کرسی پر قریب عرش کے پروردگار کے حضور مین بیٹہین گے کسی کی کیا مجال جو اس مقام کی کیفیت بیان

کرے اور محب محبوب کے معاملے میں دخل دے ع قلم بشکن سیاہی ریز کاغذ بسوز دم درکش ۔
حسن این قصہ عشق ست در دفتر نمی گنجد ۔ بالجملہ آیت میں رفعت ذکر سے شہرت مراد ہے چنانچہ
دوسری جگہ صاف ارشاد ہے انا اعطیناک الکوثر ای ذکرا کثیرا اور لفظ لک میں مفید معنی استمرار ہے
یعنے آپکی شہرت دائمی اور استمراری ہے اور ایراد صیغہ متکلم مع الغیر واسطے افادہ اس مضمون کے
ہے کہ میرے پیغمبر ہمیشہ تمہارا ذکر خیر اور اپنی امت کو تمہاری محبت وطاعت کی وصیت اور میرے فرشتے
ہمیشہ تمہاری تعریف اور توصیف اور ثنا ومدحت کرتے رہے یا وجہ ایراد اس صیغے کے یہ کہ وہ صیغہ متکلم
کی عظمت پر دلالت کرتا ہے اور عظمت منعم عظمت نعمت کو مقتضی ہے اور لفظ لک سے بھی اس مضمون
کی تاکید ہوئی ہے گویا ارشاد ہوتا ہے تم اس نعمت عظمی اور دولت کبری یعنے شرح صدر اور رفع
ذکر کو حقیر نہ سمجھو کہ ہم با آن عظمت تم جیسے مقرب کو حقیر چیزیں دینگے اور مقام امتنان میں اوسے
ذکر نہ کرینگے اور توسیط اوسکے فعل ومفعول میں ابہام قبل الایضاح ہے کہ مفید مبالغہ ہے یا آنکہ
تشویق سامع کے لیے ہے کہ جو شے اشتیاق اور طلب کے بعد میسر ہوتی ہے زیادہ لذت بخشتی ہے
یا نفس جب ایک معنے کو دو صورت مختلف میں پاتا ہے بہت لطف اوٹھاتا ہے اور جو مضمون بعد
ابہام کے بیان کیا جاتا ہے اوسے دل اچھی طرح قبول کرتا ہے اور لام لک لام قولہ تعالی اقم الصلوۃ
لذکری وامثال ذلک کے مقابل ہے گویا فرمایا تو ہر طاعت وعبادت میری ہی واسطے کرکے میں
جو کچھ کرتا ہوں تیرے لیے کرتا ہوں بعض مناجات میں وارد ہے انا وانت وما سوی ذلک خلقتہ
لاجلک انا وانت وما سوی ذلک ترکت لاجلک یعنے پروردگار عالم نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ
وسلم سے فرمایا میں ہوں اور تو اور جو کچھ اسکے سوا ہے میں نے تیرے واسطے پیدا کیا اور حضرت
جناب نے جواب میں عرض کیا میں ہوں اور تو اور جو کچھ اسکے سوا ہے میں نے تیرے واسطے
چھوڑ دیا اور لام لفظ لک میں واسطے افادہ معنی نفع کے ہے یعنے شہرت کبھی آدمی کو مضر کرتی ہے
کہ رجوع خلق اوسے کام سے باز رکھتی ہے اسلیے کہتے ہیں الشہرۃ آفۃ والخمول راحۃ شہرت
آفت ہے اور گمنامی راحت اور کبھی نہ مفید ہوتی ہے نہ مضر جیسا کہ شہرت بادشاہوں کی ظاہر ہے
سو یہ شہرت دونوں قسم سے علیحدہ بلکہ کمال نافع ہے کہ آپکے حال سے جو واقف ہو جاتا ہے
آپ پر درود بھیجتا ہے اور آپکی پیروی کرکے سعادت دارین حاصل کرتا ہے اور یہ حکم میں آپ

فکانما احیا الناس جمیعًا اور من سن فی الاسلام سنۃ حسنۃ فلہ اجرہا واجر من عمل بہا اوسکے اعمال کا
ثواب اوس جناب کو بھی ملتا ہے وللّٰہ در البوصیری حیث قال ؎ والورق منہ انہ اجبادہ فاقدر
اذن قدر النبی محمد ٭ یا نفع اتباع کا تابع کو حاصل ہوتا ہے مگر معاملہ تابع کا متبوع کی طرف نسبت
کیا جاتا ہے کہتے ہیں زید کو بادشاہ نے قتل کیا اور فلاں ملک کو لیا حالانکہ جلاد اوسکے حکم سے
قتل کرتا ہے اور فوج لڑتی ہے پروردگار تقدس وتعالیٰ فرماتا ہے لیغفر لک اللّٰہ ما تقدم من
ذنبک وما تأخر باوجود اسکے کہ حضرت گناہوں سے پاک ہیں یا حرف لام واسطے تخصیص کے ہے
اور وہ دو قسم ہے بلا استحقاق مختص بہ نحو الجل للفرس اور مع الاستحقاق کقولہم المال لزید اور یہاں
اس مقام کے قسم ثانی ہے گویا ارشاد ہوتا ہے یہ اختصاص اور اتفاق نہیں بلکہ موجبات و مسلزمات
شہرت تمہاری ذات مقدسہ میں موجود اور اوسکے لیے مخصوص ہیں واللّٰہ تحقیق بہ تمہ من لیشاء اللّٰہ
ذو الفضل العظیم ہذا التحقیق مما تفردت بہ واللّٰہ علیم حکیم

تفسیر ایات کریمہ وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین کے تفسیر میں قال اللّٰہ تعالیٰ وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین ٭ ارک
میں سے ہے رحمۃ مفعول لہ ہے یا حال ای ذا رحمۃ قال علیہ السلام انما انا رحمۃ مہداۃ پہلی صورت میں
معنی ثابت کے ہیں خلق پر ہماری بڑی مہربانی ہے جو تمہیں پیغمبر کیا اور اون کی ہدایت اور
رہنمائی کے لیے بھیجا اور دوسری تقدیر پر یہ معنے ہیں اے محمد نہیں بھیجا ہمنے تمہیں مگر مہربان سارے جہان پر
اور عالم ما سوی اللّٰہ کو کہتے ہیں کہ ہر فرد اوسکا وجود صانع پر علامت اور اوسکی کسی خاص اسم
وصفت کا مظہر ہے گویا اس مضمون کی طرف اشارہ ہے کہ جو شئے ہماری کسی اسم وصفت کی مظہر ہے
وہ تمہاری رحمت سے بھی بہرہ ور ہے الغرض عالم امکان میں کوئی چیز ایسی نہیں کہ آپکی رحمت سے
مستفیض نہو کمالات موجودات کے وجود پر متفرع ہیں اور وجود عالم کا آپکے طفیل سے ہے
اگر آپ نہوتے عالم نہوتا لولاک لما خلقت الدنیا اور انبیا کے حق میں ارشاد ہوتا ہے وما ارسلنا من
رسول الا بلسان قومہ نہیں بھیجا ہمنے کوئی رسول مگر ساتھ زبان اوسکی قوم کے تا وہ لوگ بہ آسانی اوسکی
بات سمجھیں اور اوس سے فایدہ حاصل کریں اور محمد صلی اللّٰہ علیہ وسلم سے فرماتا ہے وما ارسلناک
الا رحمۃ للعالمین نہ بھیجا ہمنے تمکو مگر رحمت سارے جہان کے لیے کہ تمام عالم تمہاری ذات پاک سے
فایدہ اوٹھاوے اگر روز آپنے جبرئیل امین سے پوچھا خدا تعالیٰ نے مجھے رحمۃ للعالمین کیا تمہیں بھی

رحمت سے کیا فائدہ حاصل ہوا عرض کیا یا رسول اللہ مین اپنے انجام سے ڈرتا تھا جب آپ پر قران
اوترا اور پروردگار نے اوسمین میری تعریف کی ذی قوۃ عند ذی العرش مکین مطاع ثم امین تو خوف
میرا زائل ہوا اور اپنی حسن عاقبت پر مجھے اطمینان حاصل ہوا پیغمبرون کو آپکی ذات پاک سے یہ فائدہ
ہوا کہ آپ اور آپکے پیرو اون کی تصدیق کرتے ہین اور قیامت کے روز اونکی گواہی دینگے
اور اونکی تصدیق اور دشمنون کی تکذیب کرینگے اور فرشتون کو یہ فائدہ ہوا کہ آپ پر درود بھیجتے
ہین اور بسبب اوسکی رحمت الٰہی کے مورد ہوتے ہین آپ فرماتے ہین جو مجھپر ایکبار درود بھیجتا ہے
خدا تعالیٰ اوسپر دس بار اپنی رحمت نازل فرماتا ہے اور ارواح کو یہ فائدہ حاصل ہوا کہ آپ نے
اوس عالم مین اون کو ہدایت فرمائی اور راہ معرفت دکھائی پس دین فطری ہر شخص کا اسلام ہے
بعض اوسپر قائم رہتے ہین اور بعض تقلید آبا یا بسبب انہماک فی الدنیا کے کفر و شرک مین مبتلا ہو جاتے
ہین اوسوقت پھر شریعت ہدایت کرتی ہے جو قبول کرتا ہے نجات پاتا ہے اور جو نہین مانتا
اپنے پاؤن سے دوزخ مین جاتا ہے اور زمین کو آپکے وجود باجود سے یہ فائدہ ہوا کہ کفر و شرک
سے پاک ہوئی اور نور ایمان کا چار طرف اوسکے پھیل گیا جہان بتخانے تھے مسجدین بنگئین جگہہ
ناقوس بجتے تھے اذانین ہونے لگین خدا کا نام اوسپر ہر جگہہ پکارا جاتا ہے نماز روزہ اور ریاضت
و عبادت کا ہر طرف چرچا ہے ؎ آنجا کہ بود نعرۂ فریاد و شرکان ٭ اکنون خروش نعرۂ اللہ اکبرست
منافقون کے حق مین رحمت آپکی یہ ہے کہ آپکا کلمہ پڑھکر جان و مال اپنا بچا لیتے ہین اور قتل و غارت
سے محفوظ رہتے ہین اور کافرون کے حق مین رحمت آپکی یہ ہے کہ بسبب آپکے استیصال سے محفوظ
ہے اگلے پیغمبرون کے وقت مین جو لوگ کفر و شرک کرتے فوراً ہلاک ہو جاتے نوح علیہ السلام
کی قوم طوفان مین غرق ہوئی اور عاد کو ہوا اوڑا لے گئی ثمود اور اصحاب مدین پر جبریل علیہ السلام
نے ایک چیخ ماری کہ سب مر گئے اور اصحاب رس زمین مین دہس گئے قوم لوط علیہ السلام کو جبریل
علیہ السلام نے اپنے پرون پر اوٹھا کر آسمان کے نزدیک کیا اور وہان سے اولٹ دیا فرعون
کو دریائے نیل مین ڈبو دیا اور قارون زمین مین دہس گیا بنی اسرائیل مین ایک قوم بندر اور
بعض انبیا علیہم السلام کی امت سے ایک جماعت سور ہوگئے شداد کڑک سے ہلاک ہوا اور ابرہہ
کا لشکر ایک قسم کے پرندون نے ہلاک کیا آپکی وقت کے کافر طرح طرح کی سرکشی کرتے ہین مگر حکم

ہوتا ہے ماکان اللّٰہ لیعذبہم وانت فیہم اللّٰہ اونپر عذاب نہ کریگا جب تک اپکی رحمت عام ہو
اون مین ہے اور آنحضرت اکثر اون مخالفین مین گذر تا ہیکہ اپکی شریعت مین جہاد فرض ہے
اور قتل وغارت قہر وغضب سے ناشی ہوتا ہے نہ رحمت وشفقت سے جواب اوسکا یہ ہے کہ وہ جناب
روز بعثت سے وقت وفات تک خلق کی ہدایت ورہنمائی اور نصیحت وخیرخواہی مین مشغول رہے
یہی چاہتے جسطرح ہو سکے لطف ونرمی یا جبر وشدت سے خلق کو راہ پر لاوین اور دوزخ سے بچا کے
دیکر بہشت مین پہونچاوین جہاد سے یہ غرض نتہی کہ ملک ومال ہاتھہ آئے یا کافرون سے اونکی ایذا رسانی
واضرار کا بدلا لیا جاوے بلکہ یہ مطلب تہا کسیطرح خلق خدا عذاب دوزخ اور اوس عالم کی
مصیبتون سے نجات پائے عجب اللّٰہ من قوم یقادون الی الجنۃ بالسلاسل آپ فرماتے ہین تم پروانہ
کے مانند آگ پر گرے پڑتے ہو اور مین تمہارا کمربند پکڑے روک رہا ہون وقاتلوہم حتی لا تکون
فتنۃ ویکون الدین کلہ للّٰہ اسیواسطے کہتے ہین دوزخکو پیدا کرنا بہی رحمت ہے کہ خلق اگر بہشت
کی لالچ مین نہ آئیگی اوس سے ڈر کر گناہ چھوڑ دیگی باپ جب اپنے بیٹے کو بیجا کام مین
مصروف دیکہتا ہے طرح طرح سے تنبیہ کرتا ہے اور اوستاد شفیق مار مار کر شاگردون کو پڑہاتا
لکہاتا ہے تنبیہ باپ اور اوستاد کے بیٹے یا شاگرد کے حق مین عین رحمت ہے نہ دشمنی وعداوت
مگر باپ اور اوستاد جب اپنے بیٹے یا شاگرد کو نصیحت کرتا ہے اور وہ اوس نصیحت کو عداوت
جانتا ہے اور احسان کے عوض اوسکی دشمنی اور ایذا پر کمر باندہتا ہے تو اوسوقت وہ ناصح مشفق
اوس محسن کش احمق کی شکل سے بیزار ہو جاتا ہے اور اوسکی نصیحت اور خیرخواہی سے دست بردار
رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم رات دن اونکو نصیحت کرتے اور جسقدر آپ مہربانی فرماتے وہ اور
زیادہ بیزار ہوتے ہر وقت مذمت اور عداوت اور ایذا اور جنگ وجدال کے ساتھہ پیش آتے
لیکن آپ اونکی نالائق باتون اور ایذا رسانی اور تمرد وسرکشی پر اصلا التفات نفرماتے اور اونکی بھلائی اور نجات
ہی چاہتے ایکبار صحابہ نے گذارش کیا یا رسول اللّٰہ دعا کیجیے خدا مشرکونکو غارت کرے فرمایا مین لعنت کرنیوالا نہین بھیجا گیا
بلکہ مین سبب رحمت بھیجا گیا ایکدن عرض کیا یا رسول اللّٰہ ثقیف کے تیرون نے ہمکو جلا دیا اونپر دعا کیجیے کہا خدایا ثقیف کو ہدایت فرما
طفیل بن عمرو دوسی نے اپنی قوم کی شکایت کی اور اونکے حق مین بددعا چاہی فرمایا اللہم اہد
دوسا وأت بہم خدایا دوس کو ہدایت فرما اور اونکو یہان لا آنجنگ جا مین کافرون نے آپکے چچا

امیر حمزہ کو شہید کیا اور دندان مبارک سنگ ستم سے توڑا آپ خون چہرۂ مقدس سے پاک
کرتے اور کہتے اللھم اہد قومی فانھم لایعلمون خدایا میری قوم کو ہدایت فرما کہ وہ جانتے نہیں جب آپ
طائف کو تشریف لے گئے وہاں کے لوگوں کو نصیحت کی مگر انہوں نے ہرگز نہ مانا اور اپنے غلاموں
اور نوجوانوں سے اسقدر پتھر پھکوائے کہ پاؤں آپ کے خون سے رنگین ہو گئے جبرئیل آپ کی
خدمت میں آئے اور عرض کیا اے محمد خدا تعالے نے تمہاری قوم کا کلام سنا اور ان کا ظلم
و ستم دیکھا فرشتہ پہاڑوں کا تمہاری خدمت میں بھیجا ہے جو چاہیے اسے حکم دیجیے پھر اس فرشتے
نے آپکو سلام کیا اور کہا اے محمد خدا تعالے نے مجھے آپکا فرمان بردار کیا ہے اگر آپ حکم دیں تو
دونوں پہاڑ مکہ کے اوٹھا کر انکے سر پر ماروں کہ یہ سب ہلاک ہو جائیں فرمایا میں نہیں چاہتا کہ یہ لوگ
ہلاک ہوں بلکہ امیدوار ہوں خدا تعالے انکی نسل سے ایسے لوگ پیدا کرے جو اسکی وحدانیت
کا اقرار کریں اور بندگی بجا لائیں بشارت اے امت محمد تمکو بشارت ہو کہ تمہارے مولی اور
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم دشمنوں کا ہلاک ہونا گوارا نہیں کرتے تمہارا دوزخ میں جانا اور ہلاک
حقیقی میں مبتلا ہونا کب گوارا فرمائیں گے سچ ہے دوستان را کجا کنی محروم تو کہ با دشمنان نظر داری
اور احسانات آپکے خاص اس امت پر کہ حصر اور شمار سے زیادہ ہیں دو قسم ہیں اول مخصوص
بعض افراد جیسے قتادہ کی بہی ہوئی آنکھ اور ابو رافع کی ٹوٹی پاؤں آپکے ہاتھ کی برکت سے اچھا ہو گیا
اور عبدالرحمن بن عوف کے مال اور انس بن مالک کے مال و عیال میں برکت ہوئی اور ابوبکر
کو سانپ نے کاٹا آپنے لعاب دہن لگا دیا زہر نے اثر نہ کیا اور جابر کا سب قرض تھوڑے سے
خرموں سے ادا کر دیا دوسری قسم تمام افراد امت کو شامل ہے کہ پروردگار عالم نے بطفیل آپکی اس
امت کو روز ازل بہترین امم لکھ دیا اور اوسکا مرتبہ سب امتوں سے زیادہ کیا ہزاروں انکی مشقتیں
اور نعمتیں آپکی سبب سے پائیں اور دوزخ سے بوسیلہ انکے رہائی پائی اجماع ہمارا حجت
ہوا اذان و اقامت و نماز پنج گانہ باین ہیئت اور سورۂ فاتحہ اور آمین اور ماہ رمضان
اور روز جمعہ اور دوام غلبہ اور تیمم اور بہت خوبیاں اور آسانیاں اور کمالات بطفیل آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمارے واسطے خاص ہوئی اور بہت پاک چیزیں جو اگلی امتوں پر حرام تھیں
ہمارے لیے حلال ہوئیں بلکہ عزت ابدی اور نعمت الٰہی ہمپر تمام ہوئی اور ہمارے دین میں کسطرح کی

تنگی نہ ہی قیامت کے دن انشاء اللہ تعالیٰ اعضاء وضو ہماری نورانی ہونگے اور ہم سب امتون سے
اونچے مکان پر بیٹھینگے اور ہماری گواہی سے پیغمبر اپنے منکرون اور دشمنون پر غالب آئینگے
اور صدقہ اور خیرات کا ثواب بعد مرنے کے اس امت کو پہونچتا ہے اور خطا و نسیان و اکراہ پر اسکے
سوا خدا ہ نہیں اور قحط عام و خسف و مسخ سے محفوظ و مامون ہین اور سوا انکے ہزارون خوبیان
اور بزرگیان اس امت کو آپکے طفیل عنایت ہوئین کہ اگلی امتون نے کسیکو نہ ملین اور سب سے
بڑی دولت جو عنایت ہوئی آپکی شفاعت ہے اس سے زیادہ مہربانی و عنایت کیا ہوگی کہ آپ وقت
ولادت سے روز وفات تک ہم گنہگارون کی شفاعت اور غمخواری مین مشغول رہے ہم آرام سے
سوتے ہین اور آپ ہماری بخشش کے لیے رات کو جاگتے ہم عیش وعشرت مین مشغول ہین اور وہ
جناب ہماری فکر مین گریان و ملول رہتے اور اب بھی ہماری خیرخواہی مین مصروف ہین ہمارے
اعمال جناب کی حضور پیش کیے جاتے ہین نیکیون پر شکر کرتے ہین اور گناہ بخشواتے ہین
آپ فرماتے ہین حیاتی خیر لکم و مماتی خیر لکم میرا جینا اور مرنا تمہارے لیے بہتر ہے قیامت کے دن عمامہ
سر مبارک سے اتارینگے اور بکمال عجز و نیاز جناب باری مین عرض کرینگے رب امتی امتی اللہ عزوجل
فرماتا ہے لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمؤمنین رءوف رحیم بیشک آیا تمہارے
پاس رسول تم ہین سے بھاری ہے اسپر تمہارا مشقت مین پڑنا گران ہے تمہاری بھلائی پر حریص ہے مسلمانون پر مہربان
ہے مہربان جب وہ رحمت عالم پیدا ہوئے سر زمین پر گر کر سجدہ کیا اور امتی فرمایا کہتے ہین جسوقت
آپکو قبر مبارک مین اتارا ہونٹون کو جنبش تھی فضل یا قثم بن عباس نے لبہائے مبارک سے کان
لگا کر سنا آہستہ آہستہ فرماتے تھے رب امتی امتی شب معراج جب مرتبہ قاب قوسین او ادنیٰ
سے مشرف ہوئے اسوقت بھی ہمکو دعاء و سلام کے ساتھ یاد فرمایا السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین
روایت ہے کہ جب حضرت علیؓ نے صدیق اکبرؓ کو قبر مین اتارا بے اختیار رو دیا لوگون نے سبب
پوچھا فرمایا مین نے وہ دیکھا جو تمکو نظر نہ آیا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ ابو بکر
کی قبر پر کھڑے ہین اور فرماتے ہین الٰہی میری امت کے بوڑھون کو طفیل ابو بکر کے بخشدے کہتے ہین
ایکبار حکم آیا کہ امت کی بخشش تمہارے رات کے جاگنے پر موقوف ہے یعنے اگر آدھی امت کی بخشش
چاہتے ہو آدھی رات اور جو تہائی کی تو تہائی اور تہائی کی تو تہائی اور ساری امت کی بخشش

منظور ہے تو ساری رات جاگو آپنے تمام رات جاگنا اور نماز مین کھڑا رہنا اختیار کیا یہانتک
کہ پاے مبارک پر ورم آگیا انس بن مالک کہتے ہین مین نے آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ قیامت کے
دن آپ میری شفاعت کرین فرمایا مین کرنے والا ہون عرض کیا اوسدن آپکو کہان ڈہونڈون
فرمایا صراط پر عرض کیا وہان نہ پاؤن تو کہان تلاش کرون فرمایا میزان کے پاس عرض کیا
وہان بھی نپاؤن تو کہان ڈہونڈہون فرمایا حوض کوثر پر کہ ان تین جگہہ سے کہین نہ جاؤن گا۔
توجیہ تخصیص ان مواقع کی شاید اس نظر سے ہے کہ امت کو ان جگہون پر دستگیری کی زیادہ
حاجت ہوگی صراط پر اسلیے کھڑے ہونگے کہ امت کی اوس جگہہ دستگیری کرکے دوزخ سے
بچائین حوض کوثر پر اسلیے کھڑے ہونگے کہ امت کے پیاسون کو پانی پلائین اور میزان پر اسواسطے
کہ امت کے اعمال اپنے روبرو تلوائین گے اگر کسی کی برائیان غالب ہون شفاعت کرکے بخشوائین
مرفوعًا روایت ہے قیامت کے دن سب پیغمبر اپنے منبرون پر بیٹھے ہونگے مین خدا کے حضور
کھڑا ہون گا حکم ہوگا کیا چاہتا ہے عرض کرونگا حساب امت کا جلد کرے پھر حساب امت کا ہوگا
بعض خدا کی رحمت اور بعض میری شفاعت سے بہشت مین جائین گے اور مین شفاعت کرتا ہونگا
یہانتک کہ مجکو چٹھی اونکی رہائی کی عنایت ہوگی جنکے حق مین دوزخ کا حکم ہوچکا یہانتک کہ داروغہ
دوزخ کا کہے گا اے محمد تیغ غضب پروردگار کا اپنی امت مین اصلا نہ چھوڑا ۵ ہر کرا چون تو
پیشوا باشد ۰۰ ناامید از خدا چرا باشد ۰۰ چون نشان شفاعت کبری + یافت با نام نامیت طغری
امتان با گناہ گار ترا ۰۰ بود انبہ امیدوار ترا ۰۰ بزار طبرانی ابونعیم مرفوعًا روایت کرتے ہین مین
اپنی امت کی شفاعت کرون گا یہانتک کہ میرا رب پکارے گا اے محمد تو راضی ہوا مین کہون گا
اے رب مین راضی ہوا اور آپ فرماتے ہین میرے بعد میری امت پر آپس کی خونریزی اور اگلی
امتون کے آفات سے جو کچھ آنے والا تہا مجھے دکہایا گیا مین نے خدا سے سوال کیا قیامت کو لوگون کی
شفاعت کی اجازت دے اللہ تعالے نے قبول فرمایا ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہین ایکرات حضرت

رات بھر کھڑے اور اس آیۃ کو پڑہتے رہے ان تعذبہم فانہم عبادک وان تغفر لہم فانک انت العزیز الحکیم
اگر تو اونپر عذاب کرے تو وہ تیرے بندے ہین اور جو تو اونکو بخشدے تو بیشک تو غالب ہے
حکمت والا صحیح مسلم مین ہے ایکروز آپ نے یہ قول ابراہیم علیہ السلام کا رب انہن اضللن کثیرا من الناس

تبعنی فانہ منی ومن عصانی فانک غفور رحیم خدایا اونہوں نے بہت لوگوں کو بہکا دیا پس جسنے میری
پیروی کی وہ میرے ساتھ ہے اور جسنے میری نافرمانی کی تو بیشک تو بخشنے والا ہے رحم کرنے والا اور
یہ قول عیسی علیہ السلام کا پڑھا ان تعذبہم فانہم عبادک الآیہ پھر کہا اللہم امتی امتی اور رونے لگے
خطاب آیا سنرضیک فی امتک ولا نسوءک بیشک ہم تجھے تیری امت کے معاملے میں راضی کردینگے
اور غمگین نہ کرینگے دیلمی نے روایت کیا آپنے بعد نزول اس آیت کے ولسوف یعطیک ربک
فترضی بیشک تجھے تیرا رب اسقدر دیگا کہ تو اوس سے راضی ہو جائیگا فرمایا میں ہرگز راضی نہونگا
جبتک ایک ایک امتی بہشت میں داخل نہ کروں کا نقل ہے امام محمد باقر مسجد کوفہ میں وعظ کہتے
تھے اثناے بیان میں فرمایا اے کوفیو تم کہتے ہو یہ آیت زیادہ رحمت کی ہے قل یا عبادی الذین
اسرفوا علی انفسہم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا انہ ہو الغفور الرحیم کہدو اے میرے
گنہگار بندو اللہ کی رحمت سے ناامید مت ہو بیشک خدا سب گناہ بخشدیتا ہے بیشک وہ بخشنے والا
رحم کرنیوالا ہے اور ہم اہلبیت کے نزدیک یہ آیت زیادہ رحمت کی ہے ولسوف یعطیک ربک فترضی
بیشک تجھے تیرا رب اسقدر دیگا کہ تو راضی ہو جائیگا اس آیت میں حضرت سے راضی کرنے کا
وعدہ فرمایا ہے اور آپ راضی نہوینگے جبتک سب امت نہ بخشوالیں ہدایۃ العزیز بمقام
محبت اس قسم کی باتوں کی گنجائش رکہتا ہے علاوہ برین وہ جناب مامور بشفاعت ہیں اور اصرار
بندہ مامور کا مولی کے امر پر نہایت انقیاد اور کمال فرمان برداری پر دلالت کرتا ہے اگر بادشاہ
کسی خاص مقرب کو حکم دے کہ ہماری حضور میں گنہگاروں کی شفاعت کیا کرے اور وہ مقرب
اس کام میں اصرار کرے اور انکے بخشوانے کے لیے الحاح وزاری کرتا رہے عقل سلیم
کے نزدیک یہ فعل اوسکا طریقہ رضا وتسلیم کے خلاف نہیں بلکہ عین تعمیل حکم ہے بعض علما اس مطلب
کو نہ پہونچے ظاہر پر نظر کرکے اس لفظ سے منکر ہوگئے حالانکہ خداے کریم ابراہیم علیہ السلام کی نسبت
فرماتا ہے یجادلنا فی قوم لوط ہم سے جھگڑنے لگا قوم لوط کے حق میں دیکھو مجادلہ نہ راضی ہونے سے
کہیں زیادہ ہے اللہ تعالے نے ہم گنہگاروں کا ہاتھ آپکے ہاتھ میں دیا اور ہماری بخشش آپکی شفاعت
پر موقوف کی آپ ہماری شفاعت میں کسطرح اصرار نہ کریں اللہ تعالے فرماتا ہے ولو انہم
اذ ظلموا انفسہم جاؤک فاستغفروا اللہ واستغفر لہم الرسول لوجدوا اللہ توابا رحیما یعنے اگر وہ جب اپنے

جانون پر ظلم کرکے تیرے پاس آئین پھر خدا سے بخشش چاہین اور بخشش چاہی اونکے لیے رسول
تو بیشک اللہ کو پاوین توبہ قبول کرنے والا مہربان پائین تنبیہ اس آیت سے تین مطلب بنہایت تفصیل ثابت
ہوئے اول وعدہ قبول شفاعت کہ لوگ اونکی بخشش چاہیگا تو ہم اونہین بخشدینگے دوم توسل
مقبولان خدا سے موجب حصول مدعا ہے جو بات اونکے وسیلے اور واسطے سے حاصل ہوتی ہے بلا وسیلے
نہین ہو سکتی چنانچہ لفظ جاؤک اس مضمون کی طرف صاف اشارہ کرتا ہے کہ حضرت کی خدمت مین
حاضر ہونا مغفرت مین اثر تمام رکھتا ہے **حکایت** تفسیر مدارک مین نقل کیا بعد دفن آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے ایک بادیہ نشین آیا اور قبر مبارک پر گرکر خاک پاک اوسکی اپنے سر پر ڈالی اور کہا یا رسول اللہ
آپنے فرمایا تو ہمنے سنا اور جو آپ پر اوتارا گیا اوسمین یہ آیت ہے ولو انہم اذ ظلموا انفسہم جاؤک الآیۃ
مین نے اپنے جان پر ظلم کیا اور آپکے پاس حاضر ہوا اور خدا سے اپنے گناہ کی مغفرت چاہتا ہون آپ
میرے رب سے میری بخشش چاہین قبر مبارک سے ندا آئی قد غفر لک تو بخشا گیا **حکایت** محمد بن
حرب ہلالی سے منقول ہے مین قبر مبارک کے قریب بیٹھا تھا ایک بادیہ نشین آیا جب زیارت سے
فارغ ہو کہا اے خیر الرسل خدا تعالی نے تمپر سچی کتاب نازل کی اور اوسمین فرمایا ولو انہم
اذ ظلموا انفسہم جاؤک الآیۃ مین اپنے گناہون سے استغفار کرتا آپکی خدمت مین حاضر ہوا اور آپکی
شفاعت چاہتا ہون راوی کہتا ہے بعد اس واقعہ کے مین نے حضرت کو خواب مین دیکھا کہ فرماتے
ہین اوس بادیہ نشین سے ملاقات کر اور بشارت دی کہ حق تعالے نے میری شفاعت سے گناہ
اوسکے بخشدیے **حکایت** منقول ہے ایک بادیہ نشین نے قبر شریف کے قریب کھڑے ہو کر
کہا خدایا تو نے ہمین بندون کی آزاد کرنے کا حکم دیا یہ تیرا حبیب ہے اور مین تیرا بندہ اپنے حبیب کی
قبر پر مجھے دوزخ سے آزاد فرما ہاتف نے آواز دی اے شخص تو صرف اپنی آزادی چاہتا ہے سب
خلق کی کیون نہ چاہی جا ہمنے تجھے آزاد کیا ؏ ان الملوک اذا شابت عبیدہم ؛ فی رقہم اعتقوہم
عتق ابرار ؛ وانت یا سیدی اولی بذا کرما ؛ قد شبت فی الرق فاعتقنی من النار ؛ **حکایت**
کہتے ہین حاتم اصم جب روضہ مقدسہ پر پہونچے کہا الہی ہم زیارت پیغمبر سے مشرف ہوئے اس
مقام شریف سے ہمین محروم مت پھیر ندا آئی ہمنے تجھے زیارت قبر حبیب کی اجازت بدون قبول کیے
نہ دی لیکن ہمنے پہلے تجھے قبول کر لیا جب اس دولت سے مشرف کیا پھر جا اور جو زائر تیرے ساتھ مین

کرتم سب بخشے گئے حکایت منصور دوانقی جب حضرت کی زیارت سے مشرف ہوا امام مالک رح
سے پوچھا دعا کے وقت قبلہ کی طرف منہ کرون یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف فرمایا اپنا
منہ حضرت سے کیون پھیرتا ہے وہ تیرا اور تیرے باپ آدم علیہ السلام کا خدا کی جناب مین وسیلہ
ہین اونکی طرف منہ کرکے درخواست شفاعت کی کر وہ تیری شفاعت جناب الہی مین کرینگے
اور یہ آیت پڑہی ولو انہم اذ ظلموا انفسہم جاؤک الآیۃ سوم یہ آیت پروردگار کی کمال عنایت پر
دلالت کرتی ہے کہ ہمین ایسے مہربان پیغمبر کی امتین کیا پہر ہماری محبت اور ہماری مغفرت کی خواہش
اونکے دل مین پیدا کی پہر اون سے وعدہ کیا اگر تم گنہگاران امت کے لیے استغفار کروگے تو
مین اونکی توبہ قبول کرونگا اور اونپر رحم فرماؤنگا چنانچہ وہ جناب بمقتضای اوس محبت کے
ہمارے لیے ہر روز ستر بار استغفار کرتے اور خدا کی رحمت سے امید واثق ہے کہ استغفار آپکی
ہمارے حق مین قبول فرمائے اور ہمارے گناہ بخشے کہ کریم جس سے وعدہ کرتا ہے وفا فرماتا ہے
دلنعم ماقیل سے اللہ کریم ست و رسول او کریم ٭ صد شکر کہ ہستیم میان دو کریم ٭ اکبر وزسرور عالم
صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب باری مین عرض کیا الہی میری امت کا حساب میرے تعلق کر کہ سوا میرے
اونکے گناہون سے کوئی خبردار نہو حکم آیا اے محمد وہ تیری امت اور میرے بندے ہین مین تجھسے
زیادہ مہربان ہون مین اونکا حساب اور کسے تعلق نکرونگا تاکہ تو بہی اونکے گناہون سے خبردار نہو
سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین قیامت کو منادی ندا کریگا اے امت محمد مین نے اپنا
حق تمین معاف کیا تم اپنے حق ایک دوسرے کو معاف کرو اور بہشت کو چلے جاؤ الغرض اگرچہ گناہ حد
سے بڑہ گئے مگر فتوای لاتقنطوا من رحمۃ اللہ سب گنہگارون کے واسطے کافی ووافی ہے اور لاتایئسوا
من روح اللہ سب مفلسون کے لیے دستاویز کامل بخشنے والا موجود ہے پہر ہراس کس بات
کا ہے اگر تو خرابات ہو امین قید ہے ملائکہ معصومین مصلائے قدس پر بیٹھے تیرے حق مین استغفار
کرتے ہین ویستغفرون لمن فی الارض اور جو تو لوث معصیت سے آلودہ ہے دریای کرم تیرے
پاک کرنے کے لیے بہہ رہے ہین اتن لطف و کرم کو دیکہہ کہ تو ظلم کرتا ہے اودہر سے فضل ہوتا ہے ان
ربک لذو مغفرۃ للناس علی ظلمہم ایکبار عتاب کرتے ہین تو ستر مرتبہ مہربانی فرماتے ہین اور جو
ایکبات خوف کی سناتے ہین تو کس طرح تیرے دل مجروح پر مرہم تشفی کا رکھتے ہین کبہی کہتے ہین

نبی عبادی انی انا الغفور الرحیم میرے بندون کو خبر دے کہ مین ہی بیشک بخشنے والا مہربان ہون وہ
کبھی فرماتے ہین ان اللہ یغفر الذنوب جمیعاً بیشک اللہ سب گناہ بخشدیتا ہے کبھی ارشاد ہوتا ہے
کتب ربکم علی نفسہ الرحمۃ تمہارے پروردگار نے رحمت اپنی پر مقرر کی اور کبھی کہتے ہین رحمتی وسعت
کل شیٔ میری رحمت ہر چیز کو عام ہوی ایکبار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم جانو جو مین
جانتا ہون تو بہت روؤ اور تھوڑا ہنسو اور روتے اور ماتم کرتے جنگل کو نکلجاؤ حکم آیا میرے بندونکو
میری رحمت سے کیون نا امید کرتا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین خدا کی رحمت سو حصے ہے
ایک حصہ دنیا مین اور ننانوے آخرت مین اے عزیز اوسدن کوئی ہلاک نہوگا مگر جو ازل مین ہلاک ہوا
اوس روز خدا اپنے بندون پر اسقدر رحمت کریگا کہ شیطان بھی بار بار گردن اوٹھا کر دیکھیگا
شاید آج مجھے بھی بخشدینگے اور میرے گناہون سے بھی درگذر فرماینگے ایک اعرابی نے
حضرت سے عرض کیا قیامت کے دن حساب بندون کا کون لیگا فرمایا خدا تعالی اعرابی یہ سنکر
ہنسا اور کہنے لگا خدا تعالے کریم ہے اور کریم جب قدرت پاتا ہے معاف فرماتا ہے اور جب حساب
کرتا ہے سختی نہین کرتا آپنے فرمایا اعرابی فقیہ ہے سچ کہتا ہے خدا سے زیادہ کوئی کریم نہین کسی
لڑائی مین ایک لڑکا قید آیا وہ دہوپ مین کھڑا تھا ماں اوسکی خیمہ سے دوڑی اور گود مین اوٹھا کر
چھاتی سے لگا لیا صحابہ یہ حال دیکھکر بیچین ہوئے آپنے فرمایا خدا تعالی تم پر اس سے بھی زیادہ مہربان
ہے یہ بات سنکر ایسے خوش ہوئے کہ کبھی نہوئے تھے اے عزیز انصاف کر ایسے مالک مہربان کی نافرمانی
کرنا اور اوسکا حکم بجا نہ لانا کیسی سخت بے حیائی ہے اگر اس احسان فراموشی پر اوسنے نظر فرمائی یقین
جان تیرا ٹھکانا کہین نہوگا جسطرح رحم وکرم اوسکا بے انتہا ہے قہر وغضب بھی اوسکا نہایت
نہین رکھتا فرشتے مقرب اور پیغمبر اولو العزم اوسکے خوف سے تھراتے ہین اور بڑے بڑے عارف
وعالم اوسکے قہر سے بید کی طرح کانپتے ہین آدم علیہ السلام ایک خطا پر تین سو برس روئے عمر بھر
شرم سے آسمان کی طرف منہ نہ کیا اگر تمام عالم کے آنسو جمع کیے جائین آدم علیہ السلام کے آنسو زیادہ
نکلین حضرت داؤد پیغمبر ہمیشہ آدھی رات عبادت کرتے اور آدھی رات سوتے جب سے خطا مین مبتلا
ہوئے سونا بالکل موقوف کیا جب کھانا کھاتے اسقدر روتے کہ آنسو کھانے مین مل جاتے روتے روتے
آنکھون مین ناسور ہوگئے اور آنسوؤن کے بہنے سے رخسارون مین غار پڑگئے جب روز وعدہ کا

اتا منادی ندا کرتا آج داؤد اپنے حال پر رونے جاتے ہین جسے نوحہ اونکا سننا ہو جنگل کو جاوے
آدمی بستیون سے اور پرند گہونسلون سے اور وحشی جنگلون سے اور ہوام و دد پہاڑون سے
آتے آپ اول اپنے مالک کی ثنا کرتے پہر بہشت و دوزخ کا ذکر فرماتے اور اپنی خطا پر اسقدر
روتے کہ لوگ اونکے رونے پر خوف خدا اور خوف دوزخ سے روتے روتے مرجاتے ایکدن
تیس ہزار آدمی مرگئے اور دو لونڈیان آپکو پکڑی رہتین کہ اعضا بدن کے خوف خدا سے ٹکڑے نہوجائین
یحیی بن زکریا علیہما السلام جنگل مین جاکر رویا کرتے اکثر حضرت زکریا آپکے پیچھے گئے دیکھا کہ پیاس
سے بے تاب ہین اور نہر اردن مین پاؤن ڈالے کہہ رہے ہین الہی قسم تیری عزت کی جبتک تو
مجھے میرا ٹھکانا نہ بتلادے گا پانی نہ پیون گا اور اسقدر روتے کہ منہہ کا گوشت گلکر گرا حضرت
ابراہیم علیہ السلام خدا کے خوف سے شب و روز کانپا اور رویا کرتے جب نماز کو کہڑے ہوتے جوش
دل کی آواز ایک میل تک جاتی اکثر وہ جبریل علیہ السلام پیام لائے خدا تعالے فرماتا ہے اے ابراہیم
اسقدر کیون روتا ہے کہین تونے دوست کو دوست سے ڈرتے دیکھا ہے کہا اے جبریل
جسوقت اپنی خطا پر نظر کرتا ہون سب دوستی بہول جاتا ہون صدیق اکبر رضہ نے باوجود اوس قرب
و منزلت کے ایک پرند سے کہا کاش مین تجسا ہوتا اور آدمی نہ پیدا کیا جاتا ابوذر کہتے ہین کاش مین
پیڑ ہوتا کہ کاٹا جاتا عمران بن حصین کہتے ہین کاش مین راکہہ ہوتا کہ آندہی مجہے اوڑا لیجاتی ام المومنین
عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا کہا کرتین کاش میرا دنیا مین نام و نشان نہوتا اور صدیق اکبر رضہ
فرماتے اے لوگو روؤ اور جو رونا نہ آوے بزور رونے پر متوجہ ہو لکہا ہے اکثر آپ نماز مین قرآن
پڑہتے تہے جب اس آیت پر پہونچے ان اللہ اشتری من المومنین انفسہم و اموالہم بان لہم الجنۃ اسقدر
روئے کہ صبح ہوگئی اور آنسو آنکہہ سے جاری تہے کسی نے پوچہا آپ اسقدر کیون روتے ہین فرمایا
بہشت ہمارے جان و مال کی قیمت ہے شاید قیامت کے روز پروردگار تعالے اس جنس ناکارہ
کو کہ جسمین ہزارون عیب اور نقصان ہین بحکم خیار عیب رد فرمائے اور وہ قیمت کامل کہ اس
بیع کی نسبت سے کئی درجہ زاید ہے عنایت نہ کرے کیسا خسارہ ہو سعدی قدس سرہ نہ دانم
چون شود سودا اے بازار جزا ٭ او نقد آمرزش نکوت من جنس عصیان و زلل ٭ عمر بن الخطاب رضہ
کہ مشرف بہ تشریف لو کان بعدی نبی لکان عمر ہین قرآن سنکر اکثر بیہوش ہو جاتے کہ لوگ اونکی

عیادت کو آتے اور روتے روتے اونکے منہ پر دو خط سیاہ پڑ گئے تھے اکثر فرمایا کرتے کاش
میں پیدا نہوتا ایکروز راہ میں جاتے تھے کوئی شخص قرآن پڑھ رہا تھا جب اس آیت پر پہونچا ان عذاب
ربک لواقع بیشک تیرے رب کا عذاب البتہ واقع ہوگا چہرے سے اوترے اور دیوار سے تکیہ لگا کر بیٹھ
بیٹھے رہے لوگ اوٹھا کر لے گئے مہینہ بھر بیمار رہے کسی نے منصور بن مخرمہ کے سامنے یہ آیت پڑھی
یوم نحشر المتقین الی الرحمٰن وفدا ونسوق المجرمین الی جہنم وردا فرمایا میں متقی نہیں مجرم ہوں
ایکبار پھر سنا دی اوسنے پھر پڑھی ایک چیخ ماری اور انتقال فرمایا عطا سلمی نے خوف الٰہی سے چالیس
برس آسمان کی طرف نگاہ نہکی ایکدن نگاہ اوٹھ گئی دہشت سے گر پڑے عطا کہتے ہیں اگر آگ
بھڑکائی جائے اور منادی ندا کرے جو اس آگ میں گر جائے ہمیشہ کو فنا ہو اور حساب و زحمات
سے نجات پائے واللہ مجھے ایسی خوشی ہو کہ آگ میں گرنے سے پہلے شادی مرگ ہو جائے محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم جنکی عصمت سے زمین و آسمان آراستہ ہوا اور خطبہ سلطنت دارین اونکے
نام نامی پر پڑھا گیا خدا کے عدل سے اسقدر ڈرتے کہ اگر ایک ذرہ اونکے درد و غم کا خلق پر چھڑکتا
کسی کے دل میں خوشی کی بوند آتی ہر روز ستر یا سو بار کلاہ خواجگی سر سے اوتارتے اور بہزار عجز و
نیاز سے استغفار کرتے تھے جگر خون می شود زین یاد مارا بانہ استغنائے حق فریاد ما را اے عزیز
تو نے سنا پیغمبروں اور صدیقوں کا خدا کے خوف سے کیا حال تھا تجھے باوجود اس خطاکاری
اور روسیاہی کے کس بات پر اطمینان ہے کہ قہار مطلق کی نافرمانی کرتا ہے اور اوسکے قہر و غضب
سے نہیں ڈرتا عمر تیری چالیس سے زیادہ ہوئی مگر عاقبت کی کچھ فکر نہ کی وقت وہ آیا کہ آبدیدہ سے
وضو کرکے بکمال عجز و زاری اپنے مالک سے عرض کر الٰہی تو غفار ہے اور میں گنہگار گنہگار کا ٹھکانا
تیرے در کے سوا کہاں ہے الٰہی اب یہ روسیاہ تیرے در پر آپڑا محروم مت رکھہ کہ اگر تو اوسے
محروم کرے گا کہیں کا نرہے گا ع الٰہی عبدک العاصی اتاک ۔ مقرا بالذنوب وقد دعاک ۔
فان ترحم فانت لذاک اہل ۔ وان تطرد فمن یرحم سواک ۔ اگرچہ مجھسے بندگی نہوئی مگر تیرا بندہ ہوں
تیری بے نیازی سے خائف اور تیری بندہ نوازی کا شرمندہ ہوں الٰہی اگرچہ طاعت تیری ناقص
ہے مگر اجر کامل عنایت ہو کہ تو کریم ہے اور کریم دیتے وقت نقصان خدمت پر نظر نہیں کرتا الٰہی
میرے گناہوں پر نظر نہ کر اپنے فضل و کرم کو دیکھ کہ اون سے کہیں زیادہ ہے ایک قطرہ تیرے سمندر کا

کرم کا ہزارون دفتر معصیت کے دہو سکتا ہے گناہ من اگر از حد بیرون ست ٭ ہزاران بار زان
فضلت فزون است ٭ اگر باشد دو صد خرمن گناہم ٭ توانی سوختن از برق آہم ٭ اگر باشد
ز عصیان صد کتابم ٭ توانی شستن از چشم پرآبم ٭ الٰہی اگرچہ گناہ میرے حد سے گذر گئے لیکن
تیرے رحم و کرم کے سامنے کچھ حقیقت نہین رکہتے ہے خدایا رحمت دریاے عام ست ٭ وزانجا
قطرۂ مارا تمام ست ٭ اگر آلایش خلق گنہگار ٭ فروشوی از ان دریا بیکبار ٭ نگردد تیرہ آن دریا
زمانی ٭ وزو روشن شود کار جہانی ٭ الٰہی تو فرماتا ہے اے فرزند آدم جبتک تو مجھسے دعا کرے گا
اور بخشش کی امید رکہے گا مین تیرے گناہ بخشتا رہونگا اور جو تیرے گناہ آسمان تک ہوجاوینگے
اور پہر مجھسے بخشش چاہے گا مین بخشدونگا اور مجھے کچھ پرواہ نہین اگر تو زمین کے برابر گناہ کریگا
اور شرک نکریگا مین زمین کے برابر تیرے لیے بخشش کرونگا اور مجھے کچھ پرواہ نہین سو
مینے بہت گناہ کیے اب شرمندہ ہوکر تیرے در پر حاضر ہوا اور تجھسے مغفرت چاہتا اور امید بخشش
رکہتا ہون الٰہی مین نے سنا ہے قیامت کے دن دو شخص دوزخ سے نکالے جاوینگے تو
فرماے گا جو ایذا گذری انکے فعل کا بدلا تہا مین بندون پر ظلم نہین کرتا ان دونون کو پہر دوزخ
مین لے جاؤ ایک جہپٹ کر دوزخ کی طرف چلے گا اور دوسرا ٹہہر کر حکم ہوگا انہین پہیر لاؤ
اور سبب اس شتابی اور توقف کا دریافت کرو پہلا کہے گا خدایا اسقدر تکلیف و مصیبت نافرمانی
سے اوٹہا چکا تہا اب بہی تعمیل حکم مین تاخیر کرتا دوسرا عرض کرے گا الٰہی مین تجھسے یہ توقع
رکہتا تہا کہ مجھے دوزخ سے نکالکر پہر ڈالے گا حکم ہوگا انہین بہشت مین لیجاؤ جتنے قصور دونون کا
معاف کیا اے میرے رب مین بہی تجھسے یہ امید نہین رکہتا کہ تو باوصف اس فضل و کرم کے مجھسے گناہگار
سوا خدا کرے گا الٰہی مین نے کیمیاے سعادت مین دیکہا ہے کسینے یحیٰی بن اکثم کو خواب مین دیکہا
پوچھا جناب باری نے تیرے کیا کیا کہا حب مین گیا مجھسے فرمایا اے شیخ تونے یہ کام کیا او بہت
کمال ہراس اور خوف مجہپر غالب ہوا عرض کیا مجھسے عبد الرزاق نے معمر سے معمر نے زہری سے اونہون
نے انس سے اونہون نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اونہون نے جبرئیل سے
جبرئیل نے تجھسے خبر دی کہ تو فرماتا ہے انا عند ظن عبدی بی مین بندہ سے وہ کرتا ہون جو کچھ بندہ
تجھسے امید رکہتا ہے اور مین تجھسے امید رحمت و کرامت کے رکہتا تہا نہ یہ کہ مجھے حساب مین سخت

پاؤ گے فرمایا جبریل نے سچ کہا میرے پیغمبر نے سچ کہا انس نے سچ کہا زہری نے سچ کہا معمر نے سچ کہا
عبد الرزاق نے سچ کہا یحیٰی نے سچ کہا میں نے تجھپر رحم کیا یحیٰی کہتے ہیں پھر رحمت و کرامت کا خلعت مجھے عنایت ہوا
اور بہشت کے خادم میرے سامنے کھڑے ہوئے اوسوقت مجھے ایسی خوشی ہوئی کہ کبھی نہوئی تھی سو
اے میرے مولیٰ اے میرے مالک اے میرے پالنے والے مجھے انواع نعمت اور کرامت سے نوازنے والے
اے رحیم اے کریم اس گنہگار روسیاہ بندی نے یہ روایت ایک عالم کی کتاب میں دیکھی اور یہ بات
تیرے رحم و کرم سے کچھ بعید نہیں کہ تو سب چیز پر قدرت رکھتا ہے اور جو چاہے کر سکتا ہے میں بھی
تیرے رحم و کرم کی امید رکھتا ہوں اور جانتا ہوں کہ تو مجھے حساب میں سخت نہ پکڑے گا یحیٰی بن اکثم
کیطرح مجھے خلعت کرامت و رحمت کا عنایت کر اور دوزخ سے محفوظ رکھ بہشت میں داخل فرما
مجھے بھی انکی طرح خوشی حاصل ہو ذلک ہو الفوز الکبیر وانت علی ما تشاء قدیر

چوتھا باب آپکے حسن ظاہری کے بیان میں

قال اللہ تعالیٰ یا ایہا النبی انا ارسلناک
شاہدا و مبشرا و نذیرا و داعیا الی اللہ باذنہ و سراجا منیرا اے نبی ہمنے تجھے بھیجا گواہ اور خوشخبری
دینے والا اور ڈرانیوالا اور خدا کی طرف اوسکے حکم سے بلانے والا اور چراغ چمکتا فائدہ
علمانے اس جگہہ چار وجہ تشبیہ کی بیان فرمائیں اول جسطرح چراغ سے تاریکی دور ہوتی ہے
اور مکان روشن ہو جاتا ہے اسیطرح پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود باجود سے کفر و شرک
کی تاریکی دور ہوئی اور تمام عالم نور ایمان و عرفان سے منور اور روشن ہو گیا دوم جس گھر
میں چراغ ہوتا ہے اوسمیں چور نہیں جاتا اسیطرح جس دل میں حضرت کی محبت کا چراغ روشن
ہے وہ زر متاع ایمان لیجے شیطان اوسپر قابو نہیں پاتا سوم چراغ کا نور خانہ تیرہ کو روشن
کرتا ہے اور آپکی محبت کا نور دل تیرہ کو روشنی بخشتا ہے چہارم جس گھر میں چراغ ہوتا ہے وہاں
بیٹھنے سے جی نہیں گھبراتا اسیطرح جسد لمیں حضرت کی یاد ہے غم و الم اوسکے پاس نہیں آتا اور بعض مفسرین نے سراج منیر
کو آفتاب سے تفسیر کیا ہے اور آیہ تبارک الذی جعل فی السماء بروجا و جعل فیہا سراجا و قمرا منیرا کو اس تفسیر
کی دلیل ٹھیرائی ہے اس تقدیر پر وجہ تشبیہ کی یہ ہے کہ جسطرح سورج کا نور تمام عالم میں محیط ہے اسیطرح
سارا جہان آپکے نور سے منور ہے اور جسطرح خدا تعالیٰ نے ستارونکو مسافرونکی رہنمائی کیواسطے بنایا اور آفتاب کو
اسیا میں وہنی ممتاز فرمایا اسیطرح انبیاء علیہم السلام کو گمراہونکی ہدایت کیواسطے بھیجا اور ہمارے حضرت کو سب انبیاء پر تمام مخلوقات کیواسطے

تمام فضائل اور کمالات مین اوسنے افضل و اکمل کیا والضحیٰ واللیل اذا سجیٰ یعنے اے محمد قسم
تیری روے درخشان کے کہ صبح کے مانند روشن و تابان ہے اور قسم تیرے زلف مشکین کی
کہ رات کی طرح سیاہ ہے ما ودعک ربک وما قلیٰ نہ تجھے تیرے رب نے چھوڑا اور نہ دشمن پکڑا طٰہٰ
ما انزلنا علیک القرآن لتشقیٰ طا کے عدد نو اور ہا کے پانچ ہین نو اور پانچ چودہ ہوتے ہین یعنے
اے چودھوین رات کے چاند ہمنے تجھپر قرآن اسلیے نازل نہین کیا کہ تو مشقت مین پڑے والنجم
اذا ہوی ما ضل صاحبکم وما غویٰ شفا مین امام جعفر صادق رحمۃ سے نقل کرتے ہین نجم سے ذات پاک
اور دل مبارک مراد ہے ملا علی قاری اوسکی شرح مین کہتے ہین آپکا دل بھی نور ہے اور بدن بھی
نور کہ سب انوار اوس سے روشن ہین آپنے دعا کی اللہم اجعلنی نورا اور خدا عز وجل نے اونہین
نور فرمایا تو بدن شریف کے نور ہونے مین کیا شبہہ رہا پس معنی آیۃ کے یہ ہین قسم
محمد صلی اللہ علیہ وسلم یا اونکے دل کی وہ گمراہ نہوے اور نہ بے راہ چلے جو لوگ راہ و رسم
محبت سے واقف ہین لطف اس قسم کا جانتے ہین کہ جسطرح محب اپنے محبوب کی قسم کھاکر اوسے
الزام دفع کرتا ہے یہان بھی وہی قاعدہ ہے گویا ارشاد ہوتا ہے مجھے اپنے پیارے محمد کی قسم
ہے وہ ان باتون سے پاک اور منزہ ہے اور سلمی تفسیر حقائق مین طارق اور نجم ثاقب سے
بھی ذات بابرکات مراد لیتے ہین ملا علی قاری فرماتے ہین اول عام پھر خاص سے تعبیر کرنا تفخیم
شان کیلیے ہے اور اس مضمون کی طرف بھی اشارہ ہو سکتا ہے کہ ہدایت بجمیع اصنافہا
آپکی طرف راجع ہے امام المحدثین محمد بن اسمعیل بخاری اور مسلم بن حجاج نیشاپوری حضرت انس
بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ازہر اللون
یعنے رنگ آپکا کمال روشن تھا کان عرقہ اللؤلؤ گویا آپکا پسینہ موتی ہے اذا مشیٰ تکفأ جب چلتے
پاون قوت سے اوٹھاتے یعنے دلیرون اور اقویا کی طرح ما مسست دیباجا ولا حریرا الین من کف
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا شممت مسکا ولا عنبرۃ اطیب من رائحۃ النبی صلی اللہ علیہ
وسلم مین نے کوئی دیبا و حریر حضرت کی ہتھیلی سے زیادہ نرم نہ چھوا اور نہ کوئی مشک و عنبر آپکی خوشبو
سے زیادہ خوشبودار سونگھا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین رأیت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فی لیلۃ اضحیان مین نے حضرت کو شب ماہ مین دیکھا فجعلت انظر الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم والی القمر وعلیہ حلۃ حمراء فاذا ہو احسن عندی من القمر میں نے شروع کیا کبھی آپکو دیکھتا
اور کبھی چاند کو اور آپ پر سرخ دھاری دار حلہ تھا پس ناگاہ مجھے حضرت چاند سے زیادہ خوبصورت

معلوم ہوتے تھے ابوہریرہ کہتے ہیں ما رأیت شیئاً احسن من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان الشمس
تجری فی وجہہ یعنی میں نے کوئی شے حضرت سے زیادہ خوبصورت نہ دیکھی گویا آفتاب اونکے چہرہ
میں دوڑتا ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہی منقول ہے جب حضرت ہنستے دیوار میں روشن ہو جاتیں
اور آپکے دانتوں کا نور دھوپ کی طرح اوس پر پڑتا بعض صحابہ سے منقول ہے خوشی کیوقت چہرہ
مبارک اسقدر چمکتا کہ دیواروں کا عکس اوسمیں نظر آتا اور ابن عباس فرماتے ہیں اذا تکلم رؤی
کالنور یخرج من بین ثنایاہ جب آپ کلام کرتے یہ معلوم ہوتا گویا نور آپکے اگلے دانتوں سے
نکلتا ہے بعض صحابہ کہتے ہیں اگر تو حضرت کے چہرے کو دیکھتا تو یہ معلوم ہوتا گویا آفتاب طلوع
کرتا ہے ایکبار عائشہ رض نے پوچھا کیا آپ خوبصورت ہیں یا یوسف فرمایا میں ملیح زیادہ ہوں اور
وہ خوب گورے تھے نکتہ نمک کا خاصہ ہے ہر چیز کو اپنے مزے پر لے آتا ہے اور جس کھانے میں
پڑتا ہے اوسے مزہ دار کر دیتا ہے اسلئے حکیم مطلق نے اوس ہادی برحق کو ملیح کیا تاکہ ایک عالم کو
اپنی کیفیت سے متکیف اور مذاق معرفت سے بہرہ مند و مشرف کریں بروایت صحیح ثابت ہوا
حضرت جس سے مصافحہ کرتے خوشبو مشک کی اوسکے ہاتھ سے آتی اور جس بچے کے سر پر ہاتھ پھیرتے
اوسکے سر سے مدت تک خوشبو آتی جس گلی سے گذرتے لوگ خوشبو سے پہچانتے کہ ہمارے حضرت
اسطرف سے تشریف لے گئے ہیں ام سلیم آپکا پسینہ شیشے میں جمع کرتیں اور کپڑوں میں لگاتیں
مشک اور عطر سے زیادہ خوشبو پاتیں ایک عورت کو تھوڑا پسینہ عنایت ہوا جب کپڑوں میں
ملتی تمام گھر مہک جاتا یہانتک کہ لوگ اوسکے گھر کو بیت مطیبہ کہتے اور کئی پشت تک اوسکی
اولاد میں خوشبو باقی رہی جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایکدن حضرت نے اپنا ہاتھ میرے رخسارے
کو لگایا اسطرح کی خوشبو اور سردی محسوس ہوئی گویا ابھی صندوقچہ عطر فروش سے نکالا ہے
وائل بن حجر کہتے ہیں میں نے حضرت سے مصافحہ کرکے اپنا ہاتھ سونگھا مشک سے زیادہ خوشبو
آتی تھی محمد بن سعید بن مطرف نے خواب میں دیکھا کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکے
رخسار پر بوسہ دیا بیدار ہوئے تو تمام گھر مہکا رہتا اور اوس رخسارہ سے آٹھ دن تک مشک کی

خوشبو آتی رہی اور سید قمر الدین اورنگ آبادی خواب میں مصافحہ شریف سے مشرف ہوے
مدت تک مشک کی خوشبو اونکے ہاتہون سے محسوس ہوتی رہی ؎ ز نسیم جانفزایت تن مردہ زندہ
گردد ٭ ز کدام باغی ای گل کہ چنین خوش سرشت بوئیت ٭ سعد بن ابی وقاص سے منقول ہے مین
بیمار تہا حضرت میری عیادت کو تشریف لائے اور اپنا ہاتہہ میری پیشانی پر رکہا پہر میرے منہہ
اور سینہ پر پہیرا اوس دن سے اب تک دست مبارک کی سردی اپنے جگر مین پاتا ہون مستور بن شداد
اپنے باپ سے روایت کرتے ہین مین نے حضرت کے ہاتہہ کو ہاتہہ لگایا تو ابریشم سے زیادہ نرم اور
برف سے زیادہ سرد پایا روایت ہے آپنے قتادہ بن ملحان کے منہہ پر ہاتہہ پہیرا اونکا چہرہ ایسا
روشن ہوگیا کہ ہر چیز کا عکس اوسمین نظر آتا ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہین
آپکا حسن عالم سے نرالا تہا اور رنگ بدن نہایت روشن جو آپکا وصف کرتا چودہوین رات کے
چاند سے تشبیہ دیتا اور پسینہ آپکا چمک اور صفائی مین موتی کے مانند اور خوشبو مین مشک اذفر
سے بہتر تہا کعب بن مالک کہتے ہین جب آپ خوش ہوتے یہ معلوم ہوتا کہ آپکا منہہ ٹکڑا ہے چاند کا
کسی نے براء بن عازب سے پوچہا کیا آپ کا منہہ تلوار کے مانند چمکتا تہا فرمایا نہین بلکہ چاند کے مثل
ابن ابی ہالہ کہتے ہین آپکی گردن مانند چاندی کے صاف تہی علامہ قسطلانی کہتے ہین یہ سب
تشبیہات راویون کی سمجہہ پر واقع ہین ورنہ در حقیقت چاند اور سورج اور آئینہ کو اوس جمال
باکمال سے کچہ نسبت نہین ؎ شہسوارم کہ مہ آئینہ دار حسن اوست ٭ تاج خورشید بلندش
خاک نعل مرکب ست ٭ جمال یوسفی کہ عالم اوسپر شیدا ہے اور نظیر ثانی اوسکا جہان مین ناپیدا
حسن محمدی کا ایک شمہ تصور کیا چاہیے اذا ہو قد اعطی شطر الحسن سے یہ مراد ہے کہ اوس حسن خداداد
کا ایک پرتو عالم پر چمکا اوسمین سے ایک حصہ یوسف علیہ السلام کو ملا باقی تمام جہان مین تقسیم
ہوا ماہ و خورشید و زہرہ و مشتری مین وہی نور درخشان ہے اور زمین و آسمان درخشش
اوسی کے پرتو سے روشن و تابان اوسی کی فیض سے چمن دنیا تازہ و سیراب ہے اور
اوسی کی آب و تاب سے گلشن جنت سرسبز و شاداب پروانہ اوسی کی جہلک شمع مین پاتا ہے
کہ دل و جان سے اوسپر نثار ہے اور مرغ چمن اوسی کا رنگ گل مین دیکہتا ہے کہ فراق گلزار اوسکو
ناگوار ہے جملہ ارواح و اجسام ظل اوس جمال سراسر نور ہے اور تمام انوار ارضی و فلکی عکس اوس نور

سر پا ظہور کے ہین ۔ع۔ اے روضۂ بہشت زکویت حکایتے ۔۔ شرح جمال حور زرویت روایتے
انفاس عیسی از لب لعلت لطیفۂ ۔۔ آب خضر ز نوش دہانت کنایتے ۔۔ ہرچند اوسکا عکس
ہر رنگ مین چمک رہا ہے مگر حقیقت و ماہیت ادراک عقول سے برتر و دور ہے صانع باکمال
نے اوس جمال کو اپنے دیکھنے کے واسطے بنایا اور اپنی محبوبیت کے واسطے پسند فرمایا عقول بشر
کی کیا تاب جو اوسے ادراک کرین اور اوسکی حقیقت و ماہیت دریافت کرسکین شپر آفتاب کو
کب دیکھ سکتا ہے اور سایہ نور کے مقابل کب آسکتا ہے علامۂ قرطبی کہتے ہین آپکا جمال
کسی پر ظاہر نہوا اگر ظاہر ہوتا کوئی شخص دیکھنے کی تاب نہ لاتا اور ثابت ہے کہ جبریل امین خدمت
سید المرسلین مین بصورت دحیہ کلبی آیا کرتے صورت اصلی اونکی کسیکو نظر نہ آئی ایکبار ابن عباس
نے دیکھ لی تھی بسبب شرف صحبت و قرابت حضرت کے اوسوقت محفوظ رہے مگر آخر عمر مین اندھے
ہوگئے اگر حور بہشت کا ایک کنگن دنیا مین ظاہر ہوجائے اوسکی روشنی نور آفتاب کو اسطرح محو کردے جیسے آفتاب کی روشنی ستارونکو
چھپا دیتی ہے پس صورت محمدی کہ ہزار درجے صورت جبریل و جمال حور سے روشن تر اور لطیف تر ہو کسطرح نظر آئی اور اوسے
دیکھنے کی کون تاب لائے ۔ع۔ کیا منہ ہے آئینہ کا تری تاب لا سکے ۔۔ خورشید بیچلے آنکھ تو تجلی اسکی
مگر ہر شخص اوس جمال باکمال کو اپنے حال کے موافق دیکھتا ایکدن صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے
عرض کیا اے ماہ بنی ہاشم دنیا مین کوئی شخص آپ سے زیادہ خوبصورت نہ پیدا ہوا فرمایا تو سچ
کہتا ہے ابوجہل نے کہا مجھسے بدشکل زیادہ کوئی نظر نہین آتا فرمایا تو سچ کہتا ہے صحابہ نے تعجب
سے کہا یا رسول اللہ یہ کیا فرمایا ارشاد ہوا ہر شخص مجھے اپنے ایمان کی موافق دیکھتا ہے یعنے
ابوبکر کی نگاہ مین تمام جہان سے زیادہ خوبصورت اور ابوجہل کو سب سے بدصورت معلوم ہوا سبحان
اللہ وللہ در من قال ۔ع۔ ترا چنانکہ توئی ہر نظر کجا بیند ۔۔ بقدر بینش خود ہر کسے کند ادراک ۔۔ اگر چشم
ظاہر اوسے دیکھ سکتی رویت مین تفاوت ہوتا اور یہ تفاوت اس سبب سے نہین کہ مرئی مین
تغیر یا اوسکے ظہور مین قصور ہے بلکہ درحقیقت دیکھنے والے کا نقصان اور اوسکی نظر مین فتور
ہے ۔ گر نہ بیند بروز شپرہ چشم ۔۔ چشمۂ آفتاب را چہ گناہ ۔۔ اس مقام سے ایک اور دقیقہ بھی حل
ہوتا ہے کہ وہ جمال باکمال خواب مین بھی بقدر ایمان و استعداد خواب دیکھنے والون کے مختلف
احوال پر نظر آتا ہے یہ خواب جھوٹا نہین ہوتا جسنے دیکھا بیشک حضرت کو دیکھا مگر دیکھنے دیکھنے مین

نرہے کما لا یخفی علاوہ برین کوئی محب نہین چاہتا کہ محبوب کا حسن دوسرے پر کما حقہ ظاہر اور جو
ادا میرے ساتھ ہے کوئی اور بہی اوسمین شریک ہو تبتل الیہ تبتیلا یعنے تمام عالم سے انقطاع کلی
کرکے میری طرف ٹوٹ رہ اور کسی سے کام نہ رکہہ انا وانت وماسوی ذلک خلقت لاجلک یعنی ہون
اور تو اور جو کچھ میرے اور تیرے سوا ہے مین نے تیرے لیئے پیدا کیا ہے الغرض ہرچند حقیقت اوس
جمال دلربا کی دریافت نہین ہوسکتی لیکن بحکم ما لا یدرک کلہ لا یترک کلہ بقدر اپنی استعداد کے مدح و
ثنا اوسکی موجب سعادت ہے اگر رعایت ادب اور پاس شریعت ہاتہہ سے نہ دین اور رہا صر نہایت
دشوار ہے ؎ برکفی جام شریعت برکفی سندان عشق ٭ ہر ہوسناکے نداند جام وسندان باختن ٭
آب قلم روزبان تصویر مطلب مین مشغول ہوتا ہے ؎ ان ملت یا ریح الصبا یوما الی ارض الحرم
بلغ سلامی روضۃ فیہا النبی المحترم ٭ من خدہ بدر الدجی من وجہہ شمس الضحی ٭ من ذاتہ نور الہدی
من کفہ بحر الہمم ٭ مصر انور سر الٰہی ٭ مخزن اسرار نامتناہی ٭ درج گوہر نبوت برج سپہر رفعت
سب سے بلند و بالا ٭ ہمسر اوسکا دیکہا نہ سنا ٭ فر رسالت اوس سے پیدا ٭ اوسکا افسر شفاعت
او سپر زیبا ٭ سرفرازان عالم اوسکی سرکار مین فرق ارادت زمین انکسار پر رکہتے ہین ٭ اور
سرشاران بادۂ نخوت اپنی سرکشی اور خودسری سے توبہ کرتے ہین ؎ تاج خورشید ہمیشہ ہے
اوسی سے پرنور ٭ بہر تسلیم جہکے رہتے ہین سر اوسکے حضور ٭ یا ایہا المشتاقون بنور جمالہ صلوا علیہ
وآلہ ٭ جبین نورآگین لوح سیمین یا مشرق خورشید ہے اور لوح سیمین جبین بیاض
بیت ابرو یا مطلع ہلال عید ٭ ماہ سیمین عذار اوسکی صفائی کا بندہ ٭ اور زر مغربی آفتاب اوسکی
رنگینی سے شرمندہ ٭ یا ایہا المشتاقون بنور جمالہ صلوا علیہ وآلہ ٭ ابروی دلنشین لوح جبین
کی قرین ٭ مطلع نجم سعادت ٭ موج بحر لطافت ٭ مد تسمیہ صباحت ٭ حرم حریم ملاحت ٭ بیت
مد کبریا ٭ جوہر آئینہ مصفا ٭ سفینہ نجات نوح ٭ کلید ابواب فتوح ٭ فلک پرخم اوس محراب کعبہ
کے گرد طواف کنان ٭ اور ہلال عید اوس طاق حرم پر جان ودل سے قربان ٭ دل زاہد اوس گوشہ
عافیت مین چلہ نشین ٭ اور کمان دار فلک اوسکے حضور سر بزمین ٭ تیر قضا اوسکے اشارہ
پر چلتا ہے ٭ اور سینۂ ماہ دو ہفتہ اوسکے تیر محبت سے خستہ ٭ تودہ خاک سے قاب قوسین
تک اوسکی شہرت ہے ٭ اور گاو زمین سے اسد فلک تک نشانۂ تیر محبت ؎ ہر سینہ مین نیا عکس

مدنو اوسکا ٭ زیب طاق حرم کعبہ ہی پرتو اوسکا ٭ یا ایہا المشتاقون منور جمالہ صلوا علیہ وآلہ ٭
مژگان دلستان اعراب قرآن ہین ٭ یا رگ جان مشتاقان ٭ جوہر آئینہ عارض تابان شعاع
خورشید روی درخشان ٭ ہواے خوب اوس شکن غم کی خوشبو سے رشک تاتار ٭ اور گریبان
سحر اوس تار شعاعی کے سوداے محبت مین تار تار ٭ کماندار چرخ اوسکے تیر محبت کا گھایل ٭
اور تیرہ باز فلک اوسکے پیکان عشق سے بسمل ٭ یا ایہا المشتاقون منور جمالہ صلوا علیہ وآلہ ٭
چشم نرگسین اور دیدۂ سرمگین ٭ گنجینہ نگاہ حق بین ٭ آئینہ تجلی رب العالمین ٭ نرگس گلزار جمال
مرآت حسن لایزال ٭ بینندۂ جمال کبریا ٭ ناظرۂ دیوان اصطفا ٭ مخزن انوار و اسرار ٭ منظور نظر
اولی الابصار ٭ قرۃ العین حور عین ٭ چشم و چراغ اہل دین ٭ نور عیون اہل نظر ٭ روشنی چشم
ابو البشر ٭ چشم بد دور عجب آنکھ ہے ماشاء اللہ کہ چشم فلک کو یہ این گردش لیل و نہار نظیر اوسکا
نظر نہ آیا ٭ اور آہوے حرم نے چین و ختن تک ڈھونڈا کہین مثل اوسکا نہ پایا ٭ بادام سے اوسے
تشبیہ دینا سراسر بے مغزی ٭ اور آہوی ختن کی آنکھ سے مشابہ کہنا عین خطا و نادانی ٭ آہوان
چین اگر اوس دیدۂ نرگسین کے سامنے آئین چوکڑی بھول جائین ٭ اور غزالان ختن اگر وہ چشم سرمگین دیکھ پائین
تو ہمیشہ اشک حسرت آنکھون سے بہائین ٭ ابر گہربار اوسکی سیہ چشمی کا کاسہ لیس ٭ اور کماندار فلک
اوسکی تیر نظر پر قربان ہونے کو لیس ٭ گنہگاران امت کو اوس سے چشم شفاعت ٭ اور خورشید تابان
عالم کو چشمداشت عنایت سے ٭ چراغیکہ تا او نیفروخت نور ٭ ز چشم جہان روشنی بود دور ٭
سواد فلک گشت گلشن بدو ٭ شدہ روشنا چشم روشن بدو ٭ آئینہ مازاغ اوس چشم خدا بین
کا سرمہ بصر ہے ٭ اور کریمۂ ماطغی اوس دیدۂ سرمگین کا کحل الجواہر ٭ ناگاہ کو جو خدا دنیا مین دکہاتی
ہے ٭ اور کہکشان فلک کو راہ بتاتی ہے ٭ یا ایہا المشتاقون منور جمالہ صلوا علیہ وآلہ ٭ شعرا
کا زلف عنبر کی تعریف مین قافیہ تنگ ہے ٭ اور شبدیز فکر کا اوسکے میدان مدحت مین
پاے خرام لنگ ٭ نہ اوسے افعی پیچان کہہ سکین ٭ نہ شب ہجران سے تشبیہ دے سکین ٭ کہ یہان
ادب سے سر مو تجاوز خلاف ایمان ہے ٭ اور بال بیکے باکی سراسر اندھیر اور وبال جان ٭ بلکہ
تشبیہ اون بالون کی شب قدر سے بھی بے جا ہے اور تمثیل اون زلفون کی لیلۃ البرات سے سر
خطا ٭ سنبل تر ولیدہ موکو اوس طرۂ شائستہ سے کیا مناسبت ٭ اور مشک ختن کو اوس گیسوے

عنبرین سے کیا مشابہت ہے کہ مشک خون ظلمات ہے ٭ اور روہ لام اسم ذات سایہ اوس
زلف سیہ فام کا سینۂ ماہ مین نمایان ہے ٭ اور دماغ عشاق خیال نکہت سے عبیر سنبل و ریحان
سے دماغ آشفتہ سوئے او تتارست ٭ نگہ را باغ روی او بہارست ٭ شہباز فکر اس جگہ دام
حیرت مین گرفتار ہے کہ ماہتاب سنبلہ مین جا سکتا ہے ٭ اور ابر آفتاب پہ آسکتا ہے ٭ مگر یہ ظرفہ
ماجرا ہے کہ رات دن یکجا ہے واللیل اذا یغشی والنہار اذا تجلی سے کیا زلف کا قرینہ ہے
روئے بےنقاب سے ٭ لبریز دامن شب قدر آفتاب سے ہے ٭ یا ایہا المشتاقون بنور جمالہ صلعم علیہ
وآلہ ٭ روشنی روشن زلف سیاہ مین نمایان ہے ٭ یا نور بصر مردمک چشم سے درخشان ٭
ماہ دو ہفتہ پرتو عارض سے تابان ٭ شمس بازغہ اوسکے مدرسۂ تنویر مین شمسیہ خوان ٭ لعل
بدخشان کا اوسکی رنگینی سے دم فنا ٭ اور گلستان ارم کا صرف خجالت سے رنگ ہوا ٭ اوس
عارض پرنور کے عشق مین رنگ رخسار سحر فق ہے ٭ اور سینۂ ماہ دو شق ٭ مرآت خیال کو
سکتا ٭ چراغ صبح سے سکتا ٭ سطح گلزار سرد ٭ رنگ شفق زرد ٭ دل شبنم افسردہ ٭ روئے
گل پژمردہ ٭ دریا گریان ٭ مرجان بےجان ٭ آئینہ حیران ٭ خورشید سرگردان ٭ شمع چراغ
سحر ٭ عقیق خون در جگر ٭ لالہ خونین کفن ٭ قمری طوق غم بگردن ٭ یاقوت بیدم ٭ لعل
زیر بار غم ٭ ید بیضا دست برد دل ٭ تذروے تیغ بسمل ٭ بلبل کو اوس گلستان خوبی کی یاد مین
سبق بوستان فراموش ٭ اور مرغ چمن اوس گل رنگین کے شوق مین روز و شب نالان
و مدہوش ٭ آئینہ حلب پراگندہ مہر عکس افگن ہو سوز محبت سے گلجاے ٭ اور ورق
گل پہ اگر وصف عارض رنگین زیبا رقم ہو پیرہن مین پہولا نہ سمائے ٭ یا ایہا المشتاقون بنور
جمالہ صلعم علیہ وآلہ ٭ ریش مطہر گرد رخسارۂ انور ٭ ہالۂ قمر یا جدول قرآن ہے ٭ اور خط مبارک
مصحف عارض پر شبیہ لوح محفوظ یا حاشیۂ صحیفۂ ایمان ٭ خط شفاعت اوسے کہنا زیبا ٭
اور فرمان بخشش امت سمجھنا روا ٭ اونیس[۱۹] بال سپید اوسمین نمایان ہین ٭ یا شعاع خورشید
تاریکی شب مین تابان ٭ یا ایہا المشتاقون بنور جمالہ صلعم علیہ وآلہ ٭ نگاہ ماہ دو ہفتہ تابش
دندان پر کام نہین کرتی ٭ اور نظر مہر تابندہ کی اون کی چمک دمک پر نہین ٹہرتی ٭ ماہتاب
اونکے خیال مین رات بہر تارے گنتا ہے ٭ اور آفتاب سوداے محبت مین تمام دن تنکے چنتا ہے

نہ اونہین وانہ انار سے تشبیہ دے سکین ٭ اور نہ تشبیح ثریا اور عقد پروین کہ سکین ملکہ ہے دندان رشک دُرہاے وہین رشک درج ہے ٭ بتیس آفتاب ہین اور ایک برج ہے ٭

یاایہا المشتاقون بنور جمالہ صلوا علیہ وآلہ ٭ وہن رشک چمن اسرار الٰہی کا خزینہ ٭ مروارید دندان کا گنجینہ ٭ پہول اوس گل رعنا کی مشابہت سے شگفتہ دل ٭ اور غنچہ اپنی نارسائی سے دلتنگ او منفعل ٭ کہ ہزار رنگ لاتا ہے ٭ مگر مداح دہن اوسے منہ نہین لگاتا ٭ تنگی دہان زبان ناطقۃ العقل والدین کی صفت ہے ٭ اور مناسب حال مردان میدان فراخی ووسعت ٭ نور دہن رشک عدن تحت الثریٰ سے ثریا تک منور ٭ اور آوازہ اوس شگاف قلم صنع کا تحریر وتقریر سے باہر ٭ جوہری فلک اوس کان جواہر کے شوق مین مغموم ٭ اور دہن خوبرویان اوسکے مقابل کالمعدوم ٭ بلبل خوش نوا گفتار طرز تکلم ٭ اور گل رنگین ادا قتیل جلوۂ تبسم ٭ یاایہا المشتاقون بنور جمالہ صلوا علیہ وآلہ ٭ زبان چشمۂ حیوان کی موج روح افزا ہے ٭ یا دائرہ دو ہلال لب مین ایک خورشید جلوہ نما ٭ یوسف مصری اوسکی مدحت سے شیرین دہان ٭ اور طوطی سدرہ اوسکی نعت مین شکرفشان ہے ٭ حلاوت چاشنی گیر از زبانش ٭ بشیرینی مثلش از بیانش ٭

یاایہا المشتاقون بنور جمالہ صلوا علیہ وآلہ ٭ لب نوش آگین غیرت انگبین ٭ اور لعل نوشین رشک قند شیرین ٭ ورق ورد احمر ٭ آب روی گوہر ٭ جان لعل ومرجان ٭ روح گلزار رضوان ٭ لطافت موج طراوت ٭ طراوت جویبار لطافت ٭ نام خدا ہر بات اوسکی آب خضر سے جانفزا تر ٭ اور ہر کلمہ اوسکا معجزۂ مسیح سے افضل وبہتر ٭ آب شیرین فرات اوسکی حسن وصفائی کے آگے پانی بہرتا ہے ٭ اور شکر لبون کا اوسکے سامنے اپنی گفتار شیرین سے دل کہٹا ہے کوثر کا اشتیاق مین اوسکے یہ حال ہے ٭ گویا وہ تشنہ لب ہے یہ آب زلال ہے ٭

یاایہا المشتاقون بنور جمالہ صلوا علیہ وآلہ ٭ گوش حق نیوش ٭ قطب فلک سے حمید وشش ٭ اور در یتیم اوس کان صباحت کا حلقہ بگوش ہے ٭ اس کان کی ثنا نہین ممکن زبان سے ٭ دیکھا نہ آنکھ سے سنا جیسے کان سے ٭ یاایہا المشتاقون بنور جمالہ صلوا علیہ وآلہ ٭ چشم الف ابجد ازل ہے ٭ یا نخل طوبیٰ کا پہل ٭ جوہر آئینہ ٭ تیر کمان ابرو ٭ تجلی داغ سینہ ٭ مفتاح گنج رحمت ٭ شاخ نہال مہربانی ٭ نصف مصحف کی نشانی ٭ یاایہا المشتاقون بنور جمالہ صلوا علیہ وآلہ

گردن انور فوارہ نور ہے ٭ یا صراحی بلور ٭ شانہ ایک ایک شان و شوکت مین یگانہ ٭
زور و قوت مین یکتائے روزگار ٭ لشکر کشی کو سر دست تیار ٭ جس سے شانہ ملائے ٭
سلطنت دارین عنایت فرمائے ٭ ؎ صیقلے چہ گویم کہ یا رندہ میغ ٭ بیکدست گوہر دگر دست
تیغ ٭ بہ گوہر جہان را بیار استہ ٭ بہ تیغ از جہان داد و دین خواستہ ٭ ہاتھ موج دریائے
کرم ہے ٭ اور دستگیر عاصیان امم ٭ الف الطاف و اکرام شاخ نہال انعام ٭ مفتاح
باب رحمت ٭ کلید ابواب جنت ٭ ید بیضا اوس گلدستۂ فردوس کا مو افواہ ٭ اور دست
اندیشہ اوسکے دامن تمنا سے کوتاہ ٭ پنجۂ خورشید رات دن پھرتا ہے مگر پنجہ مبارک کا ہمسر
شش جہت اور ہفت کشور مین ہاتھ نہین آتا ٭ اور سوسن دہ زبان ہرچند شش و پنج
کرتا ہے لیکن دونون عالم مین ایک شے کو بھی اوس مربع نشین چار بالش یکتائی کی تشبیہ
کے قابل نہین پاتا ٭ مہ نو ناخن کی صفائی سے شرمسار ٭ اور ناخن تدبیر اوسکی عقدہ کشائی
پر نثار ٭ یا ایہا المشتاقون بنور جمالہ صلوا علیہ وآلہ ٭ سینہ گنجینہ حسن و صفا کا خزینہ ٭
لوح محفوظ ہے یا ذات تجلی ٭ صورت علم لدنی کا آئینہ یا سیم فردوس کی تختی ٭ خط سیاہ
اوس سینہ صاف پر کھنچا ہے ٭ یا دست قدرت نے دست آویز محبت ورق آفتاب پر لکھا
ہے ٭ شکم مبارک تختۂ سیمین ہے ٭ یا لوح صندلین ٭ الماس کا پرچہ ٭ یا چاند کا ٹکرا ٭
آئینہ مصفا اوسکی صفا سے حیران ہے ٭ کہ پشت مبارک اوس شکم صاف سے صاف عیان ہے
؎ ہے سوا بدر سے شان شکم صاف اوسکے ٭ چشم اختر ہی جھپک جائے وہ ہے ناف
اوسکی ٭ ناف حباب دریای لطافت کا گرداب ٭ یا بحر صفا کا گوہر خوش آب ٭ کاخ تجلی کا روزن
سربستہ ٭ یا حسن و صفا کی چشم نیم وا ٭ ؎ یا ناف پاک تشا ساک جام نور ہے ٭ جسمین
زلال چشمۂ آب بلور ہے ٭ یا ایہا المشتاقون بنور جمالہ صلوا علیہ وآلہ ٭ طبع نازک اگر یار کمر بیچی
پیکر حسنت بند ہے اور بال کی کھال بجائے عقدہ کمر مبارک نہ کھول سکے ٭ اوس سے یا اقبال
کو بال کہتا و بال ٭ اور اوس باعث ایجاد کو عنقا سمجھنا محال ٭ بلکہ شیرازۂ مجموعہ ہستی
کہنا بجا ہے ٭ اور رشتۂ حیات مشتاقان لکھنا زیبا ٭ یا ایہا المشتاقون بنور جمالہ صلوا علیہ وآلہ
مہر نبوت پشت مقدس پر مخصوص ہے ٭ اور نام خدا اوسمین مرقوم ہے ؎ نے انداز کی بہ مہر جوئی

عالم گیر ٭ ایک سکہ مین کہدا نام شہنشاہ و وزیر ٭ شاخ نسرین ساق سیمین پر فدا ٭ اور گل کا
اوسکی رنگینی دیکھکر دم ہوا ٭ شمع اگر اوس مہر طلعت کو دیکہلے روشنی اوسکی کافور ہوجائے ٭
اور سکندر اگر اوس مرآت تجلی کا وصف سن سے آئینہ اپنا طاق دل سے گرا دے ٭ سروران عالم
قدم مبارک آنکہون سے لگاتے ہین ٭ اور ارباب بصیرت خاک پاسے کحل الجواہر بناتے ہین ٭
بنا دین اوسکی ثبات سے قائم و استوار ٭ اور طاوس طناز باو خرام نازنین اشکبار ٭ سے حسن رفتار
زمانہ سے جدا اوسکا ہے ٭ چرخ پامال نشان کف پا اوسکا ہے ٭ پشت قدم زہرہ خورشید صفا ٭
اور کف پا لوح بلور سے شفاف ٭ نکہت جسم مشکبو سے مشام جان معنبر ٭ اور دماغ قدسیان
معطر ٭ اور شمیم گیسوی عنبرین سے صحن کعبہ رشک چمن ٭ اور کوچہ ہای مدینہ غیرت گلشن ٭
رنگ صفا مین اوس تن سیمین کا نور دیدہ صفائی ٭ اور آئینہ جمال کبریائی ٭ رنگ روی خورشید
روبرو اوسکے زرد ٭ اور گرم بازاری آفتاب حسن اوسکے سرد ٭ پا قامت مین سینہ گلشن سے
آہ سرد بلند ٭ اور سرو آزاد زنجیر محبت مین پابند ٭ شمشاد کی کیا بنیاد جو اوسکے سامنے سر اوٹھائے ٭
اور نخل طوبی مین کیا شاخ جو اوس نونہال خوبی سے ہمسری کا دعوی کرے ٭ ہزار داستان چمن ٭
اگر اوس قامت موزون کا وصف سن پائے ٭ ہزار شاخین مصرعہ شمشاد مین نکالے ٭
اور قمری مسیح سخن اگر اوس غیرت طوبی کو دیکہے الف سرو کو صفحہ خاطر سے مٹائے ٭
وہ قامت زیبا اور قد رعنا نخل میوہ بہار ہے ٭ نہال خورشید بار ٭ رونق نونہالان چمن ٭ زینت
اقبال گلشن ٭ نونہال باغ ارم ٭ الف اسم اعظم ٭ ۹ اس اک الف سی ارض بہی ہے
اور سما بہی ہے ٭ دنیا کی ابتدا بہی ہے اور انتہا بہی ہے ٭ یا ایہا المشتاقون نور حبادہ صلی اللہ علیہ وآلہ
سایہ بلند پایہ اوس قد زیبا کا عنقا قاف نایابی ہے یا سرمہ چشم عدم ٭ اور ظل
ہمایون اوس سایہ خدا کا عین نور ہی یا نور عین نیر اعظم ٭ ماہ منور کے قریب اندہیرا
کس نے دیکھا ہے ٭ اور مہر انور کے پاس سایہ کب آسکتا ہے ۹
فتادہ سایہ زان خورشید رخ دور ٭ کہ باہم راست ناید ظلمت و نور ٭ اگر جسم نورانی کے
لیے سایہ فرض کیا جائے ٭ تو نور کے سوا کیا نظر آئے ٭ اگر وہ سایہ دیدہ اہل بصیرت
مین نہ سماتا تو معرفت اونہین نظر آتا ٭ اور جو وہ ظل ہمایون آئینہ مہر و مہ مین منعکس ہوتا آسمان

اونہیں آنکھہ کا تار انبیا تا بہ مقام اوس قامت سراپا عظمت کا اس سے برتر اور اعلے ہے
کہ ہمسر اوسکا پایا جاوے ہہ اور مرتبہ اوس جسم مبارک کا اس سے بہت بالا ہے کہ پیر اوسکا جگہ
افتادہ نظر آئے ہہ یا ایہا المشتاقون بنور جمالہ صلوا علیہ وآلہ ہہ اللہم صل علی محمد نور الہدے
وبدر الدجی وسلم تسلیما پانچوان باب آپکے حسن باطنی کے بیان مین واضح ہو بیان
نہایت نہین رکہتا ہے وانی لا استطیع کنہ صفاتہ ہہ ولو ان اعضائی جمیعا تکلم ہہ کسیکے ام المومنین
محبوبہ سید المرسلین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے التماس کیا حضرت کے اخلاق سے مجھے خبر
دیجیے فرمایا تو دنیا کی سب چیزین گن سے عرض کیا دنیا کی سب چیزین کون شمار کرسکتا ہے
فرمایا حق تعالے متاع دنیا کو قلیل اور خلق محمدی کو عظیم فرماتا ہے جبکہ متاع دنیا شمار مین نہین
آسکتی تو آپکے خلق عظیم کا بیان کس سے ہوسکتا ہے سچ فرمایا مسلمانون کی مان نے خدا اونکو جزاے
خیر دے اور اعلی علیین مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت سے مشرف کرے
جبکہ پروردگار آپکی خلق کو بڑا فرمائے تو بشر کی کیا مجال کہ اوسکا بیان کرسکے ہہ وصف خلق
کسے کہ قرآن ست ہہ خلق را وصف او چہ امکان ست ہہ آپ فرماتے ہین مجھے اللہ تعالے نے
واسطے اتمام مکارم اخلاق ومحاسن افعال کے بہیجا ہے اور براء بن عازب ہہ کہتے ہین آپ تمام
عالم سے زیادہ خوبصورت اور خوش سیرت تہے بعض صحابہ سے منقول ہے مین نے کوئی شخص
حضرت سے زیادہ تبسم کرنیوالا اور خوش مزاج نہ دیکہا آپکی تمیز وورع وعفت وحیا اور خوف ورجا اور رحم وکرم
اور شجاعت وسخاوت اور صبر وشکر اور تسلیم ورضا اور تواضع وتقوی اور خوش خوئی اور کلام وروش اور نشست وبرخاست
انجام امور معاش ومعاد وسیاست وتدبیر منزل اور سب قول وفعل اوس جناب کے ایسی خوبی
سے ساتہہ تہے کہ آج تک نظیر اونکا پیدا نہوا عدالت کہ رعایت اوسکی تمام اخلاق مین ضرور ہے آپکی
عادات واخلاق مین اسدرجہ مرعی تہے کہ مافوق اوس سے متصور نہین بالفرض اور معجزات ظہور مین
نہ آتے تو آپکے سچے ہونے پر گواہی آپکی صورت وسیرت کی کہ دو گواہ عادل ہین کفایت کرتی
ہزارہا منکر صورت مبارک دیکہکر کہتے لیس ہذا وجہ الکذابین یہ منہہ جہوٹون کا سا نہین اور بہت
مخالف آپکے اخلاق وعادات دیکہکر ایمان لائے صاحب مواہب نقل کرتے ہین کہ آپنے حنین کے دن
اسقدر اونٹ اور بکریان دین کہ صفوان بن امیہ نے باوجود اوس دشمنی اور عداوت کے کہا

مین گواہی دیتا ہون ایسی بخشش پیغمبر کے سوا کوئی نہین کر سکتا اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان
محمد آ رسول اللہ اور عکرمہ بن ابی جہل آپکے کمال عفو پر نظر کرکے ایمان لائے علامہ مجد الدین
صراط المستقیم مین لکھتے ہین ایک یہودی کا آپ پر کچھ قرض آتا تھا اوسنے تقاضا کیا فرمایا صبر کر
ابھی وعدہ کا دن نہین آیا اوسنے کہا اے اولاد عبد المطلب وعدہ خلافی تمہارا پیشہ ہوگیا صحابہ نے یہ
بے ادبی دیکھکر برہم اور اوسکے قتل پر آمادہ ہوئے آپنے انکو روکا اور فرمایا حلم کرنا چاہیے
یہودی نے کہا اے خدا کے سچے رسول مین پیغمبری کی سب نشانیان آپمین پاتا تھا صرف یہی
بات باقی تھی کہ پیغمبر سے جسقدر جہل اور بے ادبی کے ساتھ پیش آتے ہین وہ اوسکے مقابلے مین
عفو اور حلم کرتا ہے سو اس بات کی آزمائش کے لیے یہ بے ادبی مجھسے واقع ہوئی اور یہ صفت
بھی آپ مین پائی اب مجھے آپکی پیغمبری مین کچھ شک نرہا اور وہین ایمان لایا جب عبد اللہ بن ابی
کہ منافقون کا سردار اور بڑا دشمن سید ابرار کا تھا واصل جہنم ہوا آپنے بدرخواست اوسکے بیٹے
کے کہ مسلمان کامل تھی اپنا قمیص مبارک کفن کے واسطے عنایت فرمایا اور جنازے کی نماز پڑھی یہ
حال دیکھکر ہزار آدمی ابن ابی کی قوم سے مسلمان ہوئے الغرض جو شخص تعصب چھوڑکر آپکے حالات
و اخلاق و عادات مین بنظر انصاف فکر کرے بے تامل ایمان لائے کہ وہ جناب ایسے لوگون مین
کہ بکریان چرانے کے سوا کچھ نجانتے اور عقلاے زمانہ اونہین وحشی سمجھتے پیدا ہوئے اور اونہین
مین پرورش پائی نہ کبھی طلب علم کے لیے باہر گئے اور نہ کسی دانشمند کی صحبت بیٹھے نہ پڑھا نہ لکھا
نہ کسی نے آپکی تادیب و تہذیب مین سعی کی بلکہ لڑکپن ہی مین یتیم اور بیکس ہوگئے باینہمہ ایک
کتاب عجیب و غریب فصاحت و بلاغت و متانت مین عدیم المثل اور بے نظیر جملہ علوم و حکمت
کو متضمن اور تمام مصالح معاش و معاد کو مشتمل کہ فصحاے عالم اور دانایان زمانہ بر تقدیر اجتماع
و اتفاق اوسکے ایک چھوٹی سورت کے معارضے سے عاجز و مجبور ہوئے خلق پر پیش کرکے

علی الاعلان دعوے کیا لئن اجتمعت الجن والانس علی ان یاتوا بمثل ہذا القرآن لا یاتون
بمثلہ ولو کان بعضہم لبعض ظہیرا یعنے اگر سب جن و انسان ملکر مثل اس قرآن کا لانا چاہین نہ لاسکین
اگرچہ بعض اونکا بعض کی مدد کریے سوا اسکے انواع علوم کہ ایک شمہ اون کا کتب متداولہ مین
مذکور ہے آپکی زبان فیض ترجمان سے صادر ہوئے اور مصالح خلق مین وہ قواعد اور ضوابط

مقرر فرماتے کہ مخالفین بہی اونکی خوبی سے انکار نہین کرسکتے ظاہر شرع کی تفصیل سے تمام عقلا اور فقہا
عاجز ہین دقائق و اسرار احادیث کون بیان کرسکتا ہے اگر اسلام تسلیم یا اسکے مانند کسی چھوٹی سی
حدیث کی تفصیل کیجاوے ایک دفتر لکہنا پڑے ہر ذی عقل جانتا ہے یہ کمالات کسب سے
حاصل نہین ہوسکتی اور اتصاف ساتہ ایسی اخلاق و عادات کے نے تعلیم الٰہی اور تادیب غیبی محالات
سے ہے آپ فرماتے ہین ادبنی ربی فاحسن تادیبی اگر ہین سے وہ جناب ایسی عادات و اخلاق
کے ساتہ مہذب تہے کہ کوئی شخص ہزارون برس کی ریاضت و مشقت کے بعد ایک شمہ اونکا
حاصل نہین کرسکتا حلیمہ کہتی ہین آپ بچپن مین بہی سب بری خصلتون سے کہ بچون مین ہوتی ہین مجتنب رہتے
اور جو چیز ہاتہ مین لیتے بسم اللہ کہکر سیدہے ہاتہ مین لیتے اگر لڑکے کہیلنے کو بلاتے فرماتے مجہکو کہیلنے کیلئے
نہین پیدا کیا ہے ایکروز حلیمہ نے مہرہ یمانی کا ہار دفع نظر کیواسطے گلے مین ڈالا آپنے اوتار کر پہینکدیا
اور فرمایا میرا حافظ و نگہبان میرے ساتہ ہے اور ہمیشہ شرک کی رسمون اور کفر کی مجلسون سے
احتراز فرماتے اور کفار اجیانا کسی ایسی تقریب مین بلاتے تشریف نہ لیجاتے بلکہ خلق کی
صحبت و مخالطت سے نفرت رکہتے خلوت و تنہائی پسند فرماتے غار حرا مین جاکر عبادت کرتے
یہان تک کہ منصب رسالت پر سرفراز ہوئے پہر تو نبوت سے آپکے اخلاق و عادات کو
اور بہی رونق ہوئی اور ہدایت ازلی کہ روز ولادت سے در پردہ مربی تہی ظاہر و برملا تربیت فرمانے لگی
یہان تک کہ سب خوبیون مین اوس جناب کو کمال حاصل ہوا اور کوئی دقیقہ تہذیب و تکمیل کا
باقی نرہا اور یہ کمال عنایت پروردگار کی اس امت بارکت پر ہے فبما رحمۃ من اللہ لنت لہم ولو کنت
فظا غلیظ القلب لانفضوا من حولک امت کو لازم ہے سب اخلاق و عادات مین اپنے پیغمبر کی
پیروی کرین اور اتباع سنت ملحوظ رکہین تا سعادت ابدیہ اور دولت سرمدیہ حاصل ہو
اور یہ ایک فوز عظیم ہے خداے کریم اپنے فضل عمیم سے اس فقیر اور سب مسلمانون کو توفیق
عنایت فرمائے پوشیدہ نرہے کہ وہ جناب کسی وقت اور کسی حالت مین خدا کی
یاد سے غافل نہوتے اسلیے کہ امر و نہی بیان احکام شرع اور وعدہ و وعید اور
ترغیب و ترہیب اور دعا و سوال کہانا پینا اوٹہنا بیٹہنا سونا جاگنا چلنا پہرنا
اور تمام افعال و اقوال اوس جناب کے صرف خدا ہی کیواسطے تہے اور باوجود اسکے

اگرچہ ظاہر ان امور مین مشغول ہوتے باطن آپکا ہر وقت خدا کیطرف متوجہ رہتا اور کوئی کام آپکو
ذکر الٰہی سے مانع نہوتا ولنعم ماقیل ع اوہر مخلوق کا شامل اودہر اللہ سے واصل ✽ خواص اوس
برزخ کبریٰ مین تہا حرف مشدد کا ✽ عایشہ صدیقہؓ فرماتی ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالےٰ
کو ہر وقت یاد کرتے یہان تک کہ عالم خواب مین بہی دل مبارک انتظار وحی مین بیدار رہتا
یہی وجہ ہے کہ آپکا وضو سونے سے نجاتا اور جو خواب دیکہتے سپیدۂ صبح کی طرح ظاہر ہوتے
اور انواع عبادات بجالاتے مگر نماز کو تمام عبادات سے عزیز سمجہتے اور فرماتے میری آنکہہ کی ٹہنڈک
نماز مین ہے بعض اوقات پای مبارک نماز کی کثرت سے سوج جاتے علی الخصوص نماز تہجد
سفر و حضر مین ترک نکرتے اور باآنکہ امت پر فرض نہین نہایت تحریص اور ترغیب
فرماتے اور نماز مین ایسی آواز سینۂ مبارک سے محسوس ہوتی جیسے دیگ جوش مارتی ہے
اور اس عبادت کو نہایت خشوع اور خضوع کے ساتہ ادا کرتے جو خوشی اور راحت آپکو
نماز مین حاصل ہوتی کسیوقت اور کسی عبادت مین نملتی جب آتش شوق سینہ پر سکینہ مین
بہڑکتی فرماتے ارحنا یا بلال بالصلوٰۃ یعنی ای بلال اذان کہہ وضو کے لیے پانی لا کہ باطن کو
تسکین اور دل کو راحت ہو آپ فرماتے ہین حبب الی الطیب والنساء وجعلت قرۃ عینی
فی الصلوٰۃ مجہی خوشبو اور عورتین محبوب ہین اور ٹہنڈک میری آنکہونکی نماز مین کی گئی
ای عزیز نماز بارگاہ نیاز اور مقام مناجات دراز ہے بکر بن عبد اللہ کہتی ہین ای فرزند آدم جب تو
بے استیذان خدا کی حضور جایا اور بے ترجمان اوس سے کلام کیا چاہے تو اچہی طرح وضو کرکے
محراب مین داخل ہو اگر مصلی جانی کسکی حضور بلایا جاتا ہون دنیا و متاع دنیا ای ایک نماز کے
شکرانہ مین تصدق کرے منادیان حضرت اعلی ہر روز پانچ بار تجہے اوسکی حضور بلاتے ہین
حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح اور تو ایک بار بہی نہین جاتا قیامت کو اگر دریا خون کا آنکہون سے
بہائیگا ایک رکوع اور سجدہ کی اجازت نہ ملیگی ذہبت الدنیا وبقیت الاعمال فی اعناقکم آج ہر
کام کی تدبیر اختیار مین ہے جسوقت اذان کی آواز کان مین پہونچے سب کام چہوڑ اور بیتابانہ
مسجد کیطرف دوڑ سلف جب بانگ سنتے سب کام چہوڑ دیتے یہان تک کہ اگر لوہار نے
ہتہوڑا اوٹہایا ہوتا نہائی پر نمارتا اگر کہانا کہانے والے نی اگر ڈوی ہانڈی مین ڈالی ہوتی

نہ نکالتا اور بعد فراغ نماز کے نماز آیندہ کے تہیہ مین مشغول ہوتے وضو کے لیئے پانی بھر رکھتے
اگر احیاناً متاع دنیا کا نماز مین خیال آجاتا وہ مال اس خیال کے کفارہ مین خیرات کرتے سلیمان
علیہ السلام سے نماز عصر گھوڑون کی سیر مین قضا ہوئی سب گھوڑے قتل کرڈالے قیامت کو
پہلے حساب نماز کا ہوگا اگر اوسمین پورا اوترا فبہا ورنہ کسی نیکی پر نظر نہوگی کہ جسطرح بے راس
مال نفع نہین ملتا بے ادا نماز کوئی عبادت قبول نہین ہوتی صحیح حدیث مین آیا ہے من ترک صلوٰۃ العصر
فقد حبط عملہ جو نماز عصر ترک کرے اوسکے عمل اکارت ہون اسیواسطے بزرگان دین اس عبادت
پر نہایت اہتمام رکھتے شروق اسقدر نماز پڑہتے تہے کہ پاؤن سوج جاتے شیخ فریدالدین
گنجشکر حالت نزع مین ایک نماز تین بار پڑہتے اور جب غش سے افاقہ ہوتا کہتے نماز نہین پڑہی
پھر پڑہتے اور سلطان المشائخ انتقال کے وقت بار بار نماز پڑہتے لوگ کہتے آپنے نماز پڑہ لی
فرماتے اور پڑہونگا سعید بن مسیب اور حسن بصری رح کی اگر نماز قضا ہوجاتی بآواز بلند انا للہ
وانا الیہ راجعون کہتے اور لوگ برسم تعزیت اونکے پاس جاتے زندگی اگلون کی نماز تہی اور
زندگی ہماری لہو ولعب پر ہے ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا ۔ امام غزالی مرفوعاً روایت
کرتے ہین خدا کے نزدیک بعد توحید کے کوئی فریضہ نماز سے بہتر اور دوست زیادہ نہین ورنہ
فرشتون کو اوسمین مشغول کرتا وہ سب نماز مین مشغول ہین بعض رکوع مین اور بعض سجود مین
اور بعض قیام مین اور بعض قعود مین فرق اسقدر ہے فرشتے ایک ایک رکن ادا کرتے اپنی
حد اپنے مرتبے سے تجاوز نہین کر سکتے وما منا الا لہ مقام معلوم بخلاف انسان کے کہ نماز اوسکی
ہیئت مجموعی رکہتی ہے اور ترقی درجات کا سبب ہوتی ہے حدیث مین آیا ہے جو شخص اچھی طرح
وضو کرکے بارادہ نماز گہر سے نکلے وہ نماز مین ہی جب تک نماز کا ارادہ رکہتا ہے ہر قدم پہ
ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور دوسرے قدم پر ایک گناہ معاف ہوتا ہے الغرض نماز افضل عبادات
ہے کسی نے حضرت سے عرض کیا کون سی عبادت افضل ہے فرمایا نماز وقت پر ادا کرنا لہذا جو
تاکید نماز کی شرع مین ہے کسی عبادت کی نہین حکم روزہ اور حج اور زکوٰۃ کا جبریل کی معرفت
آیا جب نماز فرض کرنا منظور ہوا حضرت عزت نے جناب رسالت کو اپنے حضور بلاکر حکم دیا کہ
بادشاہ احکام اپنے صوبون کو لکھ بھیجتا ہے اور جس حکم کا اہتمام زیادہ منظور ہوتا ہے حضور مین

بلاکر بالمواجہ حکم فرماتا ہے تیرا یہ رتبہ نہیں کہ براق تیرے گھر بھیجین اور اپنے حضور بلاکر بالمواجہ
حکم دین جو حکم صاحب معراج شب معراج لائے اوسکی تعمیل مین شب و روز مصروف رہا ولے
بصورت بندون کے قدم نیاز پر کھڑا ہو آخر دوستون کی طرح مجلس مین بیٹھنے کی اجازت
ملے گی اگر حقیقت اس دولت کی تجھے حاصل ہوئی تو منہ تیرا مقابل کعبہ کے رہیگا اور دل تیرا
مشاہدہ پروردگار اور لذت دیدار مین مستغرق ہوجائیگا اور نور تیرے نماز کا مراپردہ عرش
کے گرد جولانی کریگا اور قدر تیری حضرت عزت مین اسقدر بڑھ جائیگی کہ فرشتے تجھپر غبطہ
کرینگے اور تیرے مقام کی آرزو تمنا اسی کو معراج روحانی کہتے ہین آے ناجنس و خاک ذلیل
اس سے زیادہ عنایت کیا ہوگی کہ ہر روز تجھے پانچ بار اپنے حضور بلاوین اور دربار خاص مین
بیٹھنے کی اجازت دین سلطنت ہفت کشور اس دولت بے زوال کے آگے برگ کاہ سے حقیر تر
اور دنیا و مافیہا اس نعمت عظمی کے سامنے پرپشہ سے ناچیز زیادہ ہے آے نادان تجھسے زیادہ
احمق اور کم ہمت کون ہے دنیاے فانی کے لیے ہزار طرح کی محنت و مشقت گوارا کرتا ہے
اور چار رکعت نماز سے کہ دونون جہان کی عزت و دولت ہے دل چراتا ہے اور سیکڑون
حیلے اور بہانے بناتا ہے قیامت کے دن یہ حیلے بہانے کیا کام آوینگے اور اوسکے حضور یہ
جھوٹے عذر کب سنی جاوینگے شریعت نے سب حیلے مٹا دیے اور ہر عذر کا علاج بیان فرمادیا
درمختار وغیرہ کتابون مین لکھا ہے جو کھڑا ہوکر نماز نہ پڑھ سکے بالقدر ستر عورت لپٹا ہو بیٹھ کر
پڑھے مسئلہ جو شخص سجدے پر قادر نہین یا سجدہ کرنے سے خون زخم سے جاری ہو جاتا ہے
اوسکے حق مین سجدے کا اشارہ کفایت کرتا ہے اور قعود قیام سے اولی ہے مسئلہ فتاوی
ابو اللیث مین مذکور ہے جس عورت کے پیٹ سے آدھے بچے سے کم باہر نکلا ہے نفاس نہین
ترک نماز سے گنہگار ہوگی اپنے نیچے دیگ رکھدے یا گڑھا کھودے اور اسطرح بیٹھکر نماز
پڑھلے کہ بچے کو ایذا نہ ہو مسئلہ جسکو دونون ہاتھ شل ہون اور کوئی وضو و تیمم کرنیوالا نہ ہو اپنے منہ اور بازو کو دیوار سے
لگاکر نماز ادا کرے مسئلہ جسمین بیٹھنے کی طاقت نہو لیٹ کر پڑھے اور چت لیٹنا کروٹ پر لیٹنے سے اولی ہے الغرض بجز منافی
نفاس یا حیض نماز کو کوئی عذر چھوڑا دا ہر حال فرض ہے جو بے کسی عذر کی نماز ترک کرتے ہین اور خدا و رسول سے اعلا
نہین شرماتے قیامت کے دن ایک نماز کے بدلے تمام دنیا دینا چاہین گے قبول نہ کیجائیگی اور جو ہزار برس

دینگے نجات نہ ملیگی جو غلام سرکش اپنے مولی کا فرمان نہ بجالاوے اور ایسے بادشاہ
قہار کے حکم پر شیطان اور نفس امارہ کے حکم کو ترجیح دے مستحق رحمت و نجات ہے
یا مستوجب قہر و عذاب ابن ماجہ ابو درداسے روایت کرتے ہین کہ میرے حبیب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے مجہے وصیت کی کہ کسیکو خدا کا شریک نہ ٹہرا اگرچہ تیرے ہاتہ پانون ڈالے جاوین
اور تو جلایا جاوے اور ایک نماز فرض بہی ترک نکر کہ جو شخص عمداً نماز ترک کرے اوسکی بخشش خدا کے ذمہ نہین
اور شراب مت پی کہ شراب سب برائیون کی کنجی ہے اور حدیث مین ہے جو شخص نماز قائم رکہے نماز
اوسکی قیامت کے دن اوسکے لیے نور اور دلیل اور نجات ہوگی اور جو اوسکی محافظت نکرے نہ اوسکے لیے
نور نہ دلیل نہ نجات اور وہ قیامت کے دن قارون اور فرعون اور ہامان اور ابی بن خلف کے ساتہ ہوگا
فائدہ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ بے نماز پیغمبرون اور خدا کا دشمن ہے اور حشر اوسکا
دشمنان خدا کے ساتہ ہوگا اللہ تعالے فرماتا ہے فویل للمصلین الذین ہم عن صلوتہم ساہون
اون نمازیون کے لیے خرابی ہے جو اپنی نماز سے بیخبر ہین نماز مین کسل اور سستی علامات
نفاق سے شمار کیگئی اذا قاموا الی الصلوٰۃ قاموا کسالی کاہلون کا یہ حال ہے
تارکون کا کیا حال ہوگا اور آثار تکذیب سے ٹہری واذا قیل لہم ارکعوا لا یرکعون ویل
یومئذ للمکذبین جب اونسے کہا جاوے رکوع کرو رکوع نہین کرتے خرابی ہے اوس دن
جہٹلانے والونکے لیے دوسری جگہہ اس سے زیادہ تصریح ہے اقیموا الصلوٰۃ ولا تکونوا من المشرکین
نماز قائم رکہو اور مشرکون سے مت ہوجاؤ جب حکم تحویل قبلہ صادر ہوا صحابہ نے اسعد بن زرارہ نجاری اور
براء بن معرور سلمی کے نماز کا جو اس حکم سے پہلے مرگئے تہے حال پوچہا جواب آیا ما کان اللہ
لیضیع ایمانکم دیکہو خدا نے نماز کو ایمان فرمایا اور ارشاد ہوتا ہے فان تابوا
واقاموا الصلوٰۃ واتوا الزکوٰۃ فاخوانکم فی الدین یعنی اگر وہ توبہ کرین اور نماز قائم رکہین اور
زکوٰۃ دین تو تمہارے دینی بہائی ہین امام غزالی احیاء العلوم مین روایت کرتے ہین رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین اذا رایتم الرجل یعتاد المسجد فاشہدوا لہ بالایمان جب کسیکو مسجد
مین جانیکا عادی دیکہو اوسکے ایمان کی گواہی دو اور امام بخاری مرفوعاً روایت کرتے ہین
من صلی صلوتنا واستقبل قبلتنا واکل ذبیحتنا فذلک المسلم الذی لہ ذمۃ اللہ

فلا تخفروا اللہ فی ذمتہ جو ہماری سی نماز پڑھے اور ہماری قبلہ کیطرف استقبال کرے اور ہمارا ذبیحہ
کھالے وہ شخص مسلمان ہے اوسکے لیے خدا اور اوسکے رسول کا عہد ہے تم اوسکے عہد مین غدر نکرو بالجملہ
نماز امارات ایمان اور ترک نماز علامات کفر و نفاق سے ہے لہذا ابتدا مین بھی امتحان دوست
دشمن کا سجدے سے ہوا اور آخر کو بھی اسی سے ہوگا مسلمان قیامت کے دن سجدہ کرین گے
اور کافر نہ کر سکین گے حضرت فرماتے ہین جب بندہ سجدہ کرتا ہے شیطان کہتا ہے اے خرابی
اوسے سجدے کا حکم ہوا بجالایا اور بہشت کا مستحق ہوا مجھے حکم ہوا مین نے انکار کیا اور دوزخی
ہوگیا العزیز ابلیس نے ایک سجدہ نہ کیا لعنت ابدی مین مبتلا ہوا جو ہزارون سجدے ترک کرتا ہے
اوسکا کیا حال ہوگا جو شخص رکوع سجدہ اچھی طرح نہین کرتا خدا اوسکی طرف نظر رحمت نہین فرماتا
اوسکی نسبت وارد ہوا انا شفت لو مت علی ذلک لمت علی غیر الفطرۃ ای غیر دین محمد صلعم ڈرتے ہین
اگر تو اسی حال پر مرے گا دین محمد پر نہ مرے گا یعنی مرنے وقت تیرے ایمان جانے کا اندیشہ ہے
جو نماز نہین پڑھتا اوسکا ایمان کسطرح رہے گا حدیث مین آیا ہے لیس بین العبد و بین الکفر
الا ترک الصلوۃ دوسری حدیث اس مضمون سے وارد ہے من ترک صلوۃ متعمدا فقد کفر بیہقی
روایت کرتے ہین الصلوۃ عماد الدین اور بعض فقہا اسقدر اور بڑھاتے ہین من اقامہا اقام الدین
ومن ترکہا ہدم الدین ابو یعلی نے بسند حسن ابن عباس رض سے روایت کیا اسلام کے کونیے
اور دین کی جڑین تین ہین کہ اسلام اون پر بنایا گیا جو اون مین سے ایک ترک کرے کافر ہے حلال
گواہی اس بات کی کہ خدا کے سوا کوئی پرستش کے لائق نہین اور فرض نماز اور روزہ رمضان
اسی جگہ سے امام احمد بے نماز کو کافر کہتے ہین اور امیر المومنین عمر اور ابن مسعود اور ابن عباس
اور معاذ بن جبل اور جابر بن عبد اللہ اور ابو الدرداء اور اسحق بن راہویہ اور عبد اللہ
بن مبارک اور نخعی اور حکم بن عیینہ اور ایوب سختیانی اور ابو داود طیالسی اور زہیر بن حرب
وغیرہم کا بھی یہی مذہب ہے ترمذی اور حاکم نے بر شرط شیخین بسند صحیح ابو ہریرہ رض سے
روایت کی اصحاب رسول سوا ترک نماز کے کسی عمل کے ترک کو کفر نہ سمجھتے اور امام مالک و شافعی
اوسکے قتل کا حکم دیتے ہین اور بعض علماے مالکیہ و شافعیہ کہتے ہین اوسی غسل نہ دیا جائے
اور نماز جنازہ کی نہ پڑھی جائے اور قبر اوسکے ذلت کے واسطے زمین کے برابر رکھین کہ اوسکے

ایسی جمعہ و فرض کو دلیل سمجھا اور ادا نہ کیا امام اعظم اور ابو یوسف اور محمد رح اور زہری اور مزنی رح
اور حافظ ابو الحسن علی بن مفضل مقدسی رح فرماتے ہین کہ نماز کو قید کرین اور جو توبہ نہ کرے
تو تمام عمر قید رکھین تذنیل اس زمانہ مین لوگ رکوع سجدہ اچھی طرح ادا نہین کرتے اور رکوع
سے بعد سیدھے کھڑے نہین ہوتے اور سجدون کے بیچ مین نہین بیٹھتے حالانکہ حدیث مین وارد ہے جو شخص ساٹھ برس
نماز پڑھے اور رکوع سجدہ اچھی طرح ادا نہ کرے ایک نماز بھی
اوسکی قبول نہو اور اصحاب سنن اربع نے ابو مسعود انصاری سے با این لفظ روایت کی لا تجزی
صلوٰۃ لا یقیم الرجل فیہا صلبہ فی الرکوع و السجود آپکے سامنے ایک شخص نے بلا رعایت ان امور کے
نماز پڑھی فرمایا پھر پڑھ تیری نماز ادا نہوئی کئی بار پڑھی اور یہی حکم ہوا عرض کیا یا رسول اللہ کس طرح
پڑھون فرمایا جب نماز کے لیے کھڑا ہو وضو اچھی طرح کر پھر قبلہ کی طرف منہ کر پھر تکبیر کہہ پھر
قرآن پڑھ جو تجھکو آسان ہو پھر رکوع کرے تو خوب اطمینان سے ٹھیر اور جب سر اوٹھائے خوب سیدھا
کھڑا ہو پھر سجدہ مین خوب توقف کر پھر سجدے سے سر اوٹھائے تو اطمینان سے بیٹھ اور بعض آدمی جمعہ
مین کاہلی کرتے ہین اونکی نسبت وارد ہے خدا اونکے دلون پر مہر کریگا اور تارکین جماعت
کے حق مین فرمایا دل مین آتا ہے اونکے گھر جلا دون اور فرماتے ہین اگر عورتون اور بچون کے خلجے کا
خوف نہوتا تو جو لوگ عشا کے وقت جماعت مین حاضر نہین ہوتے اپنے غلامون سے اون کے گھر
جلوا دیتا سلف صالح کی اگر تکبیر اولی فوت ہوتی تو تین دن اور جو جماعت جاتی تو سات روز
ایسا غم کرتے جیسے کوئی اپنی عزیز کی ماتم داری کرتا ہے سعید بن مسیب کہتے ہین تیس برس سے
اذان مسجد مین سنتا ہون یعنے شوق جماعت مین اذان سے پہلے مسجد مین جا بیٹھتا ہون وارد
ہے ایک گروہ قیامت کے روز چمکتے تارے کی مانند محشور ہوگا فرشتے کہین گے تم کیا عمل کرتے تھے
جواب دینگے ہم جو سنتے اذان کو سب کام چھوڑ دیتے اور طہارت مین مشغول ہوتے دوسرا گروہ چاند کیطرح چمکتا ہوگا فرشتے
اوسکا عمل پوچھین گے وہ کہین گے ہم وقت سے پہلے طہارت کر لیتے تیسرے کے منہ آفتاب
کی طرح چمکتے ہونگے وہ کہین گے ہم اذان سے پہلے مسجد مین پہونچتے اور یہ بھی آیا ہے جسکا
دل مسجد مین لگا رہتا ہے خدا اوسی عرش کے سایہ مین جگہ دیگا جس دن اوسکے سوا کوئی سایہ
نہو گا عارفین کہتے ہین اگر بندہ کو نماز اور بہشت مین مخیر کرین نماز اختیار کرے کہ بہشت اوسکے

حظ

ایسی عمدہ فرض کو ذلیل سمجہا اور ادا نہ کیا امام اعظم اور ابو یوسف اور محمد اور زہری اور مزنی
اور حافظ ابو الحسن علی بن مفضل مقدسی شرح فرماتے ہین کی نماز کو قید کرین اور جو توبہ نہ کرے
تو تمام عمر قید رکہین تنبیہ اس زمانہ مین لوگ رکوع سجدہ اچہی طرح ادا نہین کرتے اور رکوع
کے بعد سیدہے کہڑے نہین ہوتے اور سجدون کے بیچ مین نہین بیٹہتے حالانکہ حدیث مین وارد ہے جو شخص ایسی
نماز پڑہے اور رکوع سجدہ اچہی طرح ادا نہ کرے ایک نماز بہی
اوسکی قبول نہو اور اصحاب سنن اربع نے ابو مسعود انصاری سے باین لفظ روایت کی لا تجزی
صلوٰۃ لا یقیم الرجل فیہا صلبہ فی الرکوع والسجود آپکے سامنے ایک شخص نے بلا رعایت ان امور کے
نماز پڑہی فرمایا پہر پڑہ تیری نماز ادا نہوئی کئی بار پڑہی اور یہی حکم ہوا عرض کیا یا رسول اللہ کس طرح
پڑہون فرمایا جب نماز کے لیے کہڑا ہو وضو اچہی طرح کر پہر قبلہ کی طرف منہ کر تکبیر کہہ پہر
قرآن پڑہ جو تجہے آسان ہو پہر رکوع کرے تو خوب اطمینان سے ٹہیر اور جب سر اوٹہائے خوب سیدہا
کہڑا ہو پہر سجدہ مین خوب توقف کر پہر سجدہ سے سر اوٹہائے تو اطمینان سے بیٹہ اور بعض آدمی جمعہ
مین کاہلی کرتے ہین اونکی نسبت وارد ہے خدا اونکے دلون پر مہر کریگا اور تارکین جماعت
کے حق مین فرمایا دلمین آتا ہے اونکے گہر جلا دون اور فرماتے ہین اگر عورتون اور بچون کے جلنے کا
خوف نہوتا تو جو لوگ عشا کے وقت جماعت مین حاضر نہین ہوتے اپنے غلامون سے اون کے گہر
جلوا دیتا سلف صالح کی اگر تکبیر اولیٰ فوت ہوتی تو تین دن اور جو جماعت نکلتی تو سات روز
ایسا غم کرتے جیسے کوئی اپنے عزیز کی ماتم داری کرتا ہے سعید بن مسیب کہتے ہین تیس برس سے
اذان مسجد مین سنتا ہون یعنے شوق جماعت مین اذان سے پہلے مسجد مین جا بیٹہتا ہون وارد
ہے ایک گروہ قیامت کے روز چمکتے تارے کی مانند محشور ہوگا فرشتے کہین گے تم کیا عمل کرتے تہے
جواب دینگے ہم جو سنتے اذان کو سب کام چہوڑ دیتے اور طہارت مین مشغول ہوتے دوسرا گروہ چاند کیطرح چمکتا ہوگا فرشتے
اوسکا عمل پوچہین گے وہ کہین گے ہم وقت سے پہلے طہارت کر لیتے تیسرے کے منہہ آفتاب
کی طرح چمکتے ہونگے وہ کہین گے ہم اذان سے پہلے مسجد مین پہونچتے اور یہ بہی آیا ہے جسکا
دل مسجد مین لگا رہتا ہے خدا اوسی عرش کے سایہ مین جگہ دے گا جس دن اوسکے سوا کوئی سایہ
نہوگا عارفین کہتے ہین اگر بندہ کو نماز اور بہشت مین مخیر کرین نماز اختیار کرے کہ بہشت اوسکے

داخل ہونے پہ نماز کرے گی شیخ صوفی نے کسی عالم سے پوچھا بہشت مین نماز بھی ہوگی جواب دیا
وہ عیش وآرام کا مقام ہے نماز کا وہان کیا کام ہے کہا ایسی بہشت سے جسمین نماز نہین مجکو
کچھ کام نہین ہے علی فرماتے ہین اگر مین بہشت اور مسجد مین مخیر کیا جاؤن مسجد اختیار کرون کہ
وہ حق خدا کا اور بہشت حظ نفس ہے تنبیہ جو شخص نماز اوس صفت کے ساتھ کہ مشہور اور
کتب فقہ مین مذکور ہے ادا کرے نماز اوسکی شرعًا بلا ریب صحیح ہے ہان حقیقت اور روح نماز
کی یہ ہے کہ حقیقت ارکان وشرائط کی جسطرح ہمنے اپنے تفسیر مین نہایت بسط اور تفصیل کے ساتھ
لکھے بجالائے جو عقل کے اندھے کہتے ہین حقیقت نماز کی ہمکو حاصل اور نیت حاضر نہین تو نماز پڑھنے
سے کیا فایدہ محض نادان اور جاہل ہین یہ نہین جانتے کہ تعلق دل ابتدای کار مین قدرت سے
خارج ہے اور تکلیف مقدر بوسعت ہین تعمیل حکم چاہیے قبول کرنا اوسکے اختیار مین ہے تمرد اور
سرکشی سے کہ ترک تعلیم مین پائی جاتی ہے نجات ہوگی اور رفتہ رفتہ حقیقت بھی حاصل ہوجائے گی دس
برس کی عمر مین لڑکا مار کے ڈر سے نماز پڑھتا ہے پھر عادت پھر عادت ہوجاتی ہے پھر اگر خدا چاہتا ہے
جذبہ غیبی یا مرشد کامل کی توجہ سے حقیقت اور روح نماز کی بھی حاصل ہوتی ہے پہلے قدم مین
کوئی منزل طے نہین ہوتی اور قلم ہاتھہ مین لیتے ہی یاقوت رقم خان نہین ہوجاتا بزرگون سے جو
اس قسم کے کلمات مذکور ہین مراد اون سے ترغیب حقیقت نماز ہے نہ یہ کہ جبتک حقیقت نہو
نماز ہی نہ پڑھے اسیطرح بعض نادان شیطان کے پیرو کہتے ہین ہم حقیقت نماز ادا کرتے ہین
صورت سے ہمین کیا کام شریعت واسطہ وصول ہے جو منزل مین پہونچ جاتا ہے اوسی راہ سے
کام نہین رہتا جواب اوسکا یہ ہے حقیقت نماز بدون اس صورت کے حاصل نہین ہوسکتی پس
صورت بے حقیقت ناقص اور حقیقت بے صورت باطل ہے کہ بے اتباع شریعت ہاتھہ نہین آتی
شریعت مانند نیو کے اور حقیقت مثل دیوار کے ہے دیوار جسقدر بلند ہوتی ہے بنیاد کی طرف احتیاج
پڑتی ہے اور نیو کے خراب ہونے ہی دیوار بھی گر جاتی ہے احکام شریعت منزلہ درخت کے ہین اور
معارف طریقت وحقیقت مشابہ پھل کے جبتک درخت قائم ہے ثمر بھی متوقع ہے درخت سوکھ جائے
ثمر کہان سے آئے اصل یہ ہے کہ شیطان جب آدمی کو کشف وکرامت سے خوش پاتا ہے اس قسم کے
فریب دیتا ہے اکثر سادہ لوح اوسکے دام مین آجاتے ہین اور نماز روزہ چھوڑ

شیطان اونهین اپنا سا کیا چاہتا ہے اونسے یہی کہا تها کہ جب مین فرشتون کا اوستاد ہو گیا
آدم خاکی کو سجدہ کرنے کی کیا حاجت ہے رسول کریم علیہ الصلوٰة والتسلیم سے زیادہ قرب در
معرفت کسے حاصل ہے باوجود اسکے اسی صورت کے ساتھہ نماز پڑہتے یہانتک کہ پاے مبارک پر
ورم آجاتا اور اسقدر روزے رکہتے کہ لوگون کو گمان ہوتا اب افطار نہ کرینگے اور کبہی ملے
کا روزہ رکہتے یعنے دو دو تین تین دن افطار نہ کرتے مگر بسبب کمال شفقت کے اوسکو اس
فعل سے منع فرماتے لست کمثلکم انی ابیت عند ربی یطعمنی ویسقین مین تم جیسا نہین رات کو اپنے
رب کے پاس ہوتا ہون وہ مجہے کہلا دیتا ہے اور پلا دیتا ہے اور روزے کی افطار مین تعجیل کی
تاکید فرماتے اور سحر کہانے مین تاخیر کرتے اور اوسوقت چہوارے کہانا پسند فرماتے اور افطار
کے باب مین وارد ہے روزہ دار تین چہوارون سے افطار کرے اگر نہ ملین خشک کہاے اور
جو خشک بہی نہ ملین پانی سے کہولے فایدہ وجہ اسکی اطباے قلوب پر تو بخوبی ظاہر کہ حکیم مطلق نے
مدینہ کے چہوارون کو تریاق سموم اور دافع جملہ امراض وہموم کیا حدیث سے ثابت عجوہ عالیہ
کو ایک قسم خرماے مدینہ کی ہے تمام بیماریون سے شفا ہے اور زہر کا اوسکا تریاق کا فایدہ بخشتا
ہے لیکن فایدہ اوسکا اطباے ابدان کے طور پر یہ ہے کہ وقت خلا کے شیرین چیز کہانا بدن کو فایدہ
زیادہ بخشتا ہے اور تمام قوے وحواس خصوصًا قوت باصرہ کو بہت فایدہ ہوتا ہے اور چونکہ
ملک حجاز مین سوا چہوارون کے اور شیرینی نہین ہوتی اور طبیعت اوس ملک کے لوگون کی اوسے
پرورش پاتی ہے تو استعمال اوسکا اونکے لیے زیادہ نافع اور مناسب ہے واللہ اعلم بحقیقة الحال
اور افطار کے وقت پڑہتے اللهم لک صمت وعلی رزقک افطرت اور بعض روایات مین یہ کلمات
وارد ہین الحمد لله ذهب الظمأ وابتلت العروق وثبت الاجر ان شاء اللہ تعالے اور کوئی مہینہ
روزے سے خالی نہ چہوڑتے مگر شعبان مین بہ نسبت اور مہینون کے زیادہ روزے رکہتے اور فرماتے
یہ ایسا مہینہ ہے جسکے رتبے سے لوگ غافل ہین رجب اور رمضان کے بیچ مین اوسمین لوگون کے
اعمال خدا کے حضور پیش ہوتے ہین مین چاہتا ہون کہ میرے اعمال روزے کی حالت مین عرض
کیے جائین اور شش عید کے روزون کے لیے فرماتے جو شخص رمضان کے روزے رکہکر
عید الفطر کے بعد چہہ روزے رکہتا ہے تمام برس کے روزون کا ثواب پاتا ہے فایدہ وجہ

اسکی یہ ہے کہ بحکم من جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالہا کی ہر نیکی کا ثواب لا اقل دہ گونہ ملتا ہے اور
سال کے تین سو ساٹھ دن ہین اور چھتیس کو دس مین ضرب دینے سے بھی تین سو ساٹھ حاصل ہوتا ہے
اسی وجہ سے ایام بیض یعنی تیرہوین چودھوین پندرھوین کے روزون کے واسطے بھی ایک سال
کے روزون کا ثواب موعود ہے اور روزۂ عاشورہ اور سوا روز عید کے عشرۂ ذی الحجہ
کے روزے رکھتے اور سوا سال حج کے عرفہ کے دن ہمیشہ روزہ رکھتے اور یہ روزہ عاشورہ
سے افضل ہے کہ اوسمین سال بھر اور اسمین دو سال یک برس پہلے اور ایک برس آیندہ کے گناہ
بخشے جاتے ہین اور دوشنبہ اور پنجشنبہ کو روزہ کے لیے پسند فرماتے اور اکثر اوقات گھر والون سے
پوچھتے کچھ کھانے کے لیے ہے اگر نہوتا روزہ رکھ لیتے اور جمعہ کی تخصیص روزے کے لیے مکروہ
سمجھتے کہ یہ دن عید کا ہے اور ہر رمضان مین دس دن اعتکاف کرتے جس سال انتقال فرمایا
بیس دن اعتکاف کیا اور اعتکاف عشرۂ اخیر رمضان مین سنت موکدہ ہے لاکھون آدمی
مدت اوسکی دس روز سمجھتے ہین اور اسقدر عرصہ تک مسجد مین رہنا دشوار جانکر اس دولت
عظمیٰ سے محروم رہتے ہین اسمین شک نہین کہ دس روز افضل ہین مگر امام محمد رح کے نزدیک
اعتکاف ایک ساعت مین بھی ادا ہو جاتا ہے اور یہی مذہب مفتی بہ اور مطابق ظاہر الروایۃ
کے ہے اسیطرح بعض اشخاص رشتہ دارون کی خبرگیری اور دیگر مصارف خیر مین روپیہ
صرف کرتے ہین لیکن زکوۃ کے نام سے ایک حبہ نہین دیتے اگر بحساب زکوۃ روپیہ علیحدہ کر لین
اور اوسمین سے جن رشتہ دارون اور سائلون کو زکوۃ دینا درست ہے دین اور مصارف
زکوۃ سے جس نیک کام مین صرف کرنا ہو کرین تو یہ مصارف بھی جاری رہین اور زکوۃ بھی
سہل طور پر ادا ہو جائے وجہ اس محرومی کی یہ ہے کہ ہمہ تن دنیا مین مصروف ہین دین کا کچھ
بھی خیال ہوتا تو کسیوقت اوسکی تحقیق مین مشغول ہوتے اور جو بات نہ معلوم ہوتی علما سے دریافت
کرتے اور ان کی صحبت سے سہل طور پر آخرت کی مصیبتون سے نجات حاصل ہوتی اور تھوڑی سی
محنت مین عقبےٰ کی سیت نعمت ہاتھ آتی وہ دولت تمہارے جیبین نہ لیتے اور نہ ایسا بوجھ ڈالتے
جو تم سے نہ اوٹھ سکے بلکہ نرمی و آسانی تمہارے دل کی بیماری کھو دیتے اور تمہارا ہاتھ پکڑ کر
جنت کی راہ پر پہونچا دیتے تم تو دنیا کی نازونعمت کو جنت اور اسکی رنج و مصیبت کو دوزخ

سمجھ لیا ہے کہ ہر وقت اوسی کی فکر مین رہتے ہو آخرت سے کچھ کام نہین رکھتے خود جانتے ہو
نہ اورون سے پوچھتے ہو جو جی مین آتا ہے کرتے ہو کبھی وعظ کی مجلس یا عالم کی خدمت مین نہین جاتے
بلکہ اس قسم کی باتون سے گھبراتے ہو اور کسیکی خاطر سے کوئی بات سُن لیتے ہو تو اوسپر عمل نہین کرتے
افسانہ بیہودہ سمجھتے ہو باوجود اسکے دعوے ایمان کا کئے جاتے ہو سبحان اللہ یہ منہ اور یہ دعوے
اے مفلسو کسی صاحب دولت کا دامن پکڑو کہ راحت دارین حاصل ہو اور اے مریضو کسی طبیب
حاذق کا علاج کرو کہ شفاے کامل پاؤ ایک نسخہ اطباے جوہر علوی کا تمام امراض باطن کھو دیتا ہے
یہ نسخہ سدیدی اور نفیسی مین نہین اور یہ علاج قانون اور اقسرائی سے علاقہ نہین رکھتا الغرض
چیونٹے ضعیف سے یہی ہو سکتا ہے کہ دامن کبوتر تیز پر کا پکڑے ہوا مین پہونچے اگر بے اسکے جانا چاہے
ہزار برس مین نہ پہونچ سکے کوئی کھیت بے توجہ خورشید کے نہین پکتا اور کسی درخت خودرو
مین مزہ دار پھل نہین آتا جاہل مین عبادت مین مرتکب ایسے امور کا ہوتا ہے کہ وہ عبادت اوسپر
وبال اور موجب نکال ہو جاتی ہے مانند اوس شخص کے کہ مقصد اوسکا مشرق مین ہو اور مغرب
کو جائے جسقدر چلے مطلوب سے دور پڑے یا مثل اوسکے کہ سفر حج مین نادانستہ کھوٹا روپیہ
لے جائے راہ مین سوا ندامت و خجالت کے کچھ ہاتھ نہ آئے اگر صرافی جانتا یا کسی صراف کو
دکھا لیتا کبھی اس بلا مین نہ پڑتا ضل سعیہم فی الحیوٰۃ الدنیا وہم یحسبون انہم یحسنون صنعا
اے مست شراب غفلت تو اپنی دولت و ثروت پر نظر کرکے اونکی صحبت سے عار کرتا ہے حالانکہ
خدا کے نزدیک علم سے زیادہ کسی کی عزت نہین ابن مبارک کہتے ہین جو شخص علم حاصل نہین کرتا
مجھے تعجب آتا ہے کہ اپنی عزت کس کام مین سمجھتا ہے اور عیسی علیہ السلام فرماتے ہین عالم با عمل کو
کہ اورون کو علم سکھاوے ملکوت آسمان مین عظیم یعنے بڑا شخص کہتے ہین رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فرماتے ہین فضل عالم کا عابد پر ستر درجے ہے اور قیامت کے دن علما کی دواتون
کی سیاہی شہیدون کے خون پر غالب آئے گی اور عالم کو ایک نظر دیکھنا سال بھر کے روزہ
اور شب داری سے بہتر ہے اور علما میری امت کے سب بہشتیون مین شریف تر ہین اور قیامت
کے دن علما کو حکم ہوگا تم میرے نزدیک فرشتون کے مانند ہو شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت
قبول ہوگی اور جو شخص طلب علم مین واسطے زندہ کرنے اسلام کے مرجائیگا اوسمین اور پیغمبرون مین

سوا درجہ نبوت کے بہشت مین کوئی درجہ نہوگا اور جو شخص ایک باب علم کا اورون کے سکھانے
کے لیے سیکھتا ہے اوسے ستر صدیقون کا ثواب دیا جاتا ہے اور جو طلب علم مین سفر کرتا ہے
فرشتے اپنے بازوؤن سے اوسپر سایہ اور مچھلیان دریا مین اور آسمان و زمین اوسکے حق مین
دعا کرتین اور خدا جسکی بھلائی چاہتا ہے اوسی دین مین دانشمند کرتا ہے اور بیشک فرشتے
اپنے بازو رضائے طالبعلم کے لیے بچھاتے ہین اور سب زمین و آسمان والے اور مچھلیان پانی
مین عالم کے لیئے استغفار کرتے ہین اور بیشک فضل عالم کا عابد پر ایسا ہی جیسے چودہوین رات
کے چاند کی بزرگی سب ستارون پر اور بیشک علما وارث انبیا کے ہین اور ابو ذر کی حدیث
مین ہے علم کی مجلس مین حاضر ہونا ہزار رکعت نماز اور ہزار بیمارون کی عیادت اور ہزار جنازے پر
حاضر ہونے سے بہتر ہے اور خدا کے نزدیک دین مین دانشمندی سے زیادہ کوئی چیز افضل
نہین اور ایک فقیہہ شیطان پر ہزار عابد سے زیادہ بھاری ہے اور ترمذی کی حدیث مین
ہے تحقیق اللہ اور اوسکے فرشتے اور سب زمین و آسمان والے یہانتک کہ چیونٹی اپنے سوراخ
مین اور یہانتک کہ مچھلی یہ سب درود بھیجتی ہین علم سکھانے والے پر جو لوگون کو بھلائی سکھاتا
ہے مولا علی فرماتے ہین عالم روزہ دار شب دار مجاہد سے افضل ہے الغرض اس سے زیادہ
بزرگی کیا ہوگی کہ یہ صفت جناب احدیت کی ہے ابراہیم علیہ السلام سے ارشاد ہوا اے ابراہیم مین
علیم ہون ہر علیم کو دوست رکھتا ہون یعنے علم میری صفت ہے اور جو میری صفت پر ہے میرا محبوب
ہے الحاصل علم اشرف صفات حمیدہ اور کمال پسندیدہ ہے جو شخص اوسے خوار سمجھے عقل و دانش
سے بے بہرہ ہے ع نور سے جسکے روشن ہے جہان * نیم شب تو اوسکو کرتا ہے گمان *
خلق ہے خفاش وہ شمس الضحیٰ * ہوا ہے معلوم اوسکا حال کیا * جسکے دل مین حلاوت ایمان کی
ہے وہ قدر اوسکی جانتا ہے بیت قصہ شمع از دل پروانہ پرس * حال گل از بلبل دیوانہ پرس *
عندلیب ست واند قدر گل * جغد را از گوشہ ویرانہ پرس * سرور دو جہان جنکی خاک پا تاج
سلاطین عالم ہے مسجد مین تشریف لائے وہان دو غول بیٹھے تھے ایک مذاکرۂ علم اور دوسرا
شغل و ذکر مین مشغول تھا آپ پہلے گروہ مین بیٹھے اور فرمایا دونون مجلسین اچھی ہین مگر مجلس
علم افضل ہے اور مین بھی تعلیم کے لیے مبعوث ہوا ایسی بزرگی کیا صفت ہے کہ علما کی صحبت

عار کرتا ہے بزرگان دین فرماتے ہین بہتر امیرون اور بادشاہون مین وہ شخص ہے جو علما
کی صحبت اختیار کرے اور بدتر علما و مشائخ مین وہ ہے جو امیرون اور بادشاہون کے
گھر جائے اور انکی خوشی کے لیے امر دین مین مداہنت کرے محمد بن سلیمان بادشاہ حماد بن سلمہ
کی خدمت مین گیا اور اونکے حضور باادب بیٹھکر عرض کیا کیا سبب ہے تمہارے دیکھنے
سے میرے دل مین ہیبت آتی ہے فرمایا جس عالم کا علم سے مقصود خدا ہے تمام جہان اوس سے
ڈرتا ہے اور مقصود جسکا دنیا ہے وہ سب سے خوف کرتا ہے چالیس ہزار درم پیش کیے کہ
انہین صرف کیجے فرمایا جسنے ناحق لیے ہین انہین پھیر دے قسم کھائی کہ وجہ حلال یعنے مال میراث مجھ
مین نے پائے ہین فرمایا مجھے حاجت نہین کہا اونکو تقسیم کر دیجیے فرمایا شاید لوگ مجھے مطعون
کرین مسلمانون کو کیون گنہگار کرون ہشام بن عبد الملک بادشاہ جب مدینہ شریف مین آیا طاؤس
کو بلایا جوتا کنارے فرش کے اوتارا السلام علیک یا ہشام کہکر بیٹھ گئے ہشام نے نہایت خفا ہوکر
کہا تمنے پانچ بے ادبی کین اول لب فرش تک جوتا پہنکر آئے دوسرے میرا نام لیا تیسرے بلا حکم
میرے سامنے بیٹھ گئے چوتھے میرے ہاتھ پر بوسہ نہ دیا پانچوین امیر المومنین نہ کہا فرمایا مین پانچ بار ہر روز
دروازہ تک جتا پہنکر جاتا ہون اور خدا مجھپر خفا نہین ہوتا اگر تیرے فرش تک جوتا پہنکر آیا کیا غضب ہوا اور مسلمان تیری امامت
راضی نہین ہین امیر المومنین کسطرح کہتا اور پروردگار تقدس و تعالے اپنے دوستون کا نام
لیا یا داود یا یحیی یا عیسے اور دشمنون کو کنیت کے ساتھ ذکر کیا تبت یدا ابی لہب اور امیر المومنین
علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے سوا اپنی عورت اور لڑکے کے کسیکا ہاتھ چومنا جائز نہین تیرے
ہاتھ پر کیونکر بوسہ دیتا اور دربار مین اسلیے بیٹھ گیا کہ مین نے امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ سے سنا ہے
جو دوزخی کو دیکھا چاہے اوسے دیکھے جو بیٹھا ہے اور لوگ اوسکے سامنے کھڑے ہین ہشام
یہ سنکر شرمندہ ہوا اور عرض کیا مجھے کچھ نصیحت کیجے فرمایا حضرت امیر المومنین علی رض فرماتے ہین
دوزخ مین پہاڑون کے برابر سانپ اور اونٹون کے برابر بچھو اوس امیر کی انتظار مین ہین
کہ عدل نہین کرتا فقیر بندہ تینون روایت حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کرتا اور ہر بار آپکو
امیر المومنین کہنا اسلیئے ہے کہ ہشام حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ اور آپکی خلافت سے
منکر تھا سلیمان بن عبد الملک بادشاہ نے ابو حازم رح سے پوچھا موت کو ہم کیون مکروہ گنتے

ہین فرمایا اسلئے کہ تمنے دنیا کو آباد اور آخرت کو ویران کیا اور آبادی سے ویرانہ مین جانا ناگوار ہوتا ہے طریقہ سلف صالح کا بادشاہون اور امیرون کے ساتھ یہ تھا جو شخص ایسا کرے اور امر بالمعروف ونہی منکر پر قدرت رکھے اوسے اونکے گھر جانا مضائقہ نہین اسیطرح منطق وفلسفہ بہ نیت تکمیل قوت فہم کتاب وسنت ودقائق واسرار شریعت وطریقت پڑہنا اور جسکی یہ نیت ہو پڑہانا بعض متاخرین کے نزدیک جائز ہے اور حاجت سے زیادہ حرام جو لوگ شب وروز اوسمین مشغول رہتے ہین اور علم دین سے کام نہین رکھتے نہ اونہین ثواب علم کہ قرآن وحدیث مین موعود ہے حاصل ہو اور نہ تعظیم علم کے مستحق بلکہ شیطان نے اونہین شکار اور راہ حق سے پھیر کر فلسفہ کی گھاٹی مین ہلاک کیا ہے کہ عمر عزیز اپنی ضائع کرتے ہین اور علوم دین کی طرف متوجہ نہین ہوتے ❊ چند خوانی حکمت یونانیان ❊ حکمت ایمانیان راہم بخوان ❊ دل منور کن بہ انوار جلی ❊ چند باشی کاسہ لیس بوعلی ❊ درس گر قربت نباشد زہ غرض ❊ لیس درسا انہ بئس المرض ❊ فکر کم ان کان من غیر الحبیب ❊ الکم فی النشاۃ الاخری نصیب ❊ امام جلال الدین سیوطی اور نووی اور ابن صلاح وغیرہم بیشمار علمائے دین ان علوم کو حرام کہتے ہین حافظ سراج الدین قزوینی حنفی نے انکی تحریم مین ایک کتاب لکہی اوسمین ذکر کیا کہ امام غزالی رح نے بھی تحریم کی طرف رجوع کی لکہا ہے یہ امام اجل ان علوم کو چھوڑکر علم حدیث مین مشغول ہوئے یہانتک کہ انتقال کے وقت بخاری شریف سینہ پر تہی اشباہ النظائر مین فلسفہ کو حرام لکہا اور منطق کو اوسمین داخل کیا امام فخر الدین رازی جنکا نظیر ان علوم مین بعد اونکے پیدا نہوا بیفائدہ ہونا علوم فلسفہ کا بیان کرکے فرماتے ہین جو میرا سا تجربہ کرے اوسے میرے سے معرفت حاصل ہو شہرستانی سے منقول ہے فلاسفہ ومتکلمین سے سوا حیرت وندامت کی مین نے کچھ نہ پایا ایک فاضل متبحر ان علوم کے مرتے وقت کہتے تہے اوس علم سے جو مین نے حاصل کیا ہوا اس بات کو کہ ممکن مرجح کی طرف محتاج ہے کچھ نہ جانا اور افتقار وصف سلبی ہے مرتا ہون اور کچھ نہین جانتا یہ حال متقدمین علمائے اسلام کا ہے جو فلسفیات مین اثبات عقائد اسلام ورد اوہام فلاسفہ کے لئے مشغول ہوئے ہمارے زمانے میں حال ونکے جو ان علوم کو مقصود بالذات بلکہ علم کو اونہین منحصر جانتے ہین ایسا ہے ان مین اکثر لوگون کو دین کی باتون اور علوم دین کا شوق نہ رہا اگر کسیکو ہوتا ہے تو یہ حضرات اوسے راہ حق سے

رہتا ہے بیت المال مین داخل ہوتا ہے کہ وہ حق مسلمانون کا ہے الغرض یہ مرتبہ کہ خاصان بارگاہ
احدیت کا ہے اگر نارسائی بخت سے حاصل نہین حکم نقد تو بجالا آے جفاکار ناشکر بے حیا تجھے شرم
نہین آتی جب پیدا ہوا کیا لیکر آیا تھا اور جبتک نادان رہا ایک وقت کا کھانا بھی تیری قدرت مین
نہ تھا در در مانگتی تو نصیب ہوتا خدا نے محض اپنے فضل و کرم سے بلا استحقاق تیرے تجھے مال عنایت
کیا سال بھر بعد چالیسوان حصہ اوسکے نام پر نہین دیا جاتا اس سے زیادہ ہٹ دھرمی اور ناشکری
کیا ہوگی اللہ تعالے فرماتا ہے یمحق اللہ الربوا ویربی الصدقات واللہ لایحب کل کفار اثیم گھٹاتا
ہے خدا سود اور بڑھاتا ہے صدقے اور اللہ دوست نہین رکھتا
ہر شریر ناشکر گنہگار کو یہ آیت باواز بلند پکارتی ہے کہ زکوۃ نہ دینا اور سود لینا بڑی ناشکری
ہے اور سخت احمق ہے جو یہ سمجھے کہ زکوۃ سے مال کم ہوتا ہے درحقیقت اوس سے بڑھکر کوئی
تجارت نہین قطع نظر اجر آخرت زکوۃ سے مال دولت مین زیادتی ہوتی ہے اور سود سے مال تلف
ہوجاتا ہے کہ بیاج کھانے والا اکثر روپیہ کی لالچ سے سو روپیہ لوگون کو قرض دیتا ہے اور روپیہ
اصل بھی مار لیتے ہین پھر نالش مین صرف کرتا ہے یا تو مقدمہ ہار جاتا ہے اور جیتتا ہے تو جایداد
مدعا علیہ کے ہاتھ نہین آتی اور زر دعوے کے ساتھ خرچہ بھی برباد ہوتا ہے یا چور مال اوسکا
چورا لیجاتا ہے یا کسی ہنگامہ مین لٹ جاتا ہے یا حاکم ڈانڈ لیتا ہے یا اوسکی اولاد مین کوئی شخص
ایسا پیدا ہوتا ہے کہ سب مال اوباشی مین اڑا دیتا ہے بعض اوقات زمین مین رہ جاتا ہے چلتے
پھرتے مرجاتے ہین کسی سے کہنے نہین پاتے یا دفن ہو جاتے ہین بہرحال تھوڑے زمانے مین اوس
مال کا نشان نہین رہتا ہزارون لاکھون سیٹھ ساہوکار گذرے کوئی اونکا نام بھی نہین لیتا بخلاف
اہل سخاوت کے کہ اکثر اونکے مال مین برکت اور اونکی اولاد مین فراغت رہتی ہے اور بالفرض
مال نرہے اثر اونکی سخاوت و کرم کا اور حرمت و تعظیم اونکی اولاد کی اور ناموری اونکی دنیا مین
اور ثواب آخرت مین باقی رہتا ہے یہانتک کہ اگر ایک روپیہ خدا کے نام پر صرف کرتا ہے تو حق
سات سو تک وہان موجود ہین واللہ یضعف لمن یشاء واللہ واسع علیم اور بیاج خوار ہر ایک
کی نظر مین ذلیل و خوار ہے ساہوکارون کے گھر لاکھون روپے ہوتے ہین مگر کسی کی نظر مین
اونکی عزت نہین افسوس کہ اس زمانہ پر آشوب و فساد مین اکثر اہل اسلام اس بلا مین گرفتار ہین

سود لیتے ہین اور اوسکا نام توفیر اور کرایہ اور نفع رکھتے ہین نہین جانتے کہ کوہ کو مشک کہنے سے
حقیقت اوسکی نہین بدل جاتی اور بہت لوگ محض نادانی اور جہالت سے خرابی مین پڑے ہین
بیع و شرا اور اکثر معاملات اونکے موافق شرع کے نہین بعض اونمین نادانستہ سود ہو جاتے ہین
خصوصًا زمیندار کہ رعایا سے کٹوتی غلہ وغیرہ کی کرتے ہین اور یہ محض ربو ہے اگر بیع سلم کرین
کچھ اونکا خرچ نہو مگر اوسکے شرائط دریافت کرنے کی کسے فرصت اور کسے غرض کچھ خوف خدا اور
روز جزا اونمین ہوتا تو احکام شرع کی فکر رکھتے سود کی آفت اور آخرت کی مصیبت گوارا نہ کرتے
اللہ تعالے نے جیسے سخت بات سود کی نسبت فرمائی دوسرے گناہ کے لیے نہین ائی جب مدینہ
کے لوگون نے اگلے سود کا قرضدارون سے مطالبہ کیا حکم آیا فان لم تفعلوا فاذنوا بحرب من اللہ
ورسولہ اگر تم نہ کروگے تو اعلام کردو خدا و رسول سے لڑائی کا یعنے اگر سود سے دستبردار نہین
ہوتے تو خدا اور رسول سے لڑنے کو مستعد ہو جاؤ او نہون نے کہا ہمین خدا سے لڑنے کی طاقت نہین
کیا اس زمانہ کے احمق خدا و رسول سے لڑنے کی اونمین طاقت پاتے ہین جو بےخوف و خطر سود کہاتے
ہین یا رزاق مطلق کی روزی اسی مین منحصر جانتے ہین کہ سود نہ کہائین گے تو روٹی کیونکر ملے گی
اور دولت کسطرح بڑہے گی نہین دیکھتے اگلے زمانے مین مسلمان سود نہین کہاتے تہے اور
اب بہی بہت لوگ اس سے محفوظ ہین وہ کسطرح جیتے ہین اور دولت و ثروت کہان سے
حاصل کرتے ہین اور یہ جو بعض لوگون نے ٹہیرا رکہا ہے کہ اس ملک مین کفار سے سود لینا روا ہے
حرمت اس فعل کی نصوص قاطعہ سے ثابت اور اس ملک کے دار الحرب ہونے مین کلام ہے
گو بعض علما دار الحرب سمجہین کیا یہ ملک صرف سود کے مسئلے مین دار الحرب ہے باقی احکام مین
دار الاسلام ہزارون اباحت پسند اس مسئلے کو دستاویز ٹہیرا کر گمراہ ہوئے اور جب ہندوونکا
مال بے محنت و مشقت ہاتہہ آیا تو مسلمانون سے بہی لینے لگے ان نادانون سے پوچھو کہ اور امور
مین بہی علماء کے ارشاد پر عمل کرتے ہو یا نہین سود لینا تو مولوی عبد الحی کے فتوے سے جائز
ٹہیرا زکوۃ کی معافی کا پروانہ کہان سے آیا جسکے باب مین حق تعالے نے فرمایا والذین یکنزون
الذہب والفضۃ ولا ینفقونہا فی سبیل اللہ فبشرہم بعذاب الیم جو لوگ جمع کرتے ہین سونا اور
چاندی اور اوسے خدا کی راہ مین خرچ نہین کرتے اونکو بشارت دو ساتہہ دکہہ دینے والے

نار کے یوم یحمی علیہا فی نار جہنم فتکوی بہا جباہہم وجنوبہم وظہورہم یعنے جسدن گرم کیا جائے گا وہ
سونا چاندی دوزخ کی آگ میں پہر داغی جائینگی اوس سے اون کی پیشانیان اور کروٹین
اور پیٹھین ہذا ما کنزتم لانفسکم فذوقوا ما کنتم تکنزون یعنے اون سے کہا جائے گا یہ وہ ہے جو تم
نے جمع کیا اپنے جانون کے لیئے پس چکہو جو تم جمع کرتے تہے اور جسکی نسبت امیر المومنین ابو بکر صدیق
نے فرمایا قسم خدا کی اگر عرب مجھے ایک بکری کے بچے کی زکوۃ کہ حضرت کو دیتے تہے نہ دینگے
تو میں اس بات پر اون سے جہاد کرونگا اور حدیث بخاری سے ثابت ہے جو آدمی اپنے
مال کی زکوۃ ادا نہ کرے گا قیامت کو خدا اوس مال کو سانپ بناکر اوسکے گلے میں طوق
کردے گا وذلک قولہ تعالے ولا یحسبن الذین یبخلون بما اتٰہم اللہ من فضلہ ہو خیرا لہم بل ہو
شر لہم سیطوقون ما بخلوا بہ یوم القیامۃ اسیطرح آپ اکثر اوقات اس عبادت کی تاکید فرماتے
اور زکوۃ لینے میں مصلحت جانبین یعنے محتاجون اور اہل مال کے ملحوظ رکہتے اور جو آپکے
پاس زکوۃ لاتا اوسکے حق میں دعا کرتے اور ہجرت کے بعد آپنے ایک حج کیا جسے حج الوداع
کہتے ہیں اس سفر میں ایک لاکہ چودہ ہزار یا ایک لاکہ چوبیس ہزار آدمی ہمراہ تہے اور ہجرت
سے پہلے کئی حج کیے جس سال حج فرض ہوا فورًا ارادہ کیا مگر بسبب بعض ضرورتون مدینہ
کے نجاسکے امیر المومنین صدیق اکبر رض کو امیر الحاج کرکے روانہ کیا اور عمرہ آپ سے بعد ہجرت
کے تین بار ثابت ہے مگر جونکہ سال حدیبیہ آپنے عمرہ کا ارادہ کیا اور بسبب مزاحمت کفار کے
نہوسکا ثواب عمرہ کا مسلمانون کو حاصل ہوا اسے بعض علما نے چوتہا عمرہ شمار کیا اور قربانی
ہمیشہ نماز عید کے بعد کرتے اور فرماتے قربانی کرنے والا آدمی ذی الحجہ کا چاند دیکہکر ناخن اور بال
کم نہ کرے تعجب ہے لوگ اس امر سے واقف نہیں باوجود اسکے کہ صحیح حدیث ام سلمہ رضی اللہ
عنہا سے اسباب میں وارد ہے اور بعض علما نے مذہب امام احمد اسی حدیث سے استدلال
کرکے قص اشعار وقطع اظفار ان دنون میں حرام کہتے ہیں اور فرماتے ذبح کرنے میں احسان کرو
یعنے تیز ہتہیار سے ذبح کرو کہ تکلیف نہ پہنچے اور ایک جانور کو دوسرے کے سامنے ذبح نکرو
اور جبتک سرد نہ ہو جائے کہال نہ اوتارو اور قتل مجرم کے لئے بہی یہی حکم وارد ہے کہ احسان
کرو یعنے تکلیف نہ پہنچاو اور تیز ہتہیار سے قتل کرو نہ دیکہو حضرت ایک جانور کو دوسرے کے

سامنے ذبح کرنے سے اور گنہگار کو تکلیف کے ساتھ قتل کرنے سے منع فرماتے ہین اور
یزید پلید بد انجام آپکے نواسے کے سامنے اونکے فرزندوں اور بھائیوں اور عزیزوں کو ننگا
اور بے گناہوں کو بے آب و دانہ ہزار تکلیف و ایذا کے ساتھ شہید کرتے ہین اور صدقہ
فطر کا نماز عید سے پہلے دیتے اور صدقہ و نافلہ کو بہت دوست رکھتے اور محتاج کو دیکر
اسقدر خوش ہوتے جیسے بخیل مال کے ملنے سے خوش ہوتا اور جو خرچ کرتے اوسکا حساب
نہ سمجھتے اور جو مانگتا اوسے دیتے انکار نہ فرماتے بخاری نے اپنے صحیح مین روایت کیا
آپنے کبھی سائل کے جواب مین لا نہ فرمایا ؎ ماقال لا قط الا فی تشهده ٭ لولا التشهد
لکانت لاؤه نعم ٭ نرفت لا بزبان مبارکش ہرگز ٭ مگر در اشهد ان لا اله الا الله ٭ اگر کچھ موجود
نہوتا یا سائل کے لیے مصلحت نہ دینے مین سمجھتے سکوت فرماتے یا ملائم باتون سے
ایسا راضی کردیتے کہ دینے سے زیادہ خوش ہوجاتا اور دیتے وقت ہرگز اندیشہ نہ کرتے
کہ پھر کہان سے آویگا بلکہ رات کو دینار و درہم نہ رکھتے اگر وہ جاتا بے صرف کیے گھر مین پہنچاتے
ایکرات چھ دینار رہگئے تھے تمام شب بے چین رہے پچھلی رات کسی محتاج کو بھیجدیے اور
فرمایا میرا کیا حال ہوتا اگر یہ دینار چھوڑکر مرجاتا اور فرماتے اگر کوہ احد برابر میرے پاس
سونا ہو مین نہ چاہون کہ کچھ باقی رہے سوا اوسکے کہ ادا ے قرض کے لیے رکھون جب
آپنے رحلت فرمائی ایکدن کا کھانا گھر مین موجود نہ تھا اور زرہ شریف آپکی ایک یہودی
کے یہان کچھ سیر جو کے بدلے گرو تھی بحرین سے نوے ہزار درہم آئے مسجد کی چٹائیون پر
رکھوادیے اور تقسیم شروع کی ختم تک ایک باقی نہ رہا کسی نے سوال کیا فرمایا اب تو میرے پاس
کچھ نہین بازار مین جاکر جو چیز چاہے میرے نام سے خرید کرلا جب کچھ آئے گا ادا کردونگا
عمر رضی الله عنہ نے عرض کیا یا رسول الله حق تعالے آپ کو آپکی قدرت سے زیادہ
تکلیف نہین دیتا ہے پھر قرض کا بوجھ کیون گوارا کرتے ہین یہ بات پسند نہ آئی اور چہرہ
مبارک پر ناخوشی کے آثار ظاہر ہوے ایک انصاری نے کہ اوسوقت حاضر تھے گذارش کیا
آپ بے تکلف دیجیے اور عرش کے مالک سے محتاج ہونے کا اندیشہ نہ کیجیے یہ سنکر ہنسے
اور خوشی چہرہ مبارک پر معلوم ہوئی اور فرمایا مجھے یہی حکم ہے انس کہتے ہین ایک سائل کو

اسقدر بکریان وین کردو پہاڑون کے بیچ مین گہیر گہیر کہڑی تہین اونے اپنی قوم سے جاکر کہا
اے قوم ایمان لاؤ محمد ایسے عطا کرتے ہین کہ فقیری سے اصلا نہین ڈرتے ایک لڑکے نے
عرض کیا میری یہان آپ سے جبہ مانگتی ہے فرمایا ایکساعت کے بعد آنا پھر آکر عرض کیا یہی جبہ
جو آپ پہنے ہین عنایت کیجیے اوسیوقت عنایت کیا حالانکہ دوسرا جبہ نہ تہا جب نماز کا وقت
آیا بلال نے اذان دی آپ مسجد مین نہ گئے اصحاب گہبراکر خدمت والا مین حاضر ہوئے اور اسحال
حال کو دریافت کرکے نہایت پریشان خاطر آیۃ آئے لا تجعل یدک مغلولۃ الی عنقک ولا تبسطہا
کل البسط فتقعد ملوما محسورا خلاصہ مطلب یہ ہے اے میرے حبیب تم بخل نہ کرو مگر اسقدر
بہی ہاتہ نہ کہولو کہ تمہارے بدن پر کپڑا نہ رہے یہانتک کہ باہر نکلنے اور اصحاب کی ملاقات سے
معذور ہو جاؤ حنین کے دن سائلون نے اسقدر ہجوم کیا کہ آپ مجبور ہوکر درخت سے ٹہر گئے
اور لوگ ردائے مبارک اوتار لے گئے فرمایا میری چادر مجہے دو اگر بقدر اس درخت کے
کٹہیون کی چارپائی میرے پاس ہوں سب تمکو بانٹ دون اور تم مجہے بخیل اور کذاب اور
جبان نپاؤ گے اکثر اوقات اپنا کہانا محتاجون کو کہلاتے اور آپ بہوکے رہ جاتے اور باوجود
اس ایثار وسخاوت اور عطا کے محتاجون کی اسقدر خاطر کرتے کہ دینے سے زیادہ آپکی
باتون سے خوش ہوتے اور خلق کو حال وقال سے سخاوت کی ترغیب وتحریص کرتے یہانتک
کہ سخت بخیل آپکا حال دیکہکر سخی ہو جاتا بلکہ جو شخص آپکی خدمت اور صحبت مین رہتا تہوڑے
دنون مین اس صفت کا کمال حاصل کرتا الغرض سخاوت سے زیادہ کوئی دولت اور بخل سے
زیادہ کوئی آفت نہین حدیث مین ہے تم ظالم کو بخیل سے بدتر سمجہتے ہو اور خدا کے نزدیک
بخیل ظالم سے بدتر ہے وہ اپنی عزت اور عظمت کی قسم کہاتا ہے کہ کسی بخیل کو بہشت مین جانے
نہ دونگا آدمی ہزار محنت اور لاکہہ کاوش سے مال جمع کرتا ہے اور رکہہ رکہہ حسرت کے ساتہ
چہوڑ جاتا ہے وارث بلکہ کبہی غیر چار دن مین بے رنج وملال اوڑا دیتے ہین دنیا وسکی طلب اور
فکر مین برباد ہوئے اور آخرت مین ہزار طرح کا گردن پر بار ہے خسر الدنیا والآخرۃ ذلک
ہو الخسران المبین بالجملہ جناب رسالت بخل کو نہایت مکروہ سمجہتے اگر کبہی آپ نے دیکہا
ایک شخص زنجیر کعبہ پکڑے کہہ رہا ہے الٰہی بحرمت اس گہر کے میرا گناہ بخشدے فرمایا کیا گناہ

ہے عرض کیا میرا گناہ زمین اور آسمان اور عرش سے بڑا ہے مال میرے پاس بہت ہے
لیکن فقیر کو آتے دیکھکر یہ سمجھتا ہون گویا آگ میرے سامنے آتی ہے فرمایا مجھسے الگ ہو کہین
تو اپنی آگ مین مجھے نہ جلا دے قسم اوسکی جسنے مجھے ہدایت خلق کے لیے بھیجا ہے اگر تو رکن
و مقام کے بیچ مین ہزار برس نماز پڑھی اور اسقدر روے کہ تیرے آنسوؤن سے نہرین جاری
ہو جاوین اور اوپر درخت جم اوٹھین اور بخل نہ چھوڑے بیشک تیرا ٹھکانا دوزخ ہے
آپ فرماتے ہین السخا شجرۃ فی الجنۃ فمن کان سخیا اخذ بغصن منہا فلم یترکہ ذلک الغصن
حتی یدخلہ الجنۃ والشح شجرۃ فی النار فمن کان شحیحا اخذ بغصن منہا فلم یترکہ ذلک الغصن حتی یدخلہ النار
سخاوت بہشت مین ایکدرخت ہے جو سخی ہے اوسکی ایک ڈالی پکڑ لیتا ہے یہ ڈالی اوسے
نہین چھوڑتی یہانتک کہ بہشت مین داخل کردیتی ہے اور بخل دوزخ مین ایکدرخت ہے جو
بخیل ہے اوسمین سے ایک ڈالی پکڑ لیتا ہے وہ ڈالی اوسے نہین چھوڑتی یہانتک
کہ دوزخ مین داخل کردیتی ہے اور آپکی عادت تھی اپنے نفس کے واسطے کسی پر غصہ نہ کرتے
انس کہتے ہین مین دس برس آپکی خدمت مین رہا کبھی کسی خطا پر ہون نہ فرمایا ایک اعرابی
نے چادر مبارک اس زور سے کھینچی کہ اوسکا نشان کندھے پر بن گیا اور کہا اے محمد مجھے
کچھ دو آپنے اوسکیطرف دیکھکر ہنس دیا اور جو حاضر تھا عنایت کیا ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ
مین آپکو عادل نہین پاتا فرمایا وائے تجھکو میرے بعد کون عدل کریگا جب چلا صحابہ سے ارشاد
کیا اسے بلالو حنین کے دن ایک انصاری نے کہا مین یہ تقسیم خدا کے واسطے نہین دیکھتا فرمایا
اللہ میرے موسیٰ بھائی پر رحم کرے اس سے زیادہ ایذا دی گئی اور صبر کیا لونڈی غلام پانی
برتنون مین آپکے پاس لاتے اور درخواست کرتے کہ آپ ان مین اپنا ہاتھ ڈالدین آپ اونکی
خاطر سے جاڑے کی شدت مین بھی انکار نہ کرتے اور اونکے برتنون مین ہاتھ ڈالدیتے جس
یہودیہ نے آپکو زہر دیا تھا جب اوسنے اقرار کیا کہ مین نے آپکے قتل کے لیے یہ حرکت کی تھی صحابہ
نے اوسے قتل کرنا چاہا آپنے چھوڑ دیا ایک یہودی نے آپ پر جادو کیا جبرئیل علیہ السلام نے
خبر دی مگر آپنے اوسے کچھ نہ کہا اور یہ امر صرف اپنے حقوق مین تھا خدا کے حق مین نرمی
نہ کرتے سوا جہاد کے آپنے کبھی کسی شخص کو نہ مارا اور اپنے نفس کے واسطے کسیکو ایذا نہ پہونچائی

اور غصہ فرمایا خدا نے کریم آپکی خوبی کی تعریف فرماتا ہے اور مسلمانون پر اپنا احسان جتاتا
ہے فبما رحمۃ من اللہ لنت لہم ولو کنت فظا غلیظ القلب لانفضوا من حولک یعنی بسبب رحمت
الہی کے تو نرم خو ہوا اونکے لیے اور جو تو درشت خو سخت دل ہوتا تو تیرے آس پاس سے
پریشان ہو جاتے بعض اوقات صحابہ نے درخواست کی کہ کفار پر دعا کیجیے فرمایا مین لعنت
کرنیوالا مبعوث نہوا بلکہ رحمت بھیجا گیا یعنے مین لعنت اور بددعا کے واسطے نہین بھیجا گیا بلکہ
رحمت کے لیے آیا ہون اور باوجود اس قرب منزلت اور علوم نبوت کے کہ پیغمبرون کے سردار
اور معصومون کے پیشوا اور رسل اور انبیا مین مامون العاقبۃ اور مبشر بانواع کرامت تھی
زمین و آسمان اور آدم و عالم اونکے واسطے پیدا ہوا اور مرتبہ محبوبیت مطلقہ اور شفاعت کبری کا
اونہین دیا گیا خدا کے خوف سے اسقدر کانپتے کہ تمام عالم کا خوف جمع کیا جاے اونکے
خوف کے برابر ہو سکے غم عالم کا آپکے دل مین تھا مگر اثر حزن و ملال کا چہرہ مبارک پر ظاہر نہوتا
ہمیشہ کشادہ رو اور بشاش نظر آتے صبح کی نماز کے بعد مصلے پر بیٹھتے صحابہ جاہلیت کے قصے
آپکے سامنے بیان کرتے اور شعر پڑہتے اور ہنستے آپ بھی اونکے ساتھ ہنستے اکثر اوقات
تبسم فرماتے اور کبھی ضحک مگر قہقہہ آپ سے ہرگز ثابت نہین اور رونے مین بھی آواز بلند
نہوتی تھی نماز مین ایک آواز جوش دیگ کے مانند باطن سے سنی جاتی اکثر خدا کے خوف سے
یا اوسکی محبت و شوق یا سماع قرآن یا نماز شب مین یا امت کے لیے روتے ایکبار نماز مین
روتے اور کہتے تھے اللہم تعدلی ان لا تعذبہم وانا فیہم وہم یستغفرون ونحن نستغفرک خدایا
تو مجھسے وعدہ کرتا ہے کہ تو اونپر عذاب نکرے گا جبتک مین اون مین ہون اور وہ استغفار
کرتے ہین اور ہم تجھسے استغفار کرتے ہین اور اپنے صاحبزادے حضرت ابراہیم اور اپنی نواسی
یعنے حضرت زینب کی بیٹی کی وفات اور زید اور جعفر اور ابن رواحہ کی شہادت پر بھی رونا
آپ سے ثابت ہے اور کبھی دوستون سے مزاح فرماتے مگر کوئی بات جھوٹ اور [illegible]
اور لغو زبان پر نہ لاتے ایکدن کسی سے فرمایا مین تجھے اونٹ کے بچے پر سوار کرونگا اوسنے
کہا بچے پر کسطرح چڑہ سکونگا فرمایا ہر اونٹ اونٹ کا بچہ ہے ایک بوڑھی عورت سے فرمایا
کہ کوئی بڑھیا بہشت مین نجائیگی یہ سنکر وہ بہت بیقرار ہوئی اور [illegible]

جوان ہو کر بہشت مین جائین گی کیا تو نے نہ سنا کہ خدا فرماتا ہے انا انشاناہن انشاء فجعلناہن ابکارا ایک عورت نے عرض کیا میرا شوہر آپکو بلاتا ہے فرمایا تیرا شوہر وہی ہے جسکی آنکھ مین سپیدی ہے وہ گھر جاکر شوہر کی آنکھین چیر کر دیکھنے لگی اوسنے کہا کیا دیکھتی ہے کہا مجھے حضرت نے خبر دی ہے کہ تیری آنکھ مین سپیدی ہے کہا سپیدی سب کی آنکھ مین ہوتی ہے ایکبار زاہر بن حرام کو پیچھے سے آکر دبوچ لیا اونہون نے کہا کون ہے مجھے چھوڑ دے منہہ پھیر کر دیکھا تو حضرت نے اپنی پیٹھ ہلانے لگے تا بدن مقدس سے اچھی طرح مس ہو فرمایا اس غلام کو کوئی لیتا ہے عرض کیا یا رسول اللہ مین متاع کاسد ہون مجھے کون خریدے گا فرمایا مگر تو خدا کے نزدیک کاسد نہین تدیجل انہین زاہر کے لیئے وارد ہے زاہر بادیہ نشین ہمارا ہے اور ہم اوسکے شہری ہین کہ وہ گانون کی چیزین آپکے لیئے لاتے اور آپ اونہین شہر کی چیزین خرید دیتے اسید بن حضیر رض کہتے ہین مین لوگون سے باتین کرتا تھا اور میرے مزاج مین چہل تھی کہ لوگونکو ہنساتا آپ نے میرے خاصرے مین لکڑی چبوئی مین نے کہا مجھے بدلا دیجیئے فرمایا لے عرض کیا مین برہنہ تھا آپ پیراہن شریف اوتارا مین نے کشح مبارک چوم کر کہا یا رسول اللہ میرا یہی مطلب تھا مدینہ مین ایک شخص تھا کہ آپ سے اکثر ہنسا کرتا بازار سے ہر چیز خرید لاتا اور بطور ہدیہ حضور مین پیش کرتا جب آپ قبول کر لیتے مالک مال کو خدمت شریف مین بلا لاتا اور کہتا تیرا مال حضرت کے صرف مین آیا ہے آپ سے قیمت لی لے آپ تبسم فرماتے اور قیمت اوسکی ادا کرتے ایکدن انس کے بہائی کو کہ خوردسال تھا چڑیا سے کہیلتے دیکھا اوسکی کنیت ابو عمیر مقرر کی اور فرمایا یا ابا عمیر ما فعل النغیر ایکدن انس نرہ تیزک جسے عربی مین خمرہ کہتے ہین لائے اوسدن سے اونکی کنیت ابو حمزہ ٹھیری اونہی عبد الرحمن لی کو بہت چاہتے اونہین ابو ہریرہ کہنے لگے ایک شخص کو عورتون کے مجمع مین کہڑا دیکھا فرمایا کیا کرتا ہے عرضکیا یا رسول اللہ مین بدکار نہین مگر اپنے سرکش گہوڑے کو تسکین دیتا ہون پہر جب اوسے دیکھتے فرماتے اب بہی وہ گہوڑا سرکشی کرتا ہے یا نہین صحیحین مین منقول ہے کہ آپ اشجع الناس تھے دنیا مین آپ سے زیادہ کوئی بہادر پیدا نہوا جنگ حنین مین سب لشکر میدان سے ہٹ گیا ابوبکر رض و عمر رض و علی رض و ابو سفیان بن حارث و عباس رض غرض چند صحابہ آپکے پاس رہے کفار نے آپکو گہیر لیا آدمیون کے تہہ

دیکھا یہ کیا اور چار طرف سے تیرون کا مینہ برسا دیا اوسوقت وہ جناب بے خوف و ہراس
حملہ کرتے اور فرماتے انا النبی لاکذب انا ابن عبد المطلب جب کافر بہت قریب آگئے
سواری سے اوترے اور ایک مٹھی بھر خاک اون پر پھینک کر فرمایا شاہت الوجوہ سبکی آنکھون مین
پہونچی اور منہہ اونکے پھر گئے ایکروز اہل مدینہ کو خوف پیدا ہوا لوگ دریافت کرنیکو چلے آپ
ابو طلحہ کے گھوڑے پر سوار ہوکر سب سے آگے بڑھ گئے جب لوٹے فرمایا خوف نکرو مین نے
کچھ ندیکھا اور اس گھوڑے کو دریا پایا اسیطرح جو سخت معاملہ پیش آتا حضرت سب سے آگے
ہوتے اور سب سے پہلے دشمن پر وار کرتے حضرت علی کہتے ہین جب لڑائی سخت ہوتی ہم آپکے
پناہ پکڑتے اور آپ سب سے بڑھ کر دشمنون سے مقابلہ فرماتے بڑا بہادر ہم مین وہ تھا جو
لڑائی کے وقت حضرت کے قریب ہوتا کہ آپ سب سے زیادہ دشمن سے قریب ہوتے تھے اور
وجہ اس جرأت کی ظاہر ہے کہ آپ تقدیر پر یقین کامل رکھتے اور دون کا یقین آپکے برابر نہین کہ
اوسقدر جرأت کرسکین روایت ہے جنگ احد مین آپکے پاس ایک تلوار تھی اوسپر یہ شعر
لکھا تھا شعر فی الجبن عار و فی الاقبال مکرمۃ ۞ والمرء بالجبن لاینجو عن القدر ۞ نامردی مین
عار ہے اور بڑہنے مین بزرگی اور آدمی نامردی سے قضا و قدر سے نہین بچ سکتا اور کوئی
شخص غصہ کے وقت آپکے سامنے نٹھیر سکتا اور اوس جناب کے عتاب کی تاب نہ لاتا جسوقت
آپکو غصہ آتا دونون ابرؤن مین ایک رگ جسے رگ ہاشمی کہتے نظر آتی اوسوقت کسیکو بات
کرنے کی مجال نہوتی اور آپکے زور و قوت کو کوئی پہلوان نہ پہونچتا بڑے بڑے زبردست
اوس جناب نے زیر کیے اور وہ جناب دنیا سے نہایت بے رغبت تھے اوسکی عیش و عشرت
کی طرف اصلا التفات نکرتے اور فرماتے مالی والدنیا وما انا والدنیا الا کراکب استظل
تحت شجرۃ ثم راح وترکہا یعنے مجھے دنیا سے کیا کام ہے اور میری اور دنیا کی یہ مثال ہے
جیسے ایک سوار سایہ درخت کے تلے ٹھیرا پھر چلدیا اور اوسے چھوڑ دیا اور دعا کرتے اللھم
احینی مسکینا وامتنی مسکینا واحشرنی فی زمرۃ المساکین الٰہی مجھے مسکین رکھہ اور مسکین مار
اور مسکینون کے گروہ مین اوٹھا اور فرماتے فقیری اور جہاد میرا پیشہ ہے جو اوسے دوست
رکھے وہ مجھے دوست رکھتا ہے اے بلال اسبات مین کوشش کرکہ مرے تو تونگر محتاج

اے عائشہ اگر تو قیامت کو مجھسے ملنا چاہی فقیروں کی طرح زندگی بسر کر اور تونگروں سے دور رہ اور بے پیوند کیے کپڑا نہ اوتار
محبت فقیروں کی بہشت کی کنجی ہی وہ قیامت کو خدا کے ہمنشین ہیں ایک دن رسول خدا سے کہا گیا اے میرے بندے دنیا جو تمکو دولت
کو نہیں دیا میں نے محتاج نکیا تھا بلکہ اسواسطے کہ آج تمہیں کرامت کا خلعت بخشوں جس نے تمکو کھلایا یا کپڑا
دیا ہو اوسے بہشت میں لے جاؤ کہ بیٹے تمہارے واسطے اوسے بخشا اسمعیل پر وحی ہوئی کہ
اے اسمعیل مجھے شکستہ دلوں کے پاس تلاش کر عرض کیا الٰہی وہ کون ہیں فرمایا درویشان صادق
کسی نے بشر حافی سے کہا میں محتاج ہوں اور عیال بہت ہیں آپ میرے حق میں دعا کیجیے فرمایا
جسوقت عیال تجھسے روٹی مانگتے ہیں اور تیرے دل پر ناداری کا صدمہ ہوتا ہے اوسوقت
میرے واسطے دعا کر کہ دعا تیری میری دعا سے بہتر ہے ایکدن آنحضرت اپنے ہاتھ سے کسی چیز کو ہٹایا صحابہ
نے گذارش کی یہاں کوئی چیز نہیں آپ کسی ہٹاتے ہیں فرمایا دنیا میرے پاس آتی ہے اور
اپنا نفس مجھپر عرض کرتی ہے اوسے ہٹاتا ہوں ایک شب عائشہ نے آپکے نیچے نرم بچھونا
بچھایا رات بھر کروٹیں لیتے رہے صبح کو فرمایا یہ بچھونا لے جاؤ اور وہی کملی لاؤ اللہ جل شانہ نے
اسرافیل کو آپکے پاس بھیجا کہ چاہو پیغمبری اور بادشاہت اختیار کرو اور چاہو پیغمبری اور
بندگی فرمایا مجھے بندگی منظور ہے بادشاہت مطلوب نہیں ایکبار جناب الٰہی سے پیغام آیا
اے محمد اگر کہو تو مکہ کے پہاڑ تمہارے لیے سونے کے ہو جائیں عرض کیا نہیں اے رب
ایکدن مجھے بھوکا رکھ کہ تیرے حضور عاجزی کروں اور دوسرے روز پیٹ بھر کھلا کہ
تیرا شکر بجا لاؤں ثوبان کہتے ہیں فاطمہؓ نے حسینؓ کو گہنا پہنایا اور دروازے پر ٹاٹ کا
پردہ لٹکایا خوش ہوئے جب جناب سیدہ کو یہ خبر پہنچی پردہ پھاڑا اور گہنا اوتار کر
حضرت کے پاس بھیجدیا آپنے مجھسے فرمایا اے ثوبان یہ گہنا فلاں شخص کو دے مجھے منظور
نہیں کہ میری آل دنیا کا مزا اوٹھائے ایکبار کچھ کفار قید ہو کر آئے فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاتھ
چکی پیستے پیستے سیاہ ہوگئے تھے یہ خبر سنکر حضرت کے پاس گئیں کہ شاید میرا حال دیکھکر لونڈی عنایت
فرمائیں آپ اوسوقت تشریف نہ رکھتے تھے جب یہ سنا فاطمہ کے گھر گئے اور فرمایا سوتے وقت
تینتیس بار سبحان اللہ اور تینتیس بار الحمد للہ اور چونتیس بار اللہ اکبر کہہ لیا کر خادم سے زیادہ
تیرے کام آئے گا ایکدن ازواج مطہرات نے تنگی معاش کی شکایت کی آپ اسقدر ناخوش

ہوئے کہ مہینہ بھر اونکے پاس نہ گئے حکم آیا یا ایہا النبی قل لازواجک ان کنتن تردن الحیوۃ الدنیا
وزینتہا فتعالین امتعکن واسرحکن سراحا جمیلا وان کنتن تردن اللہ ورسولہ والدار الآخرۃ
فان اللہ اعد للمحسنات منکن اجرا عظیما اے نبی اپنی عورتوں سے کہہ اگر تم دنیا کی زندگی اور
اوسکی آرائش کا ارادہ کرتی ہو تو آؤ تمہیں فائدہ دوں اور چھوڑ دوں اچھا چھوڑنا اور جو تم
خدا اور اوسکے رسول اور دار آخرت کا ارادہ کرتی ہو تو بیشک خدا نے تم میں سے نیکی
کرنیوالیوں کیلئے بڑا اجر تیار کیا ہے آپنے پہلے عائشہ صدیقہ سے یہ مضمون بیان فرمایا اونہوں نے کہا میں نے
خدا اور رسول اختیار کیے پھر سب نے اونکی پیروی کی اور دنیا کی طلب سے ہاتھ اوٹھایا
عائشہ یہ کہتی ہیں ایکروز میں نے حضرت کے پیٹ پر ہاتھ پھیرا بھوک کے سبب سے کولھا پکڑ گیا تھا
یہ حال دیکھکر مجھے رونا آیا عرض کیا میری جان آپ پر قربان اگر آپ پیٹ بھر کھا لیں کیا نقصان
ہو فرمایا اے عائشہ میرے اولوالعزم بھائی بہشتی گزر گئے اور قناعت کو امت سے مستحق ہوئے
اگر میں دنیا کا لطف اوٹھاؤں اونکا مرتبہ کسطرح پاؤں آپ فرماتے ہیں جسقدر میں خدا
کی راہ میں ڈرایا گیا کوئی نہ ڈرایا گیا اور جسقدر میں نے ایذا اوٹھائی کسی نے نہ اوٹھائی تیس
رات دن گذرتے تھے اور بلال کو کھانا جاندار کا نہ ملا مگر بہت تھوڑا کہ بلال اپنی بغل میں چھپا لاتا
عائشہ فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کی روٹی پیٹ بھر نہ کھائی اور کپڑے
آپکے پیوندوں کی کثرت سے نمدے کے مانند ہوگئے تھے مہینے گذر جاتے کہ بعض دنوں مہینہ بھر
آگ نہ جلتی اگر کوئی انصاری کچھ بھیجدیتے کھا لیتے نہیں تو پانی اور چھواروں پر دن کاٹ دیتے
محب الدین طبری روایت کرتے ہیں رات کو جب آپ پر بھوک غلبہ کرتی بار بار مسجد میں
جاتے اور نماز پڑھتے جب انتقال ہوا تیس صاع جو کے بدلے زرہ شریف آپکی ایک یہودی کے پاس
گرو تھی اور آپ کے دونوں کپڑے دس درہم سے زیادہ کے نہ تھے کبھی اہلبیت سے
پوچھتے کچھ کھانے کو ہے عرض کرتے یا رسول اللہ آپ گھر کے مالک ہیں مالک کو اپنے
گھر کا حال خوب معلوم ہوتا ہے آپ کیا لائے تھے جو ہم پکائیں [illegible] تبسم فرماتے اور باہر تشریف لے جاتے
ابو رافع کہتے ہیں ایکدن کوئی مہمان آپکے گھر آیا کچھ موجود نہ تھا مجھسے فرمایا فلان یہودی تاجر سے
جب اور تھوڑا آٹا بطور بیع سلم یعنی [illegible] ماہ رجب [illegible] میں نے اوس سے آٹا [illegible] کہا خدا کی

جبتک حضرت میرے پاس کوئی چیز گرو نہ کرینگے نہ دونگا مین نے حال عرض کیا فرمایا خدا کی
قسم مین زمین و آسمان مین امین ہون اگر وہ دیتا ادا کرتا خیر میری زرہ لیجا اور
اوسے رہن کرکے آٹا لا آیت ای لا تمدن عینیک الی ما متعنا به ازواجا منهم زهرة الحیوة الدنیا لنفتنهم
فیه و رزق ربک خیر وابقی ایمحمد مت دراز کر اپنی آنکھین اوس متاع کیطرف جو ہمنے اون کو
دی جوڑے ہین اون سے آرائش زندگی دنیا کی تا ہم اونہین اوسمین آزمائین اور تیرے رب کا
رزق بہتر اور باقی تر ہے ابوہریرہ کہتے ہین ایکدن آپ بے وقت گھر سے نکلے ناگاہ ابوبکر
و عمر بھی آگئے فرمایا تم اسوقت کیون باہر آئے عرض کیا بہوک کے مارے فرمایا مجھے بھی بہوک
نے گھر سے نکالا ابوطلحہ کہتے ہین ہمنے آپکے سامنے بہوک کی شکایت کی اور پتھر پیٹ سے کہولکر
دکہائے ہماری پیٹ پر ایک ایک پتھر بندہا تہا اور آپکے شکم مبارک پر دو بندہے تہے کہتے ہین
غزوۂ خندق مین صحابہ کرام پیٹ سے پتھر باندہ کر خندق کہودتے ایکدن حضرت نے کپڑا شکم
مبارک سے اوٹہایا تین پتھر بندہے تہے معلوم ہوا تین دن سے کچھ نہین کہایا اور خندق کہودنے
مین یارون کے شریک ہین ایکروز آپنے ابن عمر سے فرمایا اے عمر کے بیٹے مین نے تین دن سے
کچھ نہین کہایا اگر مین خدا سے قیصر او رکسری کا ملک مانگتا بیشک مجھے عنایت فرماتا اے ابن عمر
کیا حال ہوگا جب تو اون لوگون کو دیکھے گا کہ سال بہر کا کہانا جمع کرینگے اور یقین اون کے
ضعیف ہوینگے عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہین مین نے حضرت کو دیکہا کہ چٹائی پر لیٹے ہین نشان
اوسکا بدن مبارک پر بن گیا ہے اور ایک چمڑے کا تکیہ جسمین چہوارے کی چہال بہری تہی سرہانے
رکہا ہے یہ حال دیکھکر مجھے رونا آیا عرض کیا یا رسول اللہ قیصر او رکسری کیسی ناز و نعمت مین ہین
اور آپ خدا کے رسول اس تکلیف و کلفت مین فرمایا اے عمر اونکے لیئے دنیا اور ہمارے لیئے
آخرت ہے وہ اپنی نیکیون کا بدلا دنیا مین پاچکے ایکبار کسی عورت نے ایک نرم بچہونا
آپکو بھیجا فرمایا اے عائشہ یہ کیا ہے عرض کیا فلان عورت نے آپکے لیئے بھیجا ہے فرمایا اوسکے
پاس بھیجدے خدا کی قسم اگر مین چاہون تو خدا سونے اور چاندی کے پہاڑ میرے ساتھ کردے
نعمان بن بشیر کہتے ہین تم با فراغت کہاتے پیتے ہو اور مین نے تمہارے پیغمبر کو دیکہا ہے
کہ اونہون نے بے مزہ خراب سوکھے چہوارے بھی پیٹ بہر نہ کہائے بعض صحابہ سے منقول ہے تم

دنیا مین مبتلا ہو گئے چپاتیان کہاتے ہو اور بے سالن کے لطف نہین سمجھتے دن کے کپڑے
رات کے کپڑون سے علیحدہ بناتے ہو حضرت کے وقت مین یہ بات نتھی ابوہریرہ ایک قوم پر
گذرے کہ بکرے کا بہنا گوشت کہا رہی تہے آپ سے بہی کہانے کے لیے کہا فرمایا مین کیسے کہاؤن
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے تشریف لے گئے اور پیٹ بہر جو کی روٹی کبہی نہ کہائی
ایکدن فاطمہ ٹکڑا روٹی کا لائین پوچہا کیا ہے عرض کیا ایک روٹی پکائی تہی بے آپکے کہائی
گیے فرمایا اے فاطمہ تین دن بعد یہ ٹکڑا منہ مین گیا ہے مسروق سے منقول ہے کہ آپنے عائشہ
سے فرمایا اے عائشہ دنیا محمدؐ اور آل محمدؐ کے لائق نہین اللہ تعالے نے اولی العزم پیغمبرون سے
ایسلئے راضی ہے کہ اونہون نے اپنی خواہشون کو روکا اور دنیا کی تکلیفون پر صبر کیا اور مجھے
بہی وہی چاہتا ہے جو اون سے چاہا اور حکم کرتا ہے صبر کر جیسا اولو العزم پیغمبرون نے صبر کیا
امام غزالی کیمیائے سعادت مین لکہتے ہین عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت مین ام المومنین حفصہ
رضی اللہ تعالے عنہا نے اون سے کہا اے باپ میرے آپ اچہا لباس پہنیے اور اچہا کہانا
رفقا کے ساتہہ بیٹہکر کہایئے آپنے فرمایا اے بیٹی عورت اپنے شوہر کا حال خوب جانتی ہے
کیا تجہے یاد نہ رہا کہ کئی برس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اونکے اہل وعیال کو دوہرے
وقت کہانا سیر نہوا فتح خیبر تک آپنے پیٹ بہر چہوارے کبہی نہ کہائے ایکروز خوان کہانیکا
سامنے لائے نہایت خراب تہا آپکو کراہت آئی فرمایا اسے اٹہا لو ہم کہانا زمین پر رکہہ لینگے
ہمیشہ دوہری کملی بچہاتے ایکدن کسی نے چار تہہ کرکے بچہادی فرمایا آرام سے رات کی
نماز مین خلل پڑتا ہے کپڑے جب میلے ہو جاتے گہر مین رہ لیتے بلال اذان کہتے مگر آپ
اونکے سوکہنے تک باہر نہ آسکتے کہ دوسرا جوڑا پاس نہ تہا ایکروز دوسرا کپڑا نہ پایا ایک ہی
کپڑے سے تمام بدن لپیٹ کر باہر تشریف لائے یہ دیکہکر عمر رضی اللہ عنہ اسقدر روئے کہ
روتے روتے بیہوش ہو گئے عمران بن حصین کہتے ہین مین حضرت کے ساتہہ فاطمہ کے گہر گیا
آپنے دروازہ پر آواز دی فاطمہ نے کہا تشریف لائیے فرمایا اور وہ بہی جو میرے ساتہہ
ہے عرض کیا یا رسول اللہ ایک پرانا کمل میرے پاس ہے بدن چہپاتی ہون تو سر کہل جاتا ہے
آپنے اپنا تہبند اونکو دیا اوسے اوڑہکر مجہکو بلایا آپنے فاطمہ سے فرمایا الغرض [illegible]

ہے عرض کیا سخت بیمار اور بہوک کی سختی مین گرفتار ہون آپ روے اور فرمایا ہے صبر کی
خدکہ مین نے بہی تین دن سے کچہ نہین کہایا اور مین تجہسے خدا کو زیادہ پیارا ہون
اگر چاہون تو خدا مجہے دے مگر مین آخرت اختیار کرتا ہون پہر اپنا ہاتہہ فاطمہ کے کندہے
پر رکہکر فرمایا تجہے بشارت ہو کہ تو بہشت مین سب عورتون کی سیدہ ہے مریم اور آسیہ جو کچہ
اپنے زمانے کی عورتون کی سردار تہین اور تو اپنے زمانے کی عورتون کی سردار ہے بہشت
مین [illegible] کو مکان ملین گے کہ کسی شغل اور رنج کو اون مین دخل نہ دینگے
اے فاطمہ غنیمت سمجہ کہ مین نے تیرا نکاح ایسے شخص سے کیا جو دنیا مین بندہ اور آخرت مین
سردار ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہین مین نے ستر اصحاب صفہ کو دیکہا اون مین
کسی پاس چادر نہی ایک کپڑا ہوتا اوسے اپنی گردنون مین لپیٹ لیتے بعض کا نصف
ساق اور بعض کا ٹخنون تک پہونچتا اور ہاتہہ سے اوسے سمیٹے رہتے کہین ستر ظاہر
نہو جاے ایکروز عبدالرحمن بن عوف نے روزہ رکہا بعد افطار کے کہانا لایا گیا فرمایا
مصعب بن عمیر مجہسے بہتر تہے جب شہید ہوے کفن نہ ملا ایک چادر مین لپٹا سر ڈہکتے پاؤن
کہل جاتے اور پاؤن ڈہکتے سر کہل جاتا حمزہ مجہسے بہتر تہے کہ شہید ہوے ہم مین دنیا کی فراخت
حاصل ہوئی ہم ڈرتے ہین مبادا ہماری نیکیون کا بدلا دنیا مین دیا گیا ہو پہر روئے اور
کہانا اوٹہا دیا الغرض دنیا خدا کی دشمن ہے خدا کی دوست اوسکے دشمن سے محبت نہین رکہتی
اور دنیا فانی اور آخرت باقی ہے عقلمند فانی کو باقی پر اختیار نہین کرتے خواجہ سفیان ثوری
کہتے ہین جو شخص تمام آسمان و زمین والون کے برابر عبادت کرے اور دنیا سے محبت
رکہے قیامت کو ندا کرینگے یہ وہ شخص ہے جو خدا کی دشمن سے محبت رکہتا تہا ذلیدین
مسلم کہتے ہین مین نے جناب رسالت کو خواب مین دیکہا عرض کیا دین کس سے حاصل کرون
فرمایا سفیان ثوری سے کہ قدر دنیا کی اوسکے دل مین مطلق نہین کسی نے عامر بن قیس کو دیکہا
کہ ساگ اور روٹی کہارہے ہین کہا آپنے اسپر قناعت کی کہ بہنے ایسے لوگ دیکہے کہ اس سے
بہی کم پر قناعت کرتے ہین فرمایا وہ کون ہین کہا جنہون نے دنیا کو آخرت پر اختیار کیا آیا جانکم
کہتا ہے جو تیرے پاس ہے پہلے اوسکے قبضے مین تہا اور بعد تیرے اوسکے قبضے مین ہو جاویگا

ایسے بیوفا کے لیئے اپنی جان ہلاک نکر یقین جان کہ سرمایہ دنیا کا ہوا و ہوس ہے اور سود و نتیجہ

اوسکا نار و دوزخ قال اللہ تعالے فاما من طغی و آثر الحیوۃ الدنیا فان الجحیم ہی الماوی

ایک کامل فرماتے ہین مینے دنیا کو چار عیب سے چھوڑ دیا آرام اوسمین کم ہے اور غم بہت ہے

اور شریک اوسکے برے ہین اور جلد فنا ہو جاتی ہے الغرض دنیا خود عیب ہے اور تمام عیبونکی

جڑ حب الدنیا راس کل خطیئۃ جو شخص دنیا سے دل لگاتا ہے تمام عمر رنج و غم مین رہتا ہے

ہزار کاہش اور محنت سے حاصل کرتا ہے اور لاکہ آرزو اور حسرت کے ساتھ چھوڑ جاتا ہے

وارث چار دن مین بے رنج و ملال اوڑا دیتے ہین اور حساب اسکی گردن پر ہوتا ہے فرش

مخملی اور قبائے اطلسی اور دوشالۂ کشمیری اور جاڑا اور فانوس باغ و مکان اسکا غیر کے

قبضے مین ہے اور یہ صد امن خاک کے نیچے کفن پہنے اندہیرے مکان مین پڑا ہے نہ کوئی اسکی

خبر لیتا ہے اور نہ فریاد سنتا ہے کچہ ساز و سامان اس گھر کے لیے تیار نہ کیا تہا کہ آج کام

آتا قل ہل ننبئکم بالاخسرین اعمالا الذین ضل سعیہم فی الحیوۃ الدنیا وہم یحسبون انہم یحسنون

صنعا اس سے زیادہ خسارہ کیا ہے انسان مال و دولت ہزار مکر و فریب و حیل و دغا

و محنت و مشقت سے حاصل کرے ابہی اوس سے متمتع نہو کہ حاکم کے پیادے اوسے پکڑ لیجاتے ہین

اور دشمن فرصت پاکر مال اوسکا اپنے تصرف مین لاتین اسیر مدعیون کا ہجوم اور مکر و فریب

و حیل و دغا کا مواخذہ ہے اور روپے ہیں اوڑا دین نہ آپ اس مفلس و بیچارہ کے پاس

مال ہے کہ دیکر مدعیون کو راضی کرے اور نہ کوئی عذر کہ حاکم کے غصے سے بچاوے خسر الدنیا

والآخرۃ ذلک ہو الخسران المبین سے طلبا راین دار ناپایدار [illegible]

بر پائے دار [illegible] چو آخر کند عیش شیرین تباہ مزاول چہ باید گرفت انتباہ [illegible]

تجہے اپنے حال سے خبر نہین مال و دولت اپنا جانتا ہے کل معلوم ہو جائیگا کسکا ہے

اور کسکی عیش و آرام کے لیے اپنے سر پر تونے وبال لیا ہے الغرض دنیا ہزار رنگ و بیگ سے

اپنی طرف کہینچتی ہے جب رغبت اوسکی آدمی کے دل مین کامل ہو جاتی ہے اور تیسیطرف

متوجہ ہوتی ہے مانند بدکار عورتون اور چالاک [illegible] جن کے کہ جب بیٹہی اور اون سے

احمقون کو دام مین پہانس لیتی ہین ہزار استغنا کے [illegible] آتی ہین اور مدرسہ کی

بغل گرم کرتی ہین یحیی بن معاذ رازی کہتے ہین عاقل وہ ہے کہ دنیا کے چھوڑنے سے پہلے
اوسے چھوڑ دے اور گور مین جانے سے پہلے سامان درست کرے اور خدا کے سامنے
حاضر ہونے سے پہلے اوسے راضی کرے عیسی علیہ السلام نے ایک شخص کو سوتے دیکھا فرمایا
اوٹھہ خدا کی یاد کر کہا اس سے زیادہ کیا ہے کہ مینے دنیا اور اہل دنیا کو چھوڑ دیا فرمایا ایدوست
تیرا سونا بھی اچھا ہے حارث نے سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا مین سچا مسلمان
ہون فرمایا اپنے ایمان پر کیا علامت رکھتا ہے عرض کیا دل میرا دنیا سے افسردہ ہے
کہ سونا اور پتھر برابر سمجھتا ہون اور گویا بہشت ودوزخ میرے سامنے حاضر ہین فرمایا خبردار
رہ تونے پایا جو چاہیے تھا پہر فرمایا یہ وہ بندہ ہے کہ اللہ نے دل اوسکا روشن کیا ابوذر
مجلس مین بیٹھے تھے اونکی عورت نے آکر کہا تم یہان بیٹھے ہو اور گھر مین کچھ نہین فرمایا ایک
بڑی گھاٹی درپیش ہے کہ بدون ہلکے ہونے بوجھ کے اوس سے گذر دشوار ہے عیسے
علیہ السلام کے رہنے کو گھر تھا نہ کچھ معاش جنگلون مین پہرتے اور جو ملتا کھا لیتے کسیے کہا آپ
گھر بنا لین تو کیا ہو فرمایا لوگون کے پرانے کافی ہین قیامت کو منادی ندا کریگا دنیا سے
بے پرواہی کرنے والے کہان ہین ادہر آئین اور عیسی کی محفل شادی مین حاضر ہون
کسیے سلمان رحمہ اللہ تعالی سے کہا آپ اچھا لباس کیون نہین پہنتے فرمایا مین بندہ ہون
اور بندون کو اچھے کپڑون سے کیا کام قیامت کو اگر آزاد ہو جاؤن گا پہنون گا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین دو بہوکے بہیڑئے بہیڑون کے غول مین اسقدر خرابی نہین
ڈالتے جسقدر دوستی مال وجاہ کی مسلمان کے دین کو تباہ وخراب کرتی ہے اور نفاق
کو دل مین اسطرح اوگاتی ہے جیسے پانی سبزی کو اور فرماتے ہین دنیا دین کو اسطرح
کہاتی ہے جیسے آگ لکڑی کو عیسے فرماتے ہین دنیا کو خداوند مت ٹھہراؤ وہ کہین تمکو اپنا
بندہ نہ کرلے اور خزانہ وہان رکھو جہان اندیشہ نہو اور دنیا مین ہرجگہہ اندیشہ ہے پس خدا
کے لیے ہو کہ وہان کچھ اندیشہ نہین اے حواریو مینے تمہارے سامنے دنیا کو خاک مین ملا دیا
تم اوسے مت اوٹھاؤ کہ وہ پلید ہے نافرمانی خدا کی اوس سے ہوتی ہے اور آخرت بدون اوسکے
چھوڑے نہین ملتی کہتے ہین جسطرح پانی اور آگ جمع نہین ہوتی دنیا آخرت سے جمع نہین ہو سکتی

ایکروز حضرت عیسے علیہ السلام کسی شہر مین جا نکلے تمام شہر مردہ پایا فرمایا یہ لوگ غضب الہی
سے مرے ہین کیونکہ بے گور و کفن پڑے ہین حواریون نے عرض کیا کاش معلوم ہوتا کس سبب سے
انپر غضب نازل ہوا آپ نے اونہین پکارا ایک نے جواب دیا لبیک یا روح اللہ فرمایا تمہارا
کیا حال ہوا عرض کیا ہم سب رات کو آرام سے سوئے اور صبح دوزخ مین داخل ہوئے کہ فاسقون
کی اطاعت کرتے اور دنیا کو دوست رکھتے جیسے لڑکا مان کو دوست رکھتا ہے کہ اوسکے
آنے سے خوش ہوتا ہے اور جانے سے روتا ہے فرمایا ان مین سے اورون نے کیون نہ کلام
کیا عرض کیا آگ کی لگام اونکے منہہ مین دی ہے مین بھی اونکے ساتھ تھا مگر اونمین سے نتھا
اب دوزخ کے کنارے پر ہون دیکھیے چھوٹون یا نہ چھوٹون کسی نے حضرت عیسی علیہ السلام سے عرض کیا
ہمکو نصیحت کیجیے فرمایا دنیا سے دشمنی رکھو کہ خدا تعالے کے محبوب ہو جاؤ کسی نے کہا آپ پانی
پر چلتے ہین ہم چلین تو ڈوب جائین فرمایا اسلیے کہ تم دنیا کو اچھا جانتے ہو اور میرے نزدیک
خاک اور سونا برابر ہے امام غزالی یحیی بن معاذ سے روایت کرتے ہین دنیا شیطان کی دکان
ہے جسنے اوسمین سے کچھ لیا شیطان نے اوسکا دامن پکڑا اور جب دنیا پہلی بار بنائے گئے
ابلیس نے اونہین چھوکر آنکھو پر رکھا اور کہا جو تجھسے محبت رکھے خالص بندہ میرا ہے اے عزیز
جناب احدیت نے طرح طرح کی خرابیان دنیا اور خوبیان آخرت کی بیان کین اور صاف
فرما دیا جو دنیا کو آخرت پر ترجیح دیگا اوسکا ٹھکانا دوزخ اور جو آخرت اختیار کریگا
اوسکا ٹھکانا بہشت ہے باوجود اسکے تو دنیا کو آخرت پر اختیار کرتا ہے کیا تجھے خدا کے فرمانے پر
اعتماد نہین یا تیرے نزدیک دوزخ بہشت سے بہتر ہے اگر یہ بلا اپنے آرام کے واسطے
گوارا کرتا ہے سخت نادانی ہے ہر عاقل جانتا ہے کہ دنیا کے حاصل کرنے مین ہزار طرح کی زحمت
اور محنت ہوتی ہے اگر نہ حاصل ہو تو ندامت اور جو حاصل ہو تو مرتے وقت اوسکے چھوڑنے کی
حسرت ہوتی ہے اور جو بیوی بچون کی آسائش کے لیئے اپنے سر پر وبال لیتا ہے تو دشمنون کا
بیگار رہی ہے جبتک تو اپنا کام چھوڑکر اونکے کام مین مصروف ہے تجھسے دوستی ظاہر کرتے ہین
جب اعضا مین فتور اور خدمتگذاری مین قصور ہوگا دشمن ہو جائینگے اور تیرے مرنے کی
خواہش کرینگے تو نزع مین گرفتار اور موت کے کشمکش مین مبتلا ہوگا وہ مال و متاع تقسیم

کرتے پھرینگے تو ہزاروں من خاک کے نیچے ہوگا وہ محلوں میں بیٹھے چین کرینگے تو تو اونکو
ترسیگا وہ تیری مٹھیوں میں پنکھے لگائے بیٹھے ہونگے تو اندھیرے میں پڑا ہوگا وہ مشعل اور
فانوس روشن کرینگے کبھی تیرا خیال نہ آئیگا نہ تیری قبر پر جائینگے قیامت کو ایک نیکی
طلب کریگا ہرگز نہ دینگے ایسے بیہودوں اور بیوفاؤں کے لیے اپنے سر پر بار لینا دانائی سے
بعید ہے مسلمہ بن عبد الملک نے عمر بن عبد العزیز بادشاہ سے وقت انکی رحلت کے عرض کیا
اے امیر المومنین تمہارے تیرہ[١٣] بیٹے ہیں انکے واسطے کچھ نہ چھوڑا سب مال اپنا خدا کی راہ میں
صرف کردیا فرمایا اگر وہ خدا کی فرمانبرداری کرینگے خدا انکو کفایت کرتا ہے اور جو نافرمانی
کرینگے تو ایسی نابکار اولاد کا مجھے کیا غم ہے سچ ہے ناخلف اولاد مار آستین ہے اوسکی پرورش میں
جان کو ضایع کرتی ہے قال اللہ عز وجل انما اموالکم واولادکم فتنۃ سوا اسکے نہیں کہ مال تمہارے
اور اولاد تمہاری فتنہ ہے اور فتنہ عورتوں کا اوس سے بھی بدتر ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم سے روایت کیا گیا میں اپنی امت میں کوئی فتنہ عورتوں سے زیادہ نہیں چھوڑتا
اس سے بڑھ کر کیا ہوگا کہ اللہ تعالے نے شیطان کے مکر کو ضعیف فرمایا ان کید الشیطان کان
ضعیفا اور عورتوں کے حق میں وارد ہوا ان کیدکن عظیم تمہارا مکر بڑا ہے ظاہر ہے انسان
شیطان کو دشمن جانتا ہے اور دشمن کی بات دل پر کم اثر کرتی ہے اور کم مانتا ہے اور عورت
سے محبت رکھتا ہے اور محبوب کی ہر بات دل کو بہاتی ہے اور اوسکی خوشی ہر حال میں چاہتا
ہے لاکھ طرح علما قرآن حدیث سے سمجھاتے ہیں کہ خدا و رسول کا حکم کسی کی خوشی کے لیے ٹالنا
بیجا ہے مگر جب گھر کی بی بی نے شیخ سدو کا بکرا یا مدار صاحب کا مرغا مان لیا تو میاں کو کرنا
ضرور ہے ایمان رہے یا نہ رہے کہتا ہے ہم خوب جانتے ہیں کہ یہ رنگ منڈھا کنگنا گناہ ہے
اور گناہ کی سزا دوزخ اور دوزخ میں بڑے بڑے سانپ بچھو اور کھانے کو زقوم اور
پینے کو حمیم ہے مگر کیا کریں بی بی نہیں مانتی سب رشتہ دار اور ماں باپ ایک طرف ہیں مگر میاں
جورو کے طرفدار ہیں کچھ پروا نہیں کہ ماں باپ کی نافرمانی کیا گناہ ہے اور قطع رحم پر کیا وعید
نازل ہے ماں باپ کو بے وجہ شرعی تکلیف دینا اور انکی خبرگیری میں قصور کرنا بھی جائز نہیں سرور
عالم صلی اللہ علیہ وسلم ازواج مطہرات سے ہمیشہ کشادہ رو رہتے اور ہر روز بعد نماز عصر

اونکے گھر جاتے اور احوال پوچھتے اور فرماتے خیرکم خیرکم لاہلہ وانا خیرکم لاہلی یعنی تم مین وہ ہے
جو اپنے اہل سے اچھا ہے اور مین تم سب مین اپنے اہل سے اچھا ہون اور حجۃ الوداع مین فرمایا
مرد اپنی عورت کا حق پہچانے عورتون سے سلوک اور احسان کرو اور اونکے معاملے مین خدا سے
ڈرو یعنی بیجا تکلیف نہ دو مگر حضرت عائشہؓ سے زیادہ محبت وخصوصیت رکھتے اسیلیے اونکو
محبوبۂ رسول اللہ کہتے ہین مسروق تابعی جب اون سے حدیث نقل کرتے کہتے حدثتنی الصدیقہ
بنت الصدیق حبیبۃ رسول اللہ المبرأۃ من السماء اور اوقات عزیز اپنی طب روحانی اور علاج
امراض قلب مین صرف کرتے اور مرض قلب گناہون کی تاریکیون سے عبارت ہے کہ اونکے
سبب سے ثبات واستقامت دل کی صحت اوسکی سے جاتی رہتی ہے اور غلبہ اور دوام
اونکا معرفت اور ذوق ذکر کو کہ حیات حقیقی ہے زائل کرتا ہے اوسوقت آدمی مردے سے
بدتر ہو جاتا ہے انک لا تسمع الموتی اور ما انت بمسمع من فی القبور اسی موت کی طرف اشارہ
ہے اور یہ کہ اس بیماری کا ضرر بیماری بدن کے ضرر سے سخت تر ہے کہ وہ موت سے بعد
زائل ہو جاتی ہے اور یہ ہمیشہ رہتا ہے مقصود بالذات دین مین معالجہ دل کا اور اصلاح
باطن ہے مفاسد معنوی سے قرار پایا تب پیغمبر اور رسول اسی معالجہ اور اصلاح کے لیے
بھیجے گئے لیکن آپکی شریعت اس امر مین اتم واکمل اور افضل واشمل ہے جو تحقیق اور تفصیل
اور انضباط و تنقیح اونکی اس شریعت مین ہے کسی مین نہین حفظ صحت دل اور ازالہ
امراض باطن کے لیے آپنے ہزارون قاعدے اور سیکڑون ضابطے ایسے مقرر کیے
کہ کسی دین و مذہب مین نہین پائی جاتی اور اسواسطے کہ امراض جسم عبادت کو مانع ہین
گاہ گاہ اونکے ازالہ کیطرف بھی توجہ فرماتے مگر چونکہ نظر اس فن کیطرف تبعًا واقع تھی
اکثر اوقات اون بیماریون کی علاج کہ ملک عرب مین کثیر الوقوع ہین اقتصار کرتے اور
وہان کے باشندون اور آب وہوا خصوصًا المدینہ کے مزاجون اور احوال کی رعایت
فرماتے چنانچہ بخار کے لیے ٹھنڈا پانی پینا اور اوس سے نہانا مفید کہتے اسلیے کہ اوس ملک
کے لوگون کو اکثر حمیات شدت حرارت آفتاب سے تپ یومی کی قسم سے عارض ہوتی ہین
ہان کبھی کسی وجہ سے بعض علاج بطور کلیت اور عموم کے ارشاد کرتے مگر انتفاع اون

قواعد و ضوابط سے بہی اخلاص اور یقین مریض پر موقوف ہے کہ معالجہ طبابت ظاہر تھا کیا
استقراء ناقص پر کہ منشار خطر ہے مبنی ہے وہان یقین شرط نہین بلکہ وہ یقین کے قابل
نہین اور طب نبوی وحی الہی اور نور نبوت اور کمال عقل سے صادر ہے جو شخص بصدق
نیت و اخلاص قلب و یقین کامل و قبول تام اوسپر عمل کرے قطعاً فائدہ اوٹہائے اور جسکے
دل مین شک اور شبہہ ہے وہ یقیناً اوس سے منتفع نہوگا بلکہ عجب نہین اوسکی بیماری
بڑہ جاوے چنانچہ ایک شخص کو دست آتے تہے اوسکے بہائی سے کہا شہد پلائیے اوسنے
پلایا دست زیادہ ہوگئے حال عرض کیا ارشاد ہوا شہد اور پلا تیسری یا چوتہی بار جب
اوسنے شکایت کی دست زیادہ ہوتے جاتے ہین فرمایا صدق اللہ وکذب بطن اخیک
یعنی اللہ سچا ہے اور تیرے بہائی کا پیٹ جہوٹا کہ شفا قبول نہین کرتا فائدہ شاید اوسکو
بدہضمی سے دست آتے تہے اور آپ بار بار واسطے اخراج مواد فاسدہ کے شہد پلانیکا
حکم کرتے جب اسقدر کہ دفع مرض کو کافی ہو پلوا چکے اور دست بند ہوے فساد باطن
پر متنبہ فرمایا چنانچہ جب وہ اس ارشاد پر متنبہ ہوا اور شک اور شبہہ دل سے دور کیا
اوسی علاج سے دست موقوف ہوگئے بخاری اور مسلم نے اس قصے کے آخر مین روایت کیا
پہر دینے پہر وہ اچہا ہوگیا پس طب نبوی نفع اور بہتر مین قرآن سے مناسبت رکہتی ہے
کہ قرآن امراض قلبی کو دور کرنے والا ہے لیکن جو شخص اوسپر یقین نہین کرتا اوسکی بیماری
زیادہ ہوجاتی ہے قال اللہ تعالے وننزل من القرآن ما ہو شفاء و رحمۃ للمؤمنین ولا
یزید الظالمین الا خسارا اکثر اوقات علاج آپکا ادعیہ اور اذکار اور آیات کے ساتہ
ہوتا اور کبہی مفردات ادویہ طبعی یعنے اجزائے جمادی و نباتی و حیوانی اور کبہی دونوں کی
ترکیب سے علاج کرتے مگر معالجہ آپکا مرکبات و معاجین کے ساتہ نہوتا کبہی واسطے دفع
صورت دوا یا کسی اور غرض صحیح سے کوئی چیز زیادہ کرتے اور عمدہ چیز جو اوس زمانے
کے بیمارون کو کمال نفع کرتی آپکی بیمار پرسی اور عیادت تہی اکثر بیمار آپکی صورت دیکہتے
اچہے ہوجاتے اور جو صحت مقدر نہوتی آپکی تشفی اور تسلی دینے سے مرض گہٹ جاتا اگر بعض
مرجاتا اوسکے جنازے کے ساتہ جاتے اور نماز پڑہاتے اور اوسکے لیے استغفار کرتے اور حقیقت

ایسی موت ہزار زندگی اور صحت سے بہتر ہے ساتھ وہ میری جنازے کے تخت تک آئے +
اے اجل تیرا قدم مجھ پہ مبارک ہووے + اور جب مسلمان کے گھر لڑکا پیدا ہوتا آپکے پاس لاتا
آپ اوسکے حق مین برکت کی دعا کرتے اور چھوارے پاکچہ اور شیرینی چباتے اور کبھی اپنا
تھوک اوسکے منہ مین ڈالتے چنانچہ عبد اللہ بن زبیر کے منہ مین ڈالا اور یہ ایسی نعمت تھی
جسکا بیان نہین ہوسکتا اور لڑکے کا نام ساتوین دن رکھتے اور عقیقہ بھی اوسی دن سنت
ہے اور اچھے نام کو پسند کرتے اور فرماتے کہ اللہ تعالے سب نامون سے عبد اللہ اور
عبد الرحمن کو زیادہ دوست رکھتا ہے اور سب نامون سے سچے حارث اور ہمام اور
سب سے بری حرب و مرہ ہین اور کبھی برے نام کو بدل دیتے چنانچہ عاصیہ بنت عمر کا نام جمیلہ
رکھا اور اسیطرح برہ کو جویریہ اور اصرم کو زرعہ اور حرب کو سلم اور مضطجع کو منبعث اور
بنو زنیہ کو بنو رشدہ اور شعب الضلالۃ کو شعب الہدیٰ سے بدلا اور حزن سے کہ سعید بن
مسیب کے دادا تھے کہا تیرا نام سہل ہے اونہون نے نہ مانا سعید کہتے ہین اسی سبب سے
سختی اور شدت آج تک ہم مین باقی ہے اور امت کو تاکید فرماتے نام کو اونکے اچھے
رکھو کہ قیامت کے دن نام لیکر پکارے جاوینگے اور ارشاد کرتے پیغمبرون کے نام پر
نام رکھو اور کبھی کسی کی کنیت مقرر کرتے چنانچہ عائشہ رض کی کنیت ام عبد اللہ اور حضرت علی
کے ابو تراب مقرر کی فایدہ اس کنیت مین ارباب تصوف نے اشارات دقیقہ اور نکات
بلیغہ ذکر فرمائے ایک اون مین سے یہ ہے کہ تراب اہل توحید و فنا کے وجود سے اشارہ ہے
اور ہوئے علی سلاسل طریقت کی اصل اور مقتدا اور مرجع اور منتہی ہین یعنے مٹی سے یہ خاک
مراد نہین بلکہ وہ لوگ کہ جیتے جی مر گئے اور بسبب نفس کشی کے خاک ہوگئے مراد ہین کہ وہ آپکے
فروع اور پیرو اور تربیت یافتہ ہین اور آپ اونکے اصل اور مربی اور پیشوا ہین للہ در من
قال شعر من حاصل این خطاب گویم + مضمون ابو تراب گویم + خاک اند همه که مرده اند +
ہستی بجدا اے خود سپردند + سر حلقہ خاکیان علی بود + سر سلسلہ جہان علی بود + اور جو
عوام مین مشہور ہے آدم من التراب و علی ابو التراب سو وہ ادب سے خالی نہین مقام
پیغمبرون کا اس سے بہتر اور اعلیٰ ہے کہ کسی کو اونپر ترجیح دی جاوے ہان یہ کہ تفضیل حضرت

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کمال بزرگی اور علو مرتبہ پر دلالت کرتی ہے اور اجازت اس امر کی بھی کہ اپنے
بیٹے کا نام محمد رکھیں اور اوسکی کنیت ابو القاسم کریں حضرت علی کی خصائص سے ہے
چنانچہ اونھون نے بعد وفات سیدہ کائنات کے حضرت محمد بن حنفیہ کو اس نام اور کنیت
سے مشرف کیا اور دون کو نام اور کنیت شریف جمع کرنے کی اجازت نہتی اور آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کھانے مین تکلف نہ کرتے جو میسر ہوتا کہا لیتے اور جو پسند نہ آتا چھوڑدیتے
مگر کھانے کو برا نہ کہتے اور کھانے سے پہلے اور اوسکے بعد دونون ہاتھ بند دست تک
دہوتے اور فرماتے ہیں کہ الطعام الوضوء قبلہ والوضوء بعدہ یعنے کھانے سے پہلے اور اوسکے
بعد وضو کرنا موجب برکت طعام ہے اور کھانا دسترخوان پر رکھکر کھاتے اور کبھی زمین پر
رکھتے کہ تواضع سے قریب تر ہے اور اسیطرح چھوٹے چھوٹے برتنون مین کسی طرح کا کھانا
رکھکر جیسا اہل تکلف و تنعم مین مروج ہے نہ کھاتے اور کھاتے وقت تکیہ نہ لگاتے اور فرماتے
انما عبد آکل کما یاکل العبید واجلس کما یجلس العبید غیر این نیست کہ مین بندہ ہون کھاتا ہون
جسطرح بندے کھاتے ہین اور بیٹھتا ہون جسطرح بندے بیٹھتے ہین اور جو نماز کے وقت
کھانا تیار ہوتا پہلے کھانا تناول فرماتے کہ کھانے مین نماز کا خیال رہنا نماز مین کھانے کے
خیال رہنے سے بہتر ہے اور کھانے سے پہلے یہ دعا پڑہتے اللہم اجعلہا نعمۃ مشکورۃ تصل بہا
نعمۃ الجنۃ اور تنہا کم کھاتے اصحاب نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم کھاتے ہین اور سیر نہین
ہوتے ارشاد ہوا اکٹھے کھایا کرو اور خدا کا نام ذکر کرو تمھارے لیے کھانے مین برکت ہو
وارد ہے جمع ہوکر کھاؤ اور متفرق نہو کہ بتحقیق برکت ساتھ جماعت کے ہے اور بہت
گرم کھانا نہ کھاتے اور فرماتے وہ بے برکت ہے ہمکو خدا نے آگ نہ کھلائی پس ٹھنڈا کرلو
اور ماحضر پر قناعت فرماتے احیاء العلوم مین مرقوم ہے اگر روٹی تیار ہوجاے سالن کا
انتظار نکرے کہ مقصود کھانے سے حفظ قوت ہے نہ تنعم اور بہت کھانے کو پسند نہ کرتے اور
شروع کے وقت بسم اللہ کہتے اور فرماتے بیشک شیطان اپنے لیے کھانے کو حلال کرتا ہے
اس سے کہ خدا کا نام اوسپر نہین لیا جاتا یعنے جو شخص کھانے سے پہلے بسم اللہ نہین کہتا
شیطان اوسکے ساتھ کھاتا ہے لیکن اگر بھول جائے تو بعد کھانے کے بسم اللہ فی اولہ وآخرہ

کھانے کے کھانے سے وہ ملعون تو گر دیتا ہے اور ترمذی نے بسند حسن صحیح روایت کیا کہ
ایکدن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چھ یاروں کے ساتھ کھانا کہا رہے تھے ایک اعرابی
آیا اور دو لقمے میں سب کھانا کھا گیا فرمایا اگر وہ بسم اللہ کہتا یہ کھانا تمہیں کفایت کرتا اور جب
کھانے سے فارغ ہو کے فرماتے الحمد للہ حمداً کثیراً طیباً مبارکاً فیہ غیر مکفی ولا مودع ولا
مستغنی عنہ ربنا اور یہ دعا بھی وارد ہے الحمد للہ الذی اطعمنی ہذا الطعام ورزقنیہ من غیر حول
منی ولا قوۃ اور صحیحین میں ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا حضرت حتی الوسع
تمام میں دہنی طرف سے ابتدا ہر کام میں دوست رکھتے وضو کرنے اور کنگھی کرنے اور جوتا
پہننے میں اور پانی تین سانس میں پیتے اور فرماتے اسطرح پانی پینا خوب سیراب کرنیوالا
اور تندرستی بخشنے والا اور گوارا تر ہے اور ایک سانس میں پینا طریقہ شیطان کا ہے
اور برتن میں سانس مارنے اور پھونکنے سے منع فرماتے کہ تنفس پانی میں فعل بہائم کا ہے
ہر سانس کے شروع میں بسم اللہ اور آخر میں الحمد للہ کہتے اور فرماتے جب کھانا کھاؤ تو اسکو
خدا کی یاد سے ہضم کرو اور یہ بھی ارشاد ہوا کھانے کے بعد سونے سے دل سخت ہوتا ہے
اور صحیحین میں مروی ہے فرمایا جب شام ہو اپنے بچوں کو روکو یعنی پھرنے اور باہر جانے
سے کہ اسوقت شیطان منتشر ہوتے ہیں پس جب ایک ساعت رات جائے ان بچوں کو
چھوڑ دو اور دروازے بند کرو اور اللہ کا نام یاد کرو کہ شیطان بند دروازہ نہیں کھولتا اور
اپنی مشکوں کے منہ بند کرو اور خدا کا نام یاد کرو اور اپنے برتن ڈھکو اور خدا کا نام یاد کرو
یعنی رات کو سوتے وقت پانی کا برتن کھلا نہ چھوڑو اور اوسے ڈھکتے وقت بسم اللہ کہو
بالجملہ وہ جناب قولاً و فعلاً ذکر الٰہی کی ترغیب میں مشغول رہتے اور ہر کام خدا کے نام سے
شروع اور اوسکے نام پر ختم کرتے جب کوئی امر مرغوب جیز حاصل ہوتی الحمد للہ رب العالمین
اور جو کوئی امر مکروہ واقع ہوتا الحمد للہ علی کل حال فرماتے اور جسطرح کا کپڑا میسر ہوتا پہنتے
تکلف پسند نہ فرماتے اور جامۂ شہرت سے منع کرتے اور ارشاد کرتے جو شخص جامۂ
شہرت پہنے گا اوسے جامۂ ذلت پہنائینگے کہ اوسمیں آگ لگجائے گی اور فرماتے جو شخص
تکبر سے کپڑا زمین پر لٹکاتا چلے گا خدا اوسپر قیامت کے دن نظر رحمت نہ کریگا بعض

علما کہتے ہین کپڑے سے ازار مراد ہے کہ دوسری حدیث مین تصریح ہے شب نصف شعبان
یعنے شب برات خدا تعالی سب کو بخشتا ہے مگر ماں باپ کو ناراض کرنے والا اور شرابی اور
ازار لٹکانے والا نہین بخشا جاتا لیکن صحیح یہ ہے کہ کسی کپڑے کو لٹکا کر چلنا درست نہین اور
چاندی کی مہر پہنے ہاتہہ اور کبھی بائین چھنگلیا مین پہنے کندہ اوسکا یہ تھا محمد رسول اللہ
اور یہ مہر آپکے بعد شیخین کے اور اونکے بعد امیر المومنین عثمان کے پاس تہی اونکی خلافت مین
معیقب خادم کے ہاتہہ سے چاہ اریس مین گر پڑی ہرچند تلاش کی نملی کہتے ہین جسقدر تفرقہ
اور اختلافات کہ آپکی آخر خلافت مین اور اونکے بعد واقع ہوا بسبب اس مہر کے گم ہونے کے تھا
خدا تعالے نے اوس مہر مین مانند مہر سلیمان کے ایک تاثیر رکہی تہی جسکے سبب سے موجب انتظام
امر خلافت تہی اور بعض روایات مین آیا ہے ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کبھی ننگے پاؤن بازار
کو جاتے اور ترکاری وغیرہ خرید کے اوٹہا لاتے اسی لئے حضرت بشر حافی نے ہمیشہ ننگے
پاؤن پہرنا اختیار کیا اور بعض شعرا نے کہا ہے ع گنجے کہ زمین و آسمان طالب اوست ٭
گرد زگری برہنہ پایان دارند ٭ لیکن صحیح یہ ہے کہ یہ امر حضرت سے بعد نبوت کے ثابت نہین
قبل نبوت کے تکلیف وعسرت کی حالتین واقع ہوا ہے پس بسبب عسرت کے جو امیسر ہو
اوسکے حق مین ننگے پاؤن پہرنا مضایقہ نہین ورنہ بدعت ہے اور جوتا پہننا سنت اور آنحضرت
کی نعلین مقدس پر دو وال تہے مکان بنوانا اور اینٹ پر اینٹ رکہوانا آپ سے ثابت نہین
بلکہ یہ فعل ناپسند فرماتے ایک انصاری نے محل بنایا آپ اودہر سے نکلے دریافت کیا
کسکا محل ہے لوگون نے اوسکا نام بتایا اس اثنا مین وہ بہی آیا اور سلام کیا آپنے منہ پہیر لیا
جب اوسے معلوم ہوا کہ آپ میرے محل بنانے سے ناخوش ہوئے اوس مکان کو کہود کر زمین
کے برابر کر دیا عین العلم مین لکہا ہے جو شخص مکان سات گز سے اونچا بناتا ہے فرشتہ کہتا ہے
اے فاسق کہان تک اونچا کرے گا آپ بستر پر آرام نہ فرماتے ایکدن کسی نے کملی چار تہہ
کرکے بچھا دی رات بہر کروٹین لیتے رہے نیند نہ آئی وہ ڈریا چیپٹ کر اوسے اکٹہا کر اور
اتراکر نہ چلتے اکثر اوقات دونو زانو قبلہ رو دونون ہاتہہ زانوؤن پر رکہکر بیٹہتے پاؤن پہیلا کر
اور یارون سے تیرہ ہو کر نہ بیٹہتے اور کنارہ مجلس پر جہان جگہ ملجاتی بیٹہ جاتے بالا نشینی

اور بعد مجلس کا ارادہ نہ فرماتے اور ارشاد کرتے کوئی شخص مجلس مین نہ بیٹھے مگر ذکر الٰہی
کے ساتھ اور اُٹھے یعنے کسی مجلس کو خدا کی یاد سے خالی نہ چھوڑے اور جب مجلس سے اوٹھتے فرماتے
سبحانک اللھم وبحمدک اشھد ان لا الٰہ الا انت استغفرک واتوب الیک اور جو کوئی آپ کو
پکارتا جواب مین لبیک فرماتے یعنے حاضر ہون اور ہر شخص سے اوسکی سمجھ کے موافق کلام
کرتے اور کبھی لغو اور فحش اور کوئی بات بے محل زبان مبارک پر نہ آتی اور کوئی بات آپکی
فائدہ اور حکمت سے خالی اور مرضی الٰہی کے خلاف نہوتی تمام قول و فعل آپکے خدا کی مرضی
کے مطابق ہوتی اور غصہ کے وقت بھی کوئی بات ناحق آپکی زبان سے نہ نکلتی اور کسی کی
بات نہ کاٹتے اور آداب مجلس کی رعایت فرماتے اور کلام آپکا فصیح مبین جامع روشن موجز
مختصر غیر مخل بلا فضول و تقصیر مسلسل ہوتا نہ ایسا متصل کہ سامع ایک کلمہ کو دوسرے سے
جدا نہ کر سکے اور نہ ایسا منقطع جیسے بعض لوگ توڑ توڑ کر باتین کرتے ہین اکثر اوقات سمجھانے
کے واسطے ایک بات کو تین بار اعادہ کرتے اور بے ضرورت کلام نہ فرماتے اکثر ساکت
رہتے اور چلا کر بات نہ کہتے اور نہ بہت آہستہ کہ سامع کے سننے مین نہ آئے اور تھوڑی
عبارت مین بہت مضمون بیان فرماتے اور عربی زبان فصیحت کہتے اور فرماتے
بولی اہل بہشت کی عربی ہے اور صحابہ سے امر جہاد اور سارے کامون مین مشورہ کرتے
اور ہر وقت اپنی امت کی غمخواری اور شفاعت مین مصروف رہتے اور ہر کام مین امت
کے لیے آسانی دوست رکھتے یہانتک کہ نماز تراویح صرف اسی خیال سے ترک کی مبادا
امت پر فرض ہو جائے اسیطرح جس دوام مین اختیار دیے جاتے آسان اختیار فرماتے
اور رشتہ دارون سے بہت سلوک کرتے اور قطع رحم مکروہ سمجھتے اور ہر ایک سے
یہانتک کہ بچون سے بھی ابتدا السلام کرتے اور محتاجون اور شکستہ حالون کو سلام کرنے مین
عار نہ کہتے اور فرماتے نزدیک اور راضی تر خلق مین خدا سے وہ شخص ہے جو پہلے سلام
کرے اور مجلس اور گھر مین آنے جانے وقت سلام کرتے کہ آنے کا وقت جانے کے وقت
سے سزاوار زیادہ نہین اور ارشاد کرتے اگر دو شخصون مین درخت یا دیوار حایل
ہو جائے پھر باہم ملین تو چاہیے ایک دوسرے کو سلام کرے اور فرماتے اگر سلام فاش

کروگے تو تم مین محبت پیدا ہوگی اور لوگ بے ایمان بہشت مین نجاوینگے اور ایمان حاصل
نہوگا جب تک خدا کے لیے آپس مین محبت نرکہینگے اور دو چیزین سبسے بہتر اور افضل
فرماتے ایک کہانا کہلانا دوسرے ہر واقف ناواقف کو سلام کرنا اور گہر مین تشریف لاتے
تو اسطرح سلام کرتے کہ جاگتے سن لیتے اور سوتے بیدار نہوتے اور اکثر اونٹ اور گہوڑے
پر سوار ہوتے اور اپنی آستین سے گہوڑے کا منہ پونچھتے اور فرمایا بہلائی گہوڑے کی
پیشانی سے بندہی ہے اور خچر عرب کے ملک مین کم تہا ایک خچر مقوقس بادشاہ اسکندریہ نے
بطریق ہدیہ کے آپکو بہیجا تہا اوسپر سوار ہوتے نام اوسکا دلدل تہا او بسوا اوسکے کئی
خچر اور تہے ایک کا نام فضہ تہا جسے فروہ بن عمرو نے بہیجا تہا اور ایک ابن العلا اور ایک
رئیس دومۃ الجندل نے پیشکش کیا تہا اور آپکے پاس سو بکریان تہین اگر سو سے زیادہ
ہوجاتین ذبح کر لیتے اور گیارہ لونڈیان اور تنتیس غلام تہے لیکن آدہے سے زیادہ آزاد کردیے
تہے اور فرماتے جو شخص ایک غلام یا دو لونڈیان مسلمان آزاد کردے دوزخ کی آگ سے آزاد ہوجاتا
اور ہر عضو بدن اوسکا دو عضو اونکے اوسکی ایک عضو کو کفایت کرے اور پیغمبری سے پہلے ایک شخص بکریان
چرانے پر مقرر ہوے اور فرماتے سب پیغمبرون نے بکریان چرائی ہین فایدہ شاید اسمین
حکمت یہ ہے کہ ریاست چوپانی سے مشابہت رکہتی ہے اور اس عمل سے تواضع اور غمخواری
غربا کی عادت ہوتی ہے اور فقرا اور مساکین اور محتاجون اور ضعیفون کی صحبت مین
اکثر بیٹہتے اور بہ نسبت اغنیا کے اونپر زیادہ مہربانی فرماتے اسلیے فقرای صحابہ اپنی محتاجی اور مسکینی
غنیمت سمجہتے ع رقیبان را ازین معنی خبر نیست * کہ سلطان جہان با ماست امشب * اور
عاجزون سے عاجزی اور رانڈون اور یتیمون کی دلجوئی اور ضعیفون کی مدد فرماتے یہانتک
کہ کہتے ہین معراج کی صبح ایک یہودی کی لونڈی کا بوجہ اپنی پیٹہہ پر اوٹہاکر اوسکے گہر پہونچایا
یہودی نے جو اوس جناب کو اس حال سے دیکہا عرض کیا شاید رات آپکو معراج ہوا فرمایا تونے
کسطرح جانا عرض کیا مینے اگلی کتابون مین دیکہا ہے کہ آخر زمانیکے پیغمبر معراج کی صبح ایک
مفلس کی لونڈی کا بوجہ اوٹہاکر اوسکے گہر پہونچادینگے توجیہ شاید وہ یہودی کہ ہمین بقصد
تجارت یا اور کسی کام کے لیے آیا ہوگا ورنہ سکونت یہود کی مدینہ مین تہی اور معراج مکہ مین

ہوئی یا مراد معراج روحانی ہے کہ قبل اور بعد ہجرت کے بارہا اوس جناب کو حاصل ہوئی اور
جس سے مصافحہ کرتے ہاتھ اپنا نہ ہٹاتے جبتک دوسرا نہ ہٹاتا اور جسکے پاس بیٹھتے نہ اوٹھتے
جبتک وہ نہ اوٹھتا اور بیماروں اور ضعیفوں کی خبرگیری کرتے اور جیسے سواری کی حاجت ہوتی
سواری عنایت فرماتے اور کبھی اپنے پیچھے بٹھا لیتے اور یاروں کو اپنے پیچھے نہ چلنے دیتے
کہ آپ اونکے نگہبان تھے اور کبھی وجہ اسکی یہ بیان فرماتے کہ میری پیٹھ فرشتوں کے لیے
چھوڑ دو کہ فرشتے اپکی نگہبانی اور خدمت کے لیے آپکے پیچھے چلتے اور ہر ایک کی اوسکے مرتبہ
کے لائق تعظیم کرتے ایکبار حلیمہ سعدیہ خدمت مبارک میں آئیں آپنے اونکے لیے اپنی چادر
بچھا دی لیکن کسی محتاج کو بسبب اوسکے فقر کے ذلیل نہ سمجھتے اور نہ کسی بادشاہ سے بسبب
اوسکے جاہ و حشمت کے ڈرتے ایک لونڈی مدینہ کی لونڈیوں سے آپکا ہاتھ پکڑ کے جہاں چاہتی
لے جاتی ایک عورت نے عرض کیا آپ سے کچھ کام ہے راہ میں بیٹھ گئے اور جبتک وہ
باتیں کرتی رہی سنتے رہے ایکروز کوئی مسافر آپکے پاس آیا ہیبت سے کانپنے لگا فرمایا
میں بادشاہ نہیں ایک قریشیہ عورت کا بیٹا ہوں ابن عامر کہتے ہیں میں نے انکو قصوا
پر سوار رمی جمار کرتے دیکھا نہ آپکے ساتھ ضرب تھی اور نہ طرد اور نہ الیک اور آپ اپنے
یاروں اور گھر والوں سے امتیاز کسی کام میں دوست نہ رکھتے آپنے ہاتھ سے کپڑوں میں
پیوند لگاتے اور نعلین مقدس کا ٹانکہ لیتے اور گھر میں جھاڑو دیتے اور بکریاں دودہ لیتے
اور کپڑوں میں اگر کوئی چیز لگ جاتی اپنے ہاتھ سے دھو ڈالتے اور آپ اپنے ہاتھ سے جانوروں کو
گھانس دیتے اور کھولتے باندھتے خادموں کے ساتھ بازار سے سودا خرید لاتے چھوٹے
بڑے کو سلام کرتے زیادہ دن کا لباس ایک رکھتے جو ضیافت کرتا قبول فرماتے اور جو کھلاتا
کھا لیتے ہر ایک سے تبسم اور کشادہ روئی کے ساتھ کلام کرتے گھر والوں کی خدمت کرتے
اور مسجد کے بنانے میں بنفس نفیس شریک ہوئے اور غزوہ احزاب میں شکم سے فاقے پتھر
پیٹ سے باندھے یاروں کے ساتھ خندق کھودتے ہرچند صحابہ نے رد کا ارادہ فرمایا
کسی سفر میں بکری ذبح کرنے کی ٹھیری ایک صحابہ نے کہا ذبح کرنا اسکا میرے ذمہ ہے
دوسرے نے کہا میں گوشت بناؤنگا تیسرے نے کہا میں پکاؤنگا فرمایا میں لکڑیاں چن

کرلاوین کا عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم کافی نہین آپ کس لیے تکلیف اوٹھاتے ہین فرمایا
مین جانتا ہون تم کفایت کروگے مگر خدا تعالیٰ اوسے دوست نہین رکھتا جو یاروں سے
اپنا امتیاز چاہتا ہے الغرض تواضع سے کوئی خصلت بہتر نہین نعم الشیم ملو من الطاعات صحابیک
نبذہ من الافتقار خدا کی خزانے طاعت سے بھرے ہین بس ایک ذرہ عجز و نیاز کا بجیر لازم
ہے اور تکبر سے کوئی حرکت بدتر نہین کہ کسی گناہ سے انسان شیطان کے برابر نہین ہوتا جب
تکبر کیا اسکا اور اوسکا فعل ایک ہو گیا اسی آفت نے ابلیس کو کافر کیا اور اسی ہزار برس کا بہ
کا محنت و مجاہدہ ایک لمحہ مین برباد کر دیا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے انہ لا یحب المتکبرین بیشک وہ
متکبرون کو دوست نہین رکھتا ساصرف عن آیاتی الذین یتکبرون قریب ہی پھیر دون گا
اپنی آیتون سے متکبرون کو کذلک یطبع اللہ علی کل قلب متکبر جبار اسیطرح اللہ مہر کردیتا
ہے ہر دل متکبر جبار پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین خدا تعالیٰ قیامت کو
تین شخصون پر رحمت نہ کرے گا ایک بوڑھا زانی دوسرا بادشاہ دروغ گو تیسرا مفلس متکبر
اور فرماتے ہین جسکے دل مین رائی برابر کبر ہوگا بہشت مین نجائے گا اور ارشاد ہوتا ہے
جو تکبر کرتا ہے خدا اوسے خوار کرتا ہے وہ اپنی نگاہ مین بڑا ہے اور لوگون کی نظر مین کتی
اور سور سے بدتر ہے اور فرماتے ہین متکبرون کو قیامت کے دن چیونٹیون کی شکل پر
اوٹھاوینگے کہ کمال ذلت و خواری کے ساتھ لوگون کے پاؤن تلے پڑے ہوئینگے
حدیث مین ہے ایک شخص لباس فاخرہ پہنکر ناز کرتا اور اتراتا چلتا خدا نے اوسی زمین
مین دھسا دیا کہ قیامت تک دھستا رہے گا اور فرماتے ہین قیامت کو متکبرون پر ہر طرح
کی ذلت و خواری ہوگی بولس دوزخ مین ایک جیلخانہ ہے اوسکی طرف ہکائے جائینگے
اور پیپ لہو دوزخیون کا پئینگے لکھا ہے موسیٰ علیہ السلام نے جناب الٰہی مین عرض کیا
سب سے زیادہ دشمن تیرا کون ہے فرمایا جسکا دل متکبر اور زبان درشت اور آنکھ حق
کیطرف سے بند اور ہاتھ بخیل اور خلق بد ہے ایکروز تخت حضرت سلیمان کا آسمان سے
اسقدر قریب ہوا کہ آواز فرشتون کی سنتی تھی پھر زمین کیطرف چلا یہانتک کہ قعر دریا مین پہونچا اور غیب سے ندا آئی اگر
سلیمان یکذرہ کبر ہوتا زمین مین دھنسجاتا اور کبھی اس تخت کو یہ نوبت نہ پہونچتی بنی اسرائیل مین ایک شخص تھا بدنہاد اور ایک تھا فاسق

عابد کے پاس آ بیٹھا کہ شاید اوسکی صحبت سے خدا مجھپر رحم کرے عابد نے اوسے اوٹھا دیا کہ اوسکی
صحبت مجھے نقصان نہ پہونچاے پیغمبر وقت پر وحی آئی دونون سے کہدو عمل پھر سے کرین
کہ فاسق کے سب گناہ بسبب عجز کے بخشے گئے اور عابد کے سب عمل بسبب تکبر کے حبط ہوے
ایکبار صحابہ ایک شخص کی تعریف کرنے حضرت نے فرمایا اوسمین علامت نفاق کی موجود
ہے جیسے اپنے سے کسیکو بہتر نہین جانتا نصر بن احمد بادشاہ نے بیٹے کو وصیت کی خزانہ وسپاہ
سے دل نہ لگانا کہ دولت معرض زوال مین ہے اور سپاہ منقلب الاحوال اگر ہمیشہ کے لیے
بھلائی چاہتا ہے تو اضع کر جو دل اس دام مین پھنسے گا قیامت تک نہ چھٹے گا سید القوم
خادمہم کے معنے یہ ہین کہ جسکی تو خدمت کرے گا وہ تیرا محکوم اور تو اوسکا مخدوم ہو جائیگا
ہارون رشید خلیفہ حسین شیبانی کی تعظیم کو اوٹھے اور اونہین تخت پر بٹھا کر آپ کھڑے
ہوگئے وزیرون اور امیرون نے کہا یہ بات ہیبت سلطنت کے خلاف ہے فرمایا جو ہیبت
تواضع سے جاوے جانے ہی کے لائق ہے عمر بن عبد العزیز خلیفہ کا چراغ گل ہونے لگا مہمان
نے کہا مین تیل دے آؤن فرمایا مہمان سے کام لینا مروت کے خلاف ہے عرض کیا غلام کو
جگا دون فرمایا ابھی سویا ہے آپ گھر مین گئے اور تیل لا کر چراغ مین ڈالا مہمان نے
عرض کیا اے امیر المومنین آپ اپنے ہاتھ سے ایسے کام کرتے ہین فرمایا جب بھی عمر تھا اور
اب بھی وہی ہون اور کچھ نہین ہوگیا امیر المومنین عمرؓ جب ملک شام مین پہونچے پھٹے پرانے کپڑے
پہنے تھے فرمایا اگر اچھے کپڑے پہنون بہتر ہے کہ دشمنون کا ملک ہے اور پھر رعب وعبرت ہو
پھر فرمایا خدا نے ہمین اسلام سے عزت دی دوسری چیز سے عزت نہ چاہین گے فضالہ حاکم مصر
بازار مین ننگے پاؤن پھرتے کسی نے کہا آپ حاکم ہوکر ایسا کرتے ہین فرمایا مجھے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے تنعم سے منع کیا ہے اور فرمایا ہے کبھی ننگے پاؤن پھرا کرو کبھی جوتا پہنکر
ابو ہریرہؓ ایام حکومت مین لکڑیان اوٹھا لاتے تھے اور سلمانؓ ایام خلافت مین گوشت
ترکاری خرید لاتے سردار دونون جہان کے کوئی چیز اوٹھاے لاتے تھے کسی نے کہا مین
لے چلون فرمایا چیز والے کو اوٹھانا اپنی چیز کا مناسب تر ہے آدم علیہ السلام خیاطی اور
زکریا علیہ السلام نجاری کرتے داؤد ایام سلطنت مین زرہ بناتے اکثر انبیا گلہ بانی کرتے انبیا

سے کبریاں چرائیں اگر مرتبے کی بڑائی تکبر اور خود بینی سے حاصل ہوتی تو پیغمبری اونکو نہ ملتی کاوس
واز اسباب اور نمرود و شداد و فرعون و ہامان اس مرتبے کے لائق ہوتے امام غزالی فرماتے
ہین جو شخص متکبر کے ولپر نظر کرے کوئی شئے اس اوس سے بدتر نہین ظاہر اوسکا صورتون
کے مانند آراستہ اور باطن اوسکا کتون کی طرح موذی اور ناپاک ہے طاوس نے ایک شخص
کو دیکھا کہ اتراتا چلتا ہے فرمایا یہ اوسکی چال نہین جو اپنے باطن کے حال سے واقف ہے
کہ کسقدر گندگی اوسمین بہری ہے مطرف نے مہلب بن صفرہ کو اس چال سے دیکھا فرمایا یہ چال
خدا کو ناپسند ہے کہا مجھے نہین جانتا مین کون ہون فرمایا جانتا ہون اصل تو ایک گندہ پانی
تہا اور آخر مُردار ہوجائے گا اور اب بھی سیکڑون پلیدی تجھمین بہری ہین ایک حکیم کسی
مغرور کے گہر گیا تہوک کی حاجت ہوئی اوسکے منہہ پر تہوک دیا وہ سخت خفا ہوا کہا مجھے
اسوقت تہوکنے کی ضرورت تہی سخت خیال کیا متکبر کے منہہ سے کوئی جگہہ بدتر نہ پائی امام
الطریقۃ خواجہ بایزید بسطامی رح فرماتے ہین مینے تیس برس عبادت کی اکدن غیب سے
آواز آئی اے بایزید خدا کے خزانے طاعتون سے بہرے ہین اگر اوس سے ملا چاہتا ہے
تو اضع اختیار کر العزیز بڑائی اور عظمت ذات واجب کے لیے خاص ہے ممکن کے حق مین
کوئی کمال بندگی اور نیاز سے بڑہ کر نہین خاک کہ ہزار ظلمت سے مکدر ہے کیا رتبہ رکہتی ہے
کہ نور مطلق کی صفت اپنے لیے ثابت کرے آج ہر شخص غرور و پندار مین گرفتار ہوکل سب
غرور اوسکا عظمت و جلال کے سامنے پست اور سب کمال نقصان اور تمام ہستیان نیست
نظر آئینگی کل شئی ہالک الا وجہہ ملائکہ مقربین سبحانک لاعلم لنا الا ما علمتنا اور انبیا مرسلین
ما عرفناک حق معرفتک و ما عبدناک حق عبادتک کے سوا اس جگہہ دم نہین مار سکتے جو غلام
سرکش اپنے مولے کا تاج سر پر رکہے اور اوسکے تخت پر بیٹھا چاہے مردود بارگاہ اور
مستوجب ضرب ہے ذق انک انت العزیز الکریم حدیث قدسی مین آیا ہے کبریا میری چادر اور
عظمت میری ازار ہے جو مجھسے ان دونون مین جھگڑے گا دوزخ مین جائے گا آخر نیز
کہان تو اور کہان یہ صفت ذرا اپنی حقیقت دیکھ ایک ناپاک پانی سے پیدا ہوا اور سوت
کچھ قدرت نہ رکہتا تہا اور اب بھی ایک مکھی بالسو تجھے ایذا دے کر اوڑ جائے تو اوس سے

بدلا نہیں لے سکتا اور صورت و شکل کا یہ حال ہے اگر دو روز منہ نہ دھوئے اپنی صورت سے
آپ کراہیت و نفرت آئے ایک خیمہ چمڑے کا نشہ اس پر تنا ہے پیٹ میں گوہ اور موت
اور ناک میں رینٹھ اور کان میں میل بھرا ہے ملاء بچشم انصاف دیکھے تو وہ گوہ موت
ایک لطیف چیز تھی کہ تیرے جسم نے اوسے خراب کیا ہے باوجود ان خرابیوں کے کس بات
پر ناز کرتا ہے یہ حسن و جمال ظاہری اور قوت و لطافت نہایت سریع الزوال ہے عمر دو روزہ
تک بھی وفا نہیں کرتا چار دن میں جوڑ ہڈیوں کے ڈھیلے ہو جاینگے اور چہرہ جھک جائیگی
اور بال سفید ہو جاینگے اور چہرہ پر جھریاں پڑ جاینگی اور دانت گر جاینگے آنکھیں
روشنی نہ رہیگی اور سب اعضا بیکار ہو جاینگے پھر قبر میں گل جائیگا اور گوشت
خاک یا چیونٹیوں کی خوراک ہو جائیگا۔ بیت زلیخا و شیرین و لیلی جنکے حسن و جمال سے
اکناف عالم میں ایک دھوم ہے اب کہاں ہیں جو تو باقی رہیگا اور رستم و سہراب و سام
و نریمان جنکی زور و قوت کا جہان میں ایک شور ہے کہ ہرگز ہو تو نجائے گا اسوقت اگر ایک
رگ بدن کی بگڑ جائے یا کانٹا پاؤں میں لگے سب زور و قوت ہوا ہو جائے نسب پر کیوں ناز
کرتا ہے اللہ تعالے فرماتا ہے ان اکرمکم عند اللہ اتقٰکم زیادہ بزرگ اللہ کے نزدیک وہ ہے
جو زیادہ پرہیزگار ہے اور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جسکے عمل اچھے نہونگے
اوسے نسب فائدہ نہ بخشیگا باپ دادا کا کمال اولاد میں نہیں آتا قریش اسمعیل و ابراہیم کی اولاد
میں تھے ہزاروں اون میں مردود و کافر ہوئے بنی اسرائیل پیغمبر زادگی پر ناز کرتے سیکڑوں
سور اور بندر ہو گئے کنعان حضرت نوح پیغمبر کی طریق پر نہ تھا ہر چند اونہوں نے سفارش
کی قبول نہوئی آخر طوفان میں غرق ہو گیا نوح اور لوط پیغمبر کی عورتیں دوزخ میں گئیں
اور آسیہ فرعون کی بی بی بہشتی ہوئیں محمد بیٹا کعب بن اشرف کا تابعی ذی وقار اور عکرمہ
بیٹا سعد بن ابی وقاص کا لشکر اشقیا کا سردار ہوا عبرت سے دیکھ قدرت رب ودود سے
ظلمت سے نور نور سے ظلمت نمود ہے ؂ با دوستان کیان آتش پرست او بلال و صہیب
و سلمان خدا شناس بلال خال رخسارہ ایمان و سلمان غازہ چہرہ ایقان ہے اگر کوئی سخی تھا
کو بلال اور لاکھ کسری کو سلمان اور ہزار قیصر کو صہیب پر قربان کریں بجا ہے ابو جہل کعبہ

مین مردود اور اویس یمن مین مقبول ہے حسن ز بصرہ بلال از حبش صہیب از روم ز خاک
مکہ ابوجہل اینچہ بوالعجبی ست ۔ آپ ہمیشہ سلمان وصہیب وعمار وخباب وبلال کے ساتھ صحبت
رکھتے قریش کے سردارون نے کہا ہمین ان محتاجون کے پاس بیٹھنے سے شرم آتی ہے
انہین اپنے پاس سے ہٹا دو فرمایا ما انا بطارد المومنین مین مسلمانون کو ہٹانے والا نہین اور
بغوی کی روایت مین ہے اقرع بن حابس تمیمی اور عیینہ بن حصن فزاری نے کہا اگر آپ صدر
مجلس مین بیٹھین اور بلال وصہیب وعمار وخباب وسلمان دور جہان انکے بیٹھنے کا موقع
ہے بٹھا کرین تو ہم آپکی مجلس مین حاضر ہوکر دین کی باتین سیکھا کرین حکم آیا ولا تطرد الذین
یدعون ربہم بالغدوۃ والعشی یریدون وجہہ مت ہٹا انکو جو دنرات اپنے رب کو پکارتے ہین
اوسکی رضا چاہتے پس آپنے انکی استدعا قبول نہ فرمائی اور ہمیشہ ان مسکینون کے ساتھ بیٹھتے
اور فرماتے میری زندگی اور موت تمہارے ساتھ ہے اگر فقرا تمہارا حشر میرے ساتھ ہوگا تو مسکینونکو ایسا فخر حاصل ہوتا کہ
دو جہانمین سماوی و دوسرونکی کیا مجال جو اونسے علیحدہ چاہے اور انکی خاک قدم سے عار کرے موسی علیہ السلام نے جناب الہی مین
عرض کیا یارب این اطلبک خدایا تجھے کہان ڈھونڈھون فرمایا عند المنکسرۃ قلوبہم شکستہ دلونکے پاس
عرض کیا مجھسے زیادہ شکستہ دل کوئی نہین فرمایا تو مین وہان ہون جہان تو ہے کسیسنے ایک بزرگ
سے پوچھا تمہارا نسب کیا ہے فرمایا اول نطفہ تھا آخر مردار ہوجاؤنگا پھر ترازو مین عمل
تلے جاوینگے اگر نیکی غالب ہوئی تو بزرگ اور جو بدی زیادہ ہوئی تو ایک نالائق خوار ذلیل
ہون مال وجاہ دنیا مار آستین ہے اوسپر ناز کرنا اور اترانا ایسا ہے جیسے ایک شخص مجلس
عشرت تیار کرے اور کٹنی ایک ضعیفہ کوڑھن کو کہ پیپ اور لہو اوسکے بدن سے بہتا ہو بنا
سنوارکر اور لباس مکلف پہنا کر اور عطریات ملکر اوسکے پاس لائے اور وہ رات کی تاریکی
اور شرابکی مستی مین حسینہ اور جمیلہ سمجھکر کمال رغبت کیساتھ مباشرت کرے صبح کو جب بیدار ہو
اور خمار شرابکا اوترے صورت ناپاک اوسکی نظر آئے اور بدن اور کپڑے اپنے انواع
نجاسات سے ملوث پائے ہے بوقت صبح شود ہمچو روز معلومت ۔ کہ باکہ باختہ عشق در شب
دیجور ۔ علاوہ برین یہ مال وجاہ کہ ہزار محنت ومشقت سے ہاتھ آیا وہ حال سے خالی نہین
یا یہ تجھے چھوڑ دیگا یا تو اسے چھوڑکر چلا جائے گا واضرب لہم مثل الحیوۃ الدنیا کماء انزلناہ

من السماء فاختلط به نبات الارض فاصبح هشیما تذروه الریاح امام جعفر صادق فرماتے ہین
ایفرزند آدم اوس شئی کی فوت پر کہ پھر تیرے پاس نہین آسکتی کیون تاسف کرتا ہے اور اوسکے
ہونے پر جسے موت تیرے قبضے مین نہ چھوڑے گی کیون خوش ہوتا ہے ایک حکیم کہتا ہے
جو دنیا پہ فخر کرے گا موت کے وقت اپنی غلطی پر پشیمان ہو گا اور جو مضبوط مکانون پہ
فخر کرے گا قبر کی تنگی دیکھکر اپنی خطا پر متنبہ ہو گا اور جو مال پر فخر کرے گا حساب کے وقت
اوسکی برائی سمجھے گا اور جو گناہ کرکے خوش ہو گا دوزخ کا عذاب دیکھکر اپنی حماقت پہ
نادم ہو گا ایک حکیم سے کسی نے تکبر کیا کہا اگر تو گھوڑون پر فخر کرتا ہے تو وہ اچھے ہین
تجھے کیا اور جو ہتھیارون پر اتراتا ہے تو اونکی خوبی تجھمین نہ آجاے گی اور جو باپ دادا
پہ فخر کرتا ہے تو اونکی صفات تجھ مین موجود نہین پھر تجھ مین بزرگی کسطرح حاصل ہوئی ابن تیمیہ علم و عبادت دو صفت [illegible]
جو شخص آفات عبادت سے آگاہ ہے ہر طاعت مین اسقدر خائف رہتا ہے کہ عاصی معصیت

مین نہین رہتا رابعہ کہتی ہین استغفر اللہ من قلة صدقی فی قولی استغفر اللہ علویہم وعلیہ
اونکے حق مین وارد نہین جو شراب پیتے او زنا کرتے ہین بلکہ اونکی جو نماز و روزہ و صدقہ
و زکوٰۃ ادا کرتے اور اوسکے رد ہونے سے ڈرتے ہین اول شیطان بندے کو عبادت سے
منع کرتا ہے جب بندہ کہتا ہے دنیا فانی ہے اور سفر دراز درپیش ہے بے توشہ زاد
کسطرح قطع ہو گا تو کہتا ہے جلدی کیا ضرور ہے ابھی عمر بہت ہے عبادت کر لینا جب بندہ
کہتا ہے موت میرے اختیار مین نہین اور وقت اوسکا معلوم نہین شاید ابھی مر جاؤن
اور حسرت عبادت کی گور مین لے جاؤن تو کہتا ہے عبادت مین جلدی کر کہ نامہ اعمال
مین نیکیان زیادہ ہو جائین جب بندہ کہتا ہے دو رکعت نماز خشوع و خضوع و قرار
و سکون کے ساتھ بہت رکعتون سے جو جلد جلد پڑہی جائین بہتر ہے کہتا ہے نماز اچھی طرح
ادا کر دیکھنے والے تجھے اچھا سمجھین جب بندہ کہتا ہے مجھے خدا سے کام ہے اوسکی عبادت
اورون کے دکھانے کے لیے کرنا نری بے حیائی ہے کہتا ہے اگرچہ تجھے خلق سے کچھ کام نہین لینا
مگر وہ خود ظاہر کرے گا اور لوگون کے دل مین تیری قدر و منزلت بڑہ جائے گی جب بندہ
کہتا ہے دنیا کی قدر و منزلت بیکار ہے مجھے عزت آخرت کی درکار ہے تو کہتا ہے اسقدر

شقاوت۔ کہ اگر ازل میں تجھے بہشتی کیا عبادت کی کیا حاجت اور رجو دوزخی کیا تو اوس سے
کیا فائدہ حاصل ہوگا بندہ کہتا ہے کہ عبادت و ریاضت میرے حق میں ہر حال مفید ہے
اگر بہشتی ہون تو مرتبہ بڑہے گا اور خدانخواستہ دوزخی ہون تو عذاب کم ہوگا اسلیئے کہ
خدا محنت کسی کی رائگان نہیں کرتا اوسوقت شیطان لاچار ہوجاتا ہے اور نفس سے کہ اوسکا
اوستاد ہے مدد چاہتا ہے کہ اوسے عجب کی گھاٹی میں ہلاک کرے انسان کو چاہیے کہ جسوقت
یہ سرکش اترائے کہے اے نفس تیری نماز اگرچہ لاکھ اخلاص کے ساتھ ہو اس سے زیادہ نہین
جیسے کوئی مفلس نادار مٹھی بہر جو بادشاہ کے حضور بھیجے خدائے تعالےٰ تیرے اس حقیر
تحفے کی پروا نہیں رکھتا مگر تو نے تمام عمر کی لغزش مان اگر عجز و نیاز کے ساتھ پیش کریگا
غالب ہے کہ اپنے فضل و کرم سے قبول کرے گا اور جو غرہ اگر دن اوٹھائی تیرے سر پہ
مارے گا تھوڑی تنخواہ پہ بادشاہ کی خدمت کرتا ہے اور اوسکی سواری کے ساتھ دوڑتا
اور اوسکے دشمن سے لڑکر جان کہوتا ہے بادشاہ حقیقی ہزار کروڑون نعمت عطا کرتا ہے
اگر دو رکعت ہزار نقصان و عیب کے ساتھ اوسکے واسطے پڑہین کیا کمال کیا اور کیون
اتراتا ہے او سعلم پر اترانا تو محض جہالت ہے اگر علم رکھتا شیطان اور نفس کے فریب مین نہ آتا دانا
کہین نادان کا دہوکا کہاتا ہے حضرت فرماتے ہین آفۃ العلم الخیلاء آفت علم کی اترانا ہے مثال
تیری اوس مریض کے مانند ہے کہ دوا اپنے مرض کی جانتا ہے اور استعمال نہیں کرتا آیا ایسا
جاننا کچھ کام آتا ہے نجات اسمین ہے کہ ہوائے نفس کا خلاف کرے قد افلح من تزکی ونہی النفس
عن الہوی نہ اسمین کہ جانے اور زبان سے کہے کہ ہو اے نفس کا خلاف چاہیے اگر تو اپنی
حقیقت سے واقف نہیں تو دعوے علم بیجا ہے جو آپ کو نہ جانے گا کیا جانے گا اور جو نفس
ہے تو اورون کی تعریف و ستائش پر کیون ہوتا ہے لیس الخبر کالمعاینۃ اگر کوئی تجھے
شیخ و مخدوم کہے فریفتہ ہو اور یہ دعا پڑہ اللہم اجعلنی خیرا مما یظنون ولا تواخذنی بما یقولون
واغفرلی مالا یعلمون وآخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی النبی الکریم
صاحب الخلق العظیم وآلہ واصحابہ اجمعین چھٹا باب خصائل شریفہ کے بیان مین
بادشاہون کا دستور ہے جب کسی کو اپنی عنایت سے مخصوص فرماتے ہین ایک خاص معاملہ

کے ساتھ جس سے اوسکی قدر و منزلت ہر شخص کے نزدیک بڑھ جائے ممتاز کرتے ہین اسیطرح
پروردگار عالم نے ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام خلق سے بنظر عنایت مخصوص کرکے
اپنی خاص مہربانیون کے ساتھ مشرف کیا اور سب پیغمبرون کی صفات اوس ذات بابرکات
مین جمع کرکے ہزارون کمالات کے ساتھ کہ بالاصالت کسیکو حاصل نہوئی مخصوص فرمایا ازانجملہ
فقیر نے نوسو خصائص سے زیادہ اپنی تفسیر اور رسالہ نجات مین جمع کیے یہ مختصر اسقدر گنجائش
نہین رکھتا لہذا بارہ خاصون کے بیان پر اقتصار ہوتا ہے **اول** محبوبیت مطلقہ کہ آپ باعتبار
جملہ صفات وجہات کے ہر زمانے مین خلائق بلکہ خود خالق کے محبوب ہین مثلا عالم سے بسبب
علم کے اور زاہد سے بسبب زہد کے حسین سے بسبب حسن کے اور عادل سے بسبب عدل
کے محبت ہوتی ہے اور آپکی جملہ صفات ظاہری و باطنی و اختیاری و غیر اختیاری متمادیۃ
الاقدام ہین حسین سے اسیوقت تک محبت رہتی ہے جبتک حسن باقی ہے جب حسن جاتا
رہتا ہے محبت بھی جاتی رہتی ہے اور آپکی ہر صفت کمال زوال سے منزہ و مبرا بلکہ یوماً
فیوماً ترقی پر ہے وللآخرۃ خیر لک من الاولی اور بعض اشخاص سے معاصرین محبت رکھتے ہین نہ
دشمن اور بعض سوا بعض محبت کرتے ہین نہ معاصرین مگر آپسے ہر وقت اور ہر زمانے مین اہل ایمان کو محبت رہے اور آپکی
بعض اشخاص سے اسلیئے کہ اپنے دوست ہین محبت اور اس جہت سے کہ دشمن سے ہین
کدورت ہوتی ہے مگر آپکی ذات پاک مین کوئی صفت منافی محبوبیت کی نہین بعض لوگون سے
بعض خلق کو محبت ہوتی ہے اور بعض کو نہین مگر اوس جناب سے تمام جن اور فرشتے اور
انسان بلکہ وحش وطیر محبت رکھتے ہین سوا اونکے جنکو جناب باری نے روز ازل بدنصیب
کیا اور لوح محفوظ مین شقی لکھدیا العیاذ خلق کا کیا ذکر خود خالق اون سے محبت رکھتا ہے
غور کرو کس محبت سے اونکے شہر و وطن کی قسم کھاتا ہے لا اقسم بہذا البلد وانت حل
بہذا البلد لا زاید ہے یعنے مین اس شہر کی قسم کھاتا ہون اسلیئے کہ تو اس شہر مین رہتا ہے
ابن عباس کہتے ہین مین نے نہ سنا کہ خدا نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی کے
عمر کی قسم کھائی ہو اور تاریخ مین ہے یہ قسم ایک سر مکنون ہے کہ گویا وہ جنون کی نظر سے اونکے
سے قاصر ہے جو لوگ پاک نظر رکھتے ہین وہ عاشق و معشوق سے واقف ہین کہ تیسیتا ولذت

ان باتون کی اوٹھاتے ہین عمر رضی اللہ عنہ حضرت سے عرض کرتے ہین میرے مان باپ آپ پر قربان
ہون بزرگی آپکی خدا کے نزدیک اس حد کو پہونچی کہ آپکی زندگی اور شہر کی قسم کہائی
بعض کہتے ہین لا نافیہ ہے یعنے اگرچہ یہ شہر کمال معظم و مکرم ہے مگر جو ایسے رہنے والون نے
تجہے نکالدیا تو اب یہ شہر قابل قسم کہانے کے نرہا و اثنایان رموز مودت و واقفان اسرار
عشق و محبت اس مقام پر ایک نکتہ عجیب بیان کرتے ہین جس سے معنی بلا تکلف مطابق لفظ
کے ہو سکتے ہین اور وہ یہ ہے کہ چاہنے والا اپنے محبوب کی سچی قسم کہانا بہی نہین گوارا
کرتا گویا ارشاد ہوتا ہے کہ ہم اس شہر کی قسم نہین کہاتے اسلیے کہ تو اسمین رہتا ہے اور یہ شہر
تجہسے نسبت رکہتا ہے یوسف علیہ السلام کو دودہ پیتے بچے کی گواہی اور موسی علیہ السلام
کو پتہر کے کپڑے لیجانے اور عیسی علیہ السلام کو پیدا ہوتے ہی گویائی بخشنے سے دشمنون کی بدگمانی
سے پاک کیا عائشہ صدیقہ پر جب بہتان اوٹہا خود گواہی دی اگرچا ہتا تو ایک لڑکے درخت
اور پتہر اونکی طہارت پر گواہی دیتا مگر منظور یہ تہا کہ اپنے پیارے کی بی بی کی طہارت پر خود
گواہی دون ہر شخص اوسکی رضا چاہتا ہے اور وہ محمد کی رضا چاہتا ہے ولسوف یعطیک
ربک فترضی فلنولینک قبلۃ ترضہا اے عزیز غور کر پروردگار تقدس و تعالی نے سوا اونکے
کسکی زندگی کی قسم کہائے لعمرک انہم لفی سکرتہم یعمہون اور کسکے شہر کی زمین اپنی طرف نسبت
فرمائے الم تکن ارض اللہ واسعۃ فتہاجروا فیہا کسکی محبت اپنی محبت کے ساتہہ ذکر
کی اور کسکی طاعت اپنی طاعت سے مقرون فرمائی کسکی بیعت کو اپنی بیعت کہا اور کسکے
ہاتہہ کو اپنا ہاتہہ قرار دیا یہانتک کہ آپکے فرمانبردارون کو اپنا محبوب فرمایا قل ان کنتم
تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ عائشہ صدیقہ آپ سے عرض کرتی ہین یا رسول اللہ مین تمہارے
رب کو دیکہتی ہون کہ تمہاری خواہش و مراد مین شتابی کرتا ہے یعنے وہی کرتا ہے جسمین آپکی
خوشی دیکہتا ہے اور ابن عباس اور ابو الجوزا تابعی کہتے ہین خدا نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
سے کسیکو زیادہ بزرگ نہ پیدا کیا اور سوا آپ کے کسیکی عمر و حیات کی قسم نہ کہائی اے عزیز
اثر اسی محبت کا ہے کہ ایک عالم اوس جناب پر شیدا ہے سیکڑون دلفگار گہر بار چہوڑ دنیا و دولت
سے منہہ موڑ اوسکے کوچے مین آپڑے اور لاکہون جان نثار اوسکے شوق مین محمد محمد کہتے

جان سے گذر گئے صدیق اکبرؓ نے تمام مال ومتاع آپکی محبت مین صرف کردیا یہان تک
کہ گھنڈی تکمے کے لائق کپڑا گھر مین نہ تھا کملی مین کانٹے لگائے جب وقت جان نثاری کا آیا
گھر باہر مال و دولت زن و فرزند عزیز و قریب شہر و وطن چھوڑکر آپکے ساتھ ہولیے غار تیرہ و
تاریک مین بے دھڑک چلے گئے اور اوسے صاف کرکے سوراخ اوسکے بدن کے کپڑے پھاڑکے
بند کیے ایک سوراخ باقی رہا اوسپر اپنا انگوٹھا رکھدیا اور آپکو بلایا آپنے اونکے زانو پر
آرام فرمایا اوس مین ایک سانپ مدت سے بہ تمنائے دیدار سید ابرار رہتا تھا ہر چند
ابوبکر کی انگوٹھی پر اوسنے اپنا سر رگڑا مگر آپنے اس خیال سے کہ جان جائے مگر محبوب کی نیند
مین خلل نہ آئے پاؤن نہ ہٹایا اوسنے انگوٹھے مین اس زور سے کاٹا کہ اونکے آنسو
نکلکر حضرت کے چہرۂ مقدس پر پڑے آپ بیدار ہوے حال پوچھا عرض کیا آپنے اپنا تھوک
وہان لگا دیا زہر نے کچھ اثر نہ کیا مگر بعض علما کہتے ہین آخر عمر مین اثر اوسکا ظاہر ہوا اور اسی
صدمے سے انتقال فرمایا عمر بن الخطاب رض جسوقت مسلمان ہوے مرنے پر مستعد ہوکر مجمع کفار
مین فضائل دین اسلام باعلان تمام بیان کیے اور حضرت کے انتقال کے دن ایسے
بیہوش ہوگئے کہ دروازۂ مسجد پر تلوار لے کر آبیٹھے کہ جو شخص کہیگا محمد صلی اللہ علیہ وسلم
نے انتقال فرمایا اوسے قتل کرونگا عثمان غنی رض اوسدن شدت غم سے زبان بند ہوگئی
ہوسکے علی کئی دن بے حواس رہے جسوقت حضرت نے مدینہ کو ہجرت کی بے خوف و خطر
حضرت کے بستر پر سو رہے یہ خیال نہ کیا کفار حضرت کی قتل پر مستعد ہین شاید اون کے
شبہ مین مجھے مار ڈالین بلال رض امیہ کے غلام تھے جب مسلمان ہوئے امیہ اونکا دشمن ہوگیا دوپہر مین
گرم ریت پر لٹاتا اور کانٹے بدن مین چبھوتا اور کوڑے مارتا اور کہتا اب بھی محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کا نام نہ لینا جب ہوش آتا کہتے احداً احداً آخر وہ ظالم اسیطرح اونکو ایذا دیتا
یہانتک کہ صدیق اکبر رض نے مول لے کر آزاد کیا جس روز انتقال فرماتے تھے عورت اونکی
کہنے لگی واکرباہ بڑی سختی کا وقت ہے فرمایا واطرباہ بڑی خوشی کا وقت ہے کہ اب ہم
محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے یارون سے ملین گے کہتے ہین عبد اللہ بن زید انصاری
اپنے باغ مین میوہ چنتے تھے کہ حضرت کے انتقال کی خبر پہنچی جناب باری مین دعا کی الہی

مین تیرے حبیب کے پاس سے ابھی آیا ہون نہین چاہتا کہ اونکے قدم دیکھکر دوسرے کا منہ
دیکھون مجھے اندھا کردے کہ نظر میری رہ گئے اختیار پر نہ پڑے دعا اونکی قبول ہوئی اور بینائی
جاتی رہی بیضاوی کلبی واحدی صاحب لباب ابن ابی الدنیا نقل کرتے ہین ثوبان موسے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایکروز آپکی خدمت مین آئے رنگ اونکا متغیر تھا اور آثار
رنج و ملال چہرے سے نمایان آپنے سبب پوچھا کہا یا رسول اللہ نہ مجھے درد ہے نہ بیماری مگر جسوقت
آپکو نہین دیکھتا بے تاب ہو جاتا ہون کل قیامت کے دن اگر بہشت مین جاؤنگا اپنے اعمال
کے موافق مرتبہ و مقام پاؤنگا آپکا مکان ہم لوگون سے بلند ہوگا وہان کسطرح پہونچونگا نیچے
جسوقت آپکی صورت نہ دیکھونگا بہشت سے کیا لطف حاصل ہوگا اونکی تسکین و تسلی کے لیے
آیت اوتری فاولئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین
وحسن اولئک رفیقا بشارت اے محبو مقام تہنیت ہے کہ یہ قصہ تسکین و وصل دائمی کی خبر
سناتا ہے انس کی حدیث مین آیا ہے من احبنی کان معی فی الجنۃ جو مجھسے محبت رکھیگا بہشت
مین میرے ساتھ ہوگا اور صفوان بن قدامہ کی روایت مین آیا المرء مع من احب لکھا ہے
جناب سیدہ بعد وفات حضرت کے چھ مہینے زندہ رہین سوا رونے کے کچھ کام نتھا یہانتک
کہ روتے روتے انتقال کرگئین ابن اسحق کہتے ہین انصار مین ایک عورت تھی شوہر اور باپ
اور بھائی اوسکے جنگ احد مین شہید ہوے جب اوسے خبر پہونچی کہا حضرت کا کیا حال
ہے لوگون نے کہا بخیریت ہین کہا اب جو مصیبت ہے آسان ہے جنگ احد مین جسوقت شیطان نے
پکارا الا ان محمدا قد قتل خبردار ہو بیشک محمد شہید ہوئے یہ خبر سنکر مسلمان ایسے سراسیمہ
اور بے حواس ہو گئے کہ آپس مین لڑنے لگے اور کئی مسلمان مسلمانون کے ہاتھ سے مارے گئے
انس بن نضر انصاری نے جب یہ خبر سنی بیتابانہ کفار کے لشکر مین گھس گئے اور بہتر زخم
کھاکر شہید ہوئے زخمون کی کثرت سے نعش اونکی پہچانی نجاتی اونکی بہن نے اونگلی کے
نشان سے پہچانی احد کی لڑائی مین عمرو بن معاذ رض شہید ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے اونکی مان سے تعزیت کی اونہون نے کہا یا رسول اللہ خدا نے آپکو سلامت رکھا
تو مجھے بیٹے کا غم نہین ایک عورت نے ام المومنین عائشہ صدیقہ رض سے عرض کیا مجھے زیارت

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر منور کی کرا دیجئے آپنے قبر شریف کھولی اسقدر روئے بیتاب ہوگئے
کر روتے روتے دم نکل گیا صحابہ کرام رض کا یہ حال تھا جب آپ سے کلام کرتے کہتے بابی
انت وامی ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہوں اور بعد وفات جب آپکا ذکر سنتے روتے
اور کمال خشوع سے بدن اونکے کانپنے لگتے طبرسی نے مجمع البیان میں انا فتحنا کی تفسیر میں
لکھا عروہ بن مسعود کفار کیطرف سے سوال جواب کے واسطے آیا آپکے یاروں کو دیکھا کہ آپکے
حکم پر دوڑتے ہیں اور آب وضو پر اسطرح گرتے ہیں گویا تلواروں سے کٹکر مر جائینگے
اور آپ کلام کرتے ہیں تو خاموش ہو جاتے ہیں اور بسبب ادب کے آنکھ اوٹھا کر نہیں دیکھتے
جب اپنی قوم کے پاس گیا کہا خدا کی قسم میں بادشاہان روم وحبش و ایران کے دربار
میں گیا مگر کسی بادشاہ کے مصاحبوں کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے یاروں سے ادب و تعظیم
میں بہتر نہ پایا مالک رح کہتے ہیں ایوب سختیانی جب حضرت کا ذکر سنتے اسقدر روتے کہ
ہم اونپر رحم کرتے اور عبد الرحمن بن قاسم کا یہ حال ہو جاتا گویا رنگ اونکے بدن کا کسینے
نچوڑ لیا اور بات نہ کرسکتے اور زہری ایسے بیہوش ہو جاتے گویا ہم کو نہیں اور وہ ہمکو
نہیں پہچانتے اور صفوان بن سلیم اسقدر روتے کہ لوگ اونہیں روتا چھوڑکر اوٹھ کھڑے
ہوتے اور قتادہ جب حدیث سنتے بے اختیار چیخنے فی الواقع یہ لوگ مصداق اوس حدیث
کے تھے کہ زیادہ چاہنے والے مجھے میری امت سے وہ لوگ ہیں جو میرے بعد آئینگے
اونکی یہ خواہش رہیگی کہ اپنے اہل اور مال کے بدلے مجھے دیکھیں یعنی یہ آرزو کریگا کہ جورو
بچے مال اسباب جاتا رہے مگر کسیطرح حضرت کا جمال مبارک نظر آجاوے حکایت ابن
عساکر نقل کرتے ہیں آپنے ایک گدہے سے نام اوسکا پوچھا عرض کیا یزید بیٹا شہاب کا خدا نے
میرے نسب میں ساٹھ گدہے پیدا کیئے اونپر ہمیشہ پیغمبر سوار ہوتے تھے اب اوس نسل میں
سوا میرے اور پیغمبروں میں سوا آپکے کوئی باقی نہیں امیدوار ہوں آپکی سواری میں
رہوں اور میں ایک یہودی کے پاس تھا کہ قصداً اوسے گرا دیتا وہ مجھے مارتا اور بھوکا رکھتا
آپنے اوسکا نام یعفور رکھا جسے بلایا چاہتے اوسے بھیجتے دروازے پر سر اپنا مارتا جب صاحبخانہ
باہر آتا اشارہ کرتا تھے حضرت سے یاد فرمایا ہے جس روز حضرت نے رحلت فرمائی اوسنے

مفارقت کی تاب نہ لائی اوئین ہین گر کر مر گیا بطریق تواتر مروی ہے جب جماعت کی کثرت
ہونے لگی منبر خطبے کے لیئے تیار ہوا جسوقت حضرت نے منبر پر قدم رکھا ستون مسجد شریف
کا جسپر تکیہ لگا کر خطبہ پڑھتے تہے آپکی جدائی سے رونے لگا ؎ استن حنانہ از ہجر رسول ٭
بانگ میزد ہمچو ارباب عقول ٭ گفت پیغمبر چہ خواہی اے ستون ٭ گفت جانم از فراقت گشتہ خون
تکیہ ات من بودم از من تاختی ٭ بر سر منبر تو مسند ساختی ٭ آپنے یہ حال پر ملال اوسکا دیکھکر
اپنے سینے سے لگا یا آپ فرماتے ہین اگر مین تسکین اوسکی نہ کرتا قیامت تک اسیطرح روتا رہتا
دارمی نے روایت کیا ہے آپ نے اوس ستون سے کہا اگر تو کہے تجھے تیرے باغ مین لگا دون
کہ پہر تجہ مین برگ و بار آئین اور جو کہو جنت مین پہونچا دون کہ دوستان خدا تیرا میوہ کہائین
اوسنے جنت پسند کی آپنے فرمایا قد اختار دار البقاء علی دار الفناء آخرت دنیا پر اختیار کی
مگر قاضی عیاض کی روایت مین ہی آپنے اوسے منبر کے تلے دفن کیا ؎ آن ستون را دفن کردند
زمین ٭ تا چو مردم حشر یابد روز دین ٭ تا بدانی ہر کہ را یزدان بخواند ٭ از ہمہ کار جہان بیکار ماند
ہر کرا باشد ز یزدان کار و بار ٭ یافت بار آنجا و بیرون شد ز کار ٭ جب خلافت عثمان رض
مین مسجد کشادہ ہوئی ابی بن کعب رض اوسے اوکھیڑ کر اپنے گہر لے گئے اور اسفرائینی نے
روایت کیا جب وہ رونے لگا آپنے اپنے پاس بلایا زمین چیرتا آیا آپنے اوسے بدن مقدس
سے چمٹایا پہر حکم ہوا اپنی جگہہ چلا جا فوراً چلا گیا حکایت کسی نے امام شافعی سے کہا
معجزہ حضرت عیسے کا یعنے مردون کو زندہ کرنا نہایت عجیب تہا فرمایا رونا ستون کا حضرت کے
فراق مین اوس سے زیادہ عجیب و غریب تہا اور یہ صحیح ہے اسلیے کہ مردہ ایک وقت مین
ذی روح تہا صورت انسانیہ کہ صلاحیت نفس ناطقہ کی رکہتی ہے موجود ہے بخلاف لکڑی
خشک کے کہ اصلا صلاحیت حیات کی نہین رکہتے اور کبہی روح حیوانی سے مستفیض نہی
ہوے اور اس قصے مین بیماران محبت کے لیے بڑی بشارت ہے کہ اثر شوق اور جذب محبت
سے چوب خشک ہمکنار جانان سے بہرہ مند ہوئی جو آدمی حضرت کی محبت مین جان و مال
قربان کرے گا آپکے دیدار سے کسطرح محروم رہے گا ابو القاسم بغوی نقل کرتے ہین
حضرت خواجہ حسن بصری جب حدیث ستون کی بیان کرتے کہتے جو آدمی حضرت کی محبت سے

بے بہرہ ہے سوکھی لکڑی سے بدتر ہے اے عزیز حیف صد حیف کہ چوب خشک آپکے شوق مین
روئے اور انسان اس دولت سے بے بہرہ ہے جو خدا اور رسول سے محبت نہین رکہتا
دعوے انسانیت اوسے زیب نہین دیتا صوفیہ کرام فرماتے ہین پانی یا ہوا پر مصلے بچھا کر نماز
پڑہنا کچہ کمال کی بات نہین کہ پرندے ہوا پر اور مچھلیان پانی مین خدا کی عبادت کرتی ہین ما بہ الامتیاز
انسان اور دیگر حیوانات مین محبت ہے اے عزیز محبت اصل کار ہے جسے محبت نہین اوسکے
ایمان مین نقصان ہے امام غزالی احیاء العلوم مین روایت کرتے ہین سرور عالم صلی اللہ
علیہ وسلم فرماتے ہین کسیکا ایمان تبتک نہین ہوتا جبتک خدا اور رسول کو سب سے زیادہ دوست
نہین رکھتا اور محبت مستلزم طاعت ہے آدمی جسے چاہتا ہے اوسکی فرمان برداری اور
اسکی رضا مین شب و روز مصروف رہتا ہے پس دعوے محبت خدا اور رسول بدون اتباع سنت
اور دعوے کمال ایمان بدون محبت سراسر لاف و گزاف ہے اسیواسطے ارشاد ہوا کسیکو
ایمان حاصل نہین ہوتا جبتک خواہش اوسکی میری شریعت کے تابع نہو جائے ؎ تعصی
الاله وانت تظهر حبه ۞ هذا لعمري في القياس بديع ۞ لو كان حبك صادقا لاطعته ۞ ان المحب
لمن يحب مطيع ۞ اے عزیز تو حرام و حلال کی مطلق پرواہ نہین رکھتا باوجود اسکے دعوی محبت
نبی برین دعوے غلط در اگر بیابان مین منہ ڈال اور خدا و رسول سے شرما کیا کہتا ہے
اور کیا کرتا ہے رات دن تحصیل جاہ و مال مین مشغول اور شب و روز دنیا کے کامون مین مصروف
ہے کسیوقت خدا اور رسول کا بھی دل مین خیال آتا ہے آئین قانون اور حکام دنیا کی باتین
کس شوق و ذوق سے سنتا ہے اگر کوئی شخص پہر پہر کہتا ہے فلان حاکم نے یہ حکم دیا اور
فلان صاحب فلان ضلع کو بدلا گیا اور فلان معاملے مین یہ چٹھی اور یہ حکم آیا تو ہرگز دل
نہین گھبراتا اور قرآن و حدیث سنے اور مجلس وعظ مین بیٹھنے کی گھڑی بہر تاب نہین لاتا
اوسوقت ہزارون کام یاد آتے ہین اور ناچ رنگ کی مجلس مین کوئی کام یاد نہین آتا دنیا
کا ہر معاملہ خوب تحقیق کرتا ہے اور مسائل کی تحقیق سے کچہ کام نہین رکھتا عالم کے پاس جانے
بلکہ مسجد مین نماز جماعت پڑہنے سے عار آتی ہے اور معاملات دنیا کے لیے اہلکارون کے
گھر جانے سے عزت مین بٹہ نہین لگتا اگر حاکم ملاقات کے لیے صبح کے وقت طلب کرتا ہے [illegible]

نیند نہین آتی اور جو بیٹھنے کا حکم دیتا ہے تو خوشی سے جامے مین نہین سماتا حاکم حقیقی ہر روز پانچ بار اپنے دربار مین بلاتا ہے اور ہر دو رکعت مین ایکبار اپنے حضور بیٹھنے کا حکم دیتا ہے اور تو نہ اوسکا حکم قبول کرتا ہے نہ اس عزت و امتیاز سے خوش ہوتا ہے ہزارون روپیہ فسق و فجور و اسباب جاہ و تجمل مین اوٹھاتا آسان ہین اور ایک پیسا زکوٰۃ کا دینا ناگوار رسوم ممنوعہ ترک کرنا وضعداری کے خلاف سمجھتا ہے اور امور خیر مین وضعداری کا بھی لحاظ نہین اونے پہلے سے چھوڑ دیتا ہے بلکہ بعض ممنوعات شرع سے جنسے خدا اور رسول ناراض ہین خیر سمجھہ لیا ہے اور اونکے ارتکاب مین نماز و روزہ سے زیادہ اہتمام کرتا ہے امیرون اور اہلکارون کی تعظیم دل سے کرتا ہے اور علما اور مشائخ و سادات کی کچھ حقیقت نہین سمجھتا کیا وصیت اپنے رسول کی بالکل بھلا دی کہ مین تم مین چھوڑنے والا ہون دو چیزین بھاری ایک کتاب اللہ دوسرے عترت اپنی کہ نہ تیرے دل مین خادمان کتاب کی کچھ عزت رہی اور نہ اولاد نبی کی کچھ قدر و منزلت علما کیطرف اوسوقت رجوع کرتا ہے جب کسی جھگڑے مین فتوی لکھانے کی ضرورت ہوتی ہے کیا نماز و روزہ و حج و زکوٰۃ و تمام فرائض و واجبات اور بیع و شرا و اجارہ و مزارعت وغیرہ معاملات کے مسائل تجھے معلوم ہین اور اون مین رعایت شرع کی کرتا ہے یا احکام شرعیہ صرف اوسی صورت مین واجب العمل ہین جب تجھے کہین جھگڑا ہو اور سوا اسکے دوسری تدبیر بھی بات نہ آئی یہ رجوع ہرگز اسلیئے نہین کہ شرع کی تیرے دل مین قدر و منزلت یا خدا کا حکم تجھے پسند ہے بلکہ اس غرض سے کہ اوسکے ذریعے سے مال دنیا حاصل کرے اسی لیے اگر فتوی شرع کا موافق مطلب کے ہوتا ہے مانتا ہے ورنہ دوسری فکر مین پڑتا ہے اور اوسے پھاڑ کر پھینکدیتا ہے باوجود اسکے ابھی دعوی اسلام باقی ہے سبحان اللہ یہ منہہ اور یہ دعوے غور سے دیکھ پروردگار تقدس و تعالے اسباب مین کیا فرماتا ہے فان تنازعتم فی شیء فردوہ الی اللہ والرسول ان کنتم تؤمنون باللہ والیوم الآخر ذلک خیر و احسن تاویلا الم تر الی الذین یزعمون انہم آمنوا بما انزل الیک وما انزل من قبلک یریدون ان یتحاکموا الی الطاغوت وقد امروا ان یکفروا بہ ویرید الشیطان ان یضلہم ضلالا بعیدا ان آیتون سے صاف ظاہر ہے کہ خدا اور رسول کا حکم چھوڑ کر شیطان کیطرف رجوع کرنا اور

اوسنے اپنے معاملات مین حاکم بنانا مسلمان کا کام نہین تفسیر واحدی مین ابن عباس رضی اللہ
عنہما سے روایت کیا ایک منافق اور یہودی مین جھگڑا تھا یہودی نے حضرت اور منافق
نے کعب بن اشرف کو حکم کرنا چاہا آخر حضرت کو حکم کیا آپنے یہودی کے حق مین حکم دیا منافق
نے ناخوش ہوکر کہا ہم عمر رض سے فیصلہ کراوین دونون حضرت عمر رض کے پاس گئے یہودی
نے عرض کیا محمد نے میرے حق مین حکم دیا اور یہ ناراض ہوکر آپکے پاس فیصلہ کرانے آیا ہے
عمر رض نے منافق سے کہا کیا اسیطرح ہے اوسنے کہا ہان فرمایا جبتک مین باہر آون تم اپنی
جگہہ ٹھہرے رہنا اور گھر مین جاکر تلوار لاے اور منافق کی گردن ماری اور فرمایا ایسا ہی
حکم کرتا ہون مین اوسکے حق مین جو خدا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے سے راضی
نہو اللہ تعالے اپنی ذات پاک کی قسم کہاکر فرماتا ہے فلا وربک لایؤمنون حتی یحکموک فیما
شجر بینہم ثم لایجدوا فی انفسہم حرجا مما قضیت ویسلموا تسلیما سو قسم تیرے رب کی مسلمان نہونگے
جبتک تجھے اوسمین جو جھگڑا اوٹھے آپس مین منصف نہ کرین پھر نہ پاوین اپنے جیمین تنگی تیرے
حکم سے اور قبول کرلین ہان کرکے لکھتے ہین ثابت بن قیس بن شماس رض نے کہا قسم خدا کی
خدا میرا صدق جانتا ہے اگر مجھے محمد صلی اللہ علیہ وسلم حکم دین اپنی جان ہلاک کرنیکا لاؤن
آیت آئی ولو انا کتبنا علیہم ان اقتلوا انفسکم او اخرجوا من دیارکم ما فعلوہ الا قلیل منہم اور اگر
ہم اونپر فرض کرتے کہ اپنی جانون کو قتل کرو یا اپنے دیار سے نکل جاؤ نہ کرتے یہ مگر تھوڑے
اون سے ولو انہم فعلوا ما یوعظون بہ لکان خیرا لہم واشد تثبیتا اور جو وہی کرتے جو اونہین
نصیحت ہوتی ہے یعنے ہمارے حکم سے اپنی جانین قتل کرتے اور اپنے گھر چھوڑ دیتے تو اونکے
حق مین بہتر تہا اور سخت تر تحقیق مین واذا لاتینہم من لدنا اجرا عظیما ولہدینہم صراطا مستقیما
اور اوسوقت ہم اونکو اپنے پاس سے بڑا ثواب دیتے اور راہ دکہاتے سیدھی راہ چلاتے بعد
نزول اس آیت کے ابن مسعود وغیرہ بعض صحابہ رض نے کہا خدا کی قسم اگر ہم حکم دیے جاتے
تو ایسا ہی کرتے یعنے اپنی جانین اپنے ہاتھ سے قتل کرڈالتے اور گھرون سے نکل جاتے الغرض
دل مین غور کر اگر تو اپنے معاملات مین خدا اور رسول کی طرف رجوع کرتا ہے اور حکم شرع
پر گو خواہش نفس کے موافق نہو راضی و شاکر ہے تو اس گروہ مین داخل ہے ورنہ حال تیرا

مانند اوس منافق کے ہے کہ جب حضرت کا حکم موافق مطلب کے نہ پایا دوسرطرف رجوع
لایا ہان تو اسباب مین کوشش کرے اور فریق ثانی زمانے وبال اوسکی گردن پر ہے
لیکن تو کوشش نہین کرتا کہ دنیا کی محبت مین مدہوش ہوگیا ہے ہر وقت اوسی کی تحصیل
ملحوظ ہے اور ہر کام مین اوسی کا فایدہ مقصود مشائخ کے پاس اس غرض سے جاتا ہے
کہ معاملات دنیا مین دعا سے تیری مدد کرین نہ اسلیے کہ خدا کی راہ بتائین اور اون کی صحبت سے
دنیا کی محبت جاوے بلکہ صوفیان باشرع کا ہرگز معتقد نہین ہوتا بڑا کامل اوسیکو جانتا ہے
جو شراب پیے اور بھنگ کے قدح چڑہائے اور نماز روزے سے کام نہ رکھے اور کہتا ہے
شریعت وطریقت دو راہین متباین ہین نماز پڑہنا روزہ رکہنا شراب و بھنگ سے بچنا
اہل ظاہر کے لیے مخصوص ہے حالانکہ اون مین کچھ تخالف وتباین نہین بلکہ درحقیقت ایک شے
کے دو مرتبے ہین جنکو تو اپنے احولے سے دو راہ متباین دیکھ رہا ہے تحقیق اس مقام کی
نہایت شرح وبسط کے ساتھ ہماری تفسیر مین موجود ہے خلاصہ اوسکا یہ کہ طریقت بے شریعت
حاصل نہین ہوتی اور بدون فرمان برداری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی دولت
ہاتھ نہین آتی امام قشیری رح سید الطایفہ جنید بغدادی رح سے نقل کرتے ہین سوا
پیروی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سب راہین بند ہین جو شخص قرآن وحدیث سے
جاہل ہے پیروی کے قابل نہین کہ مذہب صوفیہ کا مقید بقرآن وحدیث ہے حضرت سری
سقطی قدس سرہ فرماتے ہین صوفی وہ ہے کہ معرفت اوسکی تقوے مین خلل نہ ڈالے کوئی
بات خلاف شرع نہ کہے بزور کرامت حرام شرعی کو حلال نہ ٹھہرائے سلطان العارفین
بایزید بسطامی قدس سرہ سے منقول ہے اگر تم کسی کو ہوا پر اوڑتے دیکھو جبتک شرع پر قایم
نپاؤ کامل نہ سمجھو ایک شخص بسطام مین مشہور بکرامت تھا آپ اوسکی ملاقات کو گئے
اتفاقا اوسنے قبلہ کیطرف تھوکا فورا آپ چلے آئے اور فرمایا جو آداب شریعت سے واقف نہین
خدا کو کیا پہچانے گا ابو سلیمان دارانی رح فرماتے جو بات دل مین آتی ہے شریعت پہ
پیش کرتا ہون اگر قرآن وحدیث کے موافق پاتا ہون مانتا ہون ورنہ نہین بعض صوفیہ
کہتے ہین آج جو راہ شریعت پر قایم ہے قیامت کو صراط پر قایم رہے گا اور خط مستقیم

شرع سے ذرا بھی جدا ہوگا جسقدر پہ چلے گا مرکز و مقصد سے دور پڑے گا خواجہ جنیدؒ
کو خبر پہونچی کہ تین دن سے نوری رح نے کچھ نہیں کھایا عالم وجد میں اللہ اکبر اللہ اکبر
کہتے ہیں فرمایا نماز کا کیا حال ہے کہا نماز کے وقت ہوش میں آجاتے ہیں فرمایا الحمد للہ
حال اونکا صحیح ہے کہ خلاف شرع سے محفوظ ہیں خواجہ ذوالنون مصری رح فرماتے ہیں
خدا اور رسول کی محبت کی نشانی یہ ہے کہ افعال و اخلاق و امر و نہی میں محمد رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرے اللہ تعالے فرماتا ہے ما اتیکم الرسول فخذوہ وما نہیکم
عنہ فانتہوا جو رسول تمہیں دیں لو اور جس سے منع کرے باز رہو اور ارشاد ہوتا ہے
لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ تمہارے حق میں رسول اللہ کی پیروی اچھی تھی
آپ فرماتے ہیں فمن رغب عن سنتی فلیس منی یعنے جو میری سنت سے اعراض کرے وہ
میرے گروہ سے نہیں اور فرماتے ہیں لا یومن احدکم حتی یکون ہواہ تبعا لما جئت بہ یعنے
تم میں کوئی مسلمان نہیں ہوتا جبتک خواہش اوسکی میری شریعت کے تابع نہ ہوجاے
اور فرماتے ہیں جسکی فطرت میری سنت کیطرف ہو راہ پائے اور جسکی غیر سنت کی طرف ہو
ہلاک ہوجائے الغرض جس صورت میں خدا رسول شریعت کی پیروی کا حکم دیں اور
مقتدایان صوفیہ مانند خواجہ حسن بصری اور حضرت بایزید بسطامی اور حضرت جنید اور
حضرت شبلی اور حضرت معروف کرخی اور حضرت سری سقطی اور حضرت فضیل بن عیاض
اور حضرت ابراہیم بن ادہم اور حضرت غوث اعظم اور خواجہ بہاؤالدین نقشبند اور
خواجہ معین الدین چشتی اور شیخ شہاب الدین سہروردی قدس اللہ سرہم ہمیشہ اوسکا اتباع
کریں اور اوسکا خلاف ضلالت جانیں تو ان مدعیان خام کار کی گفتار کا کیا اعتبار سلف
سے اتباع جتنے کامل گذرے نماز روزے پر قائم اور شراب اور بھنگ سے مجتنب تھے
انہیں ترک الفرض اور ارتکاب محرمات کی اجازت کہاں سے حاصل ہوئی اصل یہ ہے کہ نفس
اباحت پسند بالطبع قید و بند سے متنفر ہے اور شیطان اوسکا مددگار جسے سادہ
لوح اور احمق پاتا ہے بہکاتا ہے کہ شریعت واسطۂ وصول ہے اب تجھے اوسکی طرف
حاجت نہیں کہ جو منزل کو پہونچ جاتا ہے راہ سے کام نہیں رکھتا وہ نادان اوسکے دام

فریب مین اگر نماز و روزہ چھوڑ دیتا ہے اور شراب و بنگ نہر یا کرتا ہے نہین جانتا کہ
شیطان اوسے ایسا سا کیا جاتا ہے اوسنے یہی کہا تھا کہ جب مین فرشتون کا اوستاد
ہو گیا آدم خاکی کو سجدہ کرنیکی کیا حاجت کوئی اس نادان عقل کے دشمن سے پوچھے کہ
یہ مقام بجز کس کو حاصل ہوا پیشوا ایان طریقت کو بھی حاصل تھا جناب ولایت مآب مولے علی
کرم اللہ وجہہ جنکو سب عالم مقتداے طریقت سمجھتا ہے تمام عمر اتباع شرع مین مصروف رہے
خود حضرت رسالت پناہ با ان علو منزلت یہانتک نماز پڑھتے کہ پاے مبارک ورم کر جاتے
اور اسقدر روزہ رکھتے کہ لوگ گمان کرتے اب افطار نہ کرینگے بلکہ تیرا یہ دعوے
ہے کہ مین کامل ہو گیا تیری تکذیب کے لیے کافی ہے کامل اپنے نفس کو نہین دیکھتا یہ فرقہ
اپنی جان کو سب سے بدتر جانتا ہے ابو سلیمان دارانی کہتے ہین جو اپنے نفس کو دیکھے اور اپنے
اعمال و احوال کی قدر و قیمت ثابت کرے قیامت تک حلاوت حدیث محبت کی اوسے
حاصل نہو خواجہ جنید کہتے ہین اہل توحید تواضع کو بھی تکبر سمجھتے ہین کہ تواضع فروتنی کردن
ہے اور وہ بھی ایک جگہ ہے اپنے لیے جگہ اور مقام ثابت کرنا تکبر مین داخل ہے کسی نے
شبلی سے کہا تم کیا چیز ہو کہا وہ چیز ہون کہ جوتے کے نیچے رہے فرمایا خدا تجھے تیری نظر سے گم کرے
ابھی تک اپنے لیے جگہ ثابت کیے جاتا ہے بعض صوفیہ فرماتے ہین اگر طہارت دریا کی تمام فرشتونکی
اور طاعت و عبادت سب آدمیون کی ایک شخص مین جمع ہو اور وہ عجب و تکبر کرے فورًا
تیر بلا کا نشانہ ہو کوئی راہ زیادہ نزدیک خدا کیطرف عاجزی سے اور کوئی حجاب قوی تر
دعوی سے نہین شیطان نے آخر شہ کہ ہزارون برس کی عبادت ضایع ہوئی اور تمام
عالم سے بدتر ہو گیا آدم نے اپنے قصور کا اعتراف کیا ملائکہ کو کہ نحن نسبح بحمدک و نقدس لک
کا نعرہ مارتے تھے حکم ہوا اس عاجز خاکسار کے سامنے کہ نہ اپنے قرب و منزلت پر نظر رکھتا ہے
اور نہ اپنی طاعت و عبادت پر ناز کرتا ہے سر جھکا کر اور سجدہ کرو سے گفت کہ من
نیم شکر خوردہ بہ شاخ کہ بلند شد بر خود دید. الغرض خداے کریم ایک نافرمانی سے شیطان
کی اسی ہزار برس کی عبادت برباد کرنا اگر گناہ پر نظر ہوتی تجھے اوس سے بدتر کر دیتا
کہ اوسنے ایک گناہ کیا تو لاکھون کرتا ہے عتاب تجھ اوسکی خود بینی اور تکبر کا تھا لہذا ارشاد

ہمارا فا ہبطوا منہا فما یکون لک ان تتکبر فیہا ہماری جوار رحمت سے کہ جگہ عاجزون اور
متواضعون کی ہے نکل جا کہ اس جگہ تکبر کی گنجائش نہین ہے جا نیاز کہ وصل او بدستان ندہند ؎
شیر از قدح شرع بدستان ندہند ؎ آنجا کہ بجرمی ہمہ مردان بنوشند ؎ یکقطرہ ازان بخود
پرستان ندہند ؎ الغرض اگر لاکہ خلعت اور ہزار تاج شرافت تجھے عنایت ہون ہنوز رنگ
خاک کا تیرے چہرے سے ظاہر ہے خاک اصل مین خوار و بیقدر ہے اور سیہ گناہ و معصیت
کا طرہ ہوا اور لباس ظلومی و جہولی نے اعجوبہ روزگار کردیا اگر فردائے قیامت عنایت الٰہی
نے دستگیری فرمائی یہ داغ ظلومی و جہولی کا خورشید محشر سے زیادہ تابان ہوگا اور
جو خدا نخواستہ بے نیاز نے کام فرمایا جانور او سدن تجہسے بہتر ہونگے کہ تو حساب و کتاب
اور دوزخ کے عذاب مین مبتلا ہوگا اور وہ خاک ہو کر چھوٹ جائینگے مشائخ کرام
فرماتے ہین طالب او سکے ایک ساعت مین لاکہ خلعت و انعام سے سرفراز ہوتے ہین مگر
اپنے نفس کو نہین دیکہتے وہ صاحب دولت ہین اور آپکو مفلس و بینوا جانتے ہین اور
جو بند غرور و تکبر مین گرفتار ہین باوجود مفلسی و تہی دستی کے زمین پر پاؤن نہین رکہتے
یوسف علیہ السلام باین جلالت شان فرماتے ہین وما ابرئ نفسی ان النفس لامارۃ بالسوء یعنی
اپنے نفس کو بری نہین کرتا بیشک نفس برائی کا حکم دینے والا ہے کہتے ہین جناب عیسی علیہ السلام
ہمیشہ سیاحت کرتے کسینے کہا اسقدر کیون پہرتے ہو فرمایا اس امید پر کہ شاید کسی صدیق
کے نشان قدم پر گذر ہو اور خاکپا اوسکی میری شفاعت کرے یہ فقط تواضع ہے ورنہ وزن
تمام صدیقون کا اگر جمع کیا جائے ورع مسیح سے برابر نہو سکے شبلی اکثر فرمایا کرتے یہود و
نصاری مجھسے بہتر ہین ابو سلیمان دارانی کہتے ہین اگر تمام عالم کے گناہ جمع ہون میری گناہون
سے کم نکلین محمد واسع فرماتے ہین اگر گناہ ہون مین بو آتی میرے پاس کوئی نہ بیٹھ سکتا منقول
ہے موسی علیہ السلام کو حکم ہوا بنی اسرائیل مین جو شخص سب سے بہتر ہے سب سے بدتر کو
تلاش کر لائے آپنے ایک زاہد کو جسے سب سے بہتر جانتے حکم دیا تین روز پہرا کیے روز اپنے
گلے مین رسی ڈالکر آپکی خدمت مین آیا کہ بنی اسرائیل کا بدتر حاضر ہے فرمایا تو افضل اور بہتر
اونکا ہے عرض کیا مینے بہت تلاش کیا کسیکو اپنے سے بدتر نہ پایا اسلیے کہ مجھے اپنے گناہ ہون پہ

یقین ہے اور دوسرے کے گناہ مین شک اور شک یقین سے برابر نہین ہو سکتا حکم ایا
اے موسے بہتر قوم کا ہے مگر نہ بوجہ عبادت کے بلکہ بسبب اس خصلت کے کہ اپکو سب سے
بدتر سمجھتا ہے کسی نے خواجہ فضیل بن عیاض سے عرفات مین حاجیون کا حال پوچھا فرمایا اگر اس
سال مین حج مین شریک نہوتا سب بخشے جاتے میری شامت سے محروم رہین تو بعید نہین
جب کوئی شخص بیمار ہوتا عطار سلمی اپنا پیٹ کوٹتے کہ میری شومی سے خلق پر بلا اتی ہے
حضرت سری سقطی فرماتے ہر روز آئینہ مین منہہ دیکہہ لیتا ہون کہین کالا نہو گیا ہو اگر خضر کی
دعا نہوتی بیشک مجہسے لوگ مسخ ہو جاتے یا زمین مین دہس جاتے مگر آرزو ہے کہ اپنے شہر مین
نہ مرون شاید زمین مجہے قبول نہ کرے اور ہم چشمون مین رسوائی ہو عامر بن قیس ہر روز ہزار
رکعت پڑہتے جب بستر پر اتے فرماتے اے نفس خدا کی قسم مین تجہسے ناخوش ہون کہ تو خدا کی
عبادت مین کاہلی کرتا ہے ابن سماک اکثر فرمایا کرتے اے نفس تو زاہدون کی سی باتین کرتا
ہے اور منافقون کے کام جنتی اور لوگ ہین اور عمل اونکے اور طرح کے ہوتے ہین عطا
ایک کپڑا بازار کو لے گئے بزاز نے کہا اسمین عیب ہے قیمت کم ملے گی یہ سنکر بہت روے
اور فرمایا اگر قیامت کے روز اوسنے ہمارے اعمال کی اسقدر تفتیش کی تو کیا حال ہو گا
ف قدسی ندانم چون شود سودائے بازار جزا ۔ او نقد آمرزش بکف من جنس عصیان در بغل
خواجہ بسطام نے اینہ دیکہا فرمایا جاء الشیب ولم یذہب العیب ولا ادری ما فی الغیب بڑہاپا
آیا اور عیب نہ گیا اور معلوم نہین اوس عالم مین کیا ہوگا ف زہے دل ہمہ پیران رہ را
سیہا نجون دل غفلت ہاست ہمہ مردان دین را زین معصیت ہا جگر ہا تشنہ و دلہا کباب ست
المخدر المخدر ایہا الماء و المدر بڑے بڑے دلاور اس راہ مین بید کی طرح کانپتے ہین
تیری کیا حقیقت جو اپنی موہومات و تخیلات پر سر ہلاتا ہے اور اس حرکت کو کمال سمجہتا ہے
آدمی مرقع اور سجادہ اور علامات سے صوفی نہین ہوتا مثال تیری مانند اوس عورت کے
ہے کہ زرہ اور خود پہنے ہتیار لگاے میدان مین کہڑی ہے اور نہین جانتی کہ مردان کار
وقت کارزار کیا کرتے ہین سو رنگ کپڑے جو تمنے توبہ اکیا وہ نہ ہوگی نہ لیکن جوگ
سنکیا وہ کاش اپنی حقیقت جانتا کہ کون ہے کہان سے آیا کس لیے ایا کہان جائیگا کیسے

جائے گا وہان کیا ہوگا تو ایسا دعوی نہ کرتا اسلیے کہتے ہین کہ تکبر اور عجب جہل سے ناشی
اور علم کی منافی ہے اور علم پر اترانا جہل مرکب جنکو علم دین کی کیفیت حاصل ہوئی اپنے علم و عمل
کو محض خدا کی عنایت سے سمجھتے ہین نہ استعداد نفس سے بلکہ اوس سرکش کو سخت پکڑتے
اور ہر وقت ملامت کرتے ہین ہرچند نفس اصل خلقت مین خیر سے متنفر اور شر کی طرف
راغب ہے مگر تدبیر سے راہ پر آسکتا ہے اور جس کام مین بہت فائدہ سمجھتا ہے اوسکے لیے
تھوڑی تکلیف گوارا کرتا ہے اور جب آئینہ علم و نصیحت کا اوسکے سامنے رکھا جاتا ہے جہل
و غفلت سے نجات پاتا ہے و ذکر فان الذکری تنفع المومنین پس تو بھی اپنے نفس کی بہبود
و تادیب کی طرف متوجہ ہو اور اوس سے کہہ اے نفس اگر سپاہی بادشاہ کا کسی کو پکڑنے
آئے اور وہ کھیل مین مشغول رہے اوس سے زیادہ احمق کون ہے غور سے دیکھ لشکر
مُردون کا دروازۂ شہر پر بیٹھا ہے اور عہد کرتے ہین کہ جبتک تجھے ساتھ نہ لین گے ہرگز
نہ اوٹھین گے اور بہشت و دوزخ تیرے لیے تیار ہے اور موت کا وقت معلوم نہین ناگاہ
سر پر آجائے گی اور جو سامان تیار نہوگا تو دل مین حسرت رہ جائے گی اے نفس دن رات
گناہ کرتا ہے اگر خدا کو حاضر و ناظر نہین سمجھتا تو محض جاہل ہے اور سمجھتا ہے تو بڑا بے حیا ہے
اور بے شرم کہ اوسکے سامنے ایسی حرکت کرتا ہے اے نفس اگر تیرا غلام یا نوکر تیری نافرمانی
کرے تو کسقدر ناگوار ہوتا ہے اور تو اپنے آقا کی نافرمانی کرتا ہے اور اوسکے غصے سے نہین ڈرتا
کیا اوسکے عذاب کی تجھے طاقت ہے ذرا چراغ پر اونگلی رکھ یا دھوپ مین بیٹھکر غور کر کہ تحمل
دوزخ کی آگ کا ہوسکے گا یا نہین اے نفس طبیب کے کہنے سے سب خواہشین ترک کر دیتا ہے
اور فقیری کے خوف سے تحصیل معاش مین ہزار رنج و تکلیف اوٹھاتا ہے کیا تیرے نزدیک
دوزخ بیماری اور دنیا کی محتاجی سے زیادہ سخت نہین اے نفس اگر تو خدا کی تقسیم پر راضی
ہے قناعت کر اور جو راضی نہین تو اوسکا رزق مت لے اور رزاق ڈھونڈ اگر ڈھونڈ سکے
اے نفس خدا جس بات کو منع کرے مت کر اور جو حکم دے بجا لا ورنہ اوسکے ملک سے نکل جا
اگر نکل سکے اور اوسکے ملک مین رہنا اور اوسکی نافرمانی کرنا بڑی نادانی ہے اے نفس گناہ سب
سے چھپا کر کرتا ہے اگر کوئی تیری پشت کے پیچھے پکارا چلے تو ہرگز تجھسے مباشرت اور چوری نہو سکے

اور غور سے دیکھ ان درختوں کو کون ہلاتا ہے اور تو کسکے سامنے گناہ کرتا ہے اے نفس
اگر تو سمجھتا ہے کہ خدا نے تجھے عبث پیدا کیا ہے تو منکر قرآن ہے افحسبتم انما خلقناکم عبثا وانکم
الینا لا ترجعون ایحسب الانسان ان یترک سدی اور جو یقین رکھتا ہے کہ مجھے اس عالم میں
کھیتی اور سوداگری کے لیے بھیجا ہے تو عبادت میں کاہلی کیوں کرتا ہے اگر خالی ہاتھ
جاے گا مولے کو کیا منہ دکھاے گا اے نفس دون ہمت تو دو حرف سیکھ کر ایسا مغرور
ہوا کہ دونوں عالم میں نہیں سماتا دستار عزت اپنی سر پر رکھ کر خلق خدا کو حقیر سمجھتا ہے
اور کسی کو شہر میں گفتگو کے قابل نہیں جانتا سبب اسکا یہ ہے کہ تو نے منطق و حکمت اور
جدل و بحث میں عمر عزیز اپنی ضایع کی علم دین سے بے بہرہ رہا اور یہ نہ سمجھا کہ یہ علوم بقدر ضرورت
جائز اور حاجت سے زیادہ حرام اور حرام کو کمال سمجھنا بڑی نادانی ہے آے نفس اگر
تو نے علم دین حاصل بھی کیا تو اوسمیں فکر نہ کی اگر فکر کرتا اپنی حقیقت سے واقف ہوتا
اور اپنے عمل پر ناز نہ کرتا کہ یہ علم و عمل خدا کی عنایت ہے نہ تیری استعداد و لیاقت اور بالفرض
اگر تیری استعداد و لیاقت کو کچھ دخل ہو تو وہ بھی اوسی کی عنایت سے ہے داود علیہ السلام
نے عرض کیا الہی آل داود ہمیشہ نماز روزے میں مشغول رہتے ہیں جواب ہوا کیا توفیق
میں نے نہیں دی ایوب علیہ السلام نے عرض کیا خدایا تو نے مجھپر ایسی سخت بلا بھیجی مگر میں نے
اپنی خواہش کو تیرے ارادہ پر ایکدم ترجیح نہ دی جواب آیا یہ توفیق کہاں سے لایا ایوب علیہ السلام
نے سر پر خاک اوڑائی اور توبہ کی وہ خود فرماتا ہے لولا فضل اللہ علیکم و رحمتہ ما زکی منکم من احد
ابدا اے عزیز تو شب و روز بیہودہ کاموں میں رہتا ہے اگر علم دین میں فکر کرتا غرور و تکبر تیرے
دامن ہمت پر نہ بیٹھتا اور نفس و شیطان تجھپر قابو نہ پاتے ع چند خوانی حکمت یونانیان
حکمت ایمانیان را ہم بخوان ۔ دل منور کن بانوار جلی ۔ چند باشی کاسہ لیس بو علی ۔ یاد دار
وے دوش آن مرد عرب ۔ وہ چہ خوش مے گفت از روے طرب ۔ ایہا القوم الذی فی المدرسہ
کل ما حفظتموہ وسوسہ ۔ فکرکم ان کان من غیر الحبیب ۔ ما لکم فی النشاۃ الاخری نصیب ۔
درس گر غربت نباشد زو ترش ۔ لیس ورسالہ بیل الرحق ۔ اے نفس عوام پر علم سے اور
خواص پر عفت سے ناز کرتا ہے مگر بارگاہ الہی میں اس حرکت سے وقت تیرا روز بروز

تاریک ہوتا ہے پاکی کی حال مین چاہیے کہ سخن مین اور رغبت آخرت کی درکار ہے نہ اصل
دامن مین شیطان جسے تو سب خلق سے بدتر جانتا ہے اوسنے بھی یہی کام کیا تھا جو تو کرتا ہے
اگر طہارت و پاکی تمام ملائکہ کی اور طاعت و عبادت سب آدمیون کی ایک شخص مین جمع
کرین اور وہ عجب و تکبر کرے فوراً تیر بلا کا نشانہ ہو بہر حذر رہا چاہیے کہ وہی داغ جو شیطان
کی پیشانی پر لگایا گیا اسکے سینہ ہی موجود ہے اے نفس جو تیرا عیب ظاہر کرے اوسکا دشمن
ہو جاتا ہے اگر اوسے عیب سمجھتا ہے چھوڑ کیون نہین دیتا سارا دن شیطان کی غلامی کرتا ہے
اور دعوی خدا کی بندگی کا رکھتا ہے عبادت و ریاضت اسلیے کرتا ہے کہ پگڑی خواجگی
اور پارسائی کی تیرے سر پر بندھین اور اوراد و وظائف اسلیے پڑھتا ہے کہ فراغت دنیا
کی تجھے حاصل ہو تسبیح و مرقع اسلیے ہے کہ لوگ تیرے معتقد ہون اور پلاؤ زردہ کھانے مین
آوے اے نفس توبہ کیون نہین کرتا ہمیشہ کل پر ٹالتا ہے ناگہان موت آجائے گی اور حسرت
و ندامت دل مین رہ جائے گی کل توبہ آج سے آسان نہوگی بلکہ جسقدر درخت گناہ کی
جڑ زیادہ دن رہے گی زیادہ مضبوط ہوتی جائیگی جب کل آج سے سخت تر دیکھے گا دوسرے دن
پر ٹالے گا اسیطرح کام تمام ہو جائے گا اور انجام خراب اے نفس جوانی مین بڑھاپے سے
پہلے اور بڑھاپے مین مرنے سے آگے عبادت نہین کرتا اور جاڑے سے سامان گرمی اور گرمی
سے سامان جاڑے کا درست کرتا ہے کیا دوزخ کی زمہریر کو اس سردی اور اوسکی آگ کو
اس گرمی سے بھی کم جانتا ہے اے نفس اگر تمام دنیا تجھے بے مزاحمت دین اور سب عالم تیرا
محکوم ہو جائے آخر کار چھوڑنا پڑے اور دو گز زمین اور چار گز کفن سے زیادہ ہاتھ نہ آئیگی
ایسی بیوفا کے لیے آخرت کو کہ دائم اور باقی ہے برباد کرتا ہے اور سونے کے بدلے ٹھیکرے
خریدتا ہے اور دوسرون کی نادانی پر ہنستا ہے پہلے آپ کو سنوار پھر اورون کو راہ بتلا
کہ ثواب علم و عمل و تعلیم و ہدایت کا ہاتھ آئے اور نام تیرا علماے دین مین لکھا جائے لیکن اسجگہ
ایک اور امر قابل بیان کے ہے کہ عالم دین ہرچند بے عمل ہو عوام کو چاہیے کہ اوسکی نصیحت
پر عمل کرین اور راہ سے اپنا مربی اور مرشد سمجھین اور تعظیم اور توقیر اوسکی بجالائین اور وجود
اوسکا غنیمت جانین کہ وہ اپنی راہ مین کانٹے بوتا ہے لیکن تمہین راہ راست بتاتا ہے

مثال اوسکی مانند چراغ کے ہے کہ آپ جلتا اور اوروں کو فایدہ پہونچاتا ہے معہذا
عصمت خاصہ انبیا و ملائکہ ہے اگر عالم سے احیانا کوئی گناہ واقع ہو جاوین اوسکے فضل اور بزرگی
سے انکار اور اوسکی نافرمانی پر اصرار جایز نہین اپنے ہزاروں گناہوں پر نہ شرمانا اور دوسرے کے
ایک دو قصور پر برا ٹھیرانا بڑی بے حیائی ہے غضب تو یہ ہے کہ عوام کبھی بعض افعال کو اوسکے
حق مین اپنی طرف سے عیب ٹھیرا لیتے ہین کہ یہی ہماری طرح تحصیل معاش کے لیے نوکری
اور تجارت اور اپنے حق کے لیے لوگون سے نزاع و خصومت کرتا ہے پھر ہم اوسکی بات کیون
مانین اور اوسکا قول کسطرح سچ جانین اصل اس اعتراض کی کفار سے ہے کہ انبیا کی نسبت
کہتے یہ کیسے پیغمبر ہین کہ ہماری طرح کھاتے پیتے بازارون مین پھرتے ہین کیا ان نادانون نے
قطع علایق علما پر واجب سمجھا ہے کہ اون سے وضع قلندرانہ چاہتے ہین بلکہ علما اگر باوجود ان
افعال کے پاس شرع ملحوظ رکھین اور اپنے منصب مین افراط و تفریط نہ کرین تو ثواب اونکا
تارکان دنیا کے ثواب سے بمراتب زیادہ ہے اگرچہ عوام بالعکس سمجھین کہ تارکان دنیا
بظاہر اسی عصر اونکے افعال سے تعرض نہین کرتے بخلاف علما کے کہ اونکے افعال شنیعہ پر طعن و تشنیع
اور اونہین نفس امارہ کی خواہشون سے منع کرتے ہین اسیلئے نفوس اونکے ان سے کینہ
رکھتے ہین اور مرتبہ اونکا جیسا واقع مین ہے تسلیم نہین کرتے بلکہ اونکے سخن عجیب نظر آتے ہین
اور پند و نصیحت کو اغراض دنیوی پر حمل کرتے ہین اور ہر مفتری کذاب کی بات پر اونکے
معاملے مین اعتبار کر لیتے ہین یہ اثر اوسی کینہ خفی کا ہے اور یہ بات کہ علما دنیا کے جھگڑون مین
ہماری طرح مبتلا ہین صحیح نہین کہ جو عالم نیت رکھتا ہے ہر مباح مین ثواب حاصل کر سکتا ہے
بخلاف جاہل کے کہ نادانی سے مباح کو اپنے حق مین وبال کر لیتا ہے اسیطرح یہ بات کہ علما
باہم اختلاف رکھتے ہین ہم کسکی بات مانین اور کسکی کہنی پر چلین محض جہالت و شرارت ہے اختلاف
علما سراسر رحمت ہے جسکا قول قرآن و حدیث و سلف صالح کے مطابق ہو مانو اور دونون کو
اچھا جانو ہان جس عالم کا عقیدہ فاسد ہو وہ تعظیم علم کا مستحق نہین بلکہ نایب شیطان کا ہے
کہ خلق خدا کو بہکاتا ہے اور جسکا عقیدہ اچھا ہے اور افعال مطابق شرع کے ہین گو بعض اوقات
بعض افعال بیجا اوس سے ہون واجب التعظیم ہے بعض عوام اس مقام پر کہتے ہین جب عالم بے عمل کی

برائی احادیث صحیحہ سے ثابت ہے تو اوسکی تعظیم کیون کرین اور اوسکے کہنے پر کیون چلیں
جواب اوسکا یہ ہے کہ وہ احادیث واسطے تنبیہ و تادیب علما کے وارد ہین نہ اسلیئے کہ عوام
اونہین دستاویز بناکر علما کی فرمان برداری ترک کرین انہین اونکے ارشاد پر عمل اور اپنی
عبادات و معاملات مین اونکی طرف رجوع بہرحال ضروری ہے یقین سمجھو کہ یہ اوہام باطلہ
شیطان کی طرف سے ہین کہ وہ ہزار مکر و حیلے سے عوام کو علما سے بدگمان کرتا ہے تا اونکی
فرمان برداری سے روکے اور فسق و فجور کی گہاٹی مین ہلاک کرے اور نفس خود پسند
کہ بالطبع نصیحت و پند و ابنائے جنس کی فرمان برداری سے متنفر ہے اس کام مین اوسکی
مدد کرتا ہے جب علما اونہین اپنے سے بیزار پاتے ہین پند و نصیحت بیکار سمجھتے ہین او وقت
شیطان اونہین اپنا محکوم کرلیتا ہے اور بے مزاحمت جہنم مین پہونچا دیتا ہے وذلک
ہو الخسران المبین ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم خاصیۂ دوم رسالت عامہ شیخ عبدالحق
دہلوی تکمیل الایمان مین لکہتے ہین حاہے حضرت جن و انس پر مبعوث تہے اسی لیے آپکو
رسول الثقلین کہتے ہین قال اللہ تعالے قل اوحی الی انہ استمع نفر من الجن فقالوا انا سمعنا
قرانا عجبا یہدی الی الرشد فآمنا بہ ولن نشرک بربنا احدا ملکہ تمام وحش و طیر و جمادات
و نباتات آپکی اطاعت و تصدیق کرتے جس درخت کو بلاتے فورا حاضر ہوتا اور سجدہ کرتا
سے جاءت لدعوتہ الاشجار ساجدۃ تمشی الیہ علی ساق بلا قدم * اور یہ آواز فصیح کہتا
السلام علیک یا رسول اللہ آپ فرماتے ہین کہ ہر پیغمبر خاص اپنی قوم پر بہیجا جاتا اور مین ہر
سرخ و سیاہ پر مبعوث ہوا الکبری ایک کہجور پر گذرے اور علی مرتضی ہمراہ تہے ناگاہ اوسنے
بآواز فصیح کہا ہذا محمد سید الانبیاء و ہذا علی سید الاولیاء ابو الائمۃ الطاہرین یہ محمد ہین سردار
پیغمبرون کے اور یہ علی ہین سردار ولیون کے باپ ائمہ طاہرین کے آپ فرماتے ہین ایک
پتہر قبل از نبوت مجہے سلام کیا کرتا مین اوسے اب بہی پہچانتا ہون ایک بہیڑیے نے
بکری پکڑی چرواہے نے چہڑالی بہیڑیے نے کہا تو خدا سے نہین ڈرتا کہ میرا رزق مجہسے
چہڑاتا ہے چرواہا اوسکے بولنے سے متعجب ہوا بہیڑیے نے کہا اس سے زیادہ عجیب یہ بات
ہے کہ تو یہان چراتا ہے اور رسول پیغمبر کی خدمت مین نہین جاتا جو بیابان سے قریب جہاد کر رہے ہین

اور بہشت کے لوگ اونکے یارون کی لڑائی دیکھ رہے ہین چرواہے نے کہا اگر مین جاؤن
تو بکریان کون چرایگا بھیڑیے نے کہا تیری بکریون کی مین نگہبانی کرونگا چرواہا بکریان
سپرد بھیڑیے کر کے آپکی خدمت مین آیا اور ایمان لایا جب لوٹ کر گیا بکریان سلامت
پائین ابوسفیان اور صفوان نے ایک بھیڑیے کو دیکھا کہ ہرن کے پیچھے دوڑا ہرن بھاگ کر
حرم مین داخل ہوا بھیڑیا بسبب حرمت و ادب حرم کے لوٹ گیا ابوسفیان اور صفوان
نے کہا سبحان اللہ بھیڑیا بھی حرم کی تعظیم کرتا ہے بھیڑیے نے کہا اس سے عجیب یہ ہے کہ تم محمد
صلی اللہ علیہ وسلم کو دوزخ کی طرف بلاتے ہو اور وہ تمہین بہشت کی طرف بلاتے ہین
اسیطرح سوسمار نے آپکی پیغمبری پر گواہی دی اور سنگریزون نے آپکے ہاتھ مین تسبیح کی کبوتر
نے آپکی حفاظت کے لیے دروازۂ غار پر انڈے دیے اور مکڑی نے جالا تانا بکری اور اونٹ
نے آپکی تعظیم کی اور شیر نے آپکے غلام کی چوکی دی باقی رہا عالم ارواح و ملائکہ سو مطالع المسرات
اور در منضود مین لکھا ہے کہ محققین کے نزدیک آپکی رسالت ملائکہ کو شامل ہے علامہ
تاج الدین سبکی اسی قول کو ترجیح دیتے ہین اور جو کہ بیہقی نے اس امر سے انکار اور علامہ
جلال الدین محلی اور امام فخر الدین رازی نے اوسپر اجماع نقل کیا مقبول نہین ہوا اعلی فرماتے ہین
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عالم ارواح مین بھی دعوت و نصیحت کرتے شیخ تقی الدین
سبکی فرماتے ہین اس روایت سے یعنی دو حدیث کے حل ہوئے ایک بعثت الی الناس کافۃ
کہ مین کافۂ اہل زمان و من بعدہم مین منحصر جانتا تھا اب معلوم ہوا تمام اولین و آخرین مراد
ہین دوسرے کنت نبیا و آدم بین الروح والجسد کہ مین اس نبوت کو صرف علم الٰہی مین
سمجھتا تھا اب ثابت ہوا کہ خارج مین بھی ہے [illegible] بیان سے معلوم ہوا کہ روح مبارک
قبل از وجود جسد بھی متصف برسالت تھی اور [illegible] یا یہ صفت لازم روح مقدس [illegible] وجد
سے ہے اور یہی سبب ہے کہ احوال امت کا آپ پر عرض کیا جاتا ہے اور درود و سلام
اور پیام اون کا آپکو پہونچتا ہے اور اسیوجہ سے آپکو یعسوب الارواح کہتے ہین یعسوب
ایک نحل کلان ہے کہ سب نحل طیران و سیر مین اوسکے تابع ہین اسیطرح آپ بھی ملائکہ
و ارواح کے متبوع ہین اور سب آپکے مطیع علی مرتضے کہتے ہین آدم اور اونکے بعد جو پیغمبر آیا

اوس سے حضرت کی تصدیق اور مدد پر عہد لیا گیا اور ہر نبی نے اپنی قوم سے عہد لیا کہ اگر تم
زمانہ حضرت کا پانا تو تم اونکی مدد کرنا اور اون پر ایمان لانا اور عیسیٰ علیہ السلام پر وحی ہوئی
اے عیسیٰ حکم ہے اپنی امت کو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاویں کہ جب میں پیدا کیا ہتا تو اوسپر نام محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کا لکھا اوس نام کی برکت سے ساکن ہو گیا اور ثابت ہوا کہ عیسیٰ علیہ السلام جب سماں سے اترینگے امام مہدی کے
پیچھے نماز پڑہینگے آپ فرماتے ہیں کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم وامامکم منکم اور آپکی شریعت پر
عمل کرینگے اگرچہ احکام اور فتاوی اون کے بسبب غموض ماخذ کے ظاہر میں کو کتاب و سنت کے
خلاف نظر آئینگے اجتہاد عیسوی کو اجتہاد حنفی پر قیاس کیا چاہیے جب اور ونکا
ذہن وہان تک نہ پہونچ سکا اوس جناب کو صاحب الرای کہنے لگے امام شافعی مرتبہ اونکا
جانتے تہے کہ کہتے ہیں من اراد الفقہ فلیلزم اصحاب ابی حنیفۃ اور رد جو خواجہ محمد پارسا نے
فصول ستہ میں لکہا ہے عیسیٰ علیہ السلام مذہب حنفی پر عمل کرینگے اوسکا یہی مطلب ہے کہ
بسبب وفور علم اور کثرت غوض کے اجتہاد ابو حنیفہ کا اجتہاد عیسوی سے اکثر مطابق ہوگا اور
سوا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اور انبیا بہی جیسے حضرت الیاس اور خضر کہ زندہ ہیں آپکی پیروی
کرتے ہیں اور حضرت ادریس نے عالم حیات ظاہری میں اور اور پیغمبروں نے دوسرے عالم
مین شب معراج آپکی تصدیق اور تعریف کی اور بیت المقدس میں آپکے پیچھے نماز پڑہی یہانتک
کہ شیخ الانبیا خلیل خدا ابراہیم علیہ السلام قیامت کے دن آپسے کہینگے اے محمد تم میری دعا
اور اولاد ہو آج مجھے اپنی امت میں داخل کر لو آپ فرماتے ہیں انا سید ولد آدم میں اولاد
آدم کا سردار ہوں اور سید متبوع ہوتا ہے پس سب پیغمبر آپکے تابع ہیں اور فرماتے ہیں
لو کان حیا وادرک نبوتی لا تبعنی وفی روایۃ ما وسعہ الا اتباعی یعنے اگر موسیٰ زندہ ہوتے
اور زمانہ میری پیغمبری کا پاتے بیشک میری فرمان برداری کرتے اور سوا میری فرمانبرداری
کے کچھ نہ کر سکتے بعض علما کہتے ہیں پیغمبروں کو آپ سے وہ نسبت تہی جو صوبوں اور وزیروں کو
بادشاہ سے ہوتی ہے اور ظاہر ہے کہ حکم خلیفہ کا اصل کے سامنے نہیں رہتا آپ آئے اور تمام مرجانے
دیکہو قرآن نے توریت و انجیل کو منسوخ کر دیا پیغمبر اوس آفتاب ہدایت سے نسبت ستاروں کی
رکہتے ہیں کہ اوسکی غیبت میں لوگ اونسے راہ پاتے اور فائدہ اوٹہاتے ہیں جسوقت آفتاب

نکلتا ہے تمام عالم مین صرف اوسیکا حکم جاری ہوتا ہے کسیکا دخل نہین رہتا ولنعم ما قیل ؎
فانہ شمس فضل ہم کواکبہا یظہرن انوارہا للناس فی الظلم ۞ حتی اذا طلعت فی الکون عم ہدی
ہا للعالمین واحیت سائر الامم ۞ مگر ان مثالون سے عدم استقلال انبیاے سابقین کا منصب
نبوت مین نہ سمجھنا چاہیے اسلیے کہ وہ اپنے اپنے زمانے مین منصب نبوت مین مستقل تھے اگر
اس آیت مین ایک شبہہ ہے کا اثر اس عہد کا اوسوقت ظاہر ہوتا کہ انبیاے سابقین زمانہ
آپکا عالم حیات مین پاتے اور آپکی تصدیق اور تائید کرتے جواب اس شبہہ کا ضمن کلام سابق
مین مجملاً موجود ہے اور تفصیل یہ ہے کہ حیات انبیا کو اورون پر قیاس نہ کیا چاہیے اونکے
واسطے بعد انتقال ظاہری کے حیات ابدی ثابت ہے پس جو تصدیق کہ اونسے شب معراج
بیت المقدس اور آسمانون پر واقع ہوئی کفایت کرتی ہے اور عالم حیات ظاہری مین بھی تمام انبیا
آپکی تصدیق اور لوگون کو آپکی اتباع اور فرمان برداری کی وصیت کرتے رہے اور یہ وصیت
مین تائید اور ترویج آپکی دین متین کی ہے جبکہ یہود و نصاری انبیاے سابقین کی پیشین گوئی
کو آپکے صدق دعوی کی دلیل کامل سمجھکر ایمان لاے اور اونکے مسلمان ہونے سے دین کو
ترقی اور مسلمانون کو قوت ہوئی اور چار پیغمبر یعنے حضرت ادریس اور حضرت عیسے اور حضرت
خضر اور حضرت الیاس کہ بعد آپکی بعثت کے زندہ رہے اونھون نے اس عالم مین آپکی تصدیق کی
اور حضرت خضر اور عیسے سے تائید اس دین کی کما حقہ ظاہر ہوئی اور ہوگی علامہ ناصر الدین
بیضاوی اس آیت کی تفسیر مین بعض علما سے نقل کرتے ہین کہ لفظ اولاد مضاف مقدر نبیین کا ہے
یعنے اولاد انبیا سے کہ بنی اسرائیل ہین آپکی تصدیق اور مدد پر عہد لیا گیا تقدیر کے نزدیک
اس تقدیر سے لفظ امر یا خبر کو رسول سے پہلے مقدر ماننا بہتر ہے کہ میثاق انبیا سے ثابت رہے
کہ قول ابن عباس اور حضرت علی کی روایت سے جو سابق مذکور ہوئی پیغمبرون سے عہد لینا
ثابت ہے گویا ارشاد ہوتا ہے کہ یعنے پیغمبرون سے عہد لیا جب تمہاری کتابون اور
صحیفون مین ذکر اوس پیغمبر کا آئے تو تم اوسکی تصدیق اور اوسکی مدد کرنا یعنے اپنی امتون کو
اوسکی حال سے آگاہ کرنا کہ جب اوسکا زمانہ پاوین ایمان لاوین اگر یہ کہا جائے کہ ایسی جگہہ
وقوع ضرور نہین دیکھو کہ یہ لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر باوجود عصمت انبیا کے

وار د کبھی بادشاہ اپنے کسی خاص مقرب کو ایک قسم کی خصوصیت کے ساتھ ممتاز فرماتا ہے
اور اوس سے مقصود صرف عزت بڑھانا ہوتا ہے نہ وقوع اوسکا جیسے بعض مصاحبوں اور
وزیروں کے واسطے حکم ہوتا ہے جسنے تین خون تجھے معاف کیے حالانکہ بادشاہ جانتا ہے
ایسے شخص مہذب سے خون کبھی واقع نہوگا یا کبھی بعض وزراء کے لیے صوبوں اور سرداران
ملک کے نام حکم جاری ہوتا ہے جب وہ تمہارے پاس آئے تو اوسکے حکم کو میرا حکم سمجھو اور اوسکی
اطاعت واجب جانو اگرچہ وہ وزیر کبھی دارالخلافہ سے باہر نجائے تاہم اس قسم کی باتوں سے
عزت اوس مصاحب اور وزیر کی لوگوں کے دلوں میں زیادہ ہوتی ہے سو یہاں بھی حضرت
اپنے محبوب کی عزت بڑھانا مقصود ہے گو انبیا زمانہ آپکا نہ پائیں بہر تقدیر اس آیت سے یہ بات
بخوبی ثابت کہ آپ منصب نبوت میں اصل الاصل ہیں اگر اور پیغمبر زمانہ آپکا پاتے آپ پر ایمان لاتے
اور تصدیق اور تائید آپکی کرتے خاصہ سوم کثرت اسما کا کثرت صفات پر دلالت کرے
قاضی عیاض فرماتے ہیں اسمائے شریفہ کا متضمن مدح ہونا آپکے خصائص سے ہے آدمی کو چاہیے
اونکے معنے پر نظر کرے کہ عظمت و محبت اوس جناب کی اوسکے دل میں بڑھے اللھم ارزقنا
منہا حظا وافرا و نصیبا کاملا واضح ہو مؤلف دلائل الخیرات نے قریب دو سو اسم کے اور بعضے نے
سات سو چھ اسم جمع کیے اگر معنی و نکات سب کے بتفصیل لکھے جائیں دفتر عظیم مرتب ہو
لہذا صرف چند لطائف نفیسہ کہ اشہر اسمای شریفہ یعنی محمد سے متعلق ہیں لکھے جاتے ہیں وباللہ
نستعین ہو نعم المعین لطیفہ اولی یہ نام مقدس پروردگار تعالی و تقدس کے نام سے حمید
اشتقاق ہے ے وشق لہ من اسمہ لیجلہ ❊ فذو العرش محمود وہذا محمد ❊ حمد سے بایں اسم
ماخوذ ہوئے محمود کہ جناب باری نے اپنے اور اپنے حبیب میں مشترک رکھا تا آپکے کمال محمودیت پر
دلالت کرے اگرچہ دونوں محمودیت میں فرق ہے دوسرے حمید کہ معنی فاعلیت اور
مفعولیت کو جامع تھا اپنے لیے خاص فرمایا اوسکے مقابلہ میں تین نام اپنے محبوب کو عطا کیے
اول محمد دوسرا احمد اور دوسرا نام فاعلیت پر اور تیسرا مفعولیت پر دلالت کرے گویا اس
مضمون کی طرف اشارہ ہوا اے میرے حبیب اگر میں حمید ہوں نے تعریف کیا گیا تو تم احمد
بہت تعریف کرنیوالے کہ تمہارے برابر میری تعریف کوئی نہیں کر سکتا اور جو میں حمید ہوں تو

اور کبھی بادشاہ اپنے کسی خاص مقرب کو ایک قسم کی خصوصیت کے ساتھ ممتاز فرماتا ہے
اور اوس سے مقصود صرف عزت بڑھانا ہوتا ہے نہ دفع اوسکا جیسے بعض مصاحبوں اور
وزیروں کے واسطے حکم ہوتا ہے تمنے تین خون تجھے معاف کیے حالانکہ بادشاہ جانتا ہے
ایسے شخص مہذب سے خون کبھی واقع نہوگا یا کبھی بعض وزراء کے لیے صوبوں اور سرداران
ملک کے نام حکم جاری ہوتا ہے جب وہ تمہارے پاس آئے تو اوسکے حکم کو میرا حکم سمجھو اور اوسکی
اطاعت واجب جانو اگرچہ وہ وزیر کبھی دار الخلافہ سے باہر نجائے تا آن اس قسم کی باتونسے
عزت اوس مصاحب اور وزیر کی لوگوں کے دلوں میں زیادہ ہوتی ہے ہو یہان بھی صرف
اپنے محبوب کی عزت بڑھانا مقصود ہے گو انبیا زمانہ آپکا نہ پائیں بہر تقدیر اس آیت سے یہ بات
بخوبی ثابت کہ آپ منصب نبوت میں اہل اصل ہیں اگر اور پیغمبر زمانہ آپکا پاتے آپ پر ایمان لاتے
اور تصدیق اور تائید آپکی کرتے خاصہ سوم کثرت اسما کا کثرت صفات پر دلالت کرے
قاضی عیاض فرماتے ہیں اسماے شریفہ کا متضمن مدح ہونا آپکے عنہما الفضل سے ہے آدمی کو چاہیے
اونکے معنے پر نظر کرے کہ عظمت و محبت اوس جناب کی اوسکے دل میں بڑھے اللہم ارزقنا
منہا حظا وافرا و نصیبا کاملا واضح ہو مولف دلائل الخیرات نے قریب دو سو اسم کے اور بعض نے
ساٹھ سو چہتر اسم جمع کیے اگر معنی و نکات سب کے بتفصیل لکھے جائیں دفتر عظیم مرتب ہو
لہذا صرف چند لطائف نفیسہ کہ اشہر اسماے شریفہ یعنی محمد سے متعلق ہیں لکھے جاتے ہیں وباللہ
نستعین ہو نعم المعین لطیفہ اولی یہ نام مقدس پروردگار تعالیٰ و تقدس کے نام سے مسمی
اشتقاق ہے سہ وشق لہ من اسمہ لیجلہ فذو العرش محمود و ہذا محمد یا حمد سے [illegible]
ماخوذ ہوئے محمود کہ جناب باری نے اپنے اور اپنے حبیب میں مشترک رکھا تا آپکے کمال محمودیت پر [illegible]
دلالت کرے اگرچہ دونوں محمودیت میں فرق ہے دوسرے حمید کہ معنی فاعلیت اور
مفعولیت کو جامع تھا اپنے لیے خاص فرمایا اور اسکے مقابلہ میں تین نام [illegible]
اول محمد اور دوسرا نام فاعلیت پر اور تیسرا مفعولیت پر دلالت کرے گویا اس
مضمون کی طرف اشارہ ہوا اے میرے حبیب اگر میں حمید ہوں تجھے تعریف کیا گیا تو تم احمد
بہت تعریف کرنیوالے کہ تمہارے برابر میری تعریف کوئی نہیں کر سکتا اور جو میں حمید ہوں [illegible]

وار کبھی بادشاہ اپنے کسی خاص مقرب کو ایک قسم کی خصوصیت کے ساتھ ممتاز فرماتا ہے
اور اوس سے مقصود صرف عزت بڑھانا ہوتا ہے نہ وقوع اوسکا جیسے بعض مصاحبوں اور
وزیروں کے واسطے حکم ہوتا ہے ہمنے تین خون تجھے معاف کیے حالانکہ بادشاہ جانتا ہے
ایسے شخص مہذب سے خون کبھی واقع نہوگا یا کبھی بعض وزراء کے لیے صوبوں اور سرداران
ملک کے نام حکم جاری ہوتا ہے جب وہ تمہارے پاس آئے تو اوسکے حکم کو میرا حکم سمجھو اور اوسکی
اطاعت واجب جانو اگرچہ وہ وزیر کبھی دارالخلافہ سے باہر نجائے تا آن اس قسم کی باتوں سے
عزت اوس مصاحب اور وزیر کے لوگوں کے دلوں میں زیادہ ہوتی ہے سو یہاں بھی صرف
اپنے محبوب کی عزت بڑھانا مقصود ہے گو انبیا زمانہ آپکا نہ پائیں بہر تقدیر اس آیت سے یہ بات
بخوبی ثابت کہ آپ منصب نبوت میں اصل اصول ہیں اگر اور پیغمبر زمانہ آپکا پاتے آپ پر ایمان لاتے
اور تصدیق اور تائید آپکی کرتے **خاصہ سوم** کثرت اسما کا کثرت صفات پر دلالت کرے
قاضی عیاض فرماتے ہیں اسمائے شریفہ کا متضمن مدح ہونا آپکے عمدہ افضل سے ہے آدمی کو چاہیے
ان کے معنے پر نظر کرے کہ عظمت و محبت اوس جناب کی اوسکے دل میں بڑھے اللھم ارزقنا
منہا حظا وافرا و نصیبا کاملا واضح ہو مؤلف دلائل الخیرات نے قریب دو سو اسم کے اور بعض نے
سات سو چند اسم جمع کیے اگر معنی و نکات سب کے بتفصیل لکھے جائیں دفتر عظیم مرتب ہو
لہذا صرف چند لطائف لطیف کہ اشہر اسمای شریفہ یعنی محمد سے متعلق ہیں لکھے جاتے ہیں وباللہ
نستعین ہو نعم المعین **لطیفہ اولیٰ** یہ نام مقدس پروردگار تعالیٰ و تقدس کے نام سے ہم
اشتقاق ہے ؎ و شق له من اسمه لیجله * فذو العرش محمود و ہذا محمد یہ حمد سے یعنی تحمید
ماخوذ ہوتے محمود کہ جناب باری نے اپنے اور اپنے حبیب میں مشترک رکھا تا آپکے کمال محمودیت پر
دلالت کرے اگرچہ دونوں محمودیت میں فرق ہے دوسرے حمید کہ معنی فاعلیت اور
مفعولیت کو جامع تھا اپنے لیے خاص فرمایا اور اوسکے مقابلہ میں تین نام اپنے محبوب کو عطا کیے [illegible]
[illegible] احمد اولا اور دوسرا نام فاعلیت پر اور تیسرا مفعولیت پر دلالت کرے گویا اس
مضمون کی طرف اشارہ ہوا اے میرے حبیب اگر میں حمید ہوں تیری تعریف کیا گیا تو تم احمد
بہت تعریف کرنیوالے کہ تمہارے برابر میری تعریف کوئی نہیں کر سکتا اور جو میں حمید ہوں تو

لیئے تعریف کرنے والا تو تم محمد ہو بکثرت اور بار بار تعریف کی گئی کہ تمہارے برابر مین کسی کی
تعریف نہین کرتا الغرض اوس جناب کو حمد سے ایسی نسبت تامہ ہے کہ نہ محمودیت مین کوئی
اونکا برابر اور نہ حامدیت مین کوئی اون کا ہمسر اسلیئے چار نام آپکے اوس سے مشتق ہین حامد محمود احمد محمد اور آپکے مقام کا بھی
نام مقام محمود ہے اور آپکے نشان کا نام لواء الحمد اور آپکی کتاب بھی اوس سے شروع ہے الحمد للہ رب العالمین اور لقب آپکی امت کا
بھی اگلی کتابون مین حمادین ہے اور آپ بھی حمد الہی دوست رکھتے اور اورون کو
تاکید فرماتے کہ جو بات پسند آئے اوسپر الحمد للہ الذی بنعمتہ تتم الصالحات اور جو ناپسند
اور مکروہ ہو اوسپر الحمد للہ علی کل حال کہو یہانتک کہ آپکی شریعت مین چھینک پر بھی الحمد للہ
کہنا مستحب اور جو شخص کہے سننے والے کو اوسکے حق مین دعا کرنا اور یرحمک اللہ کہنا واجب ہے
قیامت کے دن آپ جناب باری کی اسقدر حمد و ثنا کرینگے کہ کسی نے نہ کی ہوگی اور
آپکی ازل سے ابد تک ایسی تعریف ہوئی اور ہوگی کسی کی نہوئی ہوگی عرصات محشر مین تمام
اگلے اور پچھلے مخالف و موافق آپکی تعریف کرینگے اوسوقت یہ نسبت بخوبی ظاہر ہو جائیگی
اور محمودیت اور محمدیت اور حامدیت اور احمدیت آپکی آفتاب محشر سے زیادہ چمکیگی
لطیفہ ثانیہ ہر چند یہ نام نامی علم ذات ہے مگر اجمالاً جامع جمیع صفات ہے اسلیئے کہ حمد حامد سے
بے محمود علیہ کے واقع نہین ہوئی اور ہر فرد حمد کے واسطے ایک محمود بہ ضرور ہے خواہ
وہی محمود علیہ ہو یا غیر اوسکا پس جس شخص کے لیے افراد حمد بکثرت ثابت ہین صفات محمود بہا
اور محمود علیہا بھی بکثرت ہوینگے کما لا یخفی وکیف لا وہو المحمود فی الدنیا والآخرۃ بالصفات
الکاملۃ والاخلاق الفاضلۃ من العلم والحکمۃ والنبوۃ والرسالۃ والزہد والکرم والحیاء وغیرہا
فطابق الاسم المسمی وناسب اللفظ المعنی لطیفہ ثالثہ اس نام مبارک مین چار حرف ہین اور
مقرب فرشتے بھی چار ہین جبرئیل میکائیل اسرافیل عزرائیل علیہم السلام اور پیغمبر صاحب کتاب بجے
سوا حضرت کے چار ہین نوح و ابراہیم و موسے و عیسے علیہم السلام اور آپکے نام کہ حمد سے
ماخوذ ہین وہ بھی چار ہین حامد محمود احمد محمد اور خلفائے راشدین بھی چار ہین ابوبکر
عمر و عثمان و حیدر رضی اللہ عنہم اور عمدہ عبادات مقصودہ بھی چار ہین نماز روزہ
حج زکوٰۃ اور سلسلے حضرات صوفیہ کے بھی چار ہین نقشبندیہ قادریہ چشتیہ سہروردیہ اور مجتہد

اسکی بہی چار ہین ابو حنیفہ شافعی مالک احمد حنبل و عناصر بہی چار ہین پانی مٹی آگ ہوا اور علتین بہی چار ہین مادی صوری فاعلی غائی جہات عالم بہی چار ہین شرق غرب جنوب شمال اور دریا بہشت کے بہی چار ہین دریائے شہد دریائے شیر دریائے آب دریائے شراب اور بہشت کی نہرین بہی چار ہین زنجبیل سلسبیل رحیق تسنیم سدرۃ المنتہی کی جڑ سے بہی چار نہرین جاری ہین نیل فرات سیحان جیحان اور فرض وضو کی بہی چار ہین موہنہ دہونا ہاتہہ کہنیون تک دہونا پاؤن ٹخنون تک دہونا چوتہائے سر کا مسح کرنا اور روزے مین بہی چار فرض ہین نیت کرنا جماع اور کہانے اور پینے سے بچنا اور غسل مسنون بہی چار ہین غسل جمعہ غسل احرام غسل عید الفطر غسل عید اضحی اور آٹہہ بہشت مین چار سرا ہین دار الحیوان دار الخلد دار المقام دار السلام اور چار باغ جنۃ الفردوس جنۃ النعیم جنۃ العدن جنۃ الماوی لا الہ الا اللہ کہ حصن امان ہے اوسمین بہی چار کلمے ہین اور بسم اللہ الرحمن الرحیم کہ مفتاح خزانہ قرآن ہے اوسمین بہی چار کلمے ہین اور زکوۃ بہی چار قسم کے جانورون مین ہے اونٹ گائے بکری گہوڑا اور اوٹہانے والے عرش کے بہی چار ہین اور یہ نام مبارک قرآن مین بہی چار جگہہ وارد ہے محمد رسول اللہ ما کان محمد ابا احد ما محمد الا رسول نزل علی محمد اور بنی آدم مین چار گروہ افضل ہین پیغمبر صدیق شہید صالحین اور صحت حج کی بہی چار باتون پر موقوف ہے اسلام احرام عرفات مین کہڑا ہونا وقت پر حج کرنا اور جو کلمات کہ خدا کو بہت پیارے ہین وہ بہی چار ہین سبحان اللہ الحمد للہ لا الہ الا اللہ اللہ اکبر اور حروف اس نام مبارک کے باعتبار اپنے اعداد کے اس عدد سے اسطرح کی نسبت رکہتے ہین کہ عدد دال کے چار ہین اور حا کے آٹہہ کہ دو چند چار کا ہے اور عدد میم کے چالیس کہ چار دہائی ہین اور حروف انکے اسماء کے اگر جمع کئے جاوین آٹہہ حاصل ہون اور وہ دو چند چار کے ہین اور اگر میم مشدد کو باعتبار تلفظ کے دو حرف کہا جاوے تو یہ نام نامی پانچ حرف پر مشتمل ہو جاوے اور اس عدد کے خصائص سے ہے کہ مجذور اوسکا عدد ۲۵ اور کعب اوسکا عدد ۱۲۵ آتا ہے اور علی ہذا القیاس جہانتک ضرب دین حاصل ضرب مین پانچ محفوظ رہتا ہے اور ارکان فعلیہ نماز بہی پانچ ہین دو سجدے تیسرا قیام چوتہا رکوع پانچوان قعدہ اور زکوۃ دو سو درہم مین پانچ درہم ہے اور بیس دینار مین نصف دینار کہ

کہ روزہ میں پانچ دام ہوتا ہے اور فرضیت حج کی بھی پانچ امر پر موقوف ہے اسلام حریت
بلوغ عقل استطاعت اور اشرف اعضا بھی پانچ ہیں سر دو آنکھیں دل ناک اور سورتیں
قرآن کی جنکے اول میں لفظ الحمد للہ واقع ہے پانچ ہیں اور اوقات نماز اور کلمات
اذان اور آل عبا اور پیغمبر صاحب شرائع مع محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم اور حواس خمسہ
ظاہرہ اور باطنہ اور انگشتان انسان اور حضرات خمسہ اور کلیات خمسہ اور اقسام برہان بھی
پانچ ہیں لطیفہ رابعہ خدا یتعالے نے جسطرح اپنے اسماے حسنی سے ایک ایک اسم بعض
پیغمبروں کو عنایت فرمایا اسیطرح اسم نامی سے ایک ایک حرف بعض انبیا کے نام میں داخل
کیا مثلاً میم آدم اور ابراہیم اور اسمعیل اور موسے اور سلیمان اور مسیح اور اشمویل اور
ارمیا علیہم السلام کے نام میں اور حا نوح اور صالح اور یحیے اور اسحق علیہم السلام کے نام
میں اور دال داود اور آدم و ہود اور ادریس علیہم السلام کے نام میں ؎ زہے نام
ولایت ہست این کہ موسی و مسیح * افسر خود کردہ اند از میم ملک آرای او * وز حے اسمست اینکہ
نوح و یحیی و اسحق را * داد فیض حمد و علم و حشمت دادہ اند از حای او * تا بمیمش نام ابراہیم
و آدم شد تمام * چون سلیمان کرد اسمعیل در دل جاے او * دال نامش کو در آخر بود اولی
آمدہ * سینۂ ادریس و آدم شد گر آراے او * حضرت داود کز تمکینش دو عالم پر صداست *
از ہمین یک حرف زینت یافت سرتاپاے او لطیفہ خامسہ میم آپکی محبوبیت اور محمودیت
اور مصطفائی کی طرف اور حا حامدیت اور حمایت امت اور دال دعوت کیطرف اشارہ
ہے اسی قیاس پر یہ اسم شریف آپکے دو سو بیتالیس صفات کا کہ دو سو آٹھ میں مصدر میم
اور چونتیس مصدر حا اور نو مصدر دال ہیں اجمال ہے گویا ہر حرف اسکا حروف مقطعہ کی
طرح معانی متعددہ پر دال ہے ؎ چہ نام ست این کہ در دیوان ہستی * برو نگرفتہ
نامے پیش دستی * چو نام این ست نام آور چہ باشد * کرم زیبد از ہر چہ باشد * یا میم اول سے
باعتبار اعداد چالیس برس اور حا سے حکومت اور میم ثانی سے ملک آخرت اور دال سے
دنیا مراد ہے گویا اس مضمون کی طرف اشارہ ہے کہ اوس جناب کو چالیس برس کی عمر میں
حکومت دنیا و آخرت اور ریاست دونوں جہان کی عنایت ہوئی اور عدد دونوں میم

کے اتنی اور رجا کے آٹھ اور دال کے چار ہین کہ مجموع اونکا پانسو ہے گویا اون پانسو
چیزون کی طرف اشارہ ہے کہ خدا تعالے نے آپکے لیے خاص فرمائین تیس پارہ قرآن کے
اور تیس روزے رمضان کے اور سترہ رکعت نماز پنجگانہ اور دو وزیر اہل آسمان سے
جبرئیل میکائیل علیہما السلام اور دو وزیر اہل زمین سے ابوبکر و عمر اور چار اہل عبا
علی فاطمہ حسین و حسن اور سبع مثانی یعنے سورہ فاتحہ یا یہ ہے دونون جگہہ الف اور رجا سے
باعتبار اعداد کے ہشت جنت اور دال سے دنیا مراد لو گویا یہ اشارہ ہے کہ مالک حقیقی نے
اپنے حبیب کو آٹھون بہشت اور ملک دنیا کا مالک کیا اور میم ثانی کی توسیط ورشد مین یہی
یہی نکتہ ہے کہ اوس جناب کو دونون عالم سے علاقہ ہے شہیدی کہتے ہین ؎ اودہر
اللہ سے واصل ادہر مخلوق مین شامل ؎ خواص اوس برزخ کبری مین ہے حرف مشدد کا
مگر تقدم حا کا اور تاخر دال کا صریح دال ہے کہ توجہ اوس جناب کی اوس عالم کیطرف ہے
اگر ہدایت اہل دنیا کی آپ سے متعلق ہوتی دنیا مین قدم نہ رکھتے اور اوسکی طرف
متوجہ ہوتے ؎ وکیف تدعوا الی الدنیا ضرورۃ من ؎ لولاہ لم تخرج الدنیا من العدم ؎
لطیفہ سادسہ مادہ صورت آدم علیہ السلام یعنے مٹی اوسکی چالیس روز خمیر کی گئی اور رتبے
آٹھ ہین اور مراتب حضرات اولیا کے چالیس ہین کہ اصناف عشرہ ارباب ولایت کو درجات
اربعہ ولایت مین کہ بدایت و نہایت ظہور و بطون سے عبارت ہین ضرب دینے سے چالیس
حاصل ہوتے ہین اور رجا متعلقات عناصر اربعہ سے مرکب ہین گویا اس مضمون کی طرف اشارہ
ہوا کہ میم اس اسم پاک کا باعث تخمیر طین آدم اور موجب رونق جنت اور رتبے ارباب
ولایت اور سبب پیدائش دنیا ر یا فیما ہے شاید میر حسن جلالی سنجری مولف فوائد الفوائد نے
اس رباعی مین یہی مضمون مراد لیا ؎ نظم ؎ یک حرف تو چل صباح عالم را نور ؎ یک حرف
تو بہشت خلد را مایۂ حور ؎ یک حرف سوم جہیل روے را دستور ؎ زان چار چہار کن عالم معمور
اس صورت مین وجہ تقدم میم اور تاخر دال کے یہ ہے کہ آدم اشرف المخلوقات اور عناصر
متعلقات ہین لطیفہ سابعہ یہ نام مبارک ازل سے آپکے لیے خاص ہے مگر بعض لوگون نے
یہ بات سنکر کہ زمانہ نبی آخر الزمان کا قریب ہے اور نام پاک اونکا محمد ہوگا اپنی اولاد کا نام محمد

اور عجائب قدرت الہی سے یہ کہ ان میں سے کسی نے دعوے نبوت کا نہ کیا منہم محمد بن عدی
ومحمد بن احیحہ ومحمد بن براء ومحمد بن حارث ومحمد بن خزاعی ومحمد بن خولی ومحمد بن یحید ومحمد بن
فقیمی ومحمد بن مسلمہ ومحمد بن حرمان یعمری ومحمد بن حمران جعفی ان میں سے محمد بن مسلمہ اور محمد بن
براء مسلمان ہین اور محمد بن عدی کے اسلام مین اختلاف ہے خاصہ چہارم پروردگار
تقدس وتعالی نے آپکو عبد اللہ فرمایا وانہ لما قام عبد اللہ یدعوہ کادوا یکونون علیہ لبدا
بخلاف اور انبیا کے کہ اونکے لیے نعم العبد اور عبداً شکوراً وارد ہوا محققین کہتے ہین ہر بندے کو
ایک اسم الہی سے کسیطرح کی نسبت ہوتی ہے اور جب نسبت وہ بیگانگی کامل ہو جاتی ہے
تو اوسے اُس اسم کی طرف اضافت کرتے ہین اور اللہ علم ہے واسطے اوس ذات پاک کے
کہ جامع جمیع صفات کی ہے اوسکی طرف اضافت صریح دلالت کرتی ہے کہ جسطرح اور ونکو
بعض صفات الہیہ سے نسبت ہے آپکو ذات پروردگار سے علاقہ ہے اور اوسکے ساتھہ
تمام صفات سے بہی مناسبت حاصل ہے الغرض اس صفت یعنے عبدیت سے کوئی صفت برتر نہین
نقطہ خاک کو سر عبدیت نے اوس مقام پر پہونچادیا کہ ذہن ملاء اعلے کا نہین پہونچ سکتا
انی علم لاالعالین اسی بعید کیطرف اشارہ ہے اسی لیے کہتے ہین انسانیت بندگی کو مستلزم ہے
جو اس دولت سے بہرہ نہین رکہتا انسانیت سے بے بہرہ ہے بندگی اصل سب مراتب
ومقامات کی ہے پیغمبرون نے بندگی سے مرتبہ نبوت ورسالت حاصل کیا اسیواسطے تشہد مین بہی
وصف عبدیت رسالت پر مقدم ہوا اور جس جگہہ پروردگار تعالے کو کمال تشرف
اور قرب منزلت حضرت کا بیان فرمانا منظور ہوتا ہے آپکو اسی وصف سے یاد فرماتا ہے
اوحے الی عبدہ ما اوحے اور سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصے
امام فخر الدین رازی ابو القاسم انصاری سے نقل کرتے ہین جب جناب رسالت
مآب اوج اعلی درجے پر پہونچے حکم آیا یا محمد بم تشرفک عرض کیا اس سبب سے کہ مین تجہسے نسبت
بندگی کی رکہتا ہون اوسی کے مطابق آیت آئی سبحان الذی اسری بعبدہ ابو علی دقاق لکہتے ہین
کوئی چیز عبودیت سے شریف تر اور مسلمان کے لیے کوئی نام بندے سے بہتر نہین سعادت وعزت
انسان کی بندگی اور سر افگندگی مین ہے سن تواضع للہ رفعہ اللہ قتادہ کہتے مین کان یرید الورہ

الآیہ کی تفسیر مین کہتے ہین جو عزت چاہے خدا کی طاعت سے حاصل کرے یعنے عزت اوسکی
بندگی سے ہے انتہائی سبب کسینے خواجہ ابوسعید ابو الخیر سے پوچھا ما الحریۃ آزادی کیا ہے فرمایا
العبودیۃ یعنے آزادی بندگی سے عبارت ہے جو بندہ نہین آزاد نہین اور جو آزاد نہین شاد
نہین طوق بندگی جسکی گردن مین ہے خواجہ و سردار دو عالم ہے جو خدا کا ہو جاتا ہے جو کچھ
خدا کا ہے اوسکا ہو جاتا ہے ع تو یک عہد گر خود بجا آوری ہمہ سر نہ فلک زیر پا آوری
صالح کی اونٹنی اپنی طرف منسوب کی سب جانور اہلی اور وحشی اوس سے خوف کرتے
کعبہ کو اپنا گھر کہا آدمی اوسمین شکار نہین کھیلتے اور پرندہ اوسپر ہو کر نہین اوڑتے اسلیے
سرور عالم فرماتے ہین لا ارید ان اکون ملکا نبیا بل ارید ان اکون عبدا نبیا مین بادشاہ
پیغمبر ہونا نہین چاہتا بلکہ بندہ پیغمبر ہونا چاہتا ہون الغرض ممکن کے حق مین کوئی مرتبہ بندگی
سے بڑہ کر نہین مگر نہ یہ بندگی جسے ہم بندگی کہتے ہین بلکہ حقیقت اوسکی یہ ہے کہ عالم غرور
اور ظلمتکدۂ خلق سے نور حق کیطرف انتقال کرے اور ما سوا سے انقطاع کرکے
ہمہ تن اپنے مولے کی عظمت اور جلال مین مستغرق ہو جائے اور کمال اوسکا یہ ہے کہ ہستی
صرف مولا کے لیے خاص سمجھے اپکو لاشئ جانے کہ ممکن محتاج کو واجب بالذات کے مقابل
کسیطرح کا دعوی زیب نہین دیتا ہیچ ہے بندگی با خواجگی راست نیاید شیطان نے اسی ہزار
برس ریاضت کی ایکساعت بندہ نہو سکا کہ دعوی خواجگی رکھتا تھا بندہ کامل وہ ہے کہ اپنے
نفس کو زد کیے اور اپنے حظ اور نصیب اور خواہش اور آرزو سے دست بردار ہو جائے
شریعت و ظاہر جو کچھ دین ہے بے تامل بلا چون و چرا کرے خدمت بر اجرت تجارت ہے جو کام
کرے خدا کیواسطے کرے طاعت مین امتثال امر ملحوظ ہو اور تقوے سے رضائے مولے المقصود
ہو بہشت کے واسطے کلمہ پڑہتا ہے قدر کلمہ کی نہین جانتا اگر خدا کے لیے پڑہتا بہشت جنت
اوسکی ایسی مشتاق ہوتی جیسے وہ اوسکا مشتاق ہے زبور مقدس مین آیا ہے اوس سے
زیادہ کون ظالم ہے جو بہشت و دوزخ کے لیے میری عبادت کرے اگر مین بہشت و دوزخ
نبناتا تو کیا عبادت کا مستحق نہوتا مغیرہ بن شعبہ کہتے ہین آپنے اسقدر عبادت کی کہ پانوں
مبارک سوج گئے لوگون نے کہا آپ تکلیف اسقدر کیون اوٹہاتے ہین کہ خدا نے آپکے

اگلی پچھلی خطا معاف کی فرمایا افلا اکون عبدا شکورا سلک السلوک مین لکھتے ہین جو ہزار برس
عبادت کرے اور قبول ہونا چاہے طالب قبول ہے طالب ہوے طالب حق کو رد وقبول
سے کیا غرض ولله در حافظ الشیرازحیث قال ست فراق و وصل چہ خواہی رضائے دوست
طلب کہ حیف باشد ازو غیر او تمنائے بعض مشائخ فرماتے ہین عبد الرزاق اور عبد الکریم
اور عبد القادر اور عبد القہار ہزارون ہین مگر عبد اللہ نایاب ہے جو خدا کو اپنے حصے
اور نصیب کے لیے پوجتا ہے خدا کا خالص بندہ نہین بندہ وہ ہے کہ خدا کو خدا کے لیے
پوجے جسطرح رکھین رہے کبھی یہ نہ کہے کہ مجھے یہ چیز درکار ہے اور یہ بیکار خدا پر اعتراض
نہین ہو سکتا مثل مشہور ہے بندگی بیچارگی عارف حکم مشیت مین ہے وتواصوا بالحق وتواصوا بالصبر
اور مردہ خواہش نہین رکھتا اصمعی کہتے ہین ایک غلام بازار مین بکتا تھا خرید ار نے کہا تیرا نام
کیا کہا جو تو رکھے کہا کیا کھائے گا کہا جو تو کھلائے کہا کیا پئے گا کہا جو تو پلاوے کہا اگر تیری
مرضی ہو تو مین تجھے خرید ون جوابدیا بندہ کو خواہش سے کیا کام خواہش اوسکی وہی ہے
جو مولے چاہے الغرض بندہ ہو تو اس غلام سے سیکھ لے تو بندگی کا دعوے کرتا ہے اور
بے خواہش ومراد کے قدم نہین رکھتا ع نزد عشق ار بشوت دوست خواہی واشتن
جانان را الغرض تو اجرت پر نظر نہ کر کہ غلام مولے کے کام پر مستحق اجرت کا نہین مگر وہ ارحم الرحمین
ہے اپنے فضل وکرم سے دین ودنیا کی نعمتین عنایت کرے گا اوسکے یہان سب کچھ ہے
مگر قدر وقیمت تیری تیرے طلب پر ہے جو اوس سے دنیا طلب کرتا ہے اوسے دنیا اور
جو آخرت مانگتا ہے اوسے آخرت دیتا ہے من یرد ثواب الدنیا نوتہ منہا ومن یرد ثواب الاخرۃ
نوتہ منہا اور جو دنیا وآخرت چھوڑ کر خدا کی طلب مین مشغول ہوتا ہے اوسے اپنے مشاہدے
سے مشرف فرماتے ہین اور اپنے وصل سے کامیاب کرتے ہین فی مقعد صدق عند ملیک
مقتدر مین قتلہ محبتی فانا دیتہ کسیّنے بشر حافی کو خواب مین دیکھا اونکا اور ابو لنصر اور عبد الوہاب
وراق کا حال دریافت کیا فرمایا وہ دونون کھانے مزہ دار اور شربت خوشگوار کھاتے
پیتے ہین مجکے کھانے پینے کی رغبت نہتی پروردگار نے دولت دیدار عنایت فرمائی
کسی مرید نے خواجہ دینوری کو دعادی خدا آپکو بہشت مین مقام عنایت فرمائے فرمایا تش

برس سے مجھے بہشت دیتے ہیں اور میں قبول نہیں کرتا الغرض محب صادق محبوب کے سوا
کسی سے کام نہیں رکھتا ہے ع چو دل با دلبری آرام گیرد * ز وصل دیگرے کے کام گیرد *
نہی با صد دستہ ریحان پیش بلبل * نخواہد خاطرش جز نکہت گل * منقول ہے شعیب علیہ السلام
روتے روتے اندہے ہوئے پھر بینائی عنایت ہوئی پھر اندہے ہوگئے ارشاد ہوا اے شعیب
یہ رونا بہشت کے واسطے ہے یا دوزخ کے ڈر سے عرض کیا الٰہی تیرے شوق میں روتا ہوں
خطاب آیا اگر یہی بات ہے تو پھر ملنا تجھے آسان ہے ع گوئے دولت آن سعادت مند برد
کو بپائے دلبر خود جان سپرد * کسی نے خواجہ معروف کرخی سے پوچھا اسقدر عبادت بہشت
کی امید پر ہے یا دوزخ کے خوف سے فرمایا جسے خدا سے محبت ہو جاتی ہے اس امید و
خوف سے عار آتی ہے حکما کہتے ہیں بہشت کے لیے عبادت کرنا شہوت سے خالی نہیں جو لوگ
دنیا کی لذتیں حور و قصور کے لیے چھوڑتے ہیں انکے نزدیک نفس ناطقہ نفس بہیمہ کا خادم ہے
ابو عثمان دمشقی کتاب فضائل النفس میں ارسطو سے نقل کرتے ہیں کہ افعال الٰہی معلل بالغرض
نہیں گو اونپر فوائد مترتب ہیں بس بندے کو بھی چاہیے کہ خیر کو لنفسہ عمل میں لائے قصد میں
غرض کو دخل نہ دے یحییٰ بن معاذ رازی خواجہ بایزید بسطامی سے نقل کرتے ہیں مجھے تیس ہزار
درجے عنایت ہوئے اور ارشاد ہوا اپنا مطلب بیان کر عرض کیا الٰہی ریدان لا ارید خدایا یہ خواہش ہے کہ مجھے خواہش
نہ ہو ابوبکر وراق کہتے ہیں میرے نزدیک خواہش سے بدتر کوئی برائی نہیں اور اتباع شہوت سے زیادہ کوئی گمراہی نہیں
شریعت میں آدمی اوسوقت بالغ ہوتا ہے کہ شہوت صحیح اور خواہش صادق ہو اور
طریقت میں اوسوقت بالغ ہوتا ہے کہ خواہش اور شہوت اصلا نہ ہے کسی نے خواجہ جنید سے
پوچھا وصل کیا ہے فرمایا ترک ہوا و ہوس خواجہ محمد بلخی سے منقول ہے عجب اوسکے حال پر
جو حظ نفس کے لیے کعبہ کو جائے اگر خواہش چھوڑے مالک کعبہ تک پہونچے اہل طریقت کہتے
ہیں راہ معالی دو قدم ہے اول ترک دنیا دوم ترک حظ نفس تم انت در باب خواجہ بایزید بسطامی
نے جناب الٰہی میں عرض کیا کیف الطریق الیک تیری طرف راہ کسطرح ہے جواب ہوا دع
نفسک و تعال اپنے نفس کو چھوڑ اور چلا آ کسی نے آپ سے پوچھا کیف الطریق الی اللہ خدا
کیطرف راہ کسطرح ہے فرمایا ان غبت عن الطریق تصل الیہ یعنے اگر تو راہ کو نہ دیکھے اوس

پہونچے اسی جگہہ سے تھے ہین طالب اگر آپکو یا اپنی طلب کو دیکھے حقیقت طلب سے بے بہرہ
ہے مست آپکو اگر مست سمجھے نشہ اوسکا ناقص ہے آنوزیز جو اوسے پانے بہشت و دوزخ
اور تمام کائنات ملکہ اپنی ذات سے کام نہین رکھتا اور جو ماسوے سے کام رکھتا ہے اوسے
نہین پاتا ایک بزرگ طواف کعبہ مین تھے کسینے اونکو پکارا اوسکیطرف دیکھنے لگے ندا ہوئی من التفت
الی غیرنا فلیس منا جو ہمارے غیر کیطرف التفات کرے ہمسے نہین کسی نے اپنے دل کی طرف خیال کیا
اوسکے باطن مین کہا گیا اے مدعی کذاب دل کو تلاش کرتا ہین اگر ہمین پایا دل کو کیا کرے گا
سچ ہے ؎ گر ہر دو جہان رسند مارا ٭ چون وصل تو نیست ہیچ ایم ٭ وگر ہم ہیچ نبا شد
نہ بد نیا نہ بعقبیٰ بجو تو دارم ہمہ دارم وگر ہیچ نبا ید ٭ خاصہ پنجم جسم مقدس سراپا اعجاز
تھا کتب احادیث وسیر مین بہت خوارق متعلق بجسد مبارک مذکور ہین از انجملہ آپکے پسینے سے
مشک کی خوشبو آتی اور بالون سے لپٹین خوشبو کی نکلتین اور چمکتی رہتی دہوکر پانی اون کا جس
بیمار کو پلاتے فوراً شفا ہوتی خالد بن ولید کی ٹوپی مین چند موے مبارک تھے اونکی برکت سے
ہر لڑائی مین غالب رہتے اسیطرح اسماء بنت ابی بکر کے پاس آپکا جبہ تھا اوسے دہوکر جس
بیمار کو پلاتین فوراً اچھا ہو جاتا کبھی جسم مبارک پر نہ بیٹھتی مچھر وغیرہ موذی جانورون نے
کبھی نہ کاٹا جون آپکے بالون اور کپڑون مین نہ پڑتی چہرۂ مبارک آپکا اسقدر صاف تھا
کہ عکس ہر چیز کا اوسمین نظر آتا بلکہ صفائی اوس آئینہ حق نما کی یہانتک پہونچی تھی کہ ایک شان
پروردگار کی اوس سے ظاہر ہوئی چنانچہ من رآنی فقد رأ الحق کاشف اس رمز کی ہے
آواز آپکی باوجود اسکے کہ تمام عالم سے بہتر اور اچھی تھی وہان پہونچی کہ اور دن کی آواز
اوسکے دسوین حصے تک نجاتی عورتین اپنے گھر مین خطبہ آپکا سنتین اور منی مین لوگون نے
خطبہ آپکا اپنے اپنے منازل مین سنا نزدیک و دور کوئی شخص ایسا نتھا جسکے کان مین آواز
آپکی نہ پہونچی اور وہ جو حدیث مین آیا ہے آپ منی مین خطبہ پڑھتے اور جناب امیر اوسے
تفسیر کرتے تھے شاید حضرت امیر نے اس خیال سے کہ سامعین دور تک ہین اسقدر دور تک
آواز پہونچنا خلاف عادت ہے کلمات شریفہ کا اعادہ کیا اور یہ امر تجھے معلوم ہوا کہ بطریق
اعجاز و خرق عادات آواز آپکی دور تک پہونچی کہ سب لوگون نے نزدیک و دور بے تکلف

سی بغل آپکی ہر رنگ تمام بدن کے کمال صاف اور شفاف تھی بخلاف اور آدمیون کے
کہ بغل اونکی اکثر سیاہی ہوتی ہے آور رہ جو لکھا ہے آپکی بغل مین بال نتھے بعض علما کہتے
ہین احادیث مین اوسکے خلاف آیا ہے شفٰ الطیبہ واللہ اعلم بغل شریف کے پسینے سے مشک
کی خوشبو آتی چنانچہ بعض صحابہ سے منقول ہے حضرت نے مجھے اپنے بدن سے لپٹا لیا میٔنے
پسینہ آپکی بغل کا سونگھا مشک کی خوشبو اوس سے آتی ایکدن آپنے قتادہ بن نعمان کے
منھ کو ہاتھ لگایا چہرہ اونکا اسقدر روشن ہوگیا کہ ہر چیز کا عکس اوسمین نظر آنے لگا ابو ہریرہ
کہتے ہین مین نے کوئی شخص حضرت سے زیادہ جلد چلنے والا نہ دیکھا گویا زمین آپکے لیے
لپیٹی جاتی تھی ہم سب اپنی جانون کو مشقت مین ڈالتے تھے چلنے مین بہت سرعت کرتے کہ
آپکے ساتھ رہین اور آپ بے تکلف چلتے تھے اور ہم آپکی جلو مین رہتے اسیواسطے آپ صحابہ کو
حکم کرتے کہ آگے چلو اور فرماتے پیچھا میرا فرشتون کے لیے چھوڑدو آپ فرماتے ہین تمہارا
رکوع سجدہ مجھسے نہین چھپتا مین تمہین پیٹھ کے پیچھے سے دیکھتا ہون امام زاہدی شارح
قدوری اور مصنف قنیہ رسالہ ناصریہ مین لکھتے ہین آپ کے شانون کے بیچ مین سوراخ
سوزن کے مانند دو آنکھین تھین کہ اون سے دیکھتے اور کپڑا حاجب نہوتا یعنے کپڑے کے
اوپر سے بھی نظر آتا اور حق یہ ہے جیسے حضرت کا دل ادراک معقولات مین احاطہ و وسعت
تام رکھتا تھا اسیطرح آنکھ احساس محسوسات مین کمال رکھتی تھی کہ شش جہت آپکی نظر
کے روبرو گویا جہت مقابل تھے اور بارہ ستارے ثریا کے نظر آتے قوت سمع شریف
اس مرتبہ تھی کہ آواز آسمانون کی بے تکلف سن لیتے حدیث مین آیا ہے مین دیکھتا ہون
جو تم نہین دیکھتے اور مین سنتا ہون جو تم نہین سنتے ایکبار آپ مجمع صحابہ مین بیٹھے تھے ناگاہ
آسمان کی طرف نظر کرکے فرمایا اسوقت مین نے آسمان کے دروازہ کھلنے کی آواز سنی
اور یہ دروازہ آگے کبھی نہ کھلا تھا ستر ہزار فرشتے سورۂ انعام کے پیچھے چلنے کے واسطے
اس دروازے سے اوترے مہر نبوت مثل ستارہ صبح کے دوش مقدس یا پشت مبارک پر چمکتی
اور اوسپر بال یا خال جمع تھے اوسکے ظاہر مین لکھا تھا توجہ حیث شئت فانک منصور اور
باطن مین مرقوم تھا ان اللہ وحدہ لاشریک لہ تاریخ نیشاپوری مین لکھا ہے اوسمین گوشت

سے مکتوب تہا محمد رسول اللہ حافظ ابن حجر رح فتح الباری مین لکھتے ہین اسباب بہتین کچھ ثابت
ہوا اور اوسکی شکل مین روایات مختلفہ وارد ہین بخاری و ترمذی نے روایت کیا مانند تکمہ
پیراہن عروس اور ترمذی نے کہا مانند بیضہ کبک کے تہی اور بعض روایات مین آیا او سیر
خال تھے لیکن درحقیقت یہ اختلاف نہین بلکہ ہر راوی نے بقدر اپنی فہم کے تشبیہ و تمثیل دی
ہے اور اسمین اختلاف ہے وقت ولادت کے موجود تہی یا نہین روایت [illegible] امر ثانی
پر دلالت کرتی ہے اور شیخ ابو نعیم نے ابن عباس سے روایت کیا بعد ولادت کے فرشتے نے
تین بار آپکو اوس پانی سے کہ آپکے غسل کے لیے لایا تہا نہلایا اور پارۂ حریر سے ایک مہر کہ
مانند زہرہ کے چمکتی اور بیضہ کبوتر کے ہمشکل تہی نکال کر دوش مقدس پر لگائی اور اسمین
بہی اختلاف ہے کہ مہر نبوت آپکی خصائص سے ہے یا نہین اکثر علما اسے آپ کے لیے خاص
کہتے ہین ولنعم ما قیل ✿ گرچہ شیرین دہنان بادشاہند و لے ✿ او سلیمان جہان ست کہ
خاتم با اوست ✿ مگر مواہب لدنیہ مین بروایت حاکم وہب بن منبہ سے اور پیغمبرون کے لیے
بہی نقل کیا مطالع المسرات اور مواہب لدنیہ مین لکہا ہے خاتم نبوت آپکے صفات کمال
و علامات نبوت سے شمار کی گئی اگرچہ اور پیغمبرون کے لیے بہی ثابت ہے مگر انکے سیدہے
ہاتہ مین ہوتی پشتہ مین مقابل مدخل شیطان کے ہونا آپکی خصایص سے ہے اسیواسطے
کتاب شعیا علیہ السلام اور اگلی کتابون مین آپکا وصف اوسکے ساتہ وارد ہوا انتہی ملخصاً
اور اوسکے ثبت مین نکتہ یہ تہا کہ نوشتے کے آخر مین واسطے مزید اعتبار کے مہر کر دیتے ہین [illegible]
دفتر رسالت و نبوت ختم ہوا اسیلئے مہر عالم غیب کی پشت مقدس پر ثبت ہوئی تا معلوم ہو
یہ نوشتہ ابتدا سے انتہا تک خدا ہی کی طرف سے ہے اسی وجہ آپکو خاتم النبیین کہتے ہین کہ آپ
سند انبیاء و مرسلین ہین آپ کے سبب سے اونکی پیغمبری اور کتابون کا اعتبار ٹہرا اور
ایک عالم نے آمنت باللہ وملائکتہ وکتبہ ورسلہ پڑہا سے شرف حاصل ہوا آدم اور ابراہیم
کو اوس سے یہ فخر تہا فخر عالم فخر تہا اپنے اب وجد کا ✿ آپ مین چالیس مرد بہشتی کی قوت تہی
اسلیے ایک وقت مین چار عورت سے زیادہ درست تہین چنانچہ بعض اوقات گیارہ یا بارہ
ازواج مطہرات [illegible] جمع ہوگئین اور ہر مرد بہشتی کو سو مرد دنیا کے برابر قوت دیگئی

اس حساب سے آپ کو قوت چار ہزار آدمیون کی حاصل تھی اور خوارق عادت سے ہے
کہ آپ اکثر اوقات گرسنگی مین مبتلا رہتے اور شکم مبارک پر پتھر باندھتے باوجود اسکے
ایک شب مین سب ازواج سے مباشرت کرتے جس کھاری کوئین مین آپکا تھوک ڈالتے
شیرین ہو جاتا اور جب بچے کے منھ مین ایکقطرہ آب دہن شریف کا ڈالتے دن بھر دودھ
نہ مانگتا گویا آب زمزم کی تاثیر رکھتا تھا ایکبارکئی بچے شیرخوار آپ کے پاس لائے گئے
آپنے لعاب دہن اپنا اونکے منھ مین ڈالا اسقدر سیر ہوگئے تمام دن دودھ نہ مانگا اوریہ
امر عاشورہ کے دن اہلبیت کے بچون کے ساتھ بھی واقع ہوا اور خیبر کے روز مولےٰ علی ؑ
کی آنکھین دکھتی تھین تھوڑا لعاب دہن اونکی آنکھون مین ڈالا فی الفور اچھی ہوگئین اور
پھر کبھی نہ دکھین محمد بن حاطب کا ہاتھ جل گیا آپ نے اوسپر ہاتھ پھیرا اور دعا کی اور آب دہن
مبارک لگایا فوراً آرام ہوگیا امام حسن علیہ السلام پیاسے تھے زبان آپ کی چوسی فوراً پیاس
جاتی رہی اور دن بھر پانی کی خواہش نہوئی حدیبیہ کا کنوان لشکر کی کثرت سے خالی ہوگیا
آپ کو خبر ہوئی ایک کلی اوسمین ڈالی کہ یکایک اوسمین جوش آیا اور تمام لشکر نے پانی بھرا
مگر کم نہوا اور ایک کھوئین مین آب دہن ڈالا اوسکے پانی سے مشک کی خوشبو آنے لگی
اور انس بن مالک رض کا کنوان کھاری تھا ایک قطرہ لعاب دہن کا اوسمین ڈالدیا ایسا
شیرین ہوگیا کہ مدینہ مین کوئی کنوان اوس سے میٹھا نہ تھا اسیواسطے آپکے دہن کو منبع معجزات
کہتے ہین کہ صدہا معجزات اوسکے کتب سیر مین مذکور ہین آپ کو کبھی جمہائی نہ آئی اور احتلام نہوا
کہ احتلام شیطان کی طرف سے ہے اور حضرت اوسکے فساد و شر سے محفوظ و معصوم تھے آپکی
خواب حکم بیداری کا رکھتی ہرچند ظاہر مین آرام فرماتے مگر دل مقدس انتظار وحی مین بیدار رہتا
اسلیے وضو آپکا سونے سے نہ جاتا اور جس جانور پر سوار ہوتے سب سے آگے اور تیز چلتا اگرچہ
سست قدم ہوتا خاصہ ششم حوض کوثر بخاری اور مسلم نے روایت کیا مسافت اوسکی
ایک مہینے کی راہ اور کنارے اوسکے برابر پانی اوسکا چاندی سے سفید اور مشک سے زیادہ
خوشبودار ہے آبخورے اوسکے گویا آسمان کے تارے ہین جو پانی اوسکا پیئے پیاس سے
ہمیشہ محفوظ رہے اور بعض روایات مین آیا پانی اوسکا برف سے سرد اور شہد سے شیرین تر ہے

ہی آبخورے اوسکے جیسے آسمان کے تارے وارد ہے اوسمین دو پرنالہ بہشت سے اوتر تے
ہین ایک سونے کا دوسرا چاندی کا ابو حاتم کی روایت مین وارد ہوا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا جب مین ساتوین آسمان پر پہونچا ایک نہر دیکھی اوسپر خیمے یاقوت اور موتی
اور زبرجد کے کھڑے اور سبز پرند اوسکے گرد بیٹھے تھے جبریل نے کہا یہ کوثر ہے کہ تمہارے ربنے
تمکو دی ہے برتن سونے اور چاندی کے اوسپر رکھے تھے ایک برتن اوس سے بھر کر پیا
شہد سے زیادہ شیرین اور مشک سے زیادہ خوشبودار تھا اور بیہقی نے روایت کیا اوس
آسمان پر ایک چشمہ ہے جسے سلسبیل کہتے ہین کوثر اور نہر الرحمۃ اوسی سے نکلی ہین اور قرطبی
کے نزدیک آپکو دو حوض عنایت ہونگے ایک صراط سے پہلے اور ایک بعد اوترنے کے
دونو کا نام کوثر ہے بعض روایات مین ہے کوثر ایک نہر کا نام ہے جسکے کنارے یہ حوض واقع ہے ابن ماجہ اور احمد اور ترمذی
نے ثوبان سے روایت کیا ہے سب سے پہلے فقرا مہاجرین حوض پر پہونچینگے مسلم کی حدیث مین ہے مین لوگونکو وہان آنے سے روکونگا
جسطرح دودہ کا مالک دودہ سے روکتا ہے یعنی اور امتون اور نامستحقون کو اوسپر
نہ آنے دونگا اور روجہ ابن ابی الدنیا نے بسند صحیح حسن بصری رح سے روایت کیا
ہر نبی کو ایک حوض دیا جائیگا اپنی حوض پر کھڑا ہوکر اپنی امت کو جمع کریگا اور پیغمبر آپس مین
مباہات کرینگے کہ پیرو کسکے زیادہ ہین اور ترمذی کی روایت سمرہ بن جندب رہ سے موید اسکی
ہے کچھ منافی اس تخصیص کی نہین اسلیے کہ بیان کلام حوض کوثر مین ہے اگرچہ اور پیغمبرونکو
بھی حوض عنایت ہوگا مگر حوض کوثر جسمین دو پرنالے بہشت کے آتے ہین آپ کے لیے مخصوص
ہے قرطبی کہتے ہین اس بات پر یقین چاہیے کہ خدا تعالے نے آپکو اوس حوض سے
جسکا وصف احادیث صحیحہ مین وارد خاص کیا منقول ہے موے لحی حوض کوثر کے ساقی
ہونگے اور موے علی سے منقول ہے جسکے دل مین ابوبکر و عمر رہ کی محبت نہوگی اوسے
ایک قطرہ آب کوثر کا نہ دونگا خاصہ ہشتم لقب آپکا امی ہے اور یہ لقب شریف دلیل ساطع
اور برہان قاطع ہے آپکی نبوت پر کہ باوصف امیت کے انواع علوم زبان مبارک سے بیان
فرمائے کہ ماہر علم حدیث پر بخوبی ظاہر ہے ع قلم و لوح بودہ ست اندر دست ٭ زان انفر سودہ
از قلم انگشت ٭ انگہ شق قمر کند چو قلم ٭ تعلم گر نبرد دست چہ غم ٭ اور اس لقب مبارک مین یا نسبت

کی ہے یعنی منسوب بام گویا اصل خلقت ہین کہ نہ پڑہا نہ لکہا یا منسوب بام القری کہ نام مکہ کا
ہے یعنی مکی یا منسوب بام القرآن کہ نام سورہ فاتحہ کا ہے یعنی وہ شخص جسپر سورہ فاتحہ
نازل ہوئی یا منسوب بام الکتاب کہ لوح محفوظ ہے یعنی آپ نے کسی سے پڑہا نہ لکہا بلکہ
سب علم لوح محفوظ سے حاصل کیا ہے شعر ام الکتاب پر درون بود لقبش ہمی خدا از ان کردش
لوح تعلیم ناگرفتہ بود ہمہ زاسرار لوح دادہ خبر بود بی خط او ست انس و جان راسر ہمگی بخو اند
خط از ان چہ عذر بود سے خاکی و بر اوج عرش منزل بود امی و کتاب خانہ در دل بود چابک قدم
بسیط افلاک بود الا کہ محیط لولاک بود۔ اور یہ اسم مقدس آپکا بہت مشہور ہے قرآن مین
بہی مذکور ہے اور حصول شرف زیارت مین دخل تام رکہتا ہے یہانتک کہتے ہین جس شخص کو
یہ اسم نہو اوسے خواب مین زیارت آپکی حاصل نہین ہوئی باقی رہا یہ امر کہ باوجود امیت کے
آپنے اپنے ہاتہہ سے بطریق اعجاز کچہہ لکہا بہی ہے یا نہین بعض انکار اور بعض ثابت کرتے ہین
واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب **خاصہ ہشتم** روزہ طے کا یعنی روزہ بعد روزہ
رکہنا آپ کے لیے خاص ہوا اگر کوئی اور رکہنا چاہتا منع کرتے اور فرماتے مین تم جیسا نہین
رات کو اپنے رب پاس ہوتا ہون وہ مجہے کہلا دیتا ہے اور پلا دیتا ہے اور حقیقت رات
کے وقت پروردگار کے پاس ہوئی اور راس کہانے پینے کی یا وہ جانتے ہین یا اون کا خدا
مگر بعض علما کہتے ہین ہر رات بہشت کا طعام و شراب آپ کے واسطے آتا اوسکی قوت سے
طے کا روزہ رکہتے اسی لیے کہتے ہین بہشت کا کہانا پانی مفطر صوم نہین کہ وہان کی چیزون پر
احکام تکلیفیہ جاری نہین شق صدر شریف کے روز سونے چاندی کے برتنون مین فرشتے پانی
لائے اور آپکا دل اور سینہ اوس سے دہویا حالانکہ استعمال دنیا کے سونے چاندی کے برتنون کا
حرام ہے ابن منیر تصریح کرتے ہین طعام و شراب معتاد سے روزہ ٹوٹتا ہے اور جو چیز
بطریق خرق عادت غیب سے آئی اوسکے کہانے پینے سے نہین جاتا بعض علما طعام و شراب
سے اس جگہہ قوت کہ اوسے لازم ہے مراد لیتے ہین یعنی ہر چند کہ مین بہی کچہہ کہاتا پیتا نہین
مگر خدا تعالے مجہے قوت عنایت فرماتا ہے یا مراد سیری و سیرابی ہے کہ بے کہانے پینے کے
اوس جناب کو حاصل ہوئی اور بہوک پیاس نہ ستاتی ابن قیم کتاب الہدی اور ابن رجب

لطائف مین نقل کرتے ہین مراد اوس سے غذاے روحانی یعنے معارف و لذات مناجات
و فیضان لطائف الٰہیہ ہے کہ دل مبارک کو حاصل ہوتی اور روح مقدس کو لذت اور نفس
نفیس کو خوشی اور آنکہ کو روشنی بخشتی کوئی شاعر اپنے معشوق سے اونٹون کا حال اوسکے شوق
مین بیان کرتا ہے ؎ لہا احادیث من ذکراک تشغلہا ۔ عن الشراب و تلہیہا عن الزاد ۔ لہا بوجہک
نور تستضئی بہ ۔ ومن حدیثک فی اعقابہا حادی ۔ اذا اشتکت من کلال السیر واعدہا ۔ روح القدوم
فتحیی عند میعاد ۔ خلاصہ مطلب یہ ہے کہ تیری یاد اونٹون کو کہانے پینے سے بے پروا کرتی
ہے اور تیرے پرتو رخ سے اونہین ایک نور حاصل ہوتا ہے کہ اوسکی روشنی مین چلتے ہین اور احتیاج
چاند سورج اور مشعل کی روشنی کی نہین رکہتے اور تیری حدیث اونکے پیچہے حدی کہنے والی
ہے کہ جب ماندگی راہ سے شکایت کرتے ہین تو اونکو خوشی اور شادی کا وعدہ دیتی ہے
کہ اوس وعدہ سے دل اونکے زندہ ہو جاتے ہین اور جو لوگ نیش فصل اور نوش وصل
کے مزے سے خبردار اور عشق و محبت کے تجربہ کار ہین اونپر یہ بات بخوبی ظاہر ہے کہ آدمی کمال
عشق مین کہانے پینے سے بے پروا اور مستغنی ہو جاتا ہے اگرچہ اوسے رات دن اچہے کہانے
کہلاتے اور شربت خوشگوار پلاتے ہین مگر درد فراق اور رنج جدائی سے طاقت اوسکی
روز بروز زائل ہوتی ہے اور جو ساعت فاقے کے بعد معشوق نگاہ لطف سے اوسکی طرف
دیکہ لیتا ہے تو فورا وہ قوت اور طاقت آجاتی ہے کہ برسون کے علاج سے حاصل نہین
ہو سکتی جبکہ محبت مجازی کا یہ حال ہے تو عشق حقیقی مین اگر کہانے پینے کی خواہش نہ ہو اور
وصل محبوب حقیقی کہ غذاے روحانی عبارت اوس سے ہے غذاے جسمانی سے عاشق صادق
کو بے نیاز و مستغنی کرے کیا عجیب ہے القصہ عاشق کو سواے شربت وصل کوئی چیز
قوت نہین بخشتی بے جمال یار لذت کونین پر لات مارتا ہے اور اوسکی حضوری مین زہر ہلاہل
شربت خوشگوار سے بہتر جانتا ہے غذا اوسکی لطف صحبت یار اور دوا اوسکی شربت دیدار ہے
؎ از سر بالین من برخیز اے نادان طبیب ۔ دردمند عشق را دارو بجز دیدار نیست ۔
صوفیہ کرام فرماتے ہین جو گدا اپنی خدا ہی سے کام رکہتا ہے سات دن کے فاقون مین بادشاہان
ہفت اقلیم پر لات مارتا ہے اور درد یار اگرچہ رنج سکون اوسکے رنگین ہو رنج و بلا مین

مبتلا ہے لاوحشتہ مع اللہ ولا راحتہ مع غیر اللہ خواجہ سری سقطی اپنی مناجات میں کہتے
ہیں الٰہی اگر تو مجھپر عذاب کرے حجاب نہ کرنا عاشقوں کے نزدیک حقیقت دوزخ کی صرف
حجاب ہے کلا انہم عن ربہم یومئذ لمحجوبون جو طالب صادق ہیں وہ بہشت کی نعمتوں کی بھی
حاجت نہیں رکھتے خواہش بہشت کی صرف اسلئے کرتے ہیں کہ وہاں محبوب اپنے دیدار سے
اونکو مشرف فرمائے گا اگر وعدۂ دیدار نہوتا بہشت کی طرف اصلا التفات نفرماتے ؎
بہشت و کوثر و حور و جنانیان چہ کنم ۔ اگر نہ ہمدم ابے تو رایگان چہ کنم ۔ خاصہ [illegible]
آپ اول مخلوقات اور اسبق موجودات ہیں اور سب سے پہلے شفاعت کرینگے اور سب سے
پہلے آپکی شفاعت قبول ہوگی آپ فرماتے ہیں میں سردار اولاد آدم کا ہوں اور خدا کے
نزدیک اونکا بڑا اور یہ بات فخر سے نہیں کہتا اور اول شافع ہوں اور اول مشفع اور اول زمین
سے نکلونگا اور اول مجھے کو حکم سجدے کا ہوگا میں احمد ہوں میں محمد ہوں میں خدا کا پیارا
اور اوسکا پیغمبر ہوں اور اول آپ قبر سے باہر نکلینگے اوسوقت ستر ہزار فرشتے جلو میں
ہونگے ۔ دہنے ہاتہ میں ہاتہ صدیق اکبر رض کا اور بائیں میں عمر فاروق رض کا ہوگا اس شان و
تجمل سے جنت البقیع کو تشریف لیجائینگے جسوقت وہاں کے مردے اپنی قبروں سے اوٹھینگے
پہلے نگاہ اون کی آپ ہی کے جمال مبارک پر پڑے گی زہے قسمت اون صاحب دولت
کی جو اس نعمت سے مشرف ہو خدائے کریم اپنے فضل عمیم سے اس فقیر کو بھی یہ نعمت عطا
اور دولت کبرے عنایت فرمائے ؎ روز محشر کہ من از خواب گران برخیزم ۔ بر رخ آنمہ
تابان نگران برخیزم ۔ اول وہ بقصد شفاعت سجدہ کرینگے اول وہ سر اپنا حضور الٰہی اوٹھائینگے
اول اونہیں مراتب و مناصب ملینگے اول وہ امت کو ساتھ لے کر پل صراط سے گذرینگے
اول آپ دیدار الٰہی سے مشرف ہوئینگے اول اونسے میثاق لیا گیا اول اونہوں نے جواب
الست بربکم میں بلیٰ کہا اول وہ بعد نفخہ کے سر اوٹھائینگے اول بہشت کا دروازہ کہلوائینگے
اور فقرائے امت کے ساتھ پہلے بہشت میں جائینگے اللہ تعالےٰ نے شب معراج آپ سے
وعدہ کیا کہ بہشت سب پیغمبروں پر حرام ہے جبتک تو اوسمیں نجائے اور سب امتوں پر حرام
ہے جبتک تیری امت داخل نہولی آپ فرماتے ہیں میں بہشت کے دروازہ پر قیامت کے دن

آؤن گا اور دروازہ کھلواؤن گا فرشتہ کہے گا کون ہے مین کہون گا محمد عرض کرے گا
مجھے یہی حکم تھا تجھ سے پہلے کسی کے لیئے نہ کہولون اول وہی حضور الٰہی مین بلائے جائین گے
اور کلام کرین گے طبرانی نے حذیفہ سے روایت کیا خدا تعالے لوگون کو ایک زمین مین جمع
کرے گا وہان کوئی بات نہ کر سکے گا پھر حضرت سب سے پہلے بلائے جائین گے جواب دین گے
لبیک وسعدیک والخیر فی یدیک والشر لیس الیک والمہدی من ہدیت وعبدک بین یدیک وبک
والیک ولا ملجا ولا منجا منک الا الیک تبارکت وتعالیت سبحانک رب البیت حذیفہ فرماتے ہین اسی مقام
کو مقام محمود کہتے ہین اور ابن مندہ کہتے ہین اس حدیث کی صحت پر محدثین کا اجماع ہے اور رجال
اوسکی ثقات ہین کذا فی المواہب اللدنیہ ایکروز کسینے آپ سے پوچھا پہلے کیا پیدا ہوا فرمایا
نور میرا اور خدا تعالے نے میرے نور سے تمام مخلوق ظاہر کی تحقیق کیا رسول علی سے فرمایا اے
ابو الحسن بیشک محمد رسول رب العالمین اور خاتم النبیین اور قائد الغر المحجلین اور سردار تمام
انبیا علیہم السلام کا ہے مین پیغمبر تھا اور آدم درمیان مٹی اور پانی کے بیشک مین مسلمانون پر
مہربان اور گنہگارون کا شفیع ہون اور یہ بھی فرماتے ہین مین سب پیغمبرون سے پہلے
پیدا ہوا اور سب کے بعد خلق پر بھیجا گیا نکتہ شاید اسمین یہ سر تھا کہ امت آپکی اخلاق اور
احوال اگلی امتون کی دیکھ سنکر کمالات اولین وآخرین حاصل کرے اور جن باتون سے
اگلے لوگ ہلاک ہوے اور ان پر عذاب ہوا اوس سے بچتی رہے تاکہ یہ سبب تھا کہ دین آپکا دائم وباقی
ناسخ سب شرایع وادیان کا ہے اگر ظہور آپکا اور پیغمبرون سے پہلے ہوتا اونکی شریعت ظاہر
نہوتی اور دین اونکا رواج نہ پاتا بلکہ درحقیقت ختم نبوت ایک کمال مستقل ہے کہ اوس سے
بڑھ کر کوئی مرتبہ نہین اسواسطے یہ کمال بھی پروردگار تقدس وتعالے نے آپکے لیئے خاص بنایا
اور آپکو خاتم النبیین کہا قال اللہ تعالے ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ
وخاتم النبیین وکان اللہ بکل شیء علیما علاوہ برین جسطرح پہلا اسم الاول ایک اسم الٰہی کی مظہریت پر دلالت کرتا ہے اسم
پیچھے آخر بھی دوسری اسم کی مظہریت ثابت کرتی ہے اور ان دونون کی اجتماع سے ایک معنی عجیب پیدا ہوتا ہے یعنی
کہ جسطرح پروردگار سب شے کو محیط ہے کہ اول بھی وہی ہے اور آخر بھی وہی ہے اوسیطرح
بسبب اسکے کہ ایک ہی نور ذات احاطہ کا اوس جناب پر بھی ہے وہ جناب بھی نبوت ورسالت کو

محیط ہین کا اول النبیین بھی وہی ہین اور آخر النبیین اور خاتم النبیین بھی وہی اور جو اس لفظ
کو بموجب قرأت عاصم رحمہ اللہ تعالے کے خاتم النبیین بفتح تا پڑھین تو ایک اور خاصہ
آپکا ثابت ہوتا ہے کہ سوائے آپکے یہ لقب بھی کسی کو حاصل نہوا اگرچہ اعتبار [illegible] ہے
اور آپ کے سبب سے پیغمبرون کا اعتبار زیادہ ہوا اور عہدے زینت ہوئی ہے اور آپ
انبیا کی زینت ہین کما لا یخفی خاصہ وہم آپکے ذکر مولد مین یہ تاثیر ہے کہ جس گہر مین پڑہا جاتا ہے
برس روز تک وہان خیر و برکت اور سلامتی اور عافیت اور رزق کی وسعت اور مال کی
کثرت رہتی ہے اسیواسطے مکہ و مدینہ و مصر و شام و یمن کے لوگ ہمیشہ محفلین کرتے ہین اور جب
مہینہ ربیع الاول کا آتا ہے خوش ہوتے اور لباس فاخرہ پہنتے اور زینت اور تجمل ظاہر اور
کپڑے انواع خوشبو سے معطر کرتے اور طرح طرح سے سامان خوشی کا بہم پہونچاتے اور
خیرات زیادہ کرتے اور سماع مولد مین اہتمام تمام رکھتے اور اوسی فوز عظیم و ثواب
جزیل سمجھتے ہین شیخ عبد الحق ما ثبت بالسنہ مین لکہتے ہین ہمیشہ اہل اسلام ماہ ربیع الاول
مین محفلین اور ولیمے اور طرح طرح کی خیرات کرتے ہین اور اظہار سرور اور کثیر حسنات
اور اہتمام قرأت مولد عمل مین لاتے ہین اور صدقے دیتے ہین اور بسبب کثرت خیرات اونکے
پڑھنے حال ولادت اور اظہار سرور و فرحت سے افضال عظیمہ اونکے واسطے ظاہر ہوتی ہین
اور حافظ امام ابن جوزی محدث اپنے رسالہ میلاد مین لکہتے ہین اہل حرمین شریفین اور
مصر و یمن و شام اور تمام ملک عرب کے لوگ مجلس مولد کیا کرتے ہین اور ربیع الاول کا چاند
دیکھکر خوش ہوتے ہین اور غسل کرتے ہین اور اچھے کپڑے پہنتے ہین اور انواع زینت
عمل مین لاتے ہین اور سرمہ خوشبو لگاتے ہین اور ان دنون مین خوشی کرتے ہین اور جو کچہ نقد و جنس
سے میسر ہوتا ہے بکمال خوشی و شادمانی اس ماہ مبارک مین صرف کرتے ہین اور مولد پڑھنے
اور سننے مین اہتمام بلیغ رکھتے ہین اور اس امر سے اجر جزیل اور فوز عظیم حاصل کرتے ہین
اور تجربہ کیا گیا ہے کہ برکت مولد شریف کے تمام سال خیر و برکت اور سلامتی اور عافیت
اور فراخی رزق اور زیادتی مال و اولاد اور دوام امن و امان شہرون مین اور چین
و آرام گہرون مین حاصل ہوتا ہے اور صاحب سیرت شامی نے استحباب و سکا اکثر ائمہ اعلام سے

نقل کیا خلاصہ بعض اقوال کا یہ ہے حافظ ابو الخیر سخاوی کہتے ہین عمل مولد شریف قرون
ثلثہ کے بعد پیدا ہوا از ان بعد چارطرف اہل اسلام ہمیشہ بڑے شہرون مین ماہ مولد مین
اطعام الصدقات اور اظہار سرور اور کثرت خیرات مین اہتمام کرتے ہین اور بہ برکت
اس عمل کے فضل عمیم اونپر ظاہر ہوتا ہے اور حافظ ابن کثیر کہتے ہین حاکم اربل بڑا تکلف
محفل مولد مین کرتا ابن دحیہ نے ایک رسالہ اوسکے لیے بیان مولد مین لکہا اور اماموں
نے کہ اون مین سے حافظ ابو شامہ استاد امام نووی کے ہین یہ عمل پسند فرمایا علامہ
ابن طغربل کہتے ہین محبان پیغمبر نے مولد کی خوشی مین ولیمے کیے اون مین سے ہمارے
استاذ الاستاذ ہین سوا ان حضرات کے بہت ائمہ و علماے دین سے اس عمل مبارک کا
استحباب اور استحسان نقل کیا منہم یوسف بن علی شامی و منصور نبارہ و ابو موسی زرہونی
و امام نصیر الدین مبارک ابن طباخ و شیخ ابو الحسن معروف ابن قفل و شیخ جمال الدین عجمانی
و حافظ شمس الدین محمد بن ناصر الدین دمشقی و حافظ ابن حجر عسقلانی و حافظ ابو الخیر بن جزری
و حافظ ابو شامہ استاد امام نووی و امام صدر الدین بن عمر جزری و حافظ امام
ابو محمد عبد الرحمن بن اسمعیل و شیخ جلال الدین ابو الفضل بن عبد الرحمن بن ابی بکر سیوطی
و امام جلال الدین عبد الرحمن بن عبد الملک وغیرہم رحمہم اللہ اور ابن جوزی محدث
رسالہ مولد مین لکہتے ہین کسی مسلمان کے پروس مین ایک یہودیہ منکرہ متعصبہ رہتی
ایکدن اپنے شوہر سے بولی اس مسلمان کا عجیب حال ہے جب یہ مہینہ آتا ہے بہت مال خرچ
کرتا ہے اور طرح طرح کے کہانے پکا کر فقیرون کو کہلاتا ہے اوسنے کہا یہ مہینہ اوسکے پیغمبر
کی ولادت کا ہے آپکے پیدا ہونے کی خوشی کرتا ہے یہودیہ نے یہ بات پسند نہ کی
رات کو خواب مین دیکہا کہ ایک صاحب جمال تشریف رکہتے ہین اور اونکے یار گرد بیٹہے ہین
پوچہا یہ کون ہین لوگون نے کہا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہودیہ نے کہا اگر مین کچہہ
عرض کرون تو آپ جواب دینگے کہا ہان اوسنے حضرت کو سلام کیا اور کہا یا رسول اللہ فرمایا
لبیک واے خدا کی لونڈی یہودیہ روئی اور عرض کیا آپ مجہے کسطرح جواب دیتے ہین حالانکہ
مین آپکے دین پر نہین فرمایا مجہے معلوم ہے خدا تجہے ہدایت کریگا یہودیہ نے کلمہ پڑہا

اور خواب ہی مین عہد کیا کہ صبح سب مال حضرت کی محفل مین صرف کرون گی جب خواب سے بیدار
ہوئی. اپنے شوہر کو دیکھا سامان مجلس مین مشغول ہے پوچھا کیا ماجرا ہے کہا جس صاحب دولت
پر دات تو ایمان لائی اون کی مجلس کا سامان کرتا ہون یہودیہ نے تعجب سے کہا تو اس حال
سے کیونکر واقف ہوا کہا تیرے اسلام کے بعد مین بھی اوس جناب پر ایمان لایا کہا خدا کا شکر
ہے مجھے اور تجھے اس دین پر جمع اور گمراہی سے نجات دیکر امت محمدی مین داخل فرمایا
حاجی رفیع الدین خان مراد آبادی اپنی تاریخ مین لکھتے ہین رسالہ تحفۃ الجوہر امام سید جعفر
برزنجی کا تمام ملک روم وشام ومصر وحرمین شریفین مین مروج ہے ان سب ملکون مین محفل
کیا کرتے ہین اور مدینہ شریفہ مین خاص مزار مقدس پر جو مجلس منعقد ہوتی ہے اوسکی کیفیت

دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے خصوصًا جسوقت پڑھنے والا کہتا ہے صلوا علی ہذا النبی الکریم اور
قبر مبارک کی طرف اشارہ کرتا ہے سنگدل بھی رونے لگتے ہین شاہ ولی اللہ محدث فیوض الحرمین
مین لکھتے ہین مین اوس مجلس مین کہ مولد مقدس مین بروز ولادت ہوتی ہی حاضر ہوا اور درود اور قصہ آپکی
ولادت کا پڑھا جاتا تھا ناگاہ دیکھا انوار مجلس سے بلند ہوئی خدا جانے مین نے اونکو بصر جسد کے
اور ادراک کیا یا بصر روح سے غور کیا تو وہ انوار رحمت الہی اور انوار ملائکہ کی تھی جو ایسی
مجلسون مین حاضر ہوتے ہین الحاصل یہ مجلس مقدس عمدہ مستحبات اور بہترین مندوبات سے ہے
اس عمل سے محبت وتعظیم حضرت اور شکرگذاری جناب الہی کی ولادت باسعادت پر سمجھی جاتی ہے اور [illegible]
تک خیر وبرکت اور سلامت وعافیت اور رزق مین وسعت اور مال کی کثرت رہتی ہے
مسلمانون کو چاہیے حسب مقدور اپنے صرف کرین اور اورونکو بھی ترغیب دین خصوصًا اس
زمانے مین کہ وقت غربت اسلام ہے اس مجلس سے فی الجملہ رونق اسلام متصور ہے اور تھوڑے
اور بہت کا خیال نہ کرین جو ہو سکے بہتر ہے اور بعد مقرر کرنے کے موقوف نہ کرین نہ اسوجہ

سے کہ فرض وواجب ہے بلکہ اس نظر سے کہ وارد ہے احب الاعمال الی اللہ ادومہا وان
قل اور رضائے خدا اور ایصال ثواب بجناب سرور انبیا ملحوظ رکھین ریا اور ناموری
کو دخل نہ دین کہ جو کام ریا یا ناموری کے لیے کیا جاتا ہے خداے بے نیاز اوسے قبول نہین فرماتا
اور حاضرین کو بھی چاہیے قلیل اور کثیر پر نظر نہ کرین صرف بغرض ثواب وسماع حالات جناب

رسالت مآب اس مجلس متبرک مین حاضر ہون اور کمال خشوع اور خضوع کے ساتھہ ذکر حضرت
رسالت کا سنین اور واعظون اور پڑھنے والون کو چاہیے جاہلون کے خوش کرنے کو جھوٹے
قصے دل سے گھڑ کر یا اُردو فارسی کی کسی غیر معتبر کتاب مین دیکھکر یا صحیح روایتون مین اپنا
گندہ بروزہ ملا کر بیان نکرین اور مروج رسالے کہ اکثر انکی روایات موضوعہ اور قصص و حکایات
بے سر و پا اور اشعار خلاف شرع سے خالی نہین نہ پڑہین بلکہ ترجمہ رسالہ ابن جوزی و رسالہ
سید جعفر برزنجی و رسالہ مولوی رفیع الدین خان مرادآبادی اور تواریخ حبیب اله یا یہ رسالہ
پڑہا کرین کہ عوام خوش ہون اور راونکے پڑہنے کی تعریف نکرین کہ صحیح حدیث مین آیا ہے
من کذب علی متعمدا فلیتبوء مقعدہ من النار جو شخص قصداً مجھپر افترا کرے وہ اپنا ٹھکانا دوزخ
مین بنائے اور جسطرح حکایات موضوعہ اور روایات بے سر و پا بیان کرنا گناہ ہے اونکا
سننا بھی بیجا ہے اور تخصیص اتوار کی مجلس کے لیے محض بے معنی ہے بارہوین تاریخ ربیع الاول
کی اور روز دوشنبہ بہ نسبت اور دنون کے اور ماہ ربیع الاول بہ نسبت اور مہینون کے اولی
ہے والله اعلم وعلمہ اتم و احکم خاصہ یازدہم شفاعت بیضاوی کہتے ہین شفاعت
شفع سے ماخوذ ہے گویا مشفوع کہ تنہا اور منفرد تھا شفیع نے اپنے نفس کو اوسکے ساتھہ ضم
کر کے شفع کیا آپ فرماتے ہین اعطیت خمسا لم یعطھن احد قبلی مجھے پانچ چیزین عنایت ہوئین کہ
مجھسے پہلے کسی کو نملین نصرت بالرعب مسیرۃ شھر مدد دیا گیا مین ساتھہ رعب کے ایک مہینے
کی راہ تک وجعلت لی الارض مسجدا وطھورا فایما رجل من امتی ادرکتہ الصلوۃ فلیصل
اور کی گئی میرے لیئے زمین مسجد اور پاک کرنے والی کہ جس جگہہ میرے کسی امتی کو نماز کا وقت
ہو جاوے پڑہ لے و احلت لی المغانم ولم تحل لاحد قبلی اور غنیمتین میرے لیے حلال ہوئین کہ مجھسے
پہلے کسی کے واسطے حلال نہوئین و اعطیت الشفاعۃ اور عطا کیا گیا مین شفاعت وکان النبی
یبعث الی قومہ خاصۃ وبعثت الی الناس عامۃ اور ہر پیغمبر خاص اپنی قوم پر مبعوث ہوتا اور مین
سب آدمیون پر مبعوث ہوا سوا ان حدیثون مین وارد ہے قیامت کے دن پیغمبر شفاعت
کرینگے پھر علما پھر شہید اور عالم سے کہا جاویگا اپنے شاگردون کی شفاعت کر اگرچہ آسمان
کے تارون کے برابر ہون اور ایک امتی کی شفاعت سے بنی تمیم سے زیادہ لوگ بہشت مین جاوینگے

فائدہ بعض علما کہتے ہین وہ امتی اویس قرنی ہین اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے کہ
لوگ اپنے محسنون کو جو کہ مستحق عذاب کے ہون گے شفاعت کر کے بہشت مین بہیجائین گے قال اللہ
تعالیٰ فیوفیہم اجورہم ویزیدہم من فضلہ اور بزار کی روایت مین ہے حاجی اپنے گہر والون سے
چار سو آدمی کی شفاعت کرے گا اور اسحاق بن راہویہ نے روایت کیا ہے کہ تین بچے [illegible]
قیامت کو بہشت کے دروازے پر ٹہیر جائین گے حکم ہوگا بہشت مین جاؤ عرض کرینگے کیونکر
جائین کہ ہمارے ماں باپ نہین گئے دوسرے یا تیسرے بار حکم ہوگا تم اور تمہارے ماں باپ
سب بہشت مین داخل ہون روزہ اور قرآن قیامت کے دن شفاعت کرینگے روزہ کہیگا
مین نے اوسے کہانے اور شہوت سے روکا شفاعت میری اوسکے حق مین قبول فرما قرآن
کہے گا مین نے سونے سے باز رکہا شفاعت میری اوسکے حق مین قبول کر اور اونکی شفاعت
قبول ہوگی سورۂ بقر اور آل عمران کو قیامت کے دن دو بادل یا دو سائبان سیاہ کی صورت
پر لائین گے اور اونکے بیچ مین ایک خط چمکتا ہوگا یا مانند غول طیور کے صف باندہے ہوئے لائین گے یہ دونو سورتین اپنے پڑہنے والون کی
شفاعت مین مستعد ہونگے اور اصرار کرینگے کہ اوسے بہشت مین بہیجا دیجئے ابن مردویہ و اصفہانی کی روایت مین ہے کہ جو شخص [illegible] [illegible] [illegible]
سوار کر کے محشر مین لیجائین گے راہ مین میری قبر پر گذرے گا بزبان فصیح کہے گا السلام علیک
یا محمد مین کہون گا وعلیک السلام یا حبیب اللہ تیرے ساتہ میری امت نے کیا سلوک کیا
اور تو اون سے کیا سلوک کرے گا عرض کرے گا یا محمد آپکی امت سے جو میری زیارت کو
آیا اوسکی مین شفاعت کرونگا اور بخشواؤن گا اور جو نہ آیا اوسکی آپ شفاعت کرین اور بخشوائین
کہتے ہین اوسدن حاجی لوگ کعبہ کے پردون سے لپٹے ہون گے اور اوسکے ساتہ بہشت مین
جائین گے اور یہ بہی حدیث مین آیا ہے جو مسلمان دوزخ سے نجات پائین گے وہ اون
مسلمانون کے لیے جو دوزخ مین رہ جائین گے خدا تعالیٰ سے اسطرح شفاعت کرینگے
جیسے کوئی حق دار اپنے حق ثابت کے لیے اوس سے جس پر حق آتا ہو جہگڑتا ہے اور یہ بہی
آیا ہے بہشتی لوگ اپنے اہل و عیال کا حال فرشتون سے پوچہین گے وہ کہین گے اپنے
اپنے مکانون مین کہ اونکے اعمال کے موافق ہین بہیجے گئے ہین بے اون کی لذت
و آرام نہین اونہین ہمارے پاس بہیجا دو فرشتے جناب الٰہی سے اجازت لے کر اونکے اہل و

وعیال کراونن سے ملا دینگے اللہ تعالی فرماتا ہے الحقنا بہم ذریتہم وما التناہم من عملہم
من شیء جواب شفاعت پانچ قسم ہے ایک واسطے دفع ہول اور شدائد موقف کے جمہور اسکو
مقام محمود کہتے ہین دوسری ایک قوم کو جنت مین بے حساب داخل کرنیکے لیے تیسرے مستحق
عذاب کو عذاب سے بچانے کے لیے چوتھے دوزخیون کو دوزخ سے نکالنے کے لیے پانچوین
رفع درجات اہل جنت کے لیے اور قاضی عیاض نے چھٹی قسم یعنے تخفیف عذاب کے واسطے
اور لکھی جیسے ابوطالب کے لیے ہوگی اور بعض نے اور قسمین بھی ذکر کین از انجملہ ایک قوم
کے لیے گرانی اعمال کی شفاعت کرینگے اور ایک گروہ کے حساب مین شفاعت اوس جناب
کے آسانی کی جائے گی اور ایک جماعت کی تقصیرات اور نقصانات عبادات سے تعرض نکیا
جائے گا اور اہل اعراف کہ نیکی بدی اونکے برابر ہے بسبب شفاعت کے بہشت مین داخل
ہوینگے اور بچے مشرکون کے آپکی شفاعت سے اپنی ماں باپ کے ہمراہی سے نجات
پاوینگے یہانتک کہ بعضون کے نزدیک شفاعت کی قسمین بتیس تک پہونچتی ہین امام نووی
فرماتے ہین دوسرے اور پانچوین قسم حضرت کے لیے مخصوص ہے مین کہتا ہون گیارہوین
قسم کی خصوصیت بھی آپ سے ظاہر ہے اور اول قسم کی خصوصیت تو باتفاق علما اور بحدیث
صحیح ثابت ہے کہ جب اہل محشر درازی مصیبت سے تنگ آوینگے اوسوقت باسید شفاعت
آدم اور نوح اور ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ علیہم وعلی نبینا الصلوۃ والسلام کے پاس جاوینگے
اور سوا نفسی نفسی کچھ جواب نپاوینگے نکتہ حکمت الٰہی مقتضی اس امر کے ہوگی کہ اول لوگ
اور پیغمبرون کے پاس جاوین اور سب سے مایوس اور نا امید ہوکر حضرت کا دامن پکڑین
تا سبقت ظاہر ہووے کہ یہ دولت اوسی جناب کے واسطے خاص ہے اگر اور پیغمبر بھی اسمین
شریک ہوتے انکار نہ کرتے اور آپکی فضیلت تمام عالم کو معلوم ہو کہ جس کام سے سب مقربان
الٰہی نے انکار کیا آپ نے بے تکلف انجام دیا جواب دوم آپ فرماتے ہین قیامت کے دن مین
پیغمبرون کا پیشوا اور خطیب اور صاحب اون کی شفاعت کا ہون یعنے اوس روز کوئی
پیغمبر بسبب ہیبت الٰہی کے دم نہ مارے گا جب مین دروازہ شفاعت کا کھولونگا اور
اس کام مین پیش دستی اور سبقت کرونگا تو اورون کو بھی حوصلہ ہوگا جیسے ایک بادشاہ

جبار قاہر کے حضور مین گنہگار غلام اور رعیتی اوسکے پکڑے آئین اور کوئی امیر بسبب
ہیبت سلطانی کے اون کی شفاعت نہ کرسکے ناگاہ محبوب اوس بادشاہ عرش بارگاہ کا
دربار مین آوے اور پیاری پیاری باتون سے بادشاہ کو رحم کی طرف متوجہ کرے جبکہ اور
ارکان دولت فرمان حضرت کا بخشش کی طرف متوجہ پائین اپنی اپنے متوسلون کی بقدر اپنے
مرتبہ اور ہمت کے سفارش کرین در حقیقت یہ شفاعت اثر اوسکی شفاعت کا اور یہ سفارش
پرتوہ اوسکی سفارش کا ہے بلکہ حقیقت مین حقیقت شفاعت کی اوسکے لیے مخصوص ہے
کمالا یخفی اجواب سوم ہو سکتا ہے کہ شفاعت آپکے لیے خاص ہو اور انبیا اور علما اور
شہدا اور صلحا اپنے اپنے متوسلون کے آپ کے حضور مین شفاعت کرین اور غایت
اس امکان کی دو گواہ سے ثابت ہے اول یہ کہ قول اوس جناب کا وصاحب شفاعتہم
اس معنی کو بھی محتمل ہے دوسرے وارد ہے جب اہل محشر آدم اور نوح اور ابراہیم
اور موسی اور عیسی علیہم السلام سے مایوس ہو کر حضرت کی خدمت مین آئین گے عرض کرینگے
اے محمد تم خدا کے محبوب اور اول و آخر مین مغفور اور مامون اور خاتم النبیین ہو اگر
تمنے جواب دیا ہمارا کہین ٹھکانا نہ رہا آپ فرمائین گے مین ہی ہون آج شفاعت کے لیے
یعنے آج شفاعت میرا کام ہے پھر آپ جناب الٰہی مین سجدہ کرین گے حکم ہوگا اے محمد سر
اوٹھاؤ اور کہو تم کہ تمہاری بات سنی جاے گی اور مانگو تمکو دیا جاے گا اور شفاعت کرو
کہ تمہاری شفاعت قبول ہوگی آپ سر اوٹھاکر عرض کرین گے الٰہی جبرئیل نے تیری طرف سے
مجھے وعدہ دیا تھا کہ تو مجھے قیامت کے دن راضی اور خوش کرے گا مین اوس عہد کا
ایفا چاہتا ہون ارشاد ہوگا جبرئیل نے سچ کہا تھا مین بیشک تمہین راضی اور خوش کرونگا
اور شفاعت تمہاری قبول فرماؤن گا پھر آپ اپنے ہاتھ سے جنت کا قفل کھولکر لوگون کو
اوسمین داخل کرینگے اور امت کے حال پر متوجہ ہون گے تو معلوم ہوگا کہ اسوقت جو نہال
بہشتی آپکی امت سے ہین اور ابھی ہزارہا لاکھون آدمی دوزخ مین جل رہے ہین اوسوقت
آپ بسبب کمال شفقت کے نہایت غمگین ہوئین گے اور جناب الٰہی مین عرض کرینگے خدایا میری
امت کو دوزخ سے نجات دے حکم ہوگا جسکے دل مین جو برابر ایمان ہے اوسے نکال لے اور

آپکی پیروی کرے اور پیغمبر بھی اپنی اپنی امت کی شفاعت کرینگے پہر آپ بحکم جناب باری وستور کے
ساتھ دوزخ پر تشریف لے جا کر فرمایئنگے اے یار وا پنے اپنے دوستون اور عزیزون
کو یاد کر و اور پہچان کو فرشتے آگ سے نکالین شہید ستر آدمی کی اور حافظ دس کی اور
علما و اولیا اپنے اپنے مرتبون کے موافق صدہا ہزارہا آدمی کی شفاعت کرینگے اور فرشتے
اونکے کہنے کے موافق لوگون کو آگ سے نکالینگے اس شفاعت مین بلکہ سب جگہ گنہگاران
اہلبیت پہلے نجات پائینگے پہر آپ شفاعت کرینگے حکم ہوگا جسکے دل مین آدہی رائی برابر
ایمان ہو دوزخ سے نکال لو پہر اصحاب اور علما اور اولیا موافق ارشاد کے اپنے اپنے
متوسلون کو دوزخ سے نکلوائینگے پہر آپ شفاعت کرینگے حکم ہوگا جسکے دل مین ذرہ بہر
ایمان ہو اوسے بہی نکال لو اسطرح بہت خلق کو دوزخ سے نکالینگے صرف وہ لوگ
رہ جائینگے جو کسی سے توسل نرکہتے تہے اور سوا کلمہ گوئی کے کچہ نیکی نکرتے تہے آپ
اونکی شفاعت کرینگے حکم ہوگا اے محمد بخشش اون کی شفاعت پر نہین صرف میری رحمت
پر ہے قسم اپنے عزت وجبروت وکبریائے وعظمت کی جسنے لا الہ الا اللہ کہا ہے اوسے
بخشدونگا خاصہ دوازدہم اجتماع کمالات کہ جناب باری نے تمام کمالات اگلے
پیغمبرون کے بلکہ اعلے اور افضل اون سے ذات جامع البرکات مین جمع کیے اور فضیلت
اجتماع کی انفراد پر ظاہر ہے ؎ خط سبز ولب لعل ورخ زیبا داری ٭ حسن یوسف دم
عیسے ید بیضا داری ٭ خوبی وشکل وشمائل حرکات وسکنات ٭ انچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا
داری ٭ مثلاً آدم علیہ السلام کو خلعت صفوت بخشا ان اللہ اصطفی آدم محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کو مرتبہ محبوبیت کہ صفوت کو بہی متضمن ہے عنایت فرمایا قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ
وقولہ تعالے لا اقسم بہذا البلد وانت حل بہذا البلد آدم علیہ السلام کو نام حیوانات وجمادات
کے سکہائے وعلم آدم الاسماء کلہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اونکی تمام امت کے نام بتائے اور
مشارق ومغارب زمین کے دکہائے اور جو کچہ قیامت تک ہونے والا تہا بتایا آدم علیہ السلام
کو مسجود ملائک کیا محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو محبوب خلائق کیا آدم علیہ السلام کو بہشت مین
رکہا یا آدم اسکن انت وزوجک الجنۃ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو عرش برین پر بلایا اور مقام

قرب سے مشرف فرمایا فکان قاب قوسین او ادنی آدم علیہ السلام کو خلافت زمین کی بخشی
انی جاعل فی الارض خلیفہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو عالم علوی میں تصرف کی قدرت دی اقتربت
الساعۃ وانشق القمر ادریس علیہ السلام کو آسمان پر بلایا ورفعناہ مکانا علیا محمد صلے اللہ علیہ
وسلم کو مقام قاب قوسین او ادنی سے مشرف فرمایا فکان قاب قوسین او ادنی نوح علیہ السلام
کے سبب مسلمانوں کو طوفان سے نجات بخشی فانجیناہ والذین معہ فی الفلک محمد صلے اللہ علیہ
وسلم کی سبب کافروں کو عذاب سے مہلت دی وما کان اللہ لیعذبہم وانت فیہم صالح
علیہ السلام کی اونٹنی اپنی طرف منسوب کی ہذہ ناقۃ اللہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کی
زمین اپنی زمین فرمائی الم تکن ارض اللہ واسعۃ فتہاجروا فیہا یوشع علیہ السلام کی دعا سے
سورج رکا محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی دعا سے اوسکو مغرب سے لوٹایا ابراہیم علیہ السلام
کو خلعت خلت سے مشرف فرمایا واتخذ اللہ ابراہیم خلیلا محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو جامع خلت
ومحبوبیت کیا وقد اتخذ اللہ صاحبکم خلیلا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب
باری نے اپنے پیغمبر کو پیام بھیجا اگر میں نے ابراہیم کو خلیل کیا تمہیں حبیب کیا اور تم سے بہتر
کسی کو نہ پیدا کیا خلیل کو ملکوت آسمان پر مطلع فرمایا وکذلک نری ابراہیم ملکوت السموات
جس جگہ خلیل کی نظر پہونچی وہاں حبیب کا قدم پہونچا ثم دنی فتدلی خلیل نے خود تمنائے
وصل کی انی ذاہب الی ربی سیہدین حبیب کو خواب سے جگا کر دولت وصل عنایت
فرمائی سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا خلیل پر آگ گلزار کی قلنا یا نار کونی بردا وسلاما
علی ابراہیم حبیب کے واسطے بارہا آتش حرب وقتال بجھا دی کلما اوقدوا نارا للحرب اطفاہا اللہ
خلیل کو ایک حجت عنایت ہوئی جس سے کافر مغلوب ہوے وتلک حجتنا آتیناہا ابراہیم علی قومہ
نرفع درجات من نشاء حبیب کو چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ آیتیں دیں کو تمام عالم کے کافر
اونکے مثل ایک آیت بھی نہ کہہ سکے وان کنتم فی ریب مما نزلنا علی عبدنا فاتوا بسورۃ من مثلہ
وادعوا شہداءکم من دون اللہ ان کنتم صادقین خلیل نے تمنائے ہدایت کی سیہدین حبیب
کو بے طلب عنایت ہوئی ویہدیک صراطا مستقیما خلیل نے طمع مغفرت کی والذی اطمع ان یغفر لی
ربی حبیب کو بے طمع یہ دولت دی گئی لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر خلیل نے دعا کی

ولا تخزنی یوم یبعثون حبیب کو بے دعا بشارت دی یوم لا یخزی اللہ النبی والذین آمنوا
معہ خلیل نے فرمانبردارون کے لیئے فرمایا فمن تبعنی فانہ منی حبیب نے گنہگارون کو اپنے سایہ
عنایت مین لیا شفاعتی لاہل الکبائر خلیل نے خدا کی قسم کھائی تاللہ لاکیدن اصنامکم خدا نے
حبیب کی قسم کھائی لعمرک انہم لفی سکرتہم یعمہون خلیل نے خدمت سے مقام خلت پایا واتخذوا
من مقام ابراہیم مصلی حبیب نے محبوبیت سے مقام شفاعت حاصل کیا عسی ان یبعثک ربک
مقاما محمودا خلیل کو تشریف خلت سے بعد ابتلا کے مشرف کیا حبیب کو ابتدا ایسے کارمین
مرتبہ محبوبیت سے ممتاز فرمایا خلیل کے گھر فرشتے مہمان آئے ہل اتاک حدیث ضیف ابراہیم
المکرمین حبیب کے شہر پر واسطے نگہبانی اور چوکیداری کے فرشتے متعین ہو گئے علی انقاب
المدینۃ ملائکۃ لا یدخلہا الطاعون ولا الدجال حق سے علیہ السلام سے کوہ طور پر کلام کیا
اور اوس سے سب پر ظاہر کردیا فلما جاءہا نودی ان بورک من فی النار محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کو عرش پر بلاکر اسرار حقیقت سے خبردار کیا اور وہ راز سب سے چھپایا فکان قاب قوسین
او ادنی فاوحی الی عبدہ ما اوحی کلیم کو ید بیضا عنایت ہوا واضمم یدک الی جناحک تخرج
بیضاء من غیر سوء حبیب کا سینہ انوار کمال معرفت سے روشن کیا الم نشرح لک صدرک
کلیم کے پتھر سے پانی جاری ہوا فانفجرت منہ اثنتا عشرۃ عینا حبیب کی انگلیون سے اسقدر
پانی نکلا کہ پندرہ سو آدمی نے اوس سے پیا اور وضو کیا کما اخرجہ الشیخان عن جابر تنبیہ
معجزہ ہمارے پیغمبر کا معجزہ موسویہ سے زیادہ عجیب ہے پتھر سے اکثر پانی نکلتا ہے
اور نہرین جاری ہوتی ہین وان منہا لما یشقق فیخرج منہ الماء وان منہا لما یتفجر منہ الانہار
اور گوشت سے اسقدر پانی جاری ہونا محالات عادیہ سے ہے تذییل بعض علما کہتے ہین
سب پانیون سے زمزم افضل ہے کہ شب معراج سینہ مقدس اوس سے دھویا گیا اگر کوئی پانی افضل ہوتا اوس سے دھوتے
بعض کہتے ہین آب کوثر افضل ہے اسلیے کہ چاہ زمزم حضرت اسمعیل علیہ السلام کو دیا گیا اور حوض کوثر سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو
عنایت ہوا اور تحقیق یہ ہے کہ سب پانیون سے وہ پانی افضل ہے جو حضرت کی انگلیون مبارک سے
جاری ہوا کلیم کے لیے عالم سفلی مین دریا پھٹ گیا فاضرب لہم طریقا فی البحر یبسا حبیب کے لیے
عالم علوی مین چاند دو ٹکڑے ہوا اقتربت الساعۃ وانشق القمر کلیم نے خدا کی رضا ڈھونڈھی

محبت الیک رب لترضی خدا نے حبیب کی رضا چاہی فلنولینک قبلۃ ترضٰہا کلیم کا عصا شمع
ہو گیا تو ادھر حبیب کے یاروں کی لاٹھیاں تاریکی میں روشن ہوئیں انس کہتے ہیں
اسید بن حضیر اور عباد بن بشیر حضرت سے اپنے مطلب کی باتیں کرتے تھے کہ رات ہو گئی اور
نہایت تاریکی تھی حضرت کے پاس سے اوٹھے ایک کی لاٹھی روشن ہوئی جب راہ دونوں کی
جدا ہوئی دوسرے کی بھی لاٹھی روشن ہو گئی یہاں تک کہ دونوں صاحب اپنے اپنے گھروں تک
لاٹھیوں کی روشنی میں پہونچ گئے یوسف علیہ السلام کو حسن بے مثال عنایت ہوا کہ ان کے
عشق میں زنان مصر نے اپنے ہاتھ کاٹے فلما رأینہ اکبرنہ وقطعن ایدیہن محمد صلے اللہ علیہ و
سلم کو وہ جمال باکمال عنایت ہوا جس کی محبت میں مردان عرب نے سر اپنے سر سید ان کٹا دیئے
لکن الرسول والذین آمنوا معہ جاہدوا باموالہم وانفسہم یوسف علیہ السلام کو خواب میں چاند
اور سورج اور ستاروں نے سجدہ کیا انی رأیت احد عشر کوکبا والشمس والقمر رأیتہم
لی ساجدین محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو درختوں نے ظاہر میں سجدہ کیا کما ورد فی الاخبار
سلیمان علیہ السلام کے جن فرمانبردار کئے ومن الجن من یعمل بین یدیہ باذن ربہ محمد صلے اللہ
علیہ وسلم کی مدد کے لیئے فرشتے لڑائی میں بھیجے یمددکم ربکم بخمسۃ آلاف من الملٰئکۃ مسومین و
سلیمان علیہ السلام کے لیے ہوا مطیع کی ولسلیمن الریح محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے واسطے
براق بھیجا کہ ہوا سے زیادہ تر تیز رفتار تھا اور خندق کی لڑائی میں ہوا ایک مدد کے لیے بھیجی کہ
تمام لشکر کفار تہ و بالا کر دیا آپ فرماتے ہیں نصرت بالصبا سلیمان علیہ السلام کے لیے آصف
بن برخیا تخت بلقیس کا اوٹھا لایا قال الذی عندہ علم من الکتاب انا آتیک بہ قبل ان یرتد
الیک طرفک محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا نکاح زینب بنت جحش کے ساتھ خود پروردگار نے
عرش پر کیا فلما قضی زید منہا وطرا زوجناکہا سلیمان علیہ السلام کو تمام دنیا کی بادشاہت
بخشی محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے سلطنت قبول نہ فرمائی اور بندگی اختیار کی جس کے بدلے سرداری
محشر اور اہل جنت کی حاصل ہوئی داود علیہ السلام کے ہاتھ میں لوہا نرم ہوا اور ہمارے پیغمبر
صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کی برکت سے خشک لکڑی نے تلوار کا کام دیا یہ امر اس سے کچھ کم
نہیں محقق کامل حسین محمد حنفی شاگرد امام ابو محمد جلال بخاری ریاض الناسکین میں لکھتے ہیں ایک سپاہی

حضور عالی مین ایک پتھر لایا اور کہا اے محمد یہ پتھر داؤد پیغمبر کے پتھرون سے ہے آپنے
ہاتھ مین لیا موم کی طرح نرم ہو گیا یہودی یہ معجزہ دیکھ کر فوراً مسلمان ہوا اگر کسی پیغمبر
کو ایک اسم اور کسی کو دو تین اسم اپنے اسمائے شریفہ سے دیے مثلاً اسمعیل و اسحٰق
کو علیم اور حلیم اور ابراہیم کو حلیم اور نوح کو شکور اور موسیٰ کو کریم اور یوسف کو حفیظ
اور یحیٰی اور عیسیٰ کو بر بنایا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ستر اسم اپنے اسمائے متبرکہ سے عنایت کیے
حکیم رحیم سلام مومن مہیمن عزیز جبار فتاح علیم رافع سمیع بصیر عدل
خبیر حلیم عظیم غفور شکور علی حفیظ حسیب کریم رقیب مجیب واسع
حکیم شہید حق وکیل قوی متین ولی حمید ماجد اول آخر ظاہر
باطن بر عفو رؤف مقسط جامع غنی معطی نور ہادی رشید صبور
قائم حافظ ذو القوۃ ذو الفضل کفیل شاکر قریب مبین برہان نقیب
کافی عالم نصیر صادق احد اکرم منیر داعی عیسیٰ علیہ السلام کو بچپن مین گویائی
عنایت فرمائی اور اون سے حضرت مریم کی پاکی پر گواہی دلوائی محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے
دودھ پیتے بچون نے کلام کیا اور آپ کی محبوبہ یعنے ام المومنین عائشہ صدیقہ کی پاکی
اور طہارت پر خود گواہی دی عیسیٰ علیہ السلام کی دعا سے اندھے اچھے ہو جاتے اور کوڑہی
شفا پاتے یبری الاکمہ والابرص باذن اللہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے شہر کی خاک کو یہ تاثیر
بخشی کہ جو بیمار اپنے بدن پر لگائے فوراً شفا پائے اور آپکی زیارت پر جو شخص دعا صحت
کی کرے امید ہو کہ بیماری دفع ہو جاتی رہی حکایت سید سمہودی کہتے ہین مین نے بچشم خود دیکھا کہ
ایک کوڑہی نے مدینہ کی خاک بدن کو ملی بیماری اوسکی جاتی رہی حکایت اور یہ بہی سید
سے منقول ہے میرے غلام کو سال بہر سے بخار آتا تھا خاک مدینہ کے استعمال سے شفا
ہو گئی حکایت مولانا رفیع الدین خان مرادآبادی اپنے حال مین لکھتے ہین میرے بائین
ہاتھ مین سخت درد تھا کہ ہلانا اور اوس سے کام لینا دشوار تھا درد کی جگہہ مٹی مدینہ کی ملی
آرام ہو گیا حکایت سید سمہودی اور احمد بن عبد الحمید سندہی نقل کرتے ہین شہر
غرناطہ مین ایک شخص کو ایسی مہلک بیماری عارض ہوئی کہ سب اطبا اوسکے علاج سے عاجز

ہوے ناچار اونے ایک عرضی مدینہ شریفہ کو روانہ کی جسوقت روضۂ مقدس پر پڑہی گئی اوسی وقت
مریض کو وہان شفا حاصل ہوئی معاذ بن عفراکی عورت کو برص تہی آپ سے التجا کی آپنے
اپنا ہاتہہ موضع برص پر لگا دیا فورًا آرام ہوگیا ف مسیح کی جو زبان مین وہ تیرے ہاتہہ
مین ہے وہ بڑائی اوس سے تجہے حاصل لاکہہ بات مین ہے ف عیسے علیہ السلام نے چار مردے
زندہ کیے عازر اور ابن العجوز اور بنت العاشر اور سام بن نوح محمد صلی اللہ علیہ وسلم
نے کروڑون دل مردہ زندہ کیے جسے حضرت عیسے نے زندہ کیا فورًا مر گیا جس دل کو محمد صلی اللہ
علیہ وسلم نے زندہ کیا اوسے حیات ابدی عنایت ہوئی کہ کبہی نہ مرا علاوہ برین زندہ کرنا
مردون کا بہی آپ سے ثابت ہے ایک شخص نے آپ سے کہا اگر آپ میرے بیٹے کو زندہ
کرین تو مین ایمان لاؤن آپنے اوسکی قبر پر جاکر پکارا اوسنے جواب دیا لبیک وسعدیک
یا رسول اللہ فرمایا پہر اول دنیا مین آنے کو چاہتا ہے عرض کیا نہین یا رسول اللہ مینے
حقیقی کو دنیا سے اور خدا کو ماں باپ سے زیادہ مہربان پایا اور جابر رض نے ایک بکری
ذبح کر کے گوشت اوسکا پکایا اور حضرت کے سامنے رکہا فرمایا گوشت کہاؤ اور ہڈیان توڑو
پہر اون ہڈیون کو جمع کر کے کچہہ فرمایا کہ وہ بکری کان جہاڑتی اوٹہہ کہڑی ہوئی علما کہتے ہین
رونا ستون کا حضرت کی محبت مین معجزہ مسیح سے کہ احیاء موتی ہے بڑا ہے عجب تر ہے اسلیے
کہ چوب خشک نہ صلاحیت حیوٰۃ کی بالفعل رکہتی ہے اور یہ بہت بڑا معجزہ تہی حضرت عیسے
مٹی سے خفاش کی شکل بناتے پہر اوسمین پہونک مارتے تو وہ اوڑنے لگتے محمد صلی اللہ علیہ
وسلم سے بت نے کلام کیا اور آپکی تصدیق کی اور بے دودہ کی بکری آپکے ہاتہہ کی برکت
سے دودہ دینے لگی اور سوکہی لکڑی نے تلوار کا کام دیا جواہر التفسیر اور ریاض مین نقل
کیا آپنے ایک بت پرست کو دعوت باسلام کی اوسنے انکار کیا آپ نے فرمایا اگر تیرا
بت مجہسے کلام کرے تو ایمان لائے اوسنے کہا آٹہہ مین پچاس برس سے اسے پوجتا ہون
آج تک مجہسے کلام نہ کیا آپ سے کہ اوسکے دشمن ہین کیونکر کلام کریگا آپ نے بت سے
فرمایا مین کون ہون بت نے بزبان فصیح کہا انت رسول اللہ آپ خدا کے رسول ہین بغوی
نے شرح السنۃ مین اور ابن عبد البر نے استیعاب مین اور ابن جوزی نے کتاب الوفا

مین حزام بن ہشام سے اونسے اپنی دادا حبیش بن خالد سے کہ ام معبد کے سباق مین روایت کیا
آپ نے ام معبد کے خیمے مین ایک بکری دیکھی فرمایا اسکا کیا حال ہے عرض کیا کم زوری کے
سبب بکریون کے ساتھ نجا سکی فرمایا کیا دودھ دیتی ہے عرض کیا اسمین دودھ دینیکی طاقت
کہان فرمایا اگر اجازت دے تو مین اوسے دوہون عرض کیا میرے مان باپ آپ پر قربان ہون
اگر اوسکے دودھ دیکھئے دوہ لیجیے آپ نے اپنا ہاتھ اوسکے تھنون کو لگایا اور خدا کا نام
لے کر دعا کی اوسیوقت بکری نے دوہوانے کے لیئے پاؤن پہیلا دیے اور جگالی کر کے دودھ
اوتارلائی آپ نے ایک بڑا برتن جو ایک قوم کا پیٹ بہرے منہہ تک بہر دیا یہانتک کہ جہاگ
باہر نکلی اور ام معبد اور اپنے ساتھہ والون کو سیر کر کے پلایا پہر وہ برتن بہر کر دودھ دوہا اور
دودھ اوسکے تھنون مین باقی رہ گیا مواہب لدنیہ مین لکہا ہے وہ بکری عمر رضی اللہ
عنہ کے زمانے تک جیتی رہی جب اونکے زمانے مین قحط پڑا اور دودھ عالم مین عنقا ہو گیا گر وہ
بدستور دودھ دیتی رہی عبد اللہ بن جحش کی تلوار لڑائی مین ٹوٹ گئی آپ نے اونکو ایک لکڑی
دی کہ تلوار کا کام دیتی اور جنگ بدر مین عکاشہ بن محصن کی تلوار ٹوٹ گئی اونکو ایک لکڑی
عنایت ہوئی کہ تلوار کیطرح کاٹ کرتی تھا تو ان **باب معراج کے بیان مین** قال اللہ
تعالے سبحان الذی اسرٰی بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی الذی بارکنا حولہ
لنریہ من ایاتنا انہ ہو السمیع البصیر یعنے ہر عیب اور نقصان سے پاکی ہے اوسکو جو راتمین
لے گیا اپنے بندے کو بڑائی والی مسجد سے مسجد اقصے تک جسکے گرداگرد کو ہمنے برکت دی
تا دکہا دین ہم اوسے نشانیان اپنی قدرت کی بیشک وہی سننے والا ہے دیکھنے والا
قولہ عز وجل سبحان الذی سبحان اصل مین مصدر ہے کما قال القاضی فی تفسیرہ سبحان
مصدر کغفران اور اضافت کے ساتھہ اسم بمعنی تنزیہ کے آسی تفسیر مین لکہا ہے سبحان
اسم بمعنی التسبیح الذی ہو التنزیہ اقول وبہذا التوزیع اندفع التناقض بین الکلامین و
ارتفع الخلاف من البین اور لفظ سبحان اس واقعہ کی کمال عظمت پر دلالت کرتا ہے
کہ رب تبارک وتعالے نے اوسے مقام مدحت مین ذکر کیا اور اپنی پاکی اور قدوسیت
کی دلیل قرار دیا یعنے وہ ایسا قادر اور لوث عجز سے پاک ہے کہ چند ساعت مین محمد صلی اللہ

علیہ وسلم کو کہان سے کہان لے گیا کہ عقول بشری اور نفوس قدسی اوسکی کیفیت
ادراک نہین کر سکتے اور بیان سے ظاہر ہوا کہ ادراک ذات کا ننوجہت کہ جسکا ایک فعل
ازمان متوسط بلکہ سبادی عالیہ کی ادراک سے ورا ہی اوسکی ذات پاک سوا سید لولاک
کے کون ادراک کر سکتا ہے **قولہ تعالی** اسری مکہ سے بیت المقدس تک بھیجا موسوم باسرا
ہے اور سیر سموات تا اقصے الغایات مسمی بمعراج بعض کہتے ہین معراج سے وہ سیڑہی
مراد ہے جسپر ہوکر آپ تشریف لے گئے کہ معراج اسم الہ ہے مشتق عروج سے فی القاموس
المعرج والمعراج السلم وفی الصراح معراج بالکسر نردبان ومنہ لیلۃ المعراج **قولہ جل شانہ**
بعبدہ اضافت عبد کی ضمیر کیطرف واسطے بیان عظمت مضاف کے ہے جسطرح کہتے ہین
مصاحب بادشاہ کا آتا ہے جو بڑائی اوسکی اس کلمہ سے سمجھی جاتی ہے نام لینے مین نہین اور تمامی
صفات سے عبدیت کو بسبب اوسکی فضیلت یا بیان علیت کے اختیار فرمایا کہ کوئی صفت بندگی
کے برابر ہے اور نہ رفعت و بلندی ہے اور سکے حاصل ہوسکے سعادت انسان کی بندگی اور
سرافگندگی مین ہے من تواضع للہ رفعہ اللہ گویا اس مضمون کی طرف اشارہ ہوا کہ جنے
محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو بندگی کی عوض یہ مرتبہ عنایت فرمایا کہ چند ساعت مین مسجد حرام
سے مسجد اقصے کو لے گئے اور اپنی قدرت و حکمت کے اسرار اونپر ظاہر فرمائے **قولہ**
عز و جل لیلا رات مواصلت محب و محبوب کے لئے مناسب ہے تا اخفاء اسرار محبت سے
خبردار ہون اگر یہ واقعہ دن مین گذرتا ہر مخالف اور موافق تصدیق کرتا اور فائدہ
ابتلا اور آزمائش کا متحقق ہوتا **قولہ تعالے** من المسجد الحرام ادسے مسجد حرام اس لیے
کہتے ہین کہ عظمت اور بڑائی اوسکی سب مسجدون سے زیادہ ہے یہانتک کہ جو شخص اوسمین
دو رکعت پڑہتا ہے دو لاکھ رکعت کا ثواب پاتا ہے یا اسوجہ سے کہ اوسمین اور اوسکے
آس پاس شکار کہیلنا اور قتال کرنا حرام ہے **قولہ عز اسمہ** الی المسجد الاقصے وجہ تسمیہ کی
ظاہر ہے کہ وہ مسجد حرام سے بہت فاصلہ پر ہے اور آنے اس آیت مین انتہائے غایت کے لیے
نہین کہ تشریف لیجانا آپکا سدرۃ المنتہی سے آگے حدیث مشہور ثابت ہے اور منکر اوسکا
مبتدع بلکہ فاسق ہے جیسے منکر اسرا کا کافر ہے مگر اقتصار بیان اسرا پر ایک فائدہ جلیلہ

کے لئے ہے کہ جو لوگ قدرت پروردگار اور مرتبۂ سید ابرار سے کما حقہ واقف نہے سیر
سٰموات اور عجائب ملکوت کو کسطرح تسلیم نہ کرتے اور اس واقعۂ عجیب کو کہ سلف
سے ابتک اوسکا مثل سننے مین نہ آیا خلاف عقل سمجھکر دام حیرت مین گرفتار ہوتے اسلیے
تھوڑا حال کہ اسقدر خلاف قیاس نتھا بیان کر دیا تا علامات بیت المقدس آپ سے
دریافت کرکے اوسکی تصدیق کرین پھر اوسپر قیاس کرکے اس سیر کی سب کیفیت پر کہ
آپ سے سنین یقین لاوین قولہ تعالے الذی بارکنا حولہ یعنے برکت دی ہمنے اوس مسجد
کے نواح کو نہرون اور درختون سے کہ ہر قسم کی چیز اوسمین بکثرت ہوتی ہے یا پیغمبرونکی
سکونت اور ملائکہ کی آمد و رفت قرنون رہے اور شیخ الانبیا خلیل خدا کی ہجرت گاہ ہے
اور لفظ موصول اور اسیطرح لفظ حولہ مسجد اقصے کی کمال عظمت پر دلالت کرتا ہے کہ جسکے
گرد و نواح کو یہ کرامت اور بزرگی حاصل عظمت اور بڑائی اوسکی کس مرتبہ ہوگی قولہ لنریہ من
لنریہ من آیاتنا یعنے یہ لیجانا اس قسم سے نہین جسطرح دوست کو دوست گلگشت
یا سیر بازار کے لیئے لیجائے کہ سوائے تفریح طبع کے کوئی فایدہ اوس سے مقصود نہین
بلکہ اس سیر سے رسول کریم کو ایک فایدۂ عظیم حاصل ہوا کہ عجائب ملک و ملکوت و غرائب
جبروت و لاہوت آپکی نظر سے گذرے تنبیہ اس تقریر سے یہ شبہہ کہ اس تقدیر پر لام
آیت مین واسطے تعلیل کے ہے اور افعال الٰہیہ کسی شے سے معلل نہین بخوبی دفع ہوگیا کہ
افعال الٰہیہ اگرچہ معلل بعلت غائیہ نہین مگر فایدہ و حکمت سے خالی نہین ہوتی فعل الحکیم
لا یخلو عن الحکمۃ پس لام آیت مین واسطے افادہ معنی نفع کے ہے قولہ تعالے انہ
ہو السمیع البصیر بیشک وہ بندہ سننے والا دیکھنے والا ہے یعنے لوگ اس سیر کو اپنی سیر
پر قیاس نہ کرین کہ جب کسی راہ کو تحقیق قطع کرتے ہین اوسکے حالات خصوصًا اون عجائب
و غرائب سے جو راہ سے علیحدہ ہین واقف نہین ہوتے اور دوسرے کی بات اچھی طرح
نہین سنتے اور نہین سمجھتے محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے باوجود اسکے کہ چند ساعت مین یہ
راہ قطع کی تمام حالات اوس راہ کے اور عجائب و غرائب آسمانون کے اچھی طرح اونکے
کہنے تہوڑا سمجھ لیا اور جو دیکھا اوسکی ماہیت خوب دریافت کرلی بلکہ یہ سنا اور دیکھنا

کیا ہے اونھون نے تو خدا کا کلام بیواسطہ سنا اور اوسکا دیدار بچشم سر دیکھا اور ضمیر
فصل اسم ان کے بعد حصر کے لیے ہے کہ حق سننے اور دیکھنے کا یا اجتماع ان دونون کا انہی
لیے مخصوص ہے موسے علیہ السلام نے جب عرض کیا الٰہی مجھے اپنا دیدار دکھا حکم ہوا لن ترانی
تو مجھے نہ دیکھ سکے گا پہاڑ پر تجلی کے جل گیا اور موسے بیہوش ہو کر گر پڑے غرض موسے
صعقا محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے وہ جمال بے کیف بے پردہ و حجاب دیکھا مگر کسی بات مین
تغیر نہوا ع موسے ز ہوش رفت بیک پرتو صفات ۔ تو عین ذات می نگری در تبسمی ۔
پس ہر چند ایک نعمت اس مجموعہ سے یعنے کلام الٰہی سنا حضرت موسے کو بھی میسر ہوا مگر مکالمت
بحالت دیدار سید ابرار کے خصائص سے ہے ع موسی الطور گرچہ سخن گفت با خدا ۔
بالائے عرش پایۂ طور محمد است ۔ اور اکثر مفسرین کے نزدیک ضمیر انہ کے جناب باری کیطرف
راجع ہے یعنی وہ اونکا الحاح و زاری سننے والا اور اونکا خشوع و خضوع دیکھنے والا ہے
کہ باوجود علو مرتبت کس قدر تواضع کے ساتھ ہر روز ستر بار استغفار کرتے ہین اور باوجود
معصومیت کے خدا کے خوف سے کانپتے رہتے ہین پس یہ تتمہ قبول کرنے اور انعام دینے
سے کنایہ ہے گویا ارشاد ہوتا ہے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ بات ہمین نہایت پسند
آئی اسلیئے ایسی رفعت و کرامت عنایت کی کہ کریم جب اپنے فرمانبردار بندے کی خدمت دیکھتا
ہے مرتبہ اوسکا زیادہ کرتا ہے اور ایراد لفظ غائب یعنے سبحان الذی اسرے بعبدہ پھر
التفات بصیغۂ متکلم یعنے من آیاتنا پھر بصیغۂ غائب انہ ہو السمیع البصیر ایک عمدہ لطیفے
کیطرف اشارہ کرتا ہے کہ ارباب طریقت کے نزدیک سالک کو تین مقام پیش آتے ہین
عروج وقوف رجوع لفظ غائب مناسب مقام اول و ضمیر متکلم مناسب ثانی اور صیغہ غائب
کہ تتمہ آیت مین ہے بمقابلۂ ثالث ہے گویا ارشاد ہوتا ہے محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے اکثر
یہ تینون مقامات کہ برسون کی ریاضت سے حاصل نہین ہوتے طے کیے یا تعبیرات ثلثہ
حضرت کے احوال ثلثہ کی طرف اشارہ کرتے ہین اول شب اس عالم مین تھے چند ساعت
مین آسمانون اور سدرۃ المنتہیٰ سے تجاوز کر کے بارگاہ الٰہی مین پہونچے اور انواع
کرامت سے مشرف ہو کر رات ہی مین لوٹ آئے تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ بقول صحیح

بارہوین سال نبوت سے شب بست ہفتم ماہ رجب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم مسجد
حرام مین تشریف رکھتے تھے کہ جبریل امین ایک طشت زرین ایمان وحکمت سے بھرا ہوا لائے
اور سینہ مقدس چاک کرکے دل مبارک نکالا اور ایمان وحکمت سے بھرکر اوسکی جگہ پر رکھدیا
رکھتے ہی زخم بھر گیا اور کچھ درد والم محسوس نہوا انکتہ سینۂ مقدس کے چاک کرنے مین یہ
بھید تھا کہ آپکا حوصلہ بقدر اون ترقیات وکمالات کے کہ اوس رات عنایت ہوئین فراخ
اور کامل ہو جائے اور دل مبارک کو ایمان وحکمت سے بھرنے مین یہ حکمت تھی کہ انوار
تجلیات وعلوم ومعارف کی استعداد وقابلیت اور عجائب وغرائب ملک وملکوت کے
دیکھنے سے حکیم مطلق کی کمال قدرت پر اطمینان کلی حاصل ہو پھر ایک چار پایہ گدھے سے
بڑا اور خچر سے چھوٹا جسے براق کہتے ہین خدمت والا مین حاضر کیا گیا توجیہ براق برلیق
سے ماخوذ ہے اسلئے کہ اوسکا رنگ بہت چمکتا تھا یا برق سے کہ بجلی کی طرح کوندتا یا برفتار
ہے کہ بقول بعض علما کے رنگ اوسکا ابلق تھا اور برقا ایک لکڑی ہے جسمین سیاہی
اور سپیدی ہوتی ہے ابن سعد شرف المصطفے مین لکھتے ہین جب آپ اوسپر سوار ہوئے
میکائیل نے لگام اور جبریل نے رکاب پکڑی نکتہ میکائیل خدمت ارزاق پر مامور ہین
اور رزق مشقت کی راہ سے پہونچتا ہے پس وہان براق کے قریب رہنا اونکا نہایت مناسب
ہوا اور جبریل علیہ السلام رکاب تھامنے پر مقرر ہوئے کہ آپ سے نزدیک رہین تاہر چیز
کی کیفیت اور حقیقت کہ اس راہ مین نظر آئے گذارش کرین حاکم نے بسند صحیح اور بیہقی
نے دلائل النبوۃ مین روایت کی جب آپ نے سواری کا ارادہ کیا براق شوخی کرنے لگا
جبریل نے کہا اے براق تجھے کیا ہو گیا خبردار ہو تجھپر کوئی شخص انسے بہتر سوار نہوا ہے یہ
سننے سے براق کو پسینہ آگیا اور شوخی سے باز رہا آپ سوار ہو کر مسجد اقصے کی طرف
روانہ ہوئے راہ مین ایک بڑھیا اور ایک شخص نے آپ کو آواز دی آپنے التفات نفرمایا
پھر تین شخص نظر آئے انھون نے کہا السلام علیک یا اول السلام علیک یا آخر السلام علیک یا حاشر حضرت
نے انکے سلام کا جواب دیا اور جبریل سے حال پوچھا جبریل نے کہا یا رسول اللہ وہ عورت
دنیا تھی اور وہ مرد شیطان اگر آپ جواب دیتے آپکی امت دنیا اختیار کرتی اور وہ تین

شخص جنہون نے آپکو سلام کیا ابراہیم اور موسے اور عیسے علیہم السلام تہے لطیفہ ان پیغمبرونکی خصوصیت ملاقات کے لیئے اسوجہ سے ہے کہ ابراہیم علیہ السلام آپ کے اجداد امجاد مین ہین اس عالم مین سید عالم کو اونکے اتباع کا حکم ہے قیامت کے روز وہ آپکی اُمت مین داخل ہونے کی تمنا کرینگے اور موسے علیہ السلام کی شریعت آپ کے شرع سے نہایت مناسبت رکھتی ہے اور عیسے علیہ السلام کا زمانہ آپ کے زمانے سے قریب تہا اور بقول اکثر آپ کے اور اونکے بیچ مین کوئی پیغمبر نہوا اور جب وہ آسمان سے اوترینگے حضرت کی پیروی کرینگے اور آپکی شریعت کو رواج دینگے اور انبیاء علیہم السلام کے ان تین نام کے اختیار کرنے مین شاید اس مضمون کی طرف اشارہ کیا کہ اس عالم کی سب خوبیان اور کمالات اول سے آخر تک تمہارے لیئے ثابت ہین اور حشر کے دن بہی سب کام آپکی مرضی کے مطابق ہونگے طبرانی اور بزار کی روایت مین ہے آپ نے کچہ لوگ دیکہے کہ کہیتی کرتے ہین ایک دن مین کہیت اونکے پک جاتے ہین جسوقت کاٹتے ہین اوسیوقت پہر ہو جاتے ہین جبریل علیہ السلام نے گذارش کیا یہ جہاد کرنے والے ہین انکی نیکیان سات سو تک مضاعف ہوتی ہین اور جو کچہ خدا کی راہ مین صرف کرتے ہین اللہ تعالے اوسکا بدلہ فوراً عنایت کرتا ہے وہو خیر الرازقین حکمت اس کیفیت کے دکہانے مین یہ فائدہ تہا کہ آپ پر اور آپکی اُمت پر جہاد فرض ہونے والا تہا اور آدمی جس کام کے انجام کی خوبی اپنی آنکہ سے دیکہہ لیتا ہے اوسمین زیادہ کوشش کرتا ہے اور دیکہتا اپنا لیئہ اُمت کا دیکہتا ہے پہر آپکے طرف سے سرد ہوا سبت پاکیزہ جسمین مشک کی خوشبو آتی چلی اور ایک آواز خوش سنی گئی آپنے جبریل سے اوس آواز کی حقیقت دریافت کی کہا یہ بہشت کی آواز ہے اوسنے عرض کیا اے میرے رب مجہے عنایت فرما جو تونے مجہسے وعدہ کیا اب بہت ہو گئی میری خوشبو اور استبرق اور حریر اور سندس اور ریحان اور شہد اور دودہ اور شراب سو اب مجہے دے جو تونے مجہسے وعدہ کیا ہے ارشاد ہوا تیرے لیئے ہے ہر مسلمان مرد اور ہر مسلمان عورت اور ایمان والے مرد اور ایمان والی عورتین اور جو شخص مجہپر اور میرے پیغمبرونپر ایمان لائے اور اچہے کام کرے اور شرک نہ کرے جو مجہسے ڈرتا ہے وہ ایمان والا ہے

اور جو مجھسے سوال کرتا ہے مین اوسے دیتا ہون اور جو مجھے قرض دیتا ہے اوسے عوض
دیتا ہون اور جو مجھپر بہروسا کرتا ہے مین کفایت کرتا ہون لا الہ الا انا لا اخلف المیعاد
وقد افلح المومنون وتبارک اللہ احسن الخالقین پہر ایک بدبو محسوس ہوئی اور ایک آواز
کروہ سُنی جبریل نے گذارش کیا یہ دوزخ کی آواز ہے اوسنے عرض کیا اے میرے رب
مجھے دے جو تو نے مجھسے وعدہ کیا اب بہت ہوگئین میری زنجیرین اور طوق اور جلن
اور گرمی اور ضریع اور غساق اور عذاب اور گرم او سوا ب مجھے دے جو تو نے مجھسے وعدہ
کیا ہے فرمایا تیرے لیے ہے ہر مشرک اور مشرکہ اور کافر اور کافرہ اور سرکش کا ایمان نلانیوالا
دوزخ نے کہا مین راضی ہوئی حکمت بہشت ودوزخ کی آواز سنانے اور اونکی کیفیت
سے مطلع کرنے مین شاید یہ فائدہ تہا کہ لوگون کا اشتیاق بہشت کیطرف زیادہ ہو اسلیے کہ جب آدمی کسیکو اپنا مشتاق
سنتا ہے اوسکی محبت دلمین زیادہ ہوتی ہے اور رغبت اوسکیطرف بڑہجاتی ہے اور دوزخ کا حال سنکر زیادہ خائف اور اوس سے
بچنے کی تدبیرون مین اچھی طرح مشغول ہو کہ جب انسان دشمن کو اپنی ایذا اور اضرار کی فکر
مین مصروف سمجہتا ہے بہت ڈرتا ہے اور اپنا سب وقت اوس سے بچنے کی تدبیرون مین
صرف کرتا ہے الغرض آپ وہان سے روانہ ہو کر مسجد اقصےٰ مین پہونچے حضرت ابراہیم
اور موسےٰ اور داود اور سلیمان اور عیسےٰ علیہم وعلےٰ نبینا الصلوٰۃ والسلام سے ملاقات
ہوئی آپ امام ہوے اور پیغمبرون نے آپکے پیچھے نماز پڑہی ع در ان مسجد امام انبیا شد صف پیشینیان
پیشوا شد بعدہ انبیا علیہم السلام نے خدا کی حمد وثنا کی اور اوسکے ضمن مین
اپنے خصائص وکمالات بیان فرمائے سرور دوجہان سید عالمیان محمد مصطفےٰ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا تم سب نے اپنے رب کی حمد وثنا کی اور مین اوسکی حمد وثنا کرتا ہون
الحمد للہ الذی ارسلنی رحمۃ للعالمین وکافۃ للناس بشیراً ونذیراً وانزل علی الفرقان
فیہ تبیان لکل شی وجعل امتی امۃ وسطاً وجعل امتی ہم الاولون وہم الآخرون وشرح
لی صدری ووضع عنی وزری ورفع لی ذکری وجعلنی فاتحاً وخاتماً سب افراد حمد کے
اوس ذات جامع جمیع صفات کے لیے ثابت ہین جسنے مجھے بہیجا تمام جہان کے لیے رحمت
اور سب لوگون کو بشارت دینے والا اور ڈرانیوالا اور مجھپر فرقان اوتارا جسمین ہر چیز کا بیان روشن

ہے اور میری امت سب امتون سے بہتر کی اور انکو مرتبہ مین سب سے اول اور پیدایش
مین سب سے آخر کیا اور کشادہ کیا میرے لیے میرا سینہ اور اوتارا مجھسے میرا بوجھ اور بلند
کیا میرے لیے میرا ذکر اور کیا مجھکو فاتحہ دیوان نبوت اور خاتمہ صحیفہ رسالت نکتہ
جب بادشاہ کا کوئی بڑا مقرب اپنی دار الحکومت سے دار السلطنۃ کو جاتا ہے افسران
فوج اور ارکین ریاست اوسکا استقبال کرتے ہین سو جناب رسالت اوس ذات
حضرت احدیت کے پاس جاتے تھے حضرات انبیا کہ مقربان جناب الٰہی ہین آپکی پیشوائی
کے لیے تشریف لائے اور زمین پر آنے کی وجہ یہ ہے کہ جسقدر مرتبہ اوس مقرب کا بادشاہ
کے نزدیک زیادہ ہوتا ہے اوسیقدر مسافت سے استقبال کیا جاتا ہے باقی رہا یہ امر کہ انبیا
علیہم السلام نے حمد الٰہی کے ضمن مین اپنے فضائل مخصوصہ کسواسطے بیان فرمائے تو وجہ اسکی
یہ ہے کہ آدمی جب کسیکو اپنے سے بہتر حال پر دیکھے چاہیے کہ خدا کے احسانات جو اسپر ہین
یاد کرے اور شکر اوسکا بجا لائے کہ جس پروردگار نے اوسے ایسا مرتبہ دیا ہے میرے
لائق مجھپر بھی احسان کیا ہے یا سنت الٰہی ہے کہ جو امر اچھا گو کیسا ہی ظاہر ہو حجت سے
ثابت کرتا ہے اسیواسطے دلائل اپنی وحدانیت اور الوہیت کے باآنکہ آفتاب نیمروز سے
روشن تر ہے بیان فرمائے اور قیامت کے دن انبیا علیہم السلام سے باوجودیکہ حاکم
حقیقی عالم الغیب والشہادۃ ہے تبلیغ رسالت کے گواہ طلب کیے جاوینگے سو یہان
بھی ایک امر اہم یعنے سید عالم کی تفضیل اور استحقاق امامت ثابت کرنا منظور تھا اسلیے
فضائل مخصوصہ انبیائے سابقین کے اونکے اور آپکے فضائل مخصوصہ آپکی زبان فیض ترجمان
سے بیان کرائے تا حجت آپکی فضیلت کی ظاہر ہو اسیواسطے جبوقت جناب سرور عالم
صلے اللہ علیہ وسلم اپنے فضائل وخصائص بیان کر چکے حضرت ابرہیم علیہ السلام نے اور انبیا
علیہم السلام سے کہا اس سبب سے محمد صلے اللہ علیہ وسلم تم سے افضل ہوئے جب
فضیلت حضرت رسالت کی انبیا پر ثابت ہوگئی جبریل علیہ السلام نے دو جام کہ ایک مین
دودھ تھا اور دوسرے مین شراب حاضر کیے آپ نے دودھ پسند کیا جبریل نے کہا
یا رسول اللہ آپ نے حکمت اختیار کی اگر شراب پسند کرتے امت آپکی گمراہ ہو جاتی

لطیفہ حکمت اور دودھ مین مناسبت یہ ہے کہ جسطرح انسان ابتدائے عمر مین دودھ سے
پرورش پاتا ہے پھر غلے اور میوہ جات کے تغذیہ سے کمال طبعی جسم کا حاصل کرتا ہے اسیطرح
ابتدائے عمر مین علم و حکمت سے کام پڑتا ہے اور اوسکے واسطے سے کمال روح کہ معرفت
الٰہی سے عبارت ہے میسر ہوتا ہے اور جسطرح دودھ کھانے پینے دونون کام مین آتا ہے
اسیطرح علم و حکمت سے دین و دنیا کا فائدہ حاصل ہوتا ہے اسیواسطے علم شیرین مقرر ہے
جو شخص خواب مین دودھ پیئے اوسے علم حاصل ہو اور شراب مورث غفلت ہے اور غفلت
منشا ضلالت اکثر دیکھا ہے کہ شرابی کا جدھر منہ اوٹھتا ہے چلا جاتا ہے جب راہ ظاہر
اوسکے پینے مین نظر نہین آتی راہ باطن کب نظر آئے گی اور جو ضلالت سے محبت دنیا بطریق
اطلاق اللازم وارادۃ الملزوم مراد لین تو اوسکی مناسبت شراب سے نہایت ظاہر ہے
کہ جسطرح شراب آدمی کو مدہوش کرتی ہے اسیطرح محبت دنیا انسان کو خدا سے غافل
اور فکر آخرت سے معطل کردیتی ہے اور جسطرح اوسکی زیادتی سے دوران سر ہوتا ہے
اسیطرح جو شخص دنیا مین زیادہ ملوث ہوتا ہے ہمیشہ سرگردان رہتا ہے اور جسطرح شراب
کی نسبت وارد ہے کہ شراب سب برائیون کی کنجی ہے اسیطرح محبت دنیا کیلیے آیا ہے
کہ وہ سرنیشے مبادی ہر گناہ کی ہے الغرض یہ شراب بشکل سراب ہے جسطرح آدمی سراب کے
پاس پہونچکر اپنی جہالت پر متنبہ ہوتا ہے اسیطرح جسوقت شراب پیکر بہکتا ہے لوگ اوسپر
ہنستے ہین جب ہوش مین آتا ہے اپنی حماقت پر نادم ہوتا ہے اور شیخ کے لفظون سے
سمجھا جاتا ہے کہ ندامت شراب کی تینون عالم مین باقی ہے کہ شرابخوار دنیا مین بے اعتبار
ہے اور برزخ مین ذلیل و خوار اور قیامت کے دن عذاب مین گرفتار الغرض آپ وہانسے
روانہ ہوے راہ مین حضرت موسے کو دیکھا اپنی قبر مین نماز پڑھتے ہین اور اوسمین یہ نکتہ تھا
کہ رغبت نماز کی آپ کے دل مین بڑہی اور خصوصیت موسے علیہ السلام کی اسوجہ سے ہے
کہ ہمارے حضرت بنی اسمعیل کے اور حضرت موسے بنی اسرائیل کے سردار ہین جب ایک سردار دوسرے کو
بادشاہ کی کسی خدمت مین مصروف دیکھتا ہے شوق اوس خدمت کا اوسکے دل مین بھی زیادہ
ہو جاتا ہے یا اسوجہ سے کہ تخفیف نماز کی درخواست حضرت موسے علیہ السلام کے مشورے سے
تھی

واقع ہوگی تو ترغیب نماز بھی اونہیں کے واسطے سے مناسب تھی پھر آپ سوار ہوکر
آسمان دنیا پر پہونچے اور وہان حضرت آدم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی اسیطرح آسمانونکی
سیر اور انبیا سے ملاقات کرتے آسمان ششم پر پہونچے وہان حضرت موسےٰ تشریف
رکھتے تھے جب آگے بڑہے حضرت موسےٰ روئے اور فرمایا غلام بعث بعدی یدخل الجنتہ
من امتہ اکثر ممن یدخل من امتی ایک لڑکا بعد میرے مبعوث ہوا اوسکی امت کے لوگ میری
امت سے زیادہ بہشت مین جاوینگے فایدہ یہ رونا حسد کی راہ سے نہین بلکہ اپنی امت پر
شفقت اور اونکے حال پر حسرت ہے کہ باوجود تقدم زمانی اور پیغمبرزادگی کے بسبب
شامت اعمال کے مرتبہ بلند سے محروم رہے اور متاخرین سے مرتبے مین متاخر ہوگئے
اور ایک روایت مین آیا بنی اسرائیل مجھے تمام عالم سے بزرگ سمجھتے تھے اگر یہ افضل
ہوا مضایقہ نتہا اسکی امت بھی تو سب امتون سے افضل ہے بعض روایات مین ذکر ہوا ہے کہ
ساتوین آسمان پر وارد ہے شاید بعد عروج حضرت کے حضرت موسےٰ بھی ساتوین
آسمان پر چلے گئے الغرض پھر آپ ساتوین آسمان پر تشریف لے گئے وہان حضرت ابراہیم
علیہ السلام کو دیکھا بیت المعمور سے پیٹھ لگائے بیٹھے تھے اور بیت المعمور ایک مکان ہے
ساتوین آسمان مین کہ ہر روز ستر ہزار فرشتے اوسکی زیارت کرتے ہین اور جو ایکبار
زیارت کر جاتے ہین پھر قیامت تک نہین آتے کہتے ہین بیت المعمور محاذی کعبہ ہے
اگر وہان سے کوئی چیز پھینکین کعبہ کی چھت پر گرے گویا وہ کعبہ آسمان ہے شاید ابراہیم
علیہ السلام اسی وجہ سے وہان تشریف رکھتے تھے کہ اونہون نے زمین پر کعبہ بنایا خدا
نے اونہین کعبہ آسمان عنایت فرمایا بیہقی روایت کرتے ہین آپ نے ساتوین آسمان پر
ایک چشمہ دیکہا جسے سلسبیل کہتے ہین اوس سے دو نہرین جاری ہین ایک کوثر دوسری
نہر الرحمۃ ابو حاتم انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین آپ نے ساتوین آسمان پر ایک نہر دیکھی
اوسپر موتی اور یاقوت اور زبرجد کے خیمے تھے اور سبز پرندے خوبصورت اوسکے گرد
بیٹھے اور چاندی سونے کے برتن رکھے تھے جبریل نے عرض کیا یہ کوثر ہے کہ تمکو حق تعالیٰ
عنایت کی ہے آپ نے ایک آبخورہ اوسکے پانی کا پیا شہد سے شیرین اور مشک سے

زیادہ خوشبودار تہا بعض روایات مین آیا ہے اس آسمان پر آپ نے اپنی امت بہی
ملاحظہ فرمائی پہر سدرۃ المنتہی کے متصل پہونچے اور وہان کے عجائب و غرائب ملاحظہ فرمائے
اور وہ ایک درخت ہے جسکی جڑ چہٹے آسمان مین اور شاخین ساتوین آسمان پر ہین اور
بقول بعض جڑ اوسکی بہشت مین ہے اور شاخین اوسکی ساتوین آسمان مین پہیلی ہین اور پتے
اوسکے ہاتہی کے کان کے مانند ہین ہر پتے پر ایک فرشتہ بیٹہا خدا کی تسبیح کرتا ہے اور اوسکی
پہل ہجر کے مشکون کے برابر ہین اور ہجر ایک شہر ہے وہان کی مشکی بہت بڑی ہوتی
ہین اور اوسکی جڑ سے چار نہرین جاری ہین دو بہشت کو جاتی ہین اور دو دنیا مین
آتی ہین نیل اور فرات اور اوسے سدرۃ المنتہی اسلیے کہتے ہین کہ اکثر فرشتے اور علوم
اولیا کے اوسی تک پہونچتے ہین آگے نہین جا سکتے جب آپ وہان سے چلے جبریل پیچہے ہو لیے
آپ نے عذر کیا اونہون نے کہا یا محمد تقدم فانک اکرم علی اللہ منی اے محمد آپ آگے چلیے
کہ آپکا رتبہ خدا کے نزدیک مجہسے بہت زیادہ ہے پہر حجاب زربفت کے متصل پہونچے
جبریل نے اوس پردے کو ہلایا اوسکے فرشتے نے کہا کون ہے جبریل نے کہا مین ہون جبریل
اور ساتہ میرے محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہین فرشتے نے کہا اللہ اکبر اللہ اکبر غیب سے
ندا ہوئی صدق عبدی انا اکبر انا اکبر میرے بندے نے سچ کہا مین بہت بڑا ہون مین بہت
بڑا ہون پہر فرشتے نے کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ ارشاد ہوا میرے بندے نے سچ کہا مین
اللہ ہون کہ میرے سوا کوئی معبود نہین فرشتے نے کہا اشہد ان محمد رسول اللہ ارشاد
ہوا صدق عبدی انا ارسلت محمدا میرے بندے نے سچ کہا مین نے ہی محمد کو بہیجا ہے فرشتہ نے
کہا حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح ندا ہوئی صدق عبدی ودعا الی عبادتی میرے
بندے نے سچ کہا اور میری عبادت کی طرف بلایا تنبیہ بیان سے نہایت فضیلت اذان کی
ظاہر ہوئی کہ پروردگار نے ہر کلمے پر موذن کی تصدیق کی اور اوسی عبدیت کے ساتہ
یاد فرمایا اور اپنی طرف اضافت کیا اور یہ ایسا مرتبہ ہے کہ نہایت نہین رکہتا نکتہ
اوس رات نماز فرض ہونے والی تہی اسلیے اذان کہ اعلام نماز ہے فرضیت سے پہلے سنائی گئی کہ
تا آپ یاد کرلین اور اختلاف صحابہ کے وقت عبداللہ بن زید کے خواب پسند کرکے

اعلام نماز کے لیے مقرر فرمایا ہیں آپ فرماتے ہیں پھر اوس فرشتے نے پردے سے ہاتھ
نکالکر مجھے اوٹھا لیا جبریل نے توقف کیا میں نے کہا تم ایسی جگہہ مجھسے جدا ہوتے ہو عرض کیا
یا محمد وما منا الا لہ مقام معلوم لو دنوت انملة لاحترقت یعنے اے محمد ہم سب کی جگہہ معین
ہے اگر پوری برابر آگے بڑہوں تو جل جاؤن ابو الربیع بن سبع شفاء الصدور میں ابن عباس
سے مرفوعا نقل کرتے ہیں جب میں آگے بڑہا جبریل نے رخصت چاہی میں نے کہا
ایسی جگہہ کوئی دوست دوست کو چھوڑتا ہے عرض کیا اگر آگے جاؤن جل جاؤن بعض روایا
میں آیا میں یہانتک آپ کے سبب سے پہونچا ورنہ میرا مقام سدرہ تک تہا میں نے کہا
تمہیں خدا سے کچھ حاجت ہے عرض کیا یہ کہ اپنے بازو صراط پر بچھاؤن تا آپکی امت کو سلامت
اوتاروں الغرض آپ جبریل ہی سے رخصت ہوکر مقام مستوی میں پہونچے فائدہ مستوی
موضع بلند کو کہتے ہیں اور یہ مقام سب مقامات سے بلند ہے اوس وقت براق برق رفتار
چلنے سے عاری اور رفرف عرش تک سواری ہوا فائدہ رفرف بچھونے کو کہتے ہیں
اور وہ ایک سبز بچھونا تہا کہ آفتاب سے زیادہ روشن اور تخت روان کی طرح اوڑتا تہا
آپ فرماتے ہیں پھر میں نے ستر ہزار پردے طے کیے ایک پردے سے دوسرے تک پانسو برس کی راہ
ہے جب پردے کے قریب پہونچتا آواز آتی کون ہے فرشتہ کہتا میں فلان پردے کا
حاجب ہوں اور میرے ساتھ رسول رب العزت ہیں پھر اوس پردے کا فرشتہ اللہ اکبر
کہکر میرے ساتھ ہولیتا جب سب حجاب طے کر چکا اکیلا رہ گیا اوس وقت خوف غالب تہا
ابو بکر کی آواز کان میں آئی کہتا ہے قف یا محمد ان ربک یصلی حیران تہا خدایا
ابو بکر یہان کیونکر آیا ناگاہ حضرت عزت سے خطاب ہوا ادن یا خیر البریۃ ادن یا احمد ادن
یا محمد نزدیک ہو اے بہتر خلق کے نزدیک ہو اے احمد نزدیک ہو اے محمد ہزار بار یہ ارشاد ہوا
یا محمد ادن منی اے محمد مجھسے قریب ہو لطیفہ اس بات کی لذت اور اس مقام کی
کیفیت وہی لوگ خوب سمجھتے ہیں جو رہ و رسم محبت سے آگاہ ہیں کہ محبوب جسقدر زیادہ
قریب ہوتا ہے شوق محب کا زیادہ ہو جاتا ہے ع وعدہ وصل چون شود نزدیک +
آتش شوق تیزتر گردد + غرضکہ جسقدر آپ نزدیک ہوتے اودہر سے تقاضا ہوتا کہ

اور یہاں تک کہ مقام دنی فتدلی تک پہونچے اور خلوتکدہ قاب قوسین او ادنی مین
بار یاب ہوئے ع سیمرغ روح ہیچکس از انبیا نرفت * آنجا کہ خود بال کرامت پریدہ ست
ہر یک بقدر خویش بجائے رسیدہ است * آنجا کہ جائے نیست تو آنجا رسیدہ * نہ وہان
پردہ تھا نہ حجاب نہ زمان نہ مکان نہ فرشتہ نہ انسان پروردگار کو آنکھ سے دیکھا اور
کلام اوسکا بے واسطہ سنا ع چون در مکتب بے نشانی رسید * چہ گویم کہ آنجا چہ دیدہ
شنیدہ * ورق در نوشتند و گم شد سبق * شنیدن بحق بود دیدن بحق * قال اللہ
عزوجل ثم دنی فتدلی کی دو تفسیرین ہیں ابن عباس سے اور نقاش حسن البصری سے اور بعض
مفسرین محمد بن کعب قرظی سے نقل کرتے ہین کہ یہ ضمیرین خدا کی طرف راجع ہین یعنی خدا احمد سے
نزدیک ہوا پھر اونکو نزدیک ہونے کا حکم کیا اور اکثر مفسرین حضرت کی طرف راجع کہتے ہین
یعنی پھر محمد اپنے خدا سے نزدیک ہوئے اور عجز و فروتنی کہ مناسب مقام بندگی ہے بجا لائے
یعنی پروردگار کو سجدہ کیا اور کہا التحیات للہ تحیات جمع تحیت کے ہے معنی ملک حقیقی
تام یا عظمت کاملہ یا دوام و بقا یا سلامت از عیوب و نقائص اور یہ سب معانی اس جگہ بھی
صحیح ہین بعضون کے نزدیک تحیت اون الفاظ کو کہتے ہین جو بادشاہون کی تعظیم کے لیے
بوقت تسلیم معین ہوتے ہین اور جمع اوسکی اس اعتبار سے ہے کہ ہر ملک کے بادشاہ کے واسطے
الفاظ تحیت جدا ہین پس معنی یہ ہین کہ جو الفاظ بادشاہان عالم کی تعظیم کے لیے مقرر ہین وہ
سب بادشاہ حقیقی کے واسطے کہ سب بادشاہون کا بادشاہ ہے لائق ہین والصلوات
یعنی سب عبادتین اور نماز پنجگانہ یا سب نمازین اوسکے لیے خاص اور واجب ہین یا رحمت
کاملہ بلکہ مطلق رحمت خاص اوسکے واسطے ثابت ہے دو وجہ سے اول یہ کہ جو کسی پر رحم
کرتا ہے درحقیقت وہ خدا ہی کا رحم ہے کہ اوسکے دل مین پیدا کیا ہے پس رحم کرنے والا
خدا ہے اور یہ واسطہ ایصال رحم کا ہے دوسری حقیقت رحم کی یہ ہے کہ اپنی غرض اور
غایت کو اوسمین دخل نہو اور یہ بات رحم الٰہی کے لیے مخصوص ہے کہ اوسمین بندہ کو فائدہ
پہونچانے کے سوا کوئی غرض و غایت نہین بخلاف اورون کی رحمت کہ یا اوس سے رحم الٰہی
یا ثواب آخرت یا دفع الم مقصود ہوتا ہے والطیبات یعنی کلمات طیبات کہ ذکر خدا اور اوس

باتیں جو خدا کی طرف متعلق کیے عبارت ہیں قال اللہ تعالیٰ الیہ یصعد الکلم الطیب یا اعمال
صالحات کہ اول سے مراد اقوال اور اعمال اور صفات کو شامل ہیں یا بعض تحیات سے
عبادات قولی جیسے تسبیح اور قرائت اور صلوٰت سے عبادات فعلی جیسے نماز اور روزہ
اور حج اور طیبات سے عبادات مالی جیسے صدقہ اور زکوٰۃ مراد لیتے ہیں یعنے سب عبادات
قولی و فعلی اور مالی خدا ہی کے واسطے ہیں نکتہ تقدیم تحیات کی صلوٰت پر اور صلوٰت کی طیبات پر اسوجہ سے
ہے کہ جب آدمی دربار شاہی میں جاتا ہے بادشاہ کو سلام اور اوسکی ستائش و ثنا
کرتا ہے پھر با ادب تمام خدمت میں کھڑا ہوتا ہے پھر نذر و تحفہ پیش کرتا ہے جب حضرت
رسالت پناہ آداب بجا لائے حضرت عزت سے تین خلعت عنایت ہوئے خلعت سلام بمقابلہ
تحیات کے اور خلعت رحمت بمقابلہ صلوٰت کے اور خلعت برکت بمقابلہ طیبات کے یعنے
ارشاد ہوا السلام علیک ایہا النبی سلام تم پر اے نبی یا اللہ تمکو سب آفتوں سے سلامت
رکھے یا سلام اللہ عز و جل کا نام ہے یعنے اللہ تمہارا نگہبان ہے یا خیر اور سلامتی جو تمہارے
لیے تجویز کی گئی ہیں محتمل ہے کہ سلام اس جگہ بمعنی فرمان برداری کے ہو یعنے تمام عالم
تمہارا مطیع اور فرمان بردار ہو اے نبی تذییل بعض کے نزدیک سلام مصلی اس
سلام سے حکایت ہے مگر معتبر یہ ہے کہ مصلی الفاظ تشہد سے انشائے معنی قصد کرے
اور حضرت رسالت کو وقت تسلیم کے کالمشاہد سمجھے یہ تاویل کہ حضرت نے صحابہ کو
جیسے خطاب اس طرح کی آپ اونکے سامنے حاضر تھے تعلیم فرمایا پھر وہی لفظ باقی رہا مقبول نہیں
کہ وہ جمال باکمال ہر زمانی اور ہر حال میں نصب العین اہل ایمان ہے علاوہ یہ ہیں ہم آپکے
غیب کو اپنے غیب پر کیا قیاس کریں یہ بھی قیاس نہیں کر سکتے روایت معتبرہ ثابت ہے کہ ہمارا
سلام آپ کو پہونچتا ہے اور آپ جواب سے مشرف فرماتے ہیں فقیر کو حیرت ہے کہ ندا
کے لیے حضور شرط نہیں پھر اوس تاویل کی کیا حاجت حصن حصین میں وارد ہے اذا اراد

عونا فلینادِ اعینونی یا عباد اللہ و القافیہ یا محمد انی توجہت بک الی ربی فی حاجتی ہذہ
لتقضی لی اللہم شفعہ فی مسند اصحابہ تشہد جہر آ نہیں پڑھتے تھے اور بحالت سر غائب
و حاضر برابر ہے کہ لفظ معہود دونوں سنیں گے اور غیر معہود طور پر یا علام الغیب وہ بھی

اور بعد دعوات کے بھی سنا جائز بلکہ واقع ہے ورحمۃ اللہ رحمت ارادۂ احسان ہے
لیکن یہان نفس احسان مراد ہے کہ وہ ممکن سے متعلق ہوتی ہے اور ارادۂ خدا قدیم ہے
وبرکاتہ یعنے افزونیان اور زیادتیان خدای تعالیٰ کی برکت زیادت خیر سے عبارت ہے
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو یہ بندہ نوازی اپنے مالک کی دیکھی پیغمبرون اور فرشتون
اور نیک بندون کو اس خوان نعمت سے ایک توشہ اور خزین دولت سے ایک خوشہ
عنایت فرمایا السلام علینا سلام ہم پیغمبرون اور فرشتون پر وعلی عباد اللہ الصالحین
اور اللہ کے نیک بندون پر حکیم ترمذی فرماتے ہین جسے اس سلام سے حصہ لینا منظور
ہو نیکون کی باتین اختیار کرے اور زاہدی لکھتے ہین فاسقون کو یہ نقصان اور غم
کفایت کرتا ہے کہ دنیا مین نمازیون کے سلام سے حصہ نہین ملتا اور آخرت مین کوئی یار
اور رشتہ دار اون کے کام نہ آئیگا مگر بعض متاخرین کہتے ہین نیکون کو خاص کرنا اور
گنہگارون کو محروم رکھنا رحمۃ للعالمین کی شان سے بہت بعید ہے بلکہ آپ نے بسبب
کمال رحمت وعنایت کے اونہین اپنی ذات پاک کے ساتھ ذکر کیا السلام علینا سلام
ہمپر پھر نیکون کو یاد فرمایا وعلی عباد اللہ الصالحین اور اللہ کے نیک بندون پر فرشتون
نے جو یہ عنایت حضرت عزت کی جناب رسالت پر اور یہ رحمت آپ کے گنہگاران امت
پر دیکھی ہر ایک نے خدای الوہیت اور آپکی بندگی اور رسالت کی گواہی دی اشہد ان
لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدًا عبدہ ورسولہ بندہ کو اس مقام پر پہونچانا اور ایسی
کرامتون سے نوازنا معبود حق اور اسطرح کی خدمت جسکی بدولت یہ مرتبہ حاصل ہوا
اور ایسی رحمت وشفقت گنہگاران امت پر کہ اونہین اس دولت بے نہایت مین
اپنا شریک کر لیا بندہ کامل اور سچے رسول کے سوا دوسرے سے ممکن نہین لطیفہ نماز
معراج مومنین ہے اسلیے یہ کلمات نماز مین مقرر ہوئے تا واقعہ معراج یاد دلائین اور تخصیص
اونکی قعود کے ساتھ اس نظر سے ہے کہ یہ کلمات حضرت رسالت کے کمال قرب ومنزلت
کے وقت صادر ہوئے اور حالت قعود بھی عمل کے وقار وعزت پر دلالت کرتی ہے الحاصل
بسبب اس فروتنی اور عاجزی اور خاکساری کے حضرت رسالت نے اوس مقام

عالی سے یہی سمجھاو فرمایا ہے کہ آپ مین اور جناب احدیت مین فاصلہ دو کمان کا یا اس سے کم رہ گیا اور ایک قول تعالے فکان قاب قوسین او ادنی اشتباہ یہ بیان وصل محب و محبوب ہے تیر و کمان کے ذکر سے ایا کرتا ہے اشتباہ عرب کی عادت تھی جب دو شخص معاہدہ کرتے اپنی کمانین جوڑکر باتفاق ایک تیر اون سے چھوڑتے اوسوقت ٹھیرجاتا جو ایک کا دشمن ہے وہ دوسرے کا دشمن اور جو ایک کا دوست ہے وہ دوسرے کا دوست پس ذکر قوسین اس مضمون کی طرف اشارہ ہوا کہ جسطرح تم آپس مین معاہدہ کرتے ہو اوسیطرح ہم مین اور محمد مین بھی ٹھیر گیا کہ جو اوسکا دوست ہے وہ ہمارا دوست اور جو اوسکا دشمن ہے وہ ہمارا دشمن آور جو کہ یہ معاملہ اس امر کو مقتضی ہے کہ بھید ایک دوست کا دوسرے سے مخفی نہ رہے پروردگار تقدس و تعالے نے اوسوقت اپنے حبیب کو علم ملک و ملکوت اور اسرار جبروت و لاہوت سے مطلع فرمایا فاوحی الی عبدہ ما اوحی لکھا ہے جب آپ عرش سے بڑھے ہیبت سے وحشت طاری ہوئی اوسوقت پروردگار نے دست قدرت اپنا آپ کے شانون کے بیچ مین رکھا اور اسکے رکھنے سے علم اولین و آخرین حاصل ہوا کہتے ہین جب جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم مقام جلال و ہیبت مین پہونچے خوف آپ کے دل پر غالب ہوا ناگاہ ایک قطرہ عرش سے ٹپکا آپنے نوش کیا کوئی چیز اوس سے زیادہ شیرین نہ چکھی تھی بمجرد نوش فرمانے کے اگلون اور پچھلون کا علم حاصل ہوا امام ثعلبی کہتے ہین مضمون وحی یہ تہا ان الجنۃ حرام علی الانبیاء حتی تدخلہا وعلی الامم حتی تدخلہا امتک بیشک بہشت سب پیغمبرون پر حرام ہے جبتک تم اوسمین نجاؤ اور سب امتون پر حرام ہے جبتک تمہاری امت اوسمین نہ داخل ہو آور بقول امام قشیری مضمون وحی یہ ہے خصصتک بحوض الکوثر لکل اہل الجنۃ اضیافک بالماء ولہم الخمر واللبن والعسل مین نے تمہین حوض کوثر کے ساتھ خاص کیا پس سب بہشتی تمہارے مہمان ہین ساتھ پانی کے اور اون کے لیے شراب اور دودھ اور شہد ہے بعض کہتے ہین یہ خطاب ہوا جیسے تمہاری امت کا رکھنا منظور ہے ورنہ قیامت کے دن اون سے حساب نہ لیتا اور بہشت مین بے حساب داخل کرتا حسینی مین لکھا ہے اوس طرف سے ارشاد ہوا یا محمد انا وانت وما سوی ذلک خلقتہ لاجلک اے محمد مین ہون

اور ہوا ہون جو اسکے سواے مین نے تیرے لیے پیدا کیا ہے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم نے عرض کیا یا رب انت وانا وما سوی ذلک ترکت لاجلک آپ پروردگار تو ہے اور
مین ہون اور جو کچھ سوا اسکے ہے مین نے تیرے لیے چھوڑ دیا بیہقی ابو سعید خدری سے
روایت کرتے ہین رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کیا الٰہی تو نے ابراہیم کو اپنا خلیل کیا
اور ملک عظیم دیا اور موسے سے کلام فرمایا اور داود کو بڑی بادشاہی بخشی اور لوہے کو
اونکے ہاتھ مین نرم اور پہاڑون کو اونکے لیے مسخر کیا اور سلیمان کو بڑی سلطنت عنایت
کی کہ جن اور انس اور شیاطین اونکی فرمانبردار تھی اور ہوائین اونکی محکوم کسی کو ایسی
بادشاہت حاصل ہوئی اور عیسے کو توریت اور انجیل سکہائی اور اندہے اور کوڑہی کے اچھا کرنے کی
اور مرے کے زندہ کرنے کی قدرت بخشی اور اونہین اور اونکی ماں کو شیطان رجیم
سے پناہ دی کہ اونپر اوسکا کچھ قابو نتہا جواب ہوا اے محمد مینے تجھے محبوب کیا اور توریت
مین تیرا لقب حبیب الرحمن ہے اور تجھے تمام جہان کو خوشخبری سنانے اور ڈرانے کے لیے
بہیجا اور تیرا سینہ کہولا اور تیرا بوجہ تجھسے اوتار لیا اور تیرا ذکر بلند کیا کہ جس جگہہ مین یاد
کیا جاتا ہون تو بہی یاد کیا جاتا ہے اور تیری امت کو سب امتون سے بہتر کیا کہ وہ اولین
اور آخرین ہین ہر خطبہ مین تیری عبدیت اور رسالت کی گواہی دیتے ہین اونکے دل
کتابین ہین یعنے آیتین قرآن کی اور مضمون اگلی کتابون کی اونہین حفظ ہین اور تجھے
سب پیغمبرون سے پہلے پیدا کیا اور سب کے بعد بہیجا اور قیامت کو تیرے لیے سب سے
پہلے حکم کیا جائے گا اور تجھے سبع مثانی عنایت کین کہ کسی پیغمبر کو نہ دین اور تجھے خواتیم
سورۂ بقر خزانہ زیر عرش سے بخشین کہ تجھسے پہلے کسی کو نہ ملین اور تجھے کوثر اور اسلام کے
آٹھ سہم یعنے ہجرت اور جہاد اور نماز اور صدقہ اور روزہ رمضان اور حج اور امر
معروف اور نہی منکر عنایت کیے اور تجھے فاتح اور خاتم کیا سعید بن جبیر کہتے ہین

مضمون وحی یہ تہا الم اجدک یتیما فآویتک الم اجدک ضالا فہدیتک الم اجدک عائلا فاغنیتک

الم نشرح لک صدرک ووضعنا عنک وزرک الذی انقض ظہرک ورفعنا لک ذکرک
خلاصہ مطلب یہ ہے کہ جب تم یتیم تھے تو عبد المطلب اور ابوطالب سے تمہین پرورش

کرایا اور جب بحر دریائے محبت مین مستغرق اور خود فراموش ہو گئے تو عقل کامل نہایت فرمائکر
رسالت و نبوت سے مشرف فرمایا تنگدستی سے ایسا غنی کیا کہ بادشاہان عالم نے غاشیہ
طاعت تمہارا اپنے دوش پر اوٹھایا سینہ مبارک تمہارا کشادہ کرکے نور معرفت سے بھر دیا
اوٹھایا بار گران نبوت کا تمہیں آسمان کیا تحت الثریٰ سے عرش معلیٰ تک تمہاری شہرت
ہے اور بقول بعض علما مراد اوحی سے نماز پنجگانہ کی فرضیت ہے اکثر محققین فرماتے ہین
مضمون اس وحی کا کسیکو معلوم نہین کہ اسرار محب و محبوب کے اوروں پر ظاہر نہین ہوتے
اگر خدا کو اونکا اظہار منظور ہوتا خود بیان فرماتا جبکہ اوسنے پوشیدہ رکھا اور فرمایا
کہ وحی کی اپنے بندے کی طرف جو وحی کی تو کسکی مجال کہ دریافت کرے القصہ بعد حصول
اس دولت کے حضرت رسالت نے بامر الٰہی عالم بالا سے اسطرف رجوع فرمائی راہ مین
حضرت موسےٰ سے ملاقات ہوئی اونہون نے پوچھا پھر کیا فرض ہوا فرمایا پچاس وقت کی
نماز موسیٰ علیہ السلام نے کہا آپکی امت ہرگز ادا نہ کرسکیگی مین نے بنی اسرائیل کو خوب
آزمایا ہے آپ پھر جایئے اور تخفیف چاہیے آپ بمشورہ موسیٰ علیہ السلام پھر گئے دس
نمازین معاف ہوئین چالیس باقی رہین موسیٰ علیہ السلام نے کہا چالیس بھی بہت ہین
آپ پھر جائین اور خدا سے تخفیف کی درخواست کرین اسطرح کئی بار کی آمد و رفت
مین پینتالیس نمازین معاف ہوئین پانچ وقت کی رہی اور حکم ہوا کہ یہ نمازین پانچ ہین
مگر جو اونکو ادا کریگا پچاس کا ثواب پائیگا اور تیری امت سے جو نیکی کا ارادہ کا
کریگا ایک نیکی کا اور جو ایک نیکی کریگا اوسے دس کا ثواب ملیگا اور جو بدی کا
ارادہ کریگا ماخوذ نہوگا اور جو برائی کریگا ایک ہی برائی اوسکے نامۂ اعمال مین لکھی
جائیگی جب حضرت موسےٰ علیہ السلام کے پاس آئے اونہون نے کہا پانچ نمازین بھی بہت ہین
آپ اور تخفیف چاہین فرمایا مین نے اپنے رب سے اسقدر مانگا کہ اب مجھے شرم آتی ہے
پھر آسمانون کی سیر کرتے اور وہان کی عجائب و غرائب ملاحظہ فرماتے زمین پر تشریف
لائے زبدۃ القصص مین عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ یہ آمد و رفت تین ساعت
مین اور بقول وہب بن منبہ چار ساعت مین ہوئی کہتے ہین جب آپ آئے زنجیر حجرہ

مقدسہ کی ہلتی پائی اور گرمی بستر مبارک کی زائل نہوئی تھی تنبیہ ظاہر ہے کہ یہ واقعہ
اوس عالم سے علاقہ رکھتا ہے اور وہان کا ہر کام تھوڑے سے عرصے مین ہو سکتا ہے جبریل
علیہ السلام ایک آن مین آسمان سے زمین پر آتے ہین عزرائیل ایک وقت مین صدہا ارواح
مشرق اور صدہا مغرب مین قبض کرتے ہین الغرض انسان کی نظر ایک آن مین آسمان تک
پہونچتی ہے اوس جسم مبارک نے کہ ہزار درجے نظر سے لطیف تر ہے اگر تین یا چار ساعت
مین آسمانون سے تجاوز کیا کیا تعجب ہے آفتاب بہ این جسامت کہ ایکسو چھیاسٹھ مثل زمین
اور چوتھائی اور آٹھوان حصہ اوسکا اور بعض کے نزدیک ایکسو چھپن مثل اور بقول افضل المہندسین
غیاث الدین جمشید کاشی تین سو چھبیس مثل اوسکا ہے ایکساعت مین کسقدر مسافت طے
کرتا ہے ایکبار سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے جبریل سے پوچھا آفتاب لوٹ گیا عرض کیا لا نعم
یعنے نہین ہان فرمایا یہ کیا عرض کیا جسوقت لا کہا تھا نہین لوٹا تھا اس کلمے کے تمام ہونے تک
پانسو برس کی راہ قطع کی اور ماہتاب آفتاب سے بھی زیادہ سریع السیر ہے لا الشمس
ینبغی لہا ان تدرک القمر پس اگر ماہ آسمان نبوت خورشید فلک رسالت چند ساعت مین قاب قوسین
تک گئے اور لوٹ آئے کیا بعید ہے باقی رہا یہ امر کہ فلاسفہ کے نزدیک آسمان خرق و التیام
قبول نہین کرتا تو تجاوز اوس سے کسطرح ممکن ہے جواب اس شبہہ کا یہ ہے کہ یہ مسئلہ عدم
قبول حرکت اینیہ پر مبنی ہے یعنے کہ فلک یہ حرکت قبول نہین کرتا مگر اس سے امتناع اوسکا اجزائے
فلک کے لیئے لازم نہین آتا اگر ہم فرض کرین کہ جزء فلک ایسے دائرہ پر کہ مرکز جسکا مرکز عالم
ہے حرکت کرے تو حرکت اوسکی تحت و فوق کیطرف کہ فلک سے محدود ہین واقع ہوگی اور
تقدیم اونکے تحدد کی فلک پر لازم نہ آئے گی اور یہ جواب کہ کلام حرکت طبعی مین ہے محض ناتمام
اسلیئے کہ بطلان قاسر پر کوئی دلیل قائم نہین علاوہ برین آمد و رفت ملائکہ آسمان سے زمین پر
باتفاق عقلا ثابت ہے اور روشنی آفتاب کی چوتھے آسمان سے اور مشتری کی چھٹے آسمان سے
زمین تک پہونچتی ہے پس اگر وہ جسم نورانی کہ کروڑون درجہ ملائکہ اور آفتاب و مشتری سے
لطیف تر ہے بے خرق آسمان تجاوز کرے کیا استحالہ لازم آئے نکتہ پروردگار عالم نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو شب معراج لوح و قلم بہشت و دوزخ اور تمام عجائب ملک و ملکوت اور

اور غرائب جبروت ولاہوت ملاحظہ کرائے اور اپنے حضور بلا کر اسرار قدرت اور دقائق
حکمت ظاہر فرمائی کہ آپ خدا کے محبوب تھے اور محبوب کو محب کے اسرار پر مطلع اور اوسکے
ملک و خزانہ اور فوج و لشکر سے واقف ہونا ضرور ہے نکتہ اس واقعہ سے نفوس قدسیہ
اور اجرام فلکیہ کی تکمیل منظور تھی کہ جسطرح سفلیات استکمال مین آپ کے محتاج ہین
علویات بھی اوس جناب سے استفادہ اور استفاضہ کرتے ہین نکتہ شوق رہبر کامل اور
محبت مواصلت کو مقتضی ہے جب اشتیاق انکا کامل ہوا اور عشق حقیقی انتہا کو پہونچا دولت
وصل ہاتھ آئی اور تواضع مستلزم رفعت اور موجب مزید عنایت ہے جب بندگی حد کو
پہونچی انتہا کی بلندی کہ مافوق اوس سے بندی کے لیے متصور نہین حاصل ہوئی خاتمہ
اسمین اٹھہ بحث ہین بحث اول سدی کہتے ہین معراج ماہ شوال مین ہجرت سے
ایک برس یا پانچ مہینے پہلے اور بعض کے نزدیک نبوت سے پانچ برس بعد اور بقول
سید جمال الدین محدث اکثر علما کے نزدیک ماہ ربیع الاول سال دوازدہم مین واقع
ہوئی حافظ عبد الغنی مقدسی اور بغوی نے بارہوین برس کی شب بست ہفتم ماہ رجب
اختیار کی اور یہی صحیح ہے اسیطرح ایک روایت مین شب جمعہ وارد ہے اور بعض شب
شنبہ کہتے ہین اور ابن وحیہ شب دوشنبہ اختیار کرتے ہین اور یہی معتبر ہے بحث دوم
ترمذی نے انس سے اونہون نے ابوذر سے مرفوعاً روایت کیا میرے گھر کی چھت پھٹی
اور واقدی کی روایت مین ہے معراج شعب ابی طالب سے اور بخاری کی روایت
مین حطیم یا حجر سے اور اونکی دوسرے روایت مین بیت اللہ کے قریب سے واقع
ہوئی شفا مین ام ہانی بنت ابی طالب سے منقول ہے حضرت اوس رات میرے گھر
تھے حافظ ابن حجر ان روایات مین اسطرح تطبیق کرتے ہین کہ آپ اوس رات ام ہانی کے
گھر تھے اور اونکا گھر شعب ابی طالب مین ہے اوسکی چھت پھٹی اور فرشتے اوترے اور
اضافت اوسکی اپنی طرف بجہت سکونت کی ہے پھر فرشتے آپ کو مسجد حرام مین لے گئے
پھر آپ حطیم یا حجر کے قریب براق پر سوار ہوئے بروایت ابن اسحق کی حسن بصری سے
مرسلاً موید اس تطبیق کی ہے کہ جبریل آپ کی خدمت مین آئے پھر انکو مسجد مین لائے اور

براق پر سوار کیا مبحث سوم شرف المصطفے اور روضۃ الاحباب اور بیہقی اور ابن اسحٰق
کی روایات مین آیا آپ نے سیڑہی پر عروج فرمایا اور ایک روایت مین ہے جبرئیل
میرا ہاتہ پکڑکے لے گئے اور بعض روایات مین وارد ہے اونہون نے آپکو اپنے پرون پر
بٹھایا اور اکثر احادیث صحیحہ سے ثابت ہے براق پر سوار ہوکر تشریف لے گئے تطبیق
مسجد حرام یا بیت المقدس سے چلتے وقت جبرئیل نے آپکا ہاتہ پکڑکر براق پر سوار کیا
اور براق نے سیڑہی پر عروج کیا اور شاید کسی جگہ جبرئیل نے آپکو اپنے پرون پر بٹھایا ہوگا
مبحث چہارم حذیفہ براق کے باندہنے سے انکار کرتے ہین مگر ابن کثیر اور بیہقی نے
ثابت کیا اور ابن ابی حاتم نے روایت کیا جبرئیل نے اوس پتہر مین کہ باب محمد کے
قریب پڑا تہا سوراخ کیا اور براق کو اوس سے باندہا فائدہ باب محمد بیت المقدس
کے اوس دروازے کو جس سے آپ تشریف لے گئے تہے کہتے ہین اور سوراخ کرنے سے
سوراخ کا کہولنا مراد ہے صحیح حدیثون مین وارد ہے کہ اور پیغمبر بہی اپنے براق
اوسی حلقے سے باندہتے تہے مبحث پنجم اسیطرح حذیفہ رض نماز بیت المقدس سے
انکار کرتے ہین اور جمہور کے نزدیک ثابت ہوا اب سوا تین کہ وہ نماز جماعت کے ساتہ
تہی یا بلا جماعت اور فرض تہی یا نفل اور بر تقدیر فرضیت عشا تہی یا صبح اور جو نفل تہی
تو دو رکعت تہی یا چار رکعت اختلاف ہے قسطلانی کہتے ہین جو پیش از عروج کہتا ہے
عشا اور جو بعد از مراجعت کہتا ہے صبح اختیار کرتا ہے بیہقی روایت کرتے ہین آپنے
اور جبرئیل نے دو دو رکعت بے جماعت کے پڑہی اور بزار کی روایت مین ہے اذان
و جماعت کے ساتہ آسمان پر پڑہی اور آدم اور نوح علیہما السلام مقتدیون مین
تہے اور آغاز قصے مین مذکور ہے بیت المقدس مین ابراہیم اور موسٰے اور عیسٰے
اور سلیمان اور داود علیہم السلام کی امامت کے تطبیق ظاہراً اول آپنے اور جبرئیل
نے بیت المقدس مین تحیۃ المسجد ادا کی پہر نماز تہجد کہ آپ پر فرض تہی جماعت انبیا کے
ساتہ پڑہی پہر ملاء اعلے مین پیغمبرون اور فرشتون کی امامت کے جب بیت المقدس
مین آئے شکر کی نفل پڑہی ابن کثیر تصریح کرتے ہین کہ بیت المقدس مین قبل از عروج

اور بعد از رجوع نماز پڑہنا ثابت ہے اور یہ بہی وارد ہوا کہ شب معراج آپ نے
بیت المعمور اور مدین اور مولد عیسٰے مین نماز پڑہی ‡ **مبحث ششم** امام احمد روایت
کرتے ہین جب آپ نماز سے فارغ ہوئے دو برتن کہ ایک مین دودہ تہا دوسرے
مین شہد پیش ہوئے بزار کی روایت مین ہے تین برتن ایک مین دودہ دوسرے مین
شراب تیسرے مین پانی اور روضۃ الاحباب مین ہے وکو پیالے کہ ایک مین دودہ تہا
اور دوسرے مین شراب اور بخاری کی حدیث مین ہے جب سدرۃ المنتہے تک ہوپہنچے
تین برتن کہ ایک مین دودہ تہا دوسرے مین شہد تیسرے مین شراب حاضر کئے گئے
تطبیق روضۃ الاحباب مین لکہا اور قسطلانی نے حافظ عماد الدین بن کثیر سے نقل
کیا برتن دو بار پیش ہوئے ایکبار مسجد اقصٰے مین اور دوسرے بار متصل سدرہ کے
باقی رہا اختلاف روایات اونکی تعداد مین سو صاحب روضۃ الاحباب نے یہ توجیہ
کی ہے کہ بعض رواۃ نے اختصار کیا ورنہ مجموعہ اوسکا سب چار برتن مناسب آتا
مین کہتا ہون یہ توجیہ محض رکیک ہے اور طریق تفصی بعض روایات کی ترجیح مین منحصر
مبحث ہفتم مسلم کی روایت مین آیا چار نہرین دیکہین نیل اور فرات اور سیحان
اور جیحان اور بعض روایات مین وارد ہوا آسمان دنیا پر دو نہرین دیکہین جبرئیل
نے کہا یہ نیل اور فرات ہا کہا اونکی اصل مین **تطبیق** بعض کہتے ہین ممکن ہے کہ دو نہرین
اپنے منبع سے تجاوز کرکے چار ہو گئین **فائدہ** اصل اونکی آسمان پر ہونا اور وہان سے
پانی کا آنا ممکن ہے مگر صحیح یہ ہے کہ وہ نہرین زمین کی نیل فرات سے مغائر ہین کہ آسمان
دنیا سے نکلکر بہشت کو گئے ہین **مبحث ہشتم** سہیلی اور راوی کے اوستاد شیخ ابو بکر بن
عربی اور امام نوری فرماتے ہین اسراء دوبار ایک بار خواب مین اور ایکبار بیداری مین
ہوئی اور جو خواب مین دیکہا تہا نبوت کے بعد بیداری مین دیکہا جسطرح واقعہ
حدیبیہ پہلے خواب مین دیکہا پہر اوسیطرح بیداری مین واقع ہوا محقق دہلوی کہتے ہین
تحقیق یہ ہے کہ معراج بیداری مین جسم کے ساتھ ایکبار اور خواب مین روح کے
ساتھ بارہا حاصل ہوئی لیکن اوسکی تعداد کسی دلیل قطعی سے متعین نہین واللہ اعلم

آٹھوان باب معجزات کے بیان مین مسلم بن حجاج اپنی صحیح مین حضرت سلمہ
بن اکوع سے روایت کرتے ہین حنین کے روز جب کفار نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم
پر ہجوم کیا آپ نے خچرسے اوترکر فرمایا شاہت الوجوہ اور مٹھی بھر خاک اونپر پھینکی
وہ خاک سب کافرون کی آنکھون مین پہونچی اور اونکو شکست ہوئی اسیطرح جنگ
بدر مین مٹھی بھر کنکریان پھینکین کہ سب کفار کی آنکھون مین پہونچین ایک درخت چھوارے کا
اپنے ہاتھ سے لگایا خدانے اوسکے پھل مین تریاق سے زیادہ تاثیر رکھی کہ جو صبح کیوقت
اوسے کھائے دن بھر زہر اور جادو اوسپر اثر نکرے اور یہ تاثیر اون درختون مین کہ اوسکی
گٹھلی سے پیدا ہوئی ابتک موجود ہے المدینہ اونکو عجوہ عالیہ کہتے ہین آپ فرماتے ہین عجوہ
عالیہ ہر بیماری سے شفا ہے اور اوسکا ناشتا تریاق ہے خیبر مین ایک یہودیہ نے بکری کا
گوشت بھونکر اور اوسمین زہر ملاکر حضرت کی خدمتمین بھیجا آپ نے صحابہ کے ساتھ تھوڑا
تو نوش کیا پھر فرمایا اپنے ہاتھ اوٹھاؤ اور یہودیہ کو بلاکر کہا تونے اس بکری مین زہر ملایا ہے
اوسنے عرض کیا آپ سے کسنے کہا فرمایا اس گوشت نے جو میرے ہاتھ مین ہے عرض کیا ہان
خدا کے رسول مین نے یہ خطا سیلئے کی اگر آپ پیغمبر ہین تو زہر اثر نہ کرے گا اور جو
پیغمبر نہین تو آپ کے ہلاک ہونے سے ہمین چین ملے گا آپ نے اوسکا قصور معاف کردیا
کسینے آپ کے پاس ایک ہتیار بطریق ہدیہ بھیجا اوسپر نرگس کی صورت بنی تھی آپ نے
ہاتھ لگایا تو معدوم ہوگئی جابر کا اونٹ تھک گیا آپ نے اوسے ہکالا اوسوقت سے وہ سب
اونٹون سے آگے چلنے لگا پھر آپ نے اوسے خرید کیا اور قیمت دیکر جابر کو بخشدیا قتادہ
بن نعمان کے چہرے کو ہاتھ لگایا آپ کے ہاتھ کی برکت سے یہ روشنی اور صفائی اونکے چہرہ
مین پیدا ہوئی کہ ہر چیز کا عکس اوسمین نظر آتا عقبہ بن ابی معیط کے منہ پر تھوکا اوسکے گال
جل گئے اور وہ داغ عمر بھر باقی رہا حدیبیہ کے دن لشکر کو پانی کی حاجت ہوئی آپکی انگلیون سے
پانی نہر کیطرح جاری ہوا کہ تین سو اور ایک روایت مین پندرہ سو آدمی نے پیا
اور وضو کیا راوی کہتا ہے ہزار دن ہوتے تو وہ پانی کفایت کرتا جب غار ثور مین
آپ چھپے تو مکڑی نے غار کے دروازہ پر جالا تانا اور کبوتر نے انڈے دیے کفار

تلاش کرتے غار پر پہونچے خدا تعالی نے اونہیں اندہا کر دیا ہر چند ڈہونڈا آپکو
آپ نظر نہ آئے اسیطرح شب ہجرت کفار بہ ارادۂ قتل حضرت رسالت در دولت پر جمع
ہوئے آپ آیہ کریمہ واذا قرأت القرآن جعلنا بینک وبین الذین لایؤمنون بالاخرۃ
حجابا مستورا پڑہتے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گہر تشریف لے گئے اور کسی کافر کو نظر نہ آئے
معراج کی صبح جب قوم نے قصہ اسراے انکار کیا پروردگار نے بیت المقدس آپکے
سامنے کر دی کہ اوسکے سب نشان منکروں کو بتائے اور اونکے سوالات کا
جواب دیئے ایکروز آپ دو کتابیں ہاتھوں میں لیے باہر تشریف لائے اور فرمایا
ایک میں بہشتیوں کی اور دوسرے میں دوزخیوں کے نام ہیں نہ ان سے گہٹیں نہ بڑہیں
لکہا ہے مشارق ومغارب زمین کے آپکو دکہائے گئے اور خبر دی گئی اسقدر
زمین جو آپنے دیکہی آپکی امت کے قبضے میں آئے گی بموجب اس وعدے کے اہل
امت کی سلطنت اول مشرق یعنی بلاد ترک سے آخر مغرب یعنی بحر اندلس اور بلاد بربر تک
پہونچی شرح منیہ ابن امیر الحاج میں روایت کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
ابن مسعود کو بکریاں چراتے دیکہا کہا اے لڑکے کچہ دودہ ہے عرض کیا ہے مگر میں
امین ہوں یعنے یہ بکریاں میرے پاس امانت ہیں انکا دودہ نہیں دے سکتا فرمایا
انمیں کوئی بکری ایسی ہے جسپر نر نہیں پہاندا ابن مسعود نے ایسی بکری حاضر کی آپنے
اوسکے تہن چہوئے فوراً دودہ اوتر آیا دودہ آپ پیا اور ابوبکر کو پلایا پہر تہن سے
ارشاد کیا اقلص خشک ہوگئے ابن مسعود یہ معجزہ دیکہکر مسلمان ہوئے آپنے اونکو سینے سے
چپٹا یا ابو طلحہ کے گہوڑے پر کہ نہایت سست تہا سوار ہوئے مدینہ کے سب
گہوڑوں سے چالاک ہوگیا ۔ توہم اول دو دلیری ہیں * روبہ غولش خوان و
شیری ہیں ۔ فہد بن عطیہ کہتے ہیں آپ نے ایک گونگے لڑکے سے جسنے کبہی کلام کیا تہا
پوچہا میں کون ہوں اوسنے بزبان فصیح عرض کیا آپ خدا کے رسول ہیں معیقب یمانی
نقل کرتے ہیں حجۃ الوداع میں ایک بچہ کہ ادسی روز پیدا ہوا تہا آپکے پاس لایا گیا
اوس سے فرمایا میں کون ہوں اوس نے کہا انت رسول اللہ آپ رسول اللہ ہیں حجر شو

نسبت فرمایا قیامت کے دن اس پتھر کو آنکھیں اور زبان دینگے کہ اپنے مسلم کی
گواہی دیگا اور یہ پتھر پانی میں نہیں ڈوبتا اور نہ آگ میں نہیں جلتا عادتیل ایکروز ر
ابن علیم محدث نے مسجد حرام میں یہ حدیث بیان کی ابو طاہر محمد کہ غلاۃ فرقہ سے تھا
سنکر ہنسنے لگا پہر آگ منگا کر حجر اسود کو آگ میں ڈالا نہ جلا پانی میں ڈالا ہیولی کی طرح
قائم رہا متحیر ہو کر بولا اب مجھے یقین ہوا کہ یہ دین ہمیشہ رہیگا ابو ہریرہ کہتے ہیں میں
تھوڑے چھوہارے حضرت کی خدمت میں لایا اور عرض کیا یا رسول اللہ میرے لیے ان میں
برکت کی دعا کیجیے آپ نے دعا کر کے فرمایا انہیں اپنے توشہ دان میں رکھ اور جسقدر
درکار ہوں ہاتھ ڈالکر نکال لیا کر مگر توشہ دان کو نہ جھاڑنا میں نے ان چھواروں سے کئی
اونٹ خدا کی راہ میں بھر دیے اور ہمیشہ ہم کھایا کیے مگر وہ کم نہوئے کسی لڑائی میں لشکر کا
توشہ تمام ہوگیا فرمایا بقیہ توشہ جمع کرو پھر برکت کی دعا کر کے تقسیم کرا دیا تمام لشکر کے لیے
کافی ہوا ام مالک ایک برتن میں آپکو روغن بھیجا کرتیں اوس برتن میں ایسی برکت ہوگئی
کہ جب اون کے لڑکے سالن مانگتے اوسمیں سے روغن نکال دیتیں اور روغن کم نہوتا
ایکبار نچوڑ کر پھر روغن نہ پایا آپ سے حال عرض کیا فرمایا شاید تمنے نچوڑ لیا عرض کیا ہاں
فرمایا اگر نہ نچوڑتی تو ہمیشہ اوس سے روغن نکلا کرتا ایک شخص نے آپ سے سوال کیا
تھوڑا غلہ اوسے عنایت ہوا وہ اور اوسکی عورت اور مہمان اوسی غلے سے کہاتے مگر
کم نہوتا ایکدن اوسنے ماپا پس ہی تمام ہوگیا آپکو خبر ہوئی فرمایا اگر تو نہ ماپتا تو وہ غلہ ہمیشہ
رہتا اور تم اوسے کھایا کرتے ابو ہریرہ رض کہتے ہیں ایکروز میں بھوک کی شدت سے مرنے کے
قریب پہونچا اور کسی نے کچھہ نہ پایا تھا کہ ابو بکر رض سے اپنا حال کہا اونہوں نے بھی
التفات نہ کیا ناگاہ ایک شخص دودھ کا پیالہ حضرت پاس لایا اور ایک روایت
میں ہے مجھے حضرت اپنے ساتھہ لے گئے اور دودھ سے بھرا پیالہ کہ آپکو کسی نے بھیجا تھا پایا
میں دیکھکر نہایت خوش ہوا کہ یہ پیالہ حضرت مجھکو عنایت کرینگے فرمایا اصحاب صفہ کو بلا لا
میں نے کہا بہت آدمیوں کو یہ پیالہ بھر دودھ کیا کفایت کریگا کاش حضرت مجھے عنایت
کرتے تو میرا پیٹ بھر جاتا مگر تعمیل حکم ضرور تھی ناچار اونہیں بلا لایا آپ نے مجھسے فرمایا

اے ابوہریرہ پیالہ ہاتھہ مین لے کر سرے سے یارون کو پلانا شروع کر مین نے سرے ہی
سب کو پلایا اور کاسہ دودھ کا ویسا ہی بہرا رہا پہر ارشاد ہوا اب تو پی مین نے پیا
پہر فرمایا اور پی پہر پیا پہر فرمایا اور پی پہر پیا یہان تک کہ مین نے عرض کیا اوسکی قسم جسنے آپکو
سچا پیغمبر کیا اب میرے پیٹ مین ٹھکانا نہ رہا جابر کے والد پر بہت قرض اور تہوڑے سے
خرمے چہوڑ مرے قرضخواہون نے اونہین گہیرا آپ اونکے گہر تشریف لے گئے اور
خرمے کے تین انبار کیے اور بڑے ڈہیر کے گرد تین بار پہر کر اوسپر بیٹہہ گئے اور قرضخواہونکو
دینا شروع کیا سب قرض ادا ہو گیا اور انبار ویسا ہی رہا ابو ایوب انصاری رضہ نے
آپکی اور ابوبکر صدیق کی دعوت کی اور دو آدمی کے لائق کہانا پکوایا آپ نے
اوس کہانے سے ایکسو اسی آدمی کو پیٹ بہر کہلایا اور جسنے کہایا فورًا ایمان لایا
سلمان فارسی کے مالک نے اونہین چالیس اوقیہ سونے پر کہ ایکسو پانچ تولہ ہوتا ہے
مکاتب کیا اور شرط کی کہ تین سو درخت چہوارے کے لگادین جبتک وہ مین پہل نہ آئے آزاد نہون آپنے تین سو درخت
چہوارونکے اپنے ہاتہہ سے لگائے اوسی برس سب مین پہل آگیا مگر ایک درخت حضرت عمر رضہ نے لگایا تہا اوسمین پہل نہ آیا آپ نے
اوسے اوکہیڑ کر اپنے ہاتہہ سے لگایا وہ بہی بارور ہوا پہر انڈے برابر سونا مال غنیمت سے
سلمان کو دیا کہ اسے دے کر آزادی حاصل کر سلمان نے گذارش کیا چالیس
اوقیہ سونا چاہیے اس سے کیا ہوگا آپ نے زبان مبارک اوسپر پہیر دی اور برکت
کی دعا کی تولا تو پورا چالیس اوقیہ نکلا سلمان آزاد ہو گئے اور عمر بہر حضرت کی خدمت مین
رہے ایکبار آپ نے جو کی تہوڑی روٹیون سے ستر یا اسی آدمی کا پیٹ بہر دیا
اور ایکبار اسی آدمی سے زیادہ کو تہوڑے چہوارون سے جنکو انس رضہ اپنے ہاتہہ مین
اوٹہا لائے تہے پیٹ بہر کے کہلادیا غزوہ خندق مین جابر رضی اللہ عنہ نے آپکو
بہوکا پایا جو کا آٹا ایک صاع نکالا اور ایک بچہ بکری کا ذبح کیا پہر حضرت سے کہا کچہ
تہوڑا کہانا آپ کے لیے پکوایا ہے آپ نے بآواز بلند فرمایا اے اہل خندق جابر
تمہاری ضیافت کرتا ہے اور جابر سے کہا جبتک مین نہ پہونچون ہانڈی چولہے سے
نہ اتارین اور نہ آٹا پکائین پہر آپ اونکے گہر تشریف لائے اور آٹے اور ہانڈی مین

لعاب دہن مبارک ڈالا اور برکت کی دعای پہر ارشاد کیا ایک روٹی پکانے والی بلاے اور ہانڈی چولہے پر رہنے دے اور اوسمین سے گوشت نکال کر برتنون مین بہر دیا اور لوگون کو کہانا شروع کیا ہزار آدمی کو اوس مین سیر آٹے اور تہوڑے سالن سے پیٹ بہر کہلادیا اور ہانڈی ویسا ہی جوش مارتی رہی اور آٹا ویسا ہی ایک مرتبہ تہوڑے چہوارون سے جنہین ایک عورت اوٹہا لائی تہی سارے لشکر کا پیٹ بہر گیا اور اوسیقدر چہوارے بچ رہے ایکبار ایک لشکر پاس توشہ کم ہوا آپ نے بقیہ جمع کر برکت کی دعای پہر لشکر نے اوسے اپنے برتنون مین بہرنا شروع کیا تمام لشکر کے برتن بہر گئے غزوہ تبوک مین ایک خشک چشمہ مین غسالۂ منہ اور ہاتہون کا ڈالا اسقدر پانی ہوگیا کہ تمام فوج نے سیراب ہوکر پیا اور جبتک لشکر وہان ٹہیرا پانی کم نہوا ایک میت کے اہل نے آپکی ضیافت کی اور بکرے کا گوشت پکایا آپ نے منہہ مین چباکر فرمایا مجہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ بکری بے اذن مالک کے لی گئی ہے تحقیق کے بعد یہی بات نکلی ایکبار آپ نے یہ آیت پڑہی ماقدروا اللہ حق قدرہ پہر فرمایا جبار اپنی بڑائی کرتا ہے کہ مین ہون جبار مین ہون کبیر المتعال یہ وعظ سنکر منبر کانپنے لگا عکرمہ بن ابی جہل فتح مکہ کے روز دریاے شور کیطرف بہاگ گئے ناگاہ کنارہ دریا سے ایک ہوا اوٹہی عکرمہ نے کہا اگر اس بلا سے نجات پاؤن محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاؤن اوسیوقت ہوا تہم گئی اور عکرمہ حضرت کی خدمت مین حاضر ہوکر مسلمان ہوئے آبو ہریرہ رضہ برکت دعاء حضرت کبہی کوئی بات نہ بہولے تین ہزار حدیث احکام مین وارد ہین اون مین ڈیڑہ ہزار ابوہریرہ رضہ سے مروی ہین گویا نصف شریعت ہمکو اونکے واسطے سے پہونچی امام بخاری فرماتے ہین آٹہہ سو سے زیادہ صحابہ تابعین کہ اونمین ابن عباس اور ابن عمر اور جابر اور انس رضہ ہین ابوہریرہ سے روایت کرتے ہین عمر بن اخطب انصاری کہتے ہین حضرت نے نماز فجر کے بعد خطبہ پڑہا پہر ظہر پڑہ کے عصر تک پہر عصر پڑہ کر غروب آفتاب تک خطبہ پڑہتے رہے اوس روز قیامت تک کا سب حال بیان کردیا زیادہ علم ہم مین اوسکو ہے جسے زیادہ یاد رہا جنگ بدر مین فرمایا یہ فلان کا مقتل ہے اور یہ فلان کا جس جگہ آپنے

ہاتہہ رکہا تہا کسی نے وہان سے تجاوز نہ کیا یعنے ہر شخص اوسی جگہہ مارا گیا جس جگہہ آپنے
ہاتہہ رکہکر بتایا تہا غزوۂ موتہ مین زید بن حارثہ کو لشکر اسلام کا سردار کیا اور حکم دیا
جب زید شہید ہو جعفر بن ابی طالب سرداری کریے بعد اونکی شہادت کے ابن رواحہ
سردار ہو اونکے بعد مسلمان جسے چاہین اپنا سردار کرین عجائب قدرت الہی سے ہے
کہ جسطرح زبان مقدس سے نکلا تہا اسیطرح ایک بعد دوسرے کے شہید ہوا ابہی اونکی
شہادت کی خبر مدینہ مین نہپوچی تہی کہ آپنے فرمایا زید نے نشان پکڑا اور شہید ہوا
پہر جعفر نے لیا وہ بہی شہید ہوا پہر ابن رواحہ نے پکڑا اور شہید ہوا ابہیان تک
کہ خدا کی تلوارون سے ایک تلوار یعنے خالد بن ولید نے نشان پکڑا اور فتحیاب ہوا فائدہ
یہ پہلی سرداری خالد کی لشکر اسلام پر ہے حنین کے مویشی کی نسبت فرمایا یہ سب غنیمت
ہو جاویگی چنانچہ وہ سب مال مسلمانون نے لوٹ لیا نجاشی بادشاہ حبشہ جسوقت
مرے آپ نے مدینہ شریف مین یارون سے فرمایا اوٹہو تمہارا بہائی نجاشی مرگیا اور عیدگاہ
مین جاکر اونکے جنازے کی نماز پڑہی فائدہ اسی جگہہ سے شافعیہ جنازۂ غائب کی نماز
جائز جانتے ہین اور حنفیہ جواب دیتے ہین اللہ تعالے نے اوسوقت آپکو جنازۂ
نجاشی دکہادیا کسی سفر مین آپکی اونٹنی گم گئی زید منافق نے لوگون سے کہا محمد آسمان
کی خبرین بیان کرتے ہین اور یہ نہین جانتے اونٹنی کہان ہے اوسیوقت آپنے فرمایا
فلان جگہہ مہار اوسکی درخت مین اٹک گئی ہے تلاش کیا تو وہین پائی اور صحابی سے
جسکے ڈیرے مین منافق نے یہ کلمہ کہا تہا فرمایا ابہی ایک منافق نے یہ بات کہی ہے مین دعوی
نہین کرتا کہ بے خدا کے بتائے مجہے کچہہ معلوم ہوتا ہے آور ایکدن فرمایا مکہ نے اپنے
جگرگوشے مدینے کی طرف پہینک دیے اونہین دونون عمرو بن العاص کہ اشراف اور شعرائے
قریش سے تہے اور خالد بن ولید کہ بڑے بہادر اور سپہ سالار اور رئیس اونکے
تہے بلکہ اسلام مین بہی سرداری فوج پر اکثر مامور رہتے اور عثمان بن طلحہ بن ابی طلحہ
کہ صاحب مفتاح کعبہ تہے مشرف بہ ایمان ہوئے ایکبار انہین عثمان بن طلحہ سے آپنے
زیارت کعبہ کی درخواست کی اونہون نے انکار کیا فرمایا ایکدن کعبے کی کنجی میرے ہاتہہ مین

ہوگی جیسے چاہون گا دون گا سو فتح مکہ کے دن ہوئے علی بدرستی عثمان سے کنجی لائے
آپ نے وہ وعدہ عثمان کو یاد دلایا آیت اتری ان اللہ یامرکم ان تؤدوا الامانات الی اہلہا آپنے کنجی اونہین
حوالہ کی اور فرمایا یہ کنجی ہمیشہ تمہارے پاس رہے گی نہ لے گا اوسکو مگر ظالم اگرچہ یہ عثمان
لاولد مرے مگر آج تک وہ کنجی اونکے بھائی شیبہ کی اولاد پاس ہے جب نامہ نامی پرویز
کے پاس پہونچا اوسنے باذان صوبہ یمن کو لکھا محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو یہان بھیجدے
باذان نے دو آدمی آپ کے پاس بھیجے کہ آپ پرویز کے پاس جائین ورنہ وہ سخت بدمزاج
ہے ملک عرب تباہ کردے گا فرمایا صبح آنا جب صبح کو حاضر ہوئے فرمایا لوٹ جاؤ شیرویہ نے
پرویز کو قتل کیا اونھون نے باذان سے حال کہا باذان نے کہا اگر خبر سچ ہوگی مین مسلمان
ہوجاؤن گا اونہین دنون شیرویہ کا نامہ بنام باذان پہونچا مین نے پرویز کو سبب
اوسکے ظلم کے قتل کیا تم اپنے عہدے پر قائم رہو اور پیغمبر عربی سے کچھ تعرض نہ کرو بمجرد دیکھنے
نامے کے باذان اور اوسکے دونون بیٹے اور جو اہل یمن و فارس کا اس کیفیت سے واقف
تھے مسلمان ہوگئے اور باذان نے ایک عرضی اس حال کی آپکی خدمت مین روانہ کی جب
عباس بن عبد المطلب بدر کے قیدیون مین گرفتار ہوئے فرمایا نوفل بن حارث اور عقیل
بن ابی طالب کا فدیہ اداکرو عرض کیا مجھے مقدور نہین فرمایا وہ مال کیا ہوا جو ام الفضل
کو سونپا تھا اور کہا اگر مین مارا جاؤن تو یہ مال تیرے اور فضل اور قثم اور عبد اللہ کے
بیٹے ہے عباس نے متعجب ہوکر گذارش کیا مین گواہی دیتا ہون بیشک تم سچے ہو خدا کے
سوا کوئی پرستش کے لائق نہین اور تم اوسکے بندے اور سچے پیغمبر ہو میرے مال کا حال
خدا کے سوا کسیکو معلوم نہ تھا اور ایک گروہ کو فرمایا تم مین سے ایک شخص دوزخ مین جائیگا اوسکا دانت احد سے بڑا ہوگا چنانچہ اون مین سے
ایک شخص مرتد ہوکر مارا گیا اور ایک جماعت سے فرمایا تم سب مین پیچھے مرنیوالا آگ مین ہوگا چنانچہ
جو سب کے بعد باقی رہا آگ مین گر کر جل گیا فتح مکہ کے دن ایک مسلمان عکرمہ بن ابی جہل
کے ہاتھ سے شہید ہوا آپ نے تبسم کیا کسی نے تبسم کا سبب پوچھا فرمایا قاتل و مقتول کو
دیکھتا ہون کہ ساتھ ساتھ بہشت مین جاتے ہین تھوڑے عرصے مین عکرمہ ایمان لائے اور
مقبول الاسلام ہوئے دو شخص غیبت کرکے حضرت پاس آئے فرمایا تمنے گوشت کھایا ہے

عرض کیا نہین فرمایا کسی کی غیبت کی ہے ایکروز حجرے مین تشریف رکھتے تھے فرمایا اسوقت
وہ آتا ہے جسکا دل متکبر ہے اور شیطان کی آنکھ سے دیکھتا ہے ناگاہ عبد اللہ بن اشہل
کہ منافق تھا آیا غزوۂ تبوک مین ابوذر رض کے حق مین فرمایا مرحبا ابوذر اکیلا چلا آتا ہے
اور اکیلا ہی رہے گا اور اکیلا ہی مرے گا سو ابوذر رض حضرت عثمان رض کی خلافت مین
موضع ربذہ مین جا رہے اور انتقال کے وقت بھی کوئی اونکے پاس نتھا اتفاقاً کچھ لوگ
کوفہ کے اودہر سے نکلے اونہون نے دفن کیا زید بن خالد کہتے ہین ایکشخص خیبر
کے روز مر گیا فرمایا نماز اسکی جنازہ کی پڑہو مگر خود نہ پڑہی صحابہ نے سبب پوچھا فرمایا اسنے
غنیمت مین خیانت کی ہے اوسکا اسباب دیکھا تو مال غنیمت کا پایا ایک منافق مر گیا فرمایا
زمین اوسے قبول نہین کریگی لوگ بار بار دفن کرتے اور نعش اوسکی قبر سے باہر
نکل آتی ایک شخص مرتد ہوکر مشرکون سے جا ملا فرمایا وہ مر گیا اور زمین اوسے قبول نہ
کرے گی دریافت کیا تو فی الواقع وہ مر گیا تھا اور زمین نے اوسے قبول نہ کیا غزوۂ
خندق مین جب قریش بہاگ گئے فرمایا الآن نغزوہم ولا یغزوننا اب ہم اونپر چڑہین گے
اور وہ ہمپر چڑہ کر نہ آئینگے چنانچہ کفار کو پہر کبہی حوصلہ چڑہ کر آنے کا نہوا یہانتک کہ
مسلمانون نے مکہ فتح کیا جب لشکر اسلام خیبر کے متصل پہونچا فرمایا خیبر خراب ہو انا اذا
نزلنا بساحۃ قوم فساء صباح المنذرین چنانچہ خیبر باوجود کمال استحکام کے فتح ہو گیا
عثمان غنی رض سے فرمایا تو مظلوم مارا جائے گا چنانچہ ظالمون نے قرآن پڑہتے مین اونہین
شہید کیا اور خون اونکا کتاب اللہ پر جاری ہوا کہتے ہین جسوقت آپ شہید ہوے
اس آیت پر ہو پہنچے تھے فسیکفیکہم اللہ وہو السمیع العلیم ثابت بن قیس سے فرمایا
کیا تو راضی نہین کہ سعید جئے اور شہید مرے اور بہشت مین داخل ہو سو ایسا ہوا چنانچہ
وہ حرب یمامہ مین کہ خلافت صدیق رض مین واقع ہوئی شہید ہوئے اور عمار بن یاسر رض سے
فرمایا تجھے باغی گروہ قتل کرے گا کہ حرب صفین مین لشکریان معاویہ کے ہاتھ سے مارے گئے
فاطمہ زہرا رض سے فرمایا تو گھر والون سے پہلے مجھسے ملے گی چہ مہینے بعد آپ کی رحلت کے رحلت
اون کی ہوئی امام حسن کو فرمایا یہ بیٹا میرا سردار ہے امید ہے خدا اسکے سبب مسلمانون کی

دو بڑے گروہ مین صلح کرادے سو اونکے سبب حجاز اور شام کے لشکر مین صلح ہوئی
اور امام حسین کو فرمایا میری امت اسے قتل کرے گی وہ شامیون کے ہاتھ سے کربلا مین
شہید ہوئے اور فرمایا ایک شخص کوتاہ قد سرخ رنگ جسکی گردن اور ابرو پر دو تل
ہونگے اپنا اونٹ تلاش کرتا شداد کے شہر مین جائے گا اور وہان کے عجائب دیکھے گا
عبد اللہ بن قلابہ رضی اللہ عنہ اس خبر کے مصداق ہوئے کہ اونٹ ڈھونڈتے شداد
کے شہر مین پہونچے اور اوسکی دیوارین اور منارے دیکھکر بیہوش ہوگئے جب ہوش مین
آئے دیکھا سنگریزون کی جگہہ جواہر اور یاقوت پڑے ہین مگر آدمی کا نشان نہین اور فرمایا
ملک حجاز مین ایک آگ پیدا ہوگی جسکی روشنی سے اعناق الابل بصرے مین یعنے بصرے کی
پہاڑیان جنکا نام اعناق الابل ہے روشن ہوینگے سو ماہ جمادی الآخر ۶۵۴ہ ہجری مین
مدینہ طیبہ کے متصل ایک آگ پیدا ہوئی اور چند روز برابر نمایان ہوگئی اوس زمانے مین
قطب الدین قسطلانی نے ایک رسالہ مسمے بہ جمل الایجاز خاص اس حال مین تحریر کیا اور
سید سمہودی نے تاریخ خلاصۃ الوفا فی اخبار دار المصطفیٰ اور شیخ عبد الحق دہلوی نے
جذب القلوب الی دیار المحبوب مین حال اس آگ کا مفصل لکہتے ہین مدینہ اوس
آگ سے محفوظ رہا یہانتک ایک پتھر نصف حرم مین اور نصف خارج تہا خارج جل گیا
اور جب داخل پر پہونچے بجہہ گئی اور فرمایا ترک ایک شہر کو کہ مسلمانون نے آباد کیا ہوگا
اور دجلہ اوسکے بیچ مین ہوگا گہیر لینگے مسلمان وہان کے تین قسم ہوجاوینگے بعض
بادشاہ ترک کی پناہ پکڑینگے اور بعض اپنا مال واسباب اور عیال لیکر بہاگینگے
یہ دو لوگ ہلاک ہوینگے اور بعض ہتیار پکڑینگے اور لڑکر شہید ہونگے سو ترکان
تاتار نے بغداد کو کہ دجلہ اوسکے بیچ مین ہے گہیرا اور مستعصم باللہ خلیفہ اور قاضی شہر
وغیرہ بادشاہ اتراک سے مل گئے اوس ظالم نے بغداد سے چلکر دوسری منزل مین سبکو
قتل کیا اور جو لوگ مال واسباب و عیال لیکر بہاگے تہے وہی قتل ہوئے اور ایک
جماعت نے لڑکر شہادت حاصل کی مولی علی کے حق مین خبر دی اون کا قاتل سر مین
تلوار مارے گا کہ داڑہی پر خون بہے گا سو ابن ملجم کے ہاتھ سے واقع ہوا اور فرمایا کسریٰ کے

کے خزانے مسلمان آپس مین تقسیم کرینگے سو سعد بن ابی وقاص نے مداین دار السلطنت
کسرے فتح کیا اور خزانے اوسکے مسلمانون مین تقسیم ہوئے اور فرمایا بادشاہ فارس کے
کنگن سراقہ کے ہاتھون مین پہنائے جاوینگے سو عمر رضہ کے عہد مین پہنائے گئے اور بیت المقدس
کے فتح کی خبر دی کہ اونہین کی خلافت مین فتح ہوئی خارجیون کے ظہور اور اونکی مغلوبی کی
اور یہ کہ اون مین ذو الثدیہ ہوگا خبر دی سو ہوئے علی رضہ کے وقت مین اہل حق نے اونہین
مغلوب کیا اور ذو الثدیہ کہ اوسکا ایک ہاتھ عورت کے پستان سے مشابہ تھا خوارج
مین پایا گیا اور شیعون کے ظہور سے خبر دی کہ وہ لوگ سلف کو برا کہین گے اور حضرت
عمر کی نسبت فرمایا فتنہ و فساد اون کے سبب سے بند رہیگا اور ابو ذر رضہ سے کہا
جب تم مصر مین دو شخصون کو ایک اینٹ کی جگہہ پر جھگڑتے دیکھو وہان سے چلے جاؤ
اور عدی بن حاتم رضہ سے کہا تو ایک عورت کو دیکھیگا کہ اونٹ پر سوار ہو کر تنہا حیرہ سے
حج کو آئے گی اور خدا کے سوا اوسے کسیکا ڈر نہوگا اور فرمایا احجار الزیت پر خون
بہیگا اور میری امت کے لوگ دریائے شور مین جہاز پر سوار ہو کر جہاد کرینگے
ام حرام بنت ملحان اون مین ہوگی اور ازواج مین پہلے وہ مرے گی جسکے ہاتھ لمبے ہین
سو شیعہ آخر خلافت علی رضہ مین ظاہر ہوئی اور عمر رضہ کے وقت مین انتظام خوب رہا اور مصر
فتح ہوا ابو ذر رضہ نے عبد الرحمن بن شرحبیل بن حسنہ اور اوسکے بھائی ربیعہ کو ایک اینٹ کی
جگہہ پر جھگڑتے دیکھا اور واقعہ حرہ مین احجار الزیت پر خون بہا اور حضرت عثمان کی
خلافت مین مسلمانون نے بامارت معاویہ دریا مین جہاد کیا ام حرام اوس لشکر مین موجود
تہین سواری سے گر کر مر گئین اور ازواج مطہرات مین سب سے پہلے حضرت زینب سے
کہ نہایت سخی تہین انتقال کیا عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت سے خبر دی سو ابو لولو مجوسی نے
نماز صبح مین اونہین زخمی کیا اوسی زخم سے شہید ہوئے حذیفہ کہتے ہین ہر سردار فتنہ کہ
کہ جسکے ساتھ تین سو آدمی ہی ہوینگے اوسکے اور اوسکے باپ کے نام اور قوم سے ہمکو
حضرت نے خبر دی انصار کے حق مین فرمایا میرے بعد امر حکومت غیر پر آئے گا کہ اور ونکو
تم پر ترجیح دینگے سو یہ صورت زمان معاویہ مین واقع ہوئی اور فرمایا میری امت کے جوان

قریش کے ہاتھ سے ہلاک ہوگی سو یہ امر یزید اور سلیمان بن عبد الملک اور حجاج کے
ہاتھ سے کہ عبد الملک بن مروان کا امیر الامرا تھا واقع ہوا اور فرمایا لوگون پر ایسا وقت
آنے والا ہے کہ سب سود کھاوینگے جو نہ کھاوے گا اوسے بھی بخار اوسکا پہونچے گا یعنے
سود کے کاغذ پر گواہی کرے گا یا اوسکا کاغذ لکھے گا یا اوسکے معاملے مین دخل دے گا یہ حال
اس زمانے مین موجود ہے اور فرمایا آخر زمانے مین ایک قوم ایسی ہوگی جو ظاہر مین دوست
اور باطن مین دشمن اس زمانے مین ہزارون آدمی اس قسم کے ہین اور قلت علم اور کثرت
بخل سے خبر دی سو اس زمانے مین ظاہر ہے کہ بخل زیادہ اور علم کم ہوگیا اور فرمایا میری
امت کا ایک گروہ خدا کے حکم پر ہمیشہ قائم رہے گا اونہین نقصان نہ پہونچا سکے گا
جو اونکو چھوڑے گا اور اونکا خلاف کرے گا یہانتک کہ خدا کا حکم آوے گا اور وہ
اوسی حال پر قائم ہوینگے اور فرمایا اس امت کے آخر مین ایک قوم ہوگی کہ اونکے لیے
اگلون کا سا ثواب ہے نیکی کا حکم اور برائی کی ممانعت اور اہل فتن سے جہاد کرینگے اور غلبہ عباسیہ
اور حکومت عمر بن عبد العزیز اور اختلاف امت اور خروج مسیلمہ اور اسود اور مختار
اور حجاج اور وائل بن حجر کے آنے سے خبر دی یہ سب امور مطابق ارشاد کے ہوئے
اور فرمایا یہ دین ابتدا مین نبوت و رحمت کے ساتھ ہوا پھر خلافت و رحمت کے ساتھ
ہوگا پھر بادشاہت گزندہ ہوگی پھر فساد اور ظلم اور سرکشی پھیلے گی زنا کو حلال سمجھین گے
اور شراب پئین گے اور ریشمی کپڑے پہنین گے اور فرمایا یہ دین اچھی طرح جم جایگا
یہانتک کہ سوار صنعا سے حضرموت تک سفر کرے گا اور خدا کے سوا اوسے کسیکا خوف
نہوگا اور فرمایا دو گروہ آپس مین لڑینگے اور دعوے اونکا ایک ہوگا اور خبر دی
آخر زمانے مین لوگ سیاہ خضاب کرینگے وہ بہشت کی بو نہ سونگھین گے اور تم عجم فتح کروگے
قیصر و کسرے ہلاک ہوینگے تم اون کے خزانے خدا کی راہ مین بانٹوگے اور فرمایا جب
میری امت اترا کر چلیگی اور رومی اور فارسی بادشاہون کی اولاد اون کی نوکری
کریگی اوسوقت خدا اونکے اچھون پر بدون کو مسلط کرے گا اور فرمایا میری امت مین
جب تلوار رکھی جاوے گی قیامت تک نہ اوٹھائی جاویگی اور فرمایا وہ وقت آنے والا ہے

کر اپنے دین پر صبر کرنے والا انہین چنگاری رکھنے والے کے مانند ہوگا یعنے جسطرح
ہاتھہ پر آگ رکھنا دشوار ہے اسیطرح اوسوقت اپنے دین پر قائم رہنا دشوار ہوگا اور
یہ وہی وقت ہے اور فرمایا قریب ہے تمہارے مقابلے کے لیے ایک فرقہ کافرون کا اور
فرقون کو جمع کرے صحابہ نے کہا یارسول اللہ شاید ہماری قلت کے فرمایا نہین تم اوسوقت
بہت ہوگے لیکن مانند جھاگ کے اور تمہاری ہیبت دشمنون کے دل سے جاتی رہے گی اور
تمہارے دلون مین سستی آجاویگی اور فرمایا مین فتنون کو دیکھتا ہون تمہارے گھرون
مین باران کی طرح داخل ہوئی اور علامات قیامت مین فرمایا غنیمت دولت ہوجاویگی
اور امانت غنیمت اور زکوۃ تاوان اور علم دنیا کے لیے سیکھین گے اور عورتون کی
فرمان برداری اور مان کی نافرمانی کرین گے اور یارون سے نزدیکی اور باپ سے دوری
چاہین گے اور مسجد مین بیہودہ باتین کرین گے اور فاسق سردار اور سفہا اور رذیل
رئیس ہوجاوین گے اور شریر بسبب شرارت کے تعظیم کیے جاوین گے اور شراب پیا جاوین گے
اور پچھلے اگلون پر لعنت کرین گے اور عورتین آپس مین شہوت رانی کرین گی اور غیر
قوم کے لوگ تم پر غالب ہوجاوین گے سو یہ سب امور موجود ہین زمانہ مبارک مین ایکسال
قحط پڑا جمعہ کے دن آپ خطبہ پڑھتے تھے ایک بادیہ نشین نے عرض کیا یارسول اللہ ہلک المال
وجاع العیال مال ہلاک ہوا اور عیال بھوکے ہین ہمارے لیے دعا کیجیے آپ نے ہاتھہ دعا کے لیے
اوٹھائے اوسوقت بادل کا ٹکڑا آسمان مین نتھا دعا سے فارغ نہوئے تھے کہ گھٹا پہاڑ کیطرح
اوٹھی اور آٹھہ دن خوب مینہ برسا دوسرے جمعہ کو پہر اوسی اعرابی یا دوسرے نے
عرض کیا یارسول اللہ مکان گرے جاتے ہین اور مال ڈوب گیا ہمارے لیے دعا کیجیے
آپ نے دونون ہاتھہ اوٹھا کر کہا الٰہی ہمارے گرد برسا نہ ہم پر اور جسطرف اشارہ کیا
بادل اوسیطرف ہٹ گیا یہانتک کہ مدینہ پر سے مینہ کھل گیا اور وادی قناۃ مین مہینے بہر تک
پانی جاری رہا بدر کی لڑائی مین کافرون نے پہلے سے کوئین پر قبضہ کر لیا تھا ناچار لشکر
اسلام نے ریت پر خیمہ کیا پانی کی نہایت تکلیف تھی اور بعض لوگون کو نہانے کی حاجت
ہوئی مسلمان نہایت پریشان تھے آپ نے دعا کی اسقدر مینہ برسا کہ زمین جم کر سخت ہوگئی اور

اور لوگون نے وضو اور غسل کیا اور اپنے برتن پانی سے بھر لیئے اگر زندہ موسے علی کے لیئے
دعا کی کہ سردی گرمی کی تکلیف سے محفوظ رہین اوس روز سے گرمیون مین جاڑون کے
اور جاڑون مین گرمیون کے کپڑے بے تکلف پہنتے اور سعد بن ابی وقاص کے لیئے دعا
کی خداوندا مستجاب الدعوات کرے اوسدن سے اونھون نے جو دعا کی قبول ہوئی
اور فاطمہ زہرا اور موسے علی کے حق مین دعا کی اخرج منھما کثیرا طیبا اون کی اولاد و مجاور کی
کثرت اور جیسے پاکیزہ لوگ مانند حضرات ائمہ طاہرین اور غوث اعظم رضی اللہ عنہم کی اونکی
اولاد مین پیدا ہوئے اظہر من الشمس ہے بنت عتبہ کی بکریون کے لیئے دعا کی بہت بڑہ گئین
ہمیشہ کھا کرتے یہ برکت حضرت کی دعا کی تاثیر سے ہے ابن عباس رضہ کے حق مین دعا کی
الٰہی اسی دین مین دانشمند کر اور تاویل سکھا دے نقاہت و تفسیر دانی اون کی آخر
پہونچی کہ امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ شیوخ صحابہ سے اونکی تعظیم و تکریم زیادہ کرتے
اور سلطان المفسرین اونکا لقب ہے نابغہ جعدی سے کہا خدا تیرا منہ بے دندان نکرے
ایکسو بیس برس کی عمر ہوئی اور سب دانت ثابت تھے ایکدن ام سلیم نے عرض کیا انس کے
حق مین دعا کیجیے فرمایا یا اللہ اسکا مال اور اولاد زیادہ کر اور عمر اسکی دراز ہو اور اسے
بخشدے اس دعا کی برکت سے اونکے باغ مین ہر سال دو بار میوہ آتا اور عمر اونکی بہت
ہوئی اور سو بیٹے پوتے اونکی زندگی مین جمع ہوگئے جب غزوہ تبوک مین صدقہ کا حکم ہوا
عبد الرحمن بن عوف نے آدھا مال حاضر کیا فرمایا تیرے صدقے اور بقیہ مین خدا برکت کرے
لکھا ہے اون کے مال مین اسقدر برکت ہوئی کہ تیس غلام اپنی زندگی مین آزاد کیے
اور سات سو اونٹ لدے دیے اور انتقال کے وقت بہت مال کی اہل بدر کے واسطے
وصیت کی بعد اخراج وصیت چارون عورتون کو آٹھوین حصہ مین سے اسی اسی ہزار ملا اور دینا کیوقت صرف
چار ہزار سے مالک بن ربیعہ کیلیے کثرت اولاد کی دعا کی اونکے اسی لڑکے پیدا ہوئے اور غزوہ بن جعد
کے حق مین دعا کی کہ تجارت مین ہر روز بہ چالیس ہزار درہم نفع حاصل کرتے عمر رضی اللہ عنہ کیلیے دعا کی خداوند اونکے
سبب سے اسلام کو قوت دے چنانچہ بعد اسلام لانے اونکے اسلئے جو قوت ہوئی ظاہر فن تاریخ پر بخوبی ظاہر ہے
جنگ خندق مین حذیفہ کو کفار کی خبر لانے پر تعین کیا اوس رات نہایت سردی اور ہوا

چلتی تھی اور اُنکے لیے دعا کی حذیفہ کہتے ہین مجھے یہ معلوم ہوتا تھا کہ حمام مین چلتا ہون ایک کا اونٹ
سب سے پیچھے چلتا آپ نے دعا کی سب سے آگے چلنے لگا ایکروز آپ نے لشکر اسلام کی
بے سر و سامانی پر نظر فرما کر دعا کی الٰہی یہ ننگے ہین انہین کپڑا دے الٰہی یہ بھوکے ہین انہین
کھانا دے الٰہی یہ پیادے ہین انہین سواری دے راوی کہتا ہے ہم مین سے فتح کے بعد
کوئی شخص ایسا نتھا جسکے پاس سواری اور کپڑا اور نقد اور جنس نہوگیا ہو۔ احد جب لشکر
اسلام مغلوب ہوا آپ ہمراہیون کو لیکر پہاڑ پر چڑھ گئے کافرون نے چاہا کہ پہاڑ پر چڑھین
دعا کی الٰہی یہ قدرت نپاوین ہرچند تدبیر کی پہاڑ پر چڑھنے کی قدرت نپائی لاچار لوٹ گئے
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی والدہ کفر مین نہایت شدت رکھتین ایکدن اونہون نے آپ سے
اس امر کی شکایت کی اور دعا چاہی فرمایا اللھم اہد ام ابی ہریرة خدایا ابو ہریرہ کی مان کو ہدایت
کر جسوقت ابو ہریرہ اپنے گھر گئے کواڑ بند پائے اور نہانے کی آواز سنی اور مان نے نہانے کے
بعد اونہین گھر مین بلایا اور کہا اشہد ان لا الٰہ الا اللہ و اشہد ان محمدا رسول اللہ ابو ہریرہ
بہت خوش ہوئے کہ خوشی سے اونکے آنسو نکل پڑے اور حضرت سے اونکا اسلام اور اسلام
کا حال عرض کیا اسیطرح ثقیف کے لیے دعا کی خدایا ثقیف کو ہدایت فرما مسلمان ہوگئے
اور دوس کے حق مین دعا کی اللھم اہد دوسا وائت بہم خدایا دوس کو ہدایت کر اور اونہین
لے آ مسلمان ہوکر آپ پاس حاضر ہوئے سوتے علی کی نماز عصر قضا ہوئی آپ نے دعا کی سورج
لوٹ آیا اور درختون اور پہاڑون پر دھوپ چمکی سوے علی نے نماز ادا کی مضر پر قحط کی
دعا کی یہ نوبت ہوئی کہ بھوک مین کتے اور سور اور ہڈیان اور مردار کھا گئے اور ایکبار
قریش پر قحط کی دعا کی نہایت گرانی ہوئی ابو سفیان نے آپکو لکھا تم رحمۃ للعالمین ہو باپ
دادون کو تلوار سے قتل کیا اور اولاد کو قحط سے ہلاک کرتے ہو دعا کرو خدا قحط دور
کرے آپ نے دعا کی تو وہ بلا دور ہوئی کہتے ہین عامر بن طفیل اور اربد بن ربیعہ نے آپکے
قتل کا ارادہ کیا اونپر دعا کی الٰہی توجسطرح چاہے مجھے اونکے شر سے بچا اربد کڑک سے
ہلاک ہوا اور عامر طاعون لابل مین کہ اونٹون کی وبا ہے واصل جہنم ہوا ایکروز عتبہ بن
ابی لہب نے کہا مین محمد کے بعد عائشہ سے نکاح کرونگا آپ نے دعا کی الٰہی اسپر اپنا کتا

اپنے کتون مین سے مسلط فرما عتبہ قافلے کے ساتھ کسی جنگل مین ٹھیرا تھا شیر آیا اہل قافلہ سو رہے تھے
ہر ایک کو سونگہکر چھوڑ گیا اور عتبہ کو کہا لیا اہل فارس کے حق مین دعا کی اللہم مزقہم
کل ممزق تھوڑے عرصے مین سلطنت اونکی تہ وبالا ہوگئی ایک شخص بائین ہاتھ سے
کہاتا تھا فرمایا سیدہے ہاتھ سے کہا اوسنے بہانا کیا کہ سیدہے سے نہین کہا سکتا فرمایا اب
تجھے قدرت نرہی اوسوقت سے اپنا سیدہا ہاتھ منہ تک نہیجا سکتا منقول ہے ایک شخص
کو حضرت نے اوسکے بیٹے کے نکاح کا پیام دیا اوسنے بہانہ کیا کہ وہ برص مین مبتلا ہے فرمایا
فلتکن اوسیوقت کوڑہن ہوگئی شبیب بن برصا شاعر اوسی کا بیٹا ہے حکم بن ابی العاص
نے آپ کے چلنے کی نقل کی فرمایا کذلک فلتکن الباہی جو جا مرتعش ہوگیا اور مرتے دم تک
اوسی حال پر رہا تنبیہ ہرچند مفہوم اذا اراد شیئا فانما یقول لہ کن فیکون مخصوص بحضرت
احدیت ہے مگر قادر مطلق نے اپنے حبیب کو بھی قدرت عنایت کی تھی کہ جو فرما دیتے
ہو جاتا منقول ہے ایکبار عمار بن یاسر کو کفار نے آگ مین ڈالا اتفاقاً آپ اودہر سے
گذرے فرمایا یا نار کونی بردا وسلاما علی عمار کما کنت علی ابراہیم آگ تو عمار پر ٹھنڈی ہی
اور سلامتی ہوجا جیسے ابراہیم پر ہوئی آگ فوراً بجھ گئی سراقہ بن مالک کے گھوڑے کے
پاؤن اوکی دعا سے زمین مین دہنس گئے جب آپ سے التجا کی اوس بلا سے نجات پائی تنبیہ
یہ معجزہ خسف قارون کے مماثل ہے مگر فرق اسقدر ہے کہ وہان عذر اور رجوع
پر نظر نہوئی اور یہان عذر قبول فرما کر نجات کی دعا کی ہوتے علی رضی اللہ عنہ کہتے ہین
مین ایکبار بعض نواحی مکہ مین حضرت کی ساتھ تھا راہ مین جو پہاڑ اور درخت ملتا کہتا السلام
علیک یا رسول اللہ ایک کھجور کے قریب ہوکر نکلے اوسنے بزبان فصیح کہا یہ محمد ہین سردار
انبیا کے اور یہ علی ہین سردار اولیا کے باپ ائمہ طاہرین کے ایکروز آپ کسی صحرا مین سو رہے تھے ناگاہ ایک درخت
زمین چیرتا آیا اور آپکے سامنے کھڑا ہوا جب بیدار ہوئے اوسکا حال بیان کیا فرمایا یہ وہ درخت ہے
جسنے اپنے مالک سے مجھے سلام کرنیکی اجازت چاہی اور رحلت کی ایکدن آپنے خیبر مین عرض کیا قوم
میری مجھے ڈراتی ہے کوئی نشانی دکھا دیجے حکم ہوا فلان جنگل مین جاؤ اور فلان درخت کی ٹہنی بلاو
مجرد ایکی بلانے کہ وہ شاخ درخت سے جدا ہوکر آپکے پاس آئی اور دیر تک کھڑی رہی پہر حضرت کے حکم سے لوٹ گئی

اپنی جگہہ جا لگی ایکدن جبرئیل آپکو غمگین دیکھکر عرض کیا ارشاد ہو تو کوئی امر عجیب دکھاؤں فرمایا
ہم نے دیکھا و کہا اس درخت کو بلاؤ آپنے بلایا فوراً اپنی جگہہ سے اوکھڑا اور آپکی خدمت میں
حاضر ہوا فرمایا چلا جا چلا گیا ولنعم ما قیل ؎ جاءت لدعوته الاشجار ساجدة تمشي اليه
على ساق بلا قدم ٭ ایکدن کسی اعرابی نے عرض کیا میں کس دلیل سے آپکو سچا پیغمبر جانوں
فرمایا اس سے کہ میں اس خوشہ کو بلاؤں اور وہ میری پیغمبری کی گواہی دے پھر آپنے
اوسے بلایا وہ درخت سے جدا ہو کر آپکے پاس آیا پھر فرمایا لوٹ جا اعرابی یہ
معجزہ دیکھکر ایمان لایا ایک اور اعرابی نے آپکی پیغمبری پر گواہ مانگا آپنے
ایکدرخت بلایا وہ حاضر ہو کر تین بار گواہی دی اسیطرح رکانہ پہلوان نے آپ سے
معجزہ طلب کیا آپ نے درخت سمرہ کو کہ وہاں تھا بلایا بیچ میں سے چرا اور ایک ٹکڑا
اوسکا آکر آپکے اور رکانہ کے بیچ میں کھڑا ہو گیا رکانہ نے کہا معجزہ تو خوب دکھایا اب اسے
بھیجدو آپ نے فرمایا چلا جا بحکم خدا کے اپنی جگہہ پر چلا گیا اور دوسرے ٹکڑے سے ملکر
پھر درخت ہو گیا مگر رکانہ مسلمان نہوا اور کہا اگر میں مسلمان ہو جاؤں تو لوگوں کی عورتیں
کہینگی رکانہ ڈر سے مسلمان ہو گیا ایکروز جنگل میں قضائے حاجت کے لیے تشریف لیگئے
آڑ نہ تھی دو درختوں کی شاخ پکڑ کر انکی جگہہ سے اسطرح لائے جیسے اونٹ مہار
پکڑنے والے کے ساتھ ہو لیتا ہے اور اونہیں ایک جگہہ ٹھیراکر فرمایا آپس میں ملجاؤ
فوراً مل گئے جب آپ فارغ ہوئے اپنی اپنی جگہہ چلے گئے اور ایکبار اسامہ کو حکم کیا
ان درختوں سے کہو اکٹھے ہو جائیں اکٹھے ہو گئے جب آپ قضائے حاجت سے فارغ
ہوئے اپنی اپنی جگہہ چلے گئے ابوجہل نے کہا اگر تم سچے پیغمبر ہو تو میرے ہاتھ کی خبر دو
فرمایا تیرے ہاتھ میں چند کنکریاں ہیں سن کیا کہتی ہیں غور سے سنا انہیں سنگریزوں سے
کلمے کی آواز آتی تھی ملعون نے طیش کھا کر ہاتھ سے پھینکدیں اور حضرت سے کہا تم بڑے
جادوگر ہو ایکدن آپ جبل احد پر تشریف رکھتے تھے اور ابوبکر اور عثمان رض اور عمر
بھی ہمراہ تھے ناگاہ پہاڑ کانپنے لگا فرمایا اے احد ٹھیر کہ نہیں ہے تجھپر مگر پیغمبر اور صدیق
اور دو شہید فوراً وہ زلزلہ موقوف ہو گیا کسی باغ میں تشریف لے گئے وہاں ایک

اونٹ آپکو دیکھکر رونے لگا فرمایا یہ اونٹ کسکا ہے ایک انصاری جوان نے کہا میرا ہے
فرمایا تو اس چارپائی کے معاملے مین خدا سے نہین ڈرتا. اوسنے مجھسے شکایت کی کہ تو
اوسے بھوکا رکھتا ہے اور محنت بہت لیتا ہے ایکروز حضرت سفینہ لشکر سے جدا رہ گئے
ناگاہ جنگل سے ایک شیر نکلا اور اونپر جھپٹا اونھون نے کہا اے ابوالحارث مین رسول اللہ
کا غلام ہون اپنے لشکر سے جدا رہ گیا شیر حضرت کا نام سنکر سفینہ کے سامنے کتے کیطرح
دُم ہلانے لگا اور اونکے ساتھ ہو لیا یہانتک کہ لشکر مین پہونچا کر لوٹ گیا فائدہ ابوالحارث
کنیت شیر کی ہے اور سفینہ کا نام مہران یا رومان اور اونکی کنیت ابوعبدالرحمن ہے
اونھین سفینہ اسلیے کہتے کہ لشکر کے پیچھے چلتے اور گرا پڑا اسباب لشکر کا اوٹھا لاتے
گویا خشکی کی کشتی تھی کہتے ہین سفینہ ام سلمہ کے غلام تھے اونھون نے اس شرط سے
آزاد کیا کہ حضرت کی خدمت سے جدا نہونا کہا اگر تم شرط نکرتین تو بھی مین حضرت کی خدمت
سے جدا نہوتا ایکروز حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی باغ کو گئے ابوبکر اور عمر بھی ہمراہ تھے
وہان ایک بکری کھڑی تھی دیکھتے ہی آپکو سجدے مین گری اور ایکروز اونٹ نے سجدہ
کیا صحابہ نے کہا یا رسول اللہ جانور آپکو سجدہ کرتے ہین ہم تو انسان ہین فرمایا اپنے رب
کی پرستش اور اپنے بھائی کی تعظیم کرو اگر مین کسی کے لیے سجدے کا حکم کرتا تو حکم دیتا
کہ عورت اپنے شوہر کو سجدہ کرے حلیمہ کہتی ہین حضرت میری گود مین بیٹھے تھے کہ بکریان
اودہر سے نکلین ایک بکری نے سجدہ کیا اور سر مبارک پر بوسہ دیا امام بخاری سلمہ بن
اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین جنگ خیبر مین میری پنڈلی پر ایسی چوٹ لگی
کہ لوگون نے جانا سلمہ مرگیا مین حضرت کے پاس آیا آپنے اوس جگہہ تین بار پھونک دیا جبسے
ابتک درد نہوا عبداللہ بن عتیک کہتے ہین میری پنڈلی ٹوٹ گئی حضرت سے حال
عرض کیا آپنے اپنا ہاتھ لگا دیا ایسا آرام ہوگیا گویا کبھی درد نتھا صدیق اکبر رضی اللہ
عنہ کو غار مین سانپنے کاٹا آپنے لعاب دہن مبارک لگا دیا فوراً اچھے ہوگئے ایک
صحابی کے ہاتھ مین ایسا غدود تھا کہ تلوار نہ پکڑی جاتی آپنے اوسپر ہتھیلی رکھکر دبایا
اور ہاتھ کو ملکر دیا اوسیوقت جاتا رہا جنگ احد مین قتادہ بن نعمان کے منہ پر ایسا زخم

لگا اگرچہ رخسار پر آ پڑی آپنے اوسی جگہ پر رکہکر اپنا لعاب دہن لگا دیا اچہے ہو گئے حارث بن اوس کی تلوار کا زخم اپنے ساتہہ والونکے ہاتہہ سے کعب بن اشرف یہودی کا سر کاٹتے وقت لگ گیا کسی تدبیر سے خون نہ تہمتا تہا آپنے دست مبارک لگا دیا فوراً آرام ہو گیا ابو رافع کا پاؤں ٹوٹ گیا اپنا دست حق پرست چہو دیا اچہا ہو گیا ایک عورت اپنی بیٹی کو آپکی خدمت مین لائی اور عرض کیا یا رسول اللہ اسکو آسیب ہے صبح و شام اوسکا اثر ہوتا ہے آپنے سینہ پر ہاتہہ پہیرا اور دعا کی ایک چیز سیاہ پلّے کے مانند دوڑتی اوسکے پیٹ سے نکل پڑی حنظلہ کے سر پر آپنے ہاتہہ رکہا اور برکت کی دعا کی اوس روز سے حنظلہ جسکے موضع ورم پر دست مقدس رکہنے کے جگہ چہو دیتے فوراً اچہا ہو جاتا عثمان بن حنیف کہتے ہین ایک اندہے نے حضرت سے اپنی نابینائی کی شکایت کی فرمایا مسجد مین وضو کرکے دو رکعت نماز پڑہ پہر کہہ اللهم انی اسئلك واتوجه اليك بنبيك نبی الرحمة یا محمد انی توجهت بك الی ربی ليجلی لی عن بصری اللهم شفعه فی وشفعنی فی نفسی قسم خدا کی ہم بیٹہے رہے بلکہ بہت گفتگو کرنے پائے کہ وہ ایسا بینا ہو گیا گویا کبہی اندہا نہ تہا روز خیبر حضرت مولی علی کی آنکہین دکہتی تہین آپنے اپنا تہوک ڈالدیا فوراً اچہی ہو گئین اور پہر کبہی نہ دکہین اور معجزہ احیاء موتی اور اسکے سوا اور معجزات باب خصائص اور اس کتاب کی دوسرے مواضع مین مذکور ہین بعض محدثین اور اہل سیر نے خاص اس باب مین کتابین تالیف کین اور امام جلال الدین سیوطی نے خصائص کبرے مین ہزار معجزہ جمع کئے بعض علما کہتے ہین ہماری نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے قران کے سوا تین ہزار معجزے صادر ہوئے مگر تحقیق یہہ ہے کہ تفحص اور استقرا اونکا بہت دشوار ہے اس جگہ بعض منکر متعصب براہ مکابرہ دو اعتراض کرتے ہین **اعتراض اول** احاد معجزات حد تواتر کو نہ پہونچے پس اثبات نبوت کی دلیل نہین ہو سکتی جواب اسکا یہہ ہے کہ احاد حالات سخاوت حاتم و عدالت نوشیروان بہی متواتر نہین مگر مجموع وقایع اونکے مورث یقین ہین فکذا ہذا علاوہ برین بعض معجزات مانند قصۂ ستون کے بطریق متواتر مروی ہین

اعتراض دوم

ہر پیغمبر کے معجزے اوسکی کتاب سے ثابت ہین پس معجزات محمدیہ کا اثبات قران سے چاہیے نہ دوسرے طریق

ہو اور بطریق ثبوت نبوت معجزا تین منحصر ہے جواب یہ اعتراض کئی وجہ سے مردود ہے
پہلی وجہ نبی کے لیے صاحب کتاب ہونا ضرور نہین بنی اسرائیل مین بہت پیغمبر ایسے
گذرے جنپر کوئی کتاب نازل نہوئی اور اونکے معجزات اہل کتاب کے نزدیک ثابت ہین
دوسری وجہ معجزہ مستلزم نبوت ہے نہ نبوت مستلزم معجزہ دیکھو عیسائیون کے نزدیک
یحییٰ علیہ السلام سے جو بقول اونکے حضرت عیسے علیہ السلام کی اصطباغ دینے والے ہین
کوئی معجزہ صادر نہوا عجب تماشا ہے حضرت یحییٰ کی نبوت بے معجزہ تسلیم کیجاے اور محمد
صلی اللہ علیہ وسلم کی پیغمبری معجزے کے ساتھہ مشروط اور ثبوت معجزہ کا صرف قرآن سے
ضرور ہو تیسری وجہ یہ کلیہ محض باطل ہے یہ کیا ضرور ہے کہ جو معجزہ نبی کا اوسکی کتاب
مین مذکور نہو اگرچہ سند صحیح متصل کے ساتھہ بطرق متعددہ ثابت ہو تسلیم نہ کیا جاے ۔
غایت مافی الباب یہ ہے کہ بعض معجزات بعض انبیا کی اونکی کتابون سے ثابت ہین سو ہمارے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کتاب خود ایسا معجزہ ہے کہ کسی نبی کا کوئی معجزہ اوسے نہین پہونچتا
اوس جناب نے باوجودیکہ بچپن مین بے مادر و پدر ہوگئے اور باتفاق کافہ انام روز ولادت
سے دعوے نبوت تک جاہلون اور نادانون مین رہے کبھی کسی دانا اور حکیم کی صحبت
نپائی یکایک ایسی کتاب عجیب اسلوب بدیع و تالیف غریب اخبار ماضیہ و احوال آیندہ
و قصص انبیا و حکایات امم سابقہ و حقائق و معارف یقینیہ و دلائل و براہین عقلیہ و احکام
و شرائع و مواعظ و نصائح و مصالح و ترغیب ذکر الہی و رجوع الی اللہ و نصیحت و تہذیب
اخلاق و ستایش فضائل و نکوہش رذائل و سیاست مدنیہ و مسائل تدبیر منزل و ذکر بے ثباتی ارکان
عالم و طریق تحصیل بہشت و امن و احوال معاد و اہوال محشر و مذمت دار فانی و مدح عالم باقی و بیان
اسماء حسنی و صفات واجب تعالی و تحقیق حقائق سفلیہ و علویہ و تفصیل مقاصد دینیہ و دنیویہ کو متضمن و مشتمل
باین فصاحت و بلاغت و قلت مبانی و نزاکت کثرت معانی بارگاہ الہی سے حاصل کرکے یہ اعلان فرمایا اور
اذن عام دیا اگر تمہین اس کلام کی وحی آسمانی ہونے مین شک ہے تو سب جن اور آدمی متفق ہو کر
ایک سورت مانند اسکی بنا لائین اور تمام فصحای عرب باوجود دعوی فصاحت و بلاغت بلکہ سیف و سنان [illegible]
سے آجتک اوسکی معارضہ سے عاجز ہو اور ایک چھوٹی سورت انا اعطیناک الکوثر کی برابر کسیکو اور یہود کا احوال بھی

سے ماہر اور وقایع ماضیہ سے واقف تھے تاہم عداوت اونکے کسی قصے کو غلط اور باوجود
اسکے کہ صاحب قرآن نے کمال طعن و تشنیع اونپر کی اور اونکے مکروفریب پر جابجا تنبیہ
فرمائی اونکی تکذیب نہ کر سکے سیکڑون مخالف وہ کلام پاک سنکر مسلمان ہو گئے اور
جنہے تعصب اور حسد سے انکار کیا دل مین سمجھ گیا بیشک یہ خدا کا کلام ہے بشر کی
کیا تاب جو ایسی کتاب کہے صحیح روایت مین جبیر بن مطعم سے وارد ہے جنہے حضرت کو
نماز مغرب مین سورہ طور پڑھتے سنا جب اس آیت پر پہونچے ام خلقوا من غیر شیٔ
ام ہم الخالقون میرا دل اوڑنے لگا اور نور ایمان نے اوسی دن سے میرے دل مین
گھر کیا سر گروہ اشقیا ابوجہل بن ہشام جب قرآن سنتا کہتا بالیقین یہ کلام بشر نہین طرز
وطرح اسکی دوسرے عالم سے ہے مگر کیا کرون نفس میرا محمد کی فرمانبرداری گوارا نہین
کرتا کہتے ہین فصحاے قریش اسی فکر مین رہتے کہ قرآن پر کوئی اعتراض کیجیے اگر روز ایک شخص
کہ فصاحت و بلاغت مین ضرب المثل اور عدیم المثل مشہور تھا خدمت والا مین آیا اور
کہا اے محمد قرآن مین تین لفظ غیر فصیح ہین جواب کیا ارشاد فرمایا بیٹھ جا بیٹھ گیا
فرمایا کھڑا ہو کھڑا ہو گیا پھر ارشاد ہوا بیٹھ جا اوسنے کہا یا محمد انتہزی بی و انا من
الکبار ان ہذا الشیٔ عجاب سبحان اللہ جن تین باتون پر اعتراض کیا تھا بے درنگ رحمۃ
اوسکی زبان سے نکلوا دین ایکدن قریش نے عتبہ بن ربیعہ کو کہ فصاحت و بلاغت
مین یکتائے روزگار تھا آپ کے پاس بھیجا تا قرآن سے اور اوسکی حقیقت دریافت
کرے کہ سحر ہے یا کہانت یا شعر عتبہ نے آپ سے عرض کیا آے محمد تم بہتر ہو یا ہاشم تم بہتر ہو
یا عبد المطلب تم بہتر ہو یا عبد اللہ ہمارے خداون کو کیون برا کہتے ہو اور ہمارے
بزرگون کو کس لیے گمراہ بتاتے ہو اگر سرداری چاہیے تمھین اپنا سردار بناتین اور جبتک
تم زندہ ہو تمام قریش تمہاری اطاعت کرین اور جو تمہارے دماغ مین خلل ہو گیا ہے
تو طبیبون سے علاج کرائین اور جو عورتون کی خواہش تمہین اس کام پر باعث ہے تو
جس قبیلے سے تمہارا جی چاہے دس عورتین تمہارے نکاح مین دین اور جو مال مطلوب
ہے تو اسقدر جمع کر دین کہ تم اور تمہاری اولاد ہمیشہ کھایا کرین آپ چپکے بیٹھے رہے جب اوسکا

اوسکا کلام ختم ہوا فرمایا بسم اللہ الرحمن الرحیم تنزیل من الرحمن الرحیم کتاب فصلت
آیاتہ جب اس آیت پر پہونچے فان اعرضوا فقل انذرتکم صاعقۃ مثل صاعقۃ عاد وثمود
عتبہ خوف سے کانپنے لگا اور اپنا ہاتھ آپکے منہ پر رکھکر کہا ای محمد صلعم تمہین رحم کی قسم اب موقوف کرو
مجھے سننے کی طاقت نہین اور کئی دن گھر سے باہر نہ نکلا ابوجہل نے کہا ای معشر قریش عتبہ
محمد کی روٹیون پر مائل ہوا اور عتبہ کے پاس جاکر کہا اگر تجھے مال کی حاجت ہے تو اسقدر جمع کردو
کہ محمد کی روٹیون کی احتیاج نرہے عتبہ نے کہا قریش مین مجھسے زیادہ مالدار کوئی نہین لیکن
مین نے کلام محمد صلعم کا سنا ہے نہ وہ شعر ہے نہ کہانت نہ جادو جسوقت اونہون نے یہ آیت
پڑہی انذرتکم صاعقۃ مثل صاعقۃ عاد وثمود مجھے خوف ہوا کہین آسمان سے عذاب آجاے
میری راے یہ ہے کہ تم اونسے تعرض نکرو اگر عرب اونپر غالب آے تمہارا مطلب حاصل ہوا
اور جو وہ غالب ہوے تو سلطنت اونکی تمہاری سلطنت اور اونکی عزت تمہاری عزت ہی قوم نے
کہا محمد نے تجپر جادو کیا جب اونکا اصرار حد سے گذرا آپ ہی کہنے لگا واللہ مین نے محمد صلعم ای
برابر کوئی جادوگر نہ دیکھا اور ظاہر ہی کہ یہہ تاثیر ہے اسلئے کہ صدق اور خوبی اوس کلام کی ساتھ کے
ولین جمع جاوے ممکن نہین اور ہر ذی عقل جانتا ہے کہ خطا اور نسیان بشر کو لازم ہے کوئی
شخص کسی علم مین کیسی ہی مہارت رکھتا ہو اور اتنی بڑی کتاب اوسی علم مین لکھی اور برملا دعوی
کرے کہ سارا عالم جمع ہوکر ایک صفحہ میری کتاب سا لکھلای ممکن نہین کہ ہزارون لاکھون
آدمی قرناً قرناً کوشش کرین اور اوسمین ایک غلطی ہی نہ نکال سکین اور دانایان عالم
بر تقدیر اجتماع و اتفاق ایک صفحہ ہی اوسکی کتاب سا لکھہ سکین اور جو وہ ایسا ہی ہے کہ برملا
کہتا ہے لئن اجتمعت الجن والانس علی ان یاتوا بمثل ھذا القران لا یاتون بمثلہ
ولو کان بعضہم لبعض ظہیرا اگر جن وانس اسبات پر جمع ہوجائین کہ ایسا قرآن
لاوین نلاسکینگے مانند اوسکے اگرچہ بعض اونکا بعض کا مددگار ہو اور باوجود اوس دعوی کے
کوئی اوس سے مقابلہ نہین کرسکتا اور تمام عالم بر تقدیر اجتماع اور اتفاق کے
اوسکے معارضہ کی قدرت نہین کرسکتا تو یہی دلیل اوسکی نبوت کے
لیے کافی ہے اور اسیکو معجزہ کہتے ہین کہ معجزہ وہ خارق عادت ہے

جو مدعی نبوت منکروں کے مقابلہ مین پیش کرے اور وہ اوسکے معارضہ سے عاجز ہو جاوین بالجملہ
قرآن ایک عمدہ معجزہ ہی کہ باوجود اوسکے اثبات نبوت کے سببے دوسرے معجزے کے
اصلا ضرورت نہین بلکہ چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ معجزات کو متضمن ہی کہ منکرین نبوت ہر آیت کے
معارضہ سے عاجز ہین بعض علما کہتے ہین قرآن مین ساٹھ ہزار اور بقول بعض کے چونسٹھ ہزار
معجزہ ہین جسکو خدای کریم عقل سلیم عطا فرماتا ہے ادراک کرتا ہی ومن لم یجعل اللہ لہ نورا فما لہ
من نور باقی رہی یہ بات کہ قرآن مین بعض معجزات اور خوارق عادات حضرت سید کائنات علیہ
السلام والصلوۃ کو اجمالا وتفصیلا او نکا ذکر مذکور ہین اللہ تعالی فرماتا ہی وشہدوا ان الرسول حق وجاءہم
البینات گواہی دی اونہون نے کہ پیغمبر سچا ہے اور آئے اون پاس معجزے
اور ارشاد ہوتا ہے فلما جاءہم بالبینات قالوا ہذا سحر مبین پہر جب کہ آیا
اون پاس معجزہ کہا یہ کہلا جادو ہے اور سورہ قمر مین فرماتا ہے اقتربت الساعۃ
وانشق القمر وان یروا آیۃ یعرضوا ویقولوا سحر مستمر قریب آئی قیامت
اور شق ہوا چاند اور جب دیکہتے ہین کوئی نشانی منہ پہیر لیتے ہین اور کہتے ہین مستمر جادو ہے
اور وہ جو بعض گمراہ کہتے ہین اگر یہہ امر واقع ہوتا تمام عالم کو معلوم ہو جاتا اہل تاریخ
اور ارباب تنجیم کہ نقل امور غریبہ اور واقعات عجیبہ مین اہتمام رکھتے ہین بالضرورۃ
نقل کرتے محض بے محل اور بانگ بے ہنگام ہی اگر تصدیق معجزات کے لیے اون
منکرین کا کہنا شرط کیا جاوے تو معجزات حضرت مسیح یعنی احیاء موتی وغیرہ سے
اعتماد اوٹھ جاوے زمانہ حضرت آدم سے عیسی علیہ السلام تک ثبوت معجزات کا بہی
کتاب یا اونکے اصحاب کی گواہی سے ہوتا رہا معجزات ختم المرسلین کے بیچ
اس ثبوت کو کافی نسمجہنا دیانت سے بعید ہے اہل تواریخ وہ باتین جو مذہب سے
علاقہ نہین رکہتین یا اپنے مذہب کے موافق ہوتے ہین لکہتے ہین اسلیے ہند اور [illegible] کے
مورخون نے معجزات حضرات انبیا اپنی کتابون مین نہ لکہے علاوہ بریں اگر مورخین نے
یہ معجزہ لکہا ہو اور بعد دریافت حقیقت براہ عداوت کتابوں سے نکال ڈالا ہو تو کیا بعید ہے
بلکہ جس صورت مین اہل ملت نے صفت وثنا حضرت ختم الانبیا کی خدا کی کتابوں سے نکال ڈالے تو [illegible]

اس امر کی کچھ شکایت بھی نہین اور حالات کواکب تمام کرۂ زمین سے یکسان نسبت
نہین رکھتے کسی ملک مین چاند پہلے طلوع کرتا ہے اور کہین پیچھے اور کہین ایک صفت پر
ہوتا ہے اور دوسری جگہہ خلاف اوسکے کبھی چاند مین اور کسی قوم مین ابر یا پہاڑ حائل
ہوتا ہے اسی لیے خسوف بعض شہرون مین پایا جاتا ہے اور بعض مین نہین اور بعض
جگہہ ناقص اور بعض جگہہ کامل نظر آتا ہے اور یہ معجزہ رات کو ہوا کہ لوگ گھرون مین سوتے ہین اور جو مستیقظ نہین
ہوتا ہے وہ کسی کام مین مشغول ہوتا ہے اور وہ ایک امر آنی تھا پل مارنے مین ختم ہوگیا
اوسوقت نگاہ آسمان پر ہونا کیا ضرور ہے اور بعض نے دیکھا اور اوسپر اعتماد نہ کیا ہو
کیا بعید ہے جو شخص اس قسم کی عجیب بات کہ آتی ہو دیکھتا ہے قصور اپنی نگاہ کا سمجھتا ہے
اور جو اوسے اپنے دیکھنے پر فی الجملہ اعتماد بھی ہوتا ہے تو خیال اس امر سے کہ لوگ نادان
کہین گے دوسرے سے نہین کہتا علاوہ برین خارق عادت قدر ضرورت سے تجاوز
نہین کرتا صرف اون منکرون پر جو خواستگار معجزہ ہوتے ہین ظاہر ہوتا ہے دیکھو معجزہ
عیسوی کہ احیاء موتیٰ اور ابراء ابرص و اکمہ تھا ضرورت سے متجاوز نہوا ورنہ سب مردے
اوس زمانے کے زندہ ہوجاتے اور تمام اندہے اور کوڑہی شفا پاتے اور اس جگہہ
ایک نکتہ عجیب ہے کہ عادت الٰہی اسطور پر جاری ہے جب نبی کسی قوم کو معجزہ دکھاتا ہے
اور قوم انکار کرتی ہے غضب الٰہی اونپر نازل ہوتا ہے رحمت الٰہی مقتضی اس امر کے
نہوئی کہ اگلی قومون کی طرح ان لوگون کو ہلاک کرے صرف وہی متمرد سرکش جو حضرت سے
اوسوقت انکار و مقابلہ کرتے تھے جنگ بدر وغیرہ مین ہلاک ہوے اسی لیے اور معجزات
محسوسہ آپکی قدر ضرورت سے زیادہ ظاہر نہوے اور معجزہ عقلیہ یعنے کتاب الٰہی واسطے
اثبات نبوت کے کافی ہے اور سورۂ بنی اسرائیل مین ارشاد ہوتا ہے سبحان الذی اسریٰ
بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصے الذی بارکنا حولہ لنریہ من آیاتنا انہ ہو السمیع البصیر
یعنے پاکی ہے اوسے جو رات مین لے گیا اپنے بندے کو ادب والی مسجد سے پرلی مسجد تک جسکے
گرد نواح کو ہمنے برکت دی تا دکھائین ہم اوسے نشانیان اپنی قدرت کی بیشک وہی
سننے والا ہے دیکھنے والا اور فرماتا ہے وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمیٰ یہ اوس معجزہ کا

کا بیان ہے کہ حضرت رسالت صلے اللہ علیہ وسلم نے مٹھی بھر سنگریزے مین حالت محاربہ
مین کافرون پر پھینکے کہ سب کی آنکھون مین پہونچے اور پہونچتی ہی اونکے منھ پھر گئے
نادیکھ بعض نادان قرآن پر یہ اعتراض کرتے ہین کہ اوسمین کوئی خبر آئندہ کی جسکو پیشین گوئی
کہتے ہین نہین حالانکہ یہ اعتراض محض لاطائل اور سراسر باطل ہے کتاب آسمانی مین عقلاً
و نقلاً پیشین گوئی کا ہونا ضرور نہین مگر قرآن مجید مین بہت خبرین آئندہ کی موجود ہین اونمین
سے علامات قیامت کو کہ ابھی واقع نہوئین مانند خروج یاجوج ماجوج و ظہور دابۃ الارض
کے مخالفین تسلیم نہ کرینگے لہذا بقدر اقتضاء مقام چند خبرین اس قسم کی جو واقع
ہوئین اور کسی ذی شعور با انصاف کو اون مین مجال دم زدن نہین لکھی جاتی ہین اللہ
فرماتا ہے لتدخلن المسجد الحرام انشاء اللہ آمنین محلقین رؤسکم ومقصرین لاتخافون دیکھو پیشین گوئی
یعنے فتح ہونا مکہ کا اور بےخوف وخطر داخل ہونا مسلمانون کا اوسمین آفتاب نیمروز سے ظاہر
ہے بلکہ آج تک مسلمانون کے قبضے مین ہے اور دوسری جگہہ فرمایا اذا جاء نصر اللہ
والفتح ورایت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا سو مکہ کے فتح ہوتے ہی قبائل عرب
جوق جوق اور فوج فوج دین اسلام مین داخل ہوئے سبحان اللہ وبحمدہ اور فرمایا
انا فتحنا لک فتحا مبینا سین کی لفظ مین کیسی کھلی پیشین گوئی ہے کہ کوئی ماہر فن تاریخ اوسکا انکار
نہین کرسکتا کہ مکہ کے فتح ہوتے ہی تمام عرب مسلمانون کے قبضے مین آگیا اور فرماتا ہے وعد اللہ
الذین آمنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنہم فی الارض یہ آیت اوسوقت نازل ہوئی
جب مسلمان مدینے کی حکومت پر بھی مستقل نہ تھے آخر اس وعدے کے سبب اکناف عالم ور
ربع مسکون مین پھیل گئے اور بڑی بڑی ملک انکے قبضے مین آیا اور اب بھی جسقدر ملک انکے قبضے مین ہے اتنا کسی دوسری قوم کی
حکومت نہین اور ارشاد ہوتا ہے سیہزم الجمع ویولون الدبر اس وعدے کے مطابق
بدر اور خندق اور حنین کی لڑائی مین کفار باوجود کثرت اور غلبے کے مغلوب ہوکر بھاگ گئے
اور مسلمان فتحیاب ہوئے اور فرماتا ہے وان خفتم عیلۃ فسوف یغنیکم اللہ من فضلہ جسوقت
یہ آیت اوتری مسلمان نہایت محتاج اور نادار اور مفلس اور لاچار تھے کسی کی عقل
ہرگز تجویز نہ کرتی کہ یہ قوم تھوڑے عرصے مین ایسی متمول اور آسودہ ہو جائیگی مگر خدا نے

اسپنے وعدہ کے موافق اونہین وہ ثروت اور دولت عنایت فرمائی کہ بادشاہون کی
اولاد نے اون کی نوکری اور خدمت کی اور تمام عالم کے ملوک اور سلاطین اون کے
فرمانبردار ہوگئے اور فرماتا ہے یریدون لیطفؤا نور اللہ بافواھھم واللہ متم
نورہ ولو کرہ الکفرون ظاہر ہے ابتدا سے جسطرح اس دین کے مخالف اوسکی
خرابی اور فساد دینے کی درپے رہے کسی دین کے مخالف اوسکی خرابی کے پیچھے نہ
ہوونگے تہوڑے لیے مفلسان نا آزمودہ کار پر تمام جہان کا ہجوم تہا مگر عنایت الٰہی سے کسیکا قابو
اون پر نہ چلا یہان تک کہ نور الٰہی تمام ہوا اور روشنی اوسکی تمام عالم مین پہیل گئی اور ارشاد ہوا
الم غلبت الروم فی ادنی الارض وھم من بعد غلبہم سیغلبون فی بضع سنین
سو اتنی عرصہ مین اہل روم فارس پر غالب ہوئے پر ظاہر ہے کوئی عقلمند مدعی نبوت ایسی خبر
جسکی غلطی تہوڑے عرصہ مین ظاہر ہو جاوے تو سب کارخانہ نبوت درہم و برہم کردے نہین
کہہ سکتا اگر اس خبر کا ظہور نہوتا مشرکین اور یہود بیشک طعن کرتے اور اپنی کتابون مین لکہتے
کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے غلبہ اہل روم کی میعاد بضع سنین خبر دی تہی سو غلط ہوئی اور
اس خبر کے ساتہ یہ بہی فرمادیا یومئذ یفرح المؤمنون بنصر اللہ چنانچہ جسدن روم فارس پر
غالب ہوئے اوسیدن مسلمانون نے جاہ بدر پر کفار کو شکست دی اور بمدد الٰہی فتح نمایان
اونہین نصیب ہوئی اور یہود کے حق مین ارشاد ہوتا ہی اینما ثقفوا الا بحبل من اللہ وحبل من الناس
دیکہو باوجود اسکے کہ زمانہ گذشتہ مین یہود کو ہمیشہ سلطنت اور ثروت رہے اب اونکی حکومت کہین
نہین پائی جاتی ہر جگہ ذلیل اور مقہور ہین اور اون سے فرمایا فتمنوا الموت ان کنتم
صادقین ولن یتمنوہ ابدا بما قدمت ایدیہم واللہ علیم بالظلمین سو باوجود اسکے کہ وہ سب
منکر ونسے تکذیب قرآن وصاحب قرآن مین زیادہ مبالغہ رکہتے موت کی تمنا نکر سکے
اور ارشاد ہوا قل لئن اجتمعت الجن والانس علی ان یاتوا بمثل ھذا القرآن لا یاتون
بمثلہ ولو کان بعضہم لبعض ظہیرا سو دیکہ لو سب جن وانس جمع ہوکر قرآن جیسی کتاب
آجتک نکہ سکے ند اولو ان ما فی الارض من شجرۃ اقلام والبحر یمدہ
من بعدہ سبعۃ ابحر ما نفدت کلمات اللہ ان اللہ عزیز حکیم

عزیز حکیم نوان باب درود کے بیان مین اور اسباب مین چار فصلین ہین

پہلی فصل کریمہ ان اللہ وملائکتہ الآیۃ کی تفسیر مین قال اللہ تعالے ان اللہ

وملائکتہ یصلون علی النبی یا ایہا الذین آمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما بیشک خدا اور
فرشتے اوسکے درود بھیجتے ہین پیغمبر پر اے ایمان والو درود بھیجو اوسپر اور سلام
بھیجو سلام کہکر اِنَّ واسطے تحقیق اور تقریر معنی جملہ کے آتا ہے لیکن اس جگہہ تاکید
وتقریر کی حاجت نہین اسلیے کہ وہ انکار مخاطب کے مقابلے مین ہوتی ہے اور یہان
خطاب اہل ایمان سے ہے پس دخول ان کا اور جملہ ہونا مسند کا محض واسطے اہتمام
شان اس حکم کے ہے اور فعلیت جملہ کی واسطے افادۂ تجدد کے ہے کہ روز بروز رحمت
وعنایت پروردگار تقدس وتعالے کی اونکے حال پر طرح طرح سے زیادہ ہوتی ہے
اور آپ کے کمالات کو یوماً فیوماً ترقی ہے وللآخرۃ خیر لک من الاولے اور صیغہ
ماضی کا باوجود اسکے کہ تحقق اور وقوع پر دلالت کرتا ہے واسطے توہم انقطاع کے ترک
ہوا علاوہ برین صیغہ مضارع اس آیت مین زیادتی ترغیب وتشویق کا فائدہ بخشتا ہے
کہ صیغہ ماضی سے حاصل نہین حدیث مین آیا ہے جسکی آمین فرشتون کی آمین سے موافق ہوگی
گناہ اوسکے بخشے جاوین پس بتقدیر فائدہ حاصل ہوگا اوس شخص کو کہ درود اوسکے
درود ملائکہ یا صلوٰۃ خدا سے موافق ہو جاے اور ذکر فرشتون کا پہر اضافت اونکی
خدا کی طرف بلکہ اس تمام کلام کی تقدیم امر پر اسی فائدے کے واسطے ہے کہ اگر بادشاہ
اپنی رعایا اور لشکر کو کسی کام کا حکم کرتا ہے اور لوگ یہی جانتے ہین کہ فقط ایکبار
تعمیل اس حکم کی واجب ہے اور پہر ہم مختار ہین تو اکثر لوگ اوسمین دوسری بار کاہلی
کرتے ہین اور جو جانتے ہین کہ تمام مقربان بادشاہی اکثر اس کام مین مشغول رہتے ہین
اور اوسی بادشاہ کی خوشنودی کا سبب سمجھتے ہین بلکہ خود بادشاہ بنفس نفیس
اوسکیطرف متوجہ ہوتا ہے تو شوق ورغبت اور بڑائی اور عظمت اوسکی سب کے دلمین
زیادہ ہو جاتی ہے اور اوسے عزت اور سعادت جانتے ہین فقیہ ابو اللیث سمرقندی
فرماتے ہین تقدیم اس جملہ کی امر پر درود کی فضیلت پر صاف صریح دلالت کرتی ہے کہ

ہر عبادت مین ابتدائے امر ہوا مگر اس امر مین پہلے اپنے اور فرشتون کے فعل سے خبر
دی پہر مسلمانون کو حکم کیا اور اللہ ذات جامع جمیع کمالات کا علم اور بعض کے نزدیک
اسم اعظم ہے علما کہتے ہین لفظ اللہ اصل مین الٰہ تہا ہمزہ حذف کرکے اوسکے عوض
لام تعریف کا لائے اور الٰہ در اصل ولاہ تہا کہ مشتق ہے ولہ بمعنی حیرت سے پس نصیب
بندے کا اس نام پاک سے یہ ہے کہ اپکو بحر حیرت مین غرق کرے آلعزیز راہ موے سراسر
حیرت بلکہ حیرت در حیرت ہے جسنے اوسمین قدم رکہا اوسکو اور تمام عالم کو گم کیا بلکہ اس
راہ مین راہ کو بہی دیکہنا گمراہی ہے جو نہین جانتا وہ سب کچہ کہتا ہے اور جو جانتا ہے
وہ کچہ نہین جانتا اور جو کسیوقت کچہ جانتا ہے تو زبان پر نہین لاتا من عرف اللہ کل لسانہ
اور جسطرح راہ معرفت اوسکی عبارت و اشارت سے ورا ہے اسیطرح عجائب
و غرائب نکات و لطائف اوس نام نامی کے بہی احاطہ تحریر و تقریر سے زیادہ ہین باقی رہا
لفظ اللہم کہنا دعا خصوصًا درود کے شروع مین اکثر وارد ہوتا ہے اصل اوسکی
نزدیک خلیل اور سیبویہ اور بصریین کے یا اللہ ہے حرف ندا محذوف ہوا اور عوض اوسکے
میم مشدد دہ آیا شیخ الشیوخ حسن بصری فرماتے ہین اللہم سب دعاؤن کا مجموعہ ہے اور نضر
بن شمیل کہتے ہین جسنے اللہم کہا گویا تمام اسمائے الٰہی کے ساتہہ خدا کو یاد کیا اور بعض اوسکو
اسم اعظم جانتے ہین واللہ اعلم وعلمہ اتم واحکم قولہ عز وجل وملائکتہ بلد ملکہ کہانے
پینے سونے سے منزہ ہین نہ مرد ہین نہ عورت جسکام پر خدائے تعالےٰ انے اونہین مقرر
کر دیا اوسپر قائم ہین اور طرح طرح کی شکل بنا سکتے ہین خدا کی تسبیح اور یاد سے جی بہین
شمار اون کا سوا خدا کے کوئی نہین جانتا مگر مستدرک مین ابن عمر رض سے اسقدر
وارد ہوا کہ تمام مخلوق دس حصے ہے ایک حصہ باقی خلق اور نو حصے فرشتے اور طبرانی
نے جابر سے اور طبری نے ام المومنین عائشہؓ سے روایت کیا ساتون آسمان مین
ایک بالشت برابر جگہ بہی فرشتے سے خالی نہین قولہ عز وجل یصلون لفظ صلوٰۃ لغت
مین بمعنی دعا اور عرف شرع مین بمعنی نماز اور درود کے آتا ہے اور مناسبت دعا
اور درود مین ظاہر ہے کہ دعا تحصیل مقصد کے لئے داعی سے واقع ہوتی ہے اور مصلی

بھی صلوۃ سے جمیع مقاصد جمیلہ اور مطالب جلیلہ ظاہراً اور باطناً جمع کرنا چاہتا ہے
اور کبھی یہ لفظ بمعنی رحمت اور استغفار اور مغفرت اور ثنا کے بھی آیا ہے اور آیت
مین ان سب معنی کے ساتھ تفسیر کیا گیا ہے قولہ علی النبی لفظ علی دعا کے صلے مین
واسطے ضرر کے آتا ہے اور رحمت اور صلوۃ کے ساتھ فائدہ لام کا بخشتا ہے اور
لام عہد کا ہے کہ آپ وصف نبوت مین مشہور و معہود ہین یا واسطے جنس کے ہے
اور مطلق فرد کامل کیطرف منصرف ہوتا ہے اور اس جگہ اس لفظ کے اختیار مین
باوجود اسکے کہ مرتبہ خاص یعنے رسالت بھی قطعاً و یقیناً آپ کے لیئے ثابت ہے ایک فائدہ
جلیلہ ہے کہ جب ایسی نعمت عظمے اور دولت کبرے آپکی نبوت کے مقابل ہے
تو کمالات مرتبہ رسالت کے کہ نبوت سے بہت بلند و بالا ہے کسقدر جہ اشرف واعلےٰ
ہو ہین گے (قیاس کن زگلستان من بہار مرا) قولہ جل شانہ یا ایہا الذین
آمنوا یہ لفظ اس امت مرحومہ کے خصائص سے ہے اور اونکے کمال فضل و بزرگی اور
درود کی عظمت اور بڑائی پر دلالت کرتا ہے کہ خود مالک حقیقی درود پڑہنے والونکے
ایمان کی گواہی دیتا ہے اور اونکو ایمان والے کہتا ہے اور یہ بھی سمجھا جاتا ہے
کہ درود پڑہنا ایمان کا مقتضی ہے اسلیئے کہ جب کسی سے کوئی بات طلب کرتے ہین تو اوسے
مناسب و مقتضی مطلوب کے ساتھ متصف کر کے خطاب کرتے ہین جیسے معرکہ جنگ و جدل
مین سپاہیون سے کہتے ہین اے بہادرو وقت جانبازی اور جرئت کا ہے اور سخی
سے تحریص سخاوت کے وقت کہتے ہین اے کریم یہ موقع دینے کا ہے قولہ تعالے
صلوا علیہ اس جگہ کئی بحثین ہین بحث اول درود واجب ہے یا مستحب
اور برتقدیر وجوب کسقدر واجب ہے حافظ ابو عمرو بن عبد البر کہتے ہین امر اس
آیت مین بالاجماع وجوب پر محمول ہے او طبری نے استحباب پر اجماع کا دعوے کیا
قاضی عیاض اور حافظ ابن حجر کہتے ہین مراد طبری کی یہ ہے کہ اکثر سے زیادہ مستحب
ہے ورنہ قول اوسکا خلاف ہے کہ اجماع وجوب پر منعقد ہے بحث ثانی شیخ عز الدین
ابن عبد السلام فرماتے ہین ہماری صلوۃ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اونکی شفاعت

نہین بلکہ ہمین یہ حکم ہے کہ حق ہر شخص کا ادا کرین اور حقوق پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے
ہم پر اسقدر نہین کہ تمام عمر مین ایک شمہ ادا کر سکین پس خدا کی تعلیم سے اوسکیطرف
رجوع کرتے ہین کہ الٰہی تیرے حبیب کے حقوق اور احسانات کا بدلا ہمسے کچھ نہین
ہو سکتا تو ہی اپنے فضل و کرم سے اونکو جزاء خیر دے اور اپنی رحمت کاملہ اوس جناب
پہ نازل فرما ۔ اے سید انام درود جناب تو بود ورد زبان ماست مہ و سال و صبح و شام
نزدیک تو چہ تحفہ فرستیم باز دور بہ در دست ما ہمین صلوٰت ست و السلام ۔ تنبیہ
حضرت احدیت کی اس امت پر کمال عنایت ہے کہ پیغمبر کی تعظیم کا طریق اونہین سکہا دیا
تا وہ اپنی زبان کو ادائے شکر نبوی اور تعظیم محمدی سے قاصر سمجھکر جناب احدیت کیطرف
رجوع کرین اور یہود و نصاری کیطرح عقل کو دخل دے کر ورطۂ افراط و ضلالت
مین نہ پڑین اور یہ تقریر ایک قوی شبہہ کو بھی دفع کرتی ہے کہ ظاہر امر دلالت کرتا ہے
ہم درود بہیجین اور صلیتا یا نصلی علی محمد کہین تقریر دفع کی یہ ہے کہ ہم درود بہیجنے سے
عاجز ہین اسلیے حوالہ تجھ اکرتے ہین کہ تو اپنے بندون کی طرف سے اونپر درود نازل
فرما پس ہر چند بندہ بنفسہ اس حکم کے ساتھ قیام نہین کرتا لیکن قیام بہ دعا و طلب بہ
انتہائے امکان و قدرت ہے قائم مقام قیام بنفسہ کا ہے اور اسقدر تعلق امر کے لیئے
کفایت کرتا ہے خلاصہ یہ کہ مصلی درحقیقت خدا ہے اور نسبت صلوٰۃ کے بندے کیطرف
مجازی ہے یعنی سوال و طلب صلوٰۃ کے خدا سے اور یہی معنے اوس سے مطلوب ہین کہ اس سے
زیادہ قدرت نہین رکھتا اور تکلیف قدر وسعت سے زیادہ نہین ہوسکتی واللہ اعلم
بحث ثالث درود پڑہنا ہر وقت اور ہر حال مین اوٹھتے بیٹھتے چلتے پہرتے ہر قدم
اور ہر سانس کے ساتھ یہانتک کہ راہ اور نہانے کی حاجت مین بھی جائز بلکہ مستحب ہے
مگر اوقات مخصوصہ مین کہ جنکی خصوصیت اس امر شریف کے ساتھ کتابون سے ثابت ہوئی
ساتھ رعایت آداب کے افضل اور بہتر ہے اور آداب یہ ہین کہ بدن اور کپڑے نجاست
حقیقی اور حکمی سے پاک کرکے اور خوشبو ملکر یا پاس رکہکے باوضو رو بہ قبلہ دو زانو
بیٹھے اور بہ کمال خشوع و خضوع دل کو جناب احدیت اور حضرت رسالت

کیطرف متوجہ کرے اور نام جناب باری اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کا بکمال تعظیم زبان پر
لائے اور معانی کلمات درود کے سمجھتا جائے جب کلمۂ غیبت پر پہونچے بسبب گناہون
اور آلودگی کے اپکو درگاہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے دور جانے اور جب کلمۂ
خطاب پر آئے خس وخاشاک کے مانند وہان حاضر سمجھے اور تصور اوس صورت پاک کا
کہ آخر مین تھی ذہن مین جمائے اور امتثال امر الٰہی اور ادائے حق نبوی کا قصد کرے معاذ اللہ
اپنا احسان نہ سمجھے ؎ منت منہ کہ خدمت سلطان ہمی کنم ٭ منت شناس ازو کہ بخدمت
بداشتت ٭ بلکہ اپنے اس درود پڑہنے اور اوس جناب کیطرف متوجہ ہونے کو عنایت
غایت تصور کرے ؎ بلبل ز ادب بانہمہ در صحبت گلزار ٭ تا گل بطلبگاری اونگشاید
اور اوسے اپنی صلاح اور فلاح کا عمدہ سبب جانے اور پڑہنے کے لئے بوقت معین
ایک عدد معین کرے اور حتی الوسع اوسے فوت نہونے دے اگر احیانًا فوت ہوجائے
دوسرے وقت پڑہ دے اور بعد ختم کے دعا اپنے مقاصد ومطالب خصوصًا اس وظیفہ
کی قبولیت کی بکمال الحاح وانکسار مانگے کہ امید اجابت ہے اللہم وفقنا لذلک ولما
تحب وترضی واجعل آخرتنا وعاقبۃ امرنا خیرا من الاولے **بحث رابع** ہرچند یہ کرامت
اور پیغمبرون کو بھی استقلالًا اور غیر انبیا کو تبعًا حاصل ہے لیکن باعتبار کمیت وکیفیت کے
اوس جناب سے ایکطرح کی خصوصیت رکہتی ہے کہ نہ اسقدر کثرت اوسکی اورون کو
حاصل اور نہ ایسی کامل رحمت کسی پر نازل اور نہ کسی کی درود پر عمل کے واسطے اسقدر
فوائد مرتب اور نہ جناب احدیت کو کسی کی درود کا ایسا اہتمام منظور ازل سے پروردگار
تقدس وتعالے نے اوس جناب پر بڑے درجے کی کامل رحمت اپنی نازل فرمائی اور حضرت
موسے جیسے پیغمبر اولو العزم کو حکم کیا اگر تجہے میری نزدیکی مطلوب ہے تو محمد پر درود بہت
بہیجا کر اور اوسے ام البشر حوا کا مہر مقرر کرکے ابو البشر آدم علیہ السلام سے ارشاد فرمایا
مہر حوا کا یہی ہے کہ تو محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر دس بار درود بہیجے اور بڑے بڑے مقرب
فرشتے اونپر درود بہیجتے ہین اور ہر روز ستر ہزار فرشتے صبح سے شام تک اور ستر ہزار
شام سے صبح تک اسی کام پر مقرر ہین کہ اونکی قبر مبارک پر حاضر ہوکر درود پڑہتے رہین اور

مسلمانون کو اپنے اور فرشتون کے درود بھیجنے سے خبر دے کر ارشاد ہوتا ہے
اے ایمان والو تم اوپر درود بھیجو تمام مسلمان بامتثال امر الٰہی اپنی مجلسون اور منبرون
اور عبادتگاہون اور خلوت خانون بلکہ بعض چلتے پھرتے اوٹھتے بیٹھتے رات دن درود
پڑھتے ہین یہانتک کہ عمدہ طاعات اور افضل عبادات یعنے نماز مین پانچون وقت پڑھی
جاتی ہے بلکہ امام شافعی کے نزدیک قعدۂ اخیرہ مین واجب ہے اور اللہم صل علی محمد کما صلیت
علے ابراہیم مین نفس صلوٰۃ تشبیہ مطلوب ہے نہ کیفیت و کمیت اوسکی مانند کیفیت و کمیت
صلوٰۃ ابراہیم کے کہ بقاعدۂ علم بیان دونون صلوٰۃ مین مساوات یا ترجیح صلوٰۃ ابراہیمی
کے صلوٰۃ محمدی پر لازم آئی جیسے کریمہ انا ارسلنا الیک کما ارسلنا الے نوح مین تشبیہ
نفس رسالت محمدی کی ساتھ نفس رسالت نوح علیہ السلام کی ہے نہ اوسکی کیفیت
کی کیفیت رسالت نوح علیہ السلام کے ساتھ بلکہ کہہ سکتے ہین جسطرح سجدہ فرشتون کا
ظاہر مین حضرت آدم علیہ السلام کیطرف ہوا اگرچہ درحقیقت قبلہ اونکا نور محمدی تھا کہ آدم
علیہ السلام کی پیشانی مین جلوہ گر تھا اسیطرح اگرچہ ظاہر مین ابراہیم علیہ السلام مورد اس
کرامت کے ہوئے لیکن حقیقت مین نور محمدی ہے کہ اونکی بھی پشت مین موجود تھا اور
استقلال حضرت انبیا کا اس کرامت مین کہ اور وہ نیز اونکے نام کے ساتھ اور اونپر بے ذکر
نام کسی دوسرے کے جائز ہے منافی اس تقریر کا نہین اس لیے کہ آپکی ذات مجمع کمالات
اس استقلال کا واسطہ ہو سکتی ہے جیسے مرتبہ نبوت کا اونکو استقلالاً حاصل ہے مگر آپ ہمرتبہ

مین اصل ہین کما صرح بہ الامام الاجل حجۃ الاسلام محمد ن الغزالی نور اللہ مرقدہ بہرحال
یہ امر بخوبی ثابت ہوا کہ کمال اس کرامت کا اور کثرت اوسکی آپ کے لئے مخصوص ہے کوئی
نبی ولی اوسمین شریک نہین قولہ عز اسمہ وسلموا تسلیما سلام بھی وجوب و استحباب
مین مانند صلوٰۃ کے ہے جو درود کو واجب کہتا ہے سلام کو بھی واجب سمجھتا ہے اسلیئے
کہ ایک آیت مین اکیطرح سے دونون کے ساتھ امر وارد ہے اگرچہ درود مین جملہ منعقدہ سے کہ متا
تاکید ہے سلام بلفظ تسلیما موکد ہے ارباب تحقیق فرماتے ہین سلام تحیت جسکا جواب واجب
ہے وہ ہر شخص کے لیے ہے مگر سلام دعا کہ قریب بمعنے صلوٰۃ کے ہے انبیا علیہم السلام پر خاص
ہے

حیات ظاہری مین اور بعد اوسکے اگرچہ مسلم اون کی قبر منبر کے سے قریب ہو جائز ہے بخلاف اورون کے کہ اونپر بعد از موت سوا وقت زیارت قبر کی استقلالاً جائز نہین کما اشار الیہ الشیخ تقی الدین السبکی کذا فی الدر المنضود لابن حجر المکی **فصل دوسری فضائل و فوائد درود کے بیان مین** علمائے راسخین اور ائمہ دین فرماتے ہین ایک درود دنیا و مافیہا سے بہتر اور دونون جہان کے لیے کافی ہے ثواب اوسکا طاعات ہزار سالہ کے ثواب سے زیادہ اور رتبہ اوسکا اکثر عبادات بدنیہ اور مالیہ اور قولیہ سے اعلےٰ ہے اور یہ فضل و عنایت اس امت بابرکت پر اوس صاحب دولت کے بدولت ہے صلے اللہ علیہ وسلم ورنہ ہم کب لائق اس عنایت اور مستحق اس کرامت کے تھے مسلم او رابوداود و ترمذی اور طبرانی احمد ابونعیم وغیرہم اکابر محدثین روایت کرتے ہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین جو شخص مجھپر ایک درود بھیجتا ہے خدا تعالےٰ اوسپر دس بار اور حاکم اور احمد کی روایت مین ہے ستر بار درود بھیجتا ہے اور نسائی اور دارمی اور احمد اور حاکم اور ابن حبان نے بالفاظ متقاربہ ابوطلحہ انصاری سے روایت کیا جو شخص مجھپر ایک بار درود بھیجتا ہے خدا تعالےٰ اوسپر دس درود بھیجتا ہے اور جو ایک سلام بھیجتا ہے اوسپر دس سلام بھیجتا ہے ابونعیم نے حلیہ مین اور ابو القاسم نے ترغیب مین ذکر کیا عمر بن نیار کی حدیث مین آیا جو شخص میری امت سے باخلاص مجھپر درود بھیجتا ہے اللہ تعالےٰ اوسپر دس درود بھیجتا ہے اور اوسکے دس درجے بلند کرتا ہے اور اوسکے لیے دس نیکیان لکھتا ہے اور اوسکی دس برائیان محو فرماتا ہے نسائی اور طبرانی اور بیہقی اور ابن ابی عاصم نے مانند اسکے ابوبردہ بن نیار سے روایت کیا و رجالہ ثقات انتہیٰ العزیزیہ تو ایک بڑی نعمت ہے کہ پروردگار تقدس و تعالےٰ اس بندۂ ناچیز آلودۂ معصیت پر دس بار رحمت اپنی نازل فرمائے اور اوسے اپنے سلام سے مشرف کرے اور دس درجے اوسکے بلند کرے اور دس نیکیان اوسکے نامۂ اعمال مین لکھے اور دس گناہ اوسکے بخشے ایک نگاہ لطف اوسکے مہمات دین و دنیا کو کفایت کرتی ہے اور اوسنے عنایت اوسکی سب مطالب و مقاصد کے لیے کافی ہے اگر تمام عمر کی عبادت کے عوض مین ایکبار بھی بندہ کو یہ دولت نصیب ہو

ما نند آ سے دین و دنیا کے لئے کافی و وافی سمجھے سه مرا از زلف تو موے پسند ست *
فضولی می کنم بوئے پسند ست ۵ شیخ عبد الحق دہلوی کہتے ہین جب مین مکے سے مدینہ شریف
کو چلا شیخ عبد الوہاب متقی نے فرمایا اس راہ مین کوئی عبادت بعد فرائض کے درود کے
برابر نہین سب اوقات اپنی اسی مین صرف کیجیو مین نے کہا کوئی عدد معین ہے فرمایا یہان
عدد معین نہین اتنا پڑھو کہ درود کے رنگ مین رنگ جاؤ اور اوسمین مستغرق ہو جاؤ
اور آپ فرماتے ہین درود مجہپر صراط پر نور ہے اور جو شخص جمعہ کے دن مجہپر اسّی بار درود
بھیجے اسّی برس کے گناہ اوسکے بخشے جائین صحابہ نے کہا یا رسول اللہ درود کسطرح بھیجین
فرمایا کہو اللہم صل علی محمد عبدک و نبیک و رسولک النبی الامی اور فرماتے ہین جو شخص
جمعہ کے دن نماز عصر پڑھکر اوٹھنے سے پہلے کہے اللہم صل علی محمد النبی الامی و علی آلہ وسلم تسلیما
اسّی برس کے گناہ اوسکے بخشے جائین اور اسّی برس کی عبادت کا ثواب اوسکے واسطے
لکھا جاوے فائدہ گناہون سے صغائر مراد ہین نہ کبائر اور بخشش صغائر کی بھی اخلاص
قلب اور مقبولیت درود سے مشروط ہے گویا یہ عمل شریف اور تمام حسنات ازالہ سیئات
مین حکم دوا کا رکھتی ہین کہ جسطرح تاثیر دوا کی شرائط استعمال اور رعایت طبیب اور عدم موانع
پر موقوف ہے اسیطرح انکی تاثیر بھی بے عنایت الٰہی اور رعایت شرائط
اور انعدام موانع ظاہر نہین ہوتی بلکہ جسطرح بدپرہیزی سے بیماری بڑھ جاتی ہے کہ علاج
پذیر نہین رہتی اسیطرح گناہون کی کثرت دل سیاہ کرتی ہے اور جب سیاہی اوسکو گھیر لیتی
ہے اوسوقت کوئی چیز یہانتک کہ قرآن بھی نفع نہین بخشتا ولا یزید الظلمین الا خسارا الوجیز
گناہ حقیقت مین ایک آگ ہے جب وہ آگ دل مین ٹھہرتی ہے دوزخ کی طرف کہ بمنزلہ
اسکے حیز کے ہے بالطبع میل کرتی ہے اور آدمی کو کھینچکر لیجاتی ہے اور یہ حرکت نہایت تیزی
کے ساتھ ہوتی ہے اوسوقت کوئی قاسر اوسے نہین روک سکتا اسلیے آدمی کو چاہیے
کہ حسنات کی تاثیر پر بھروسا کرکے گناہ مین مبتلا نہو یہ کیا ضرور ہے تریاق جسکے پاس ہو
سانپ کے منہہ مین اونگلی دیا کرے کہ ضرر گناہ کا یقینی اور زوال اوسکا ظنی ہے مگر ان
جسقدر ہوسکے باسید بخشش اون گناہون کے کہ احیاناً واقع ہو جائین اور بلند ہونے درجے

اور مرتبون اور حاصل ہونے دین و دنیا کی مرادون اور مقصدون کے اون صیغون کے
ساتھ کہ صحیح حدیثون اور معتبر روایتون مین وارد ہوئی برعایت اون کی ترکیب و بشرائطا
کے درود کی کثرت کرے اللہم و فقنا لذلک بجاہ نبیک المصطفے و حبیبک المجتبے اور فرماتے
ہم مین جو شخص درود زیادہ پڑہے گا قیامت کے دن ہر مکان مین مجھسے زیادہ نزدیک
ہوگا جو جمعہ کے دن یا رات مجھپر درود بھیجتا ہے خدا تعالے سو حاجت اوسکی روا کرتا ہے
ستر آخرت اور تیس دنیا مین اور درود پر ایک فرشتہ مقرر کرتا ہے کہ میری قبر مین پہونچاتا ہے
جیسے تمہارے پاس ہدیہ لایا جاتا ہے اور اوسکا نام اور نسب اور قوم مجھے بتاتا ہے
مین اوسی صحیفہ سپید مین نگاہ رکھتا ہون اور فرماتے ہین جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات
مجھپر درود بہت بھیجو کہ بیشک تمہارے درود مجھے پہونچتی ہی مین تمہارے حق مین دعا اور
استغفار کرتا ہون اور فرماتے ہین جمعہ کے دن مجھپر درود بہت بھیجو کہ وہ دن مشہود ہے
فرشتے اوس روز حاضر ہوتے ہین جو بندہ مجھپر درود بھیجتا ہے اوسکی درود مجھے پہونچتی
ہی جہان کہین کہ ہو ن لوگون نے پوچھا اور وفات کے بعد فرمایا وفات کے بعد بھی
کہ زمین پر پیغمبرون کا جسم کہانا حرام ہے اور فرماتے ہین جمعہ کے دن مجھپر درود بہت بھیجو
کہ جو امتی میرا مجھپر درود بھیجتا ہے اوسکی درود مجھے پہونچتی ہے پس جسکی درود زیادہ ہوگا
مجھسے نزدیک زیادہ ہے اور فرماتے ہین جمعہ کے دن مجھپر درود بھیجو کہ جبرئیل نے مجھے
کہا پروردگار فرماتا ہے اہل زمین سے جو مسلمان تیرا ایک بار درود بھیجتا ہے مین اور میرے
فرشتے اوسپر دس درود بھیجتے ہین اور فرماتے ہین جمعہ تمہارے دنون مین زیادہ بزرگ
ہے کہ آدم اوسدن پیدا ہوئے اور اوسی دن روح اون کی قبض ہوئی اور اوسمین
نفخ اور صعقہ ہے پس اوسدن مجھپر درود بہت بھیجو کہ تمہاری درود میرے حضور مین
عرض کیجاتی ہے صحابہ نے کہا اور بعد آپکی رحلت کے فرمایا بیشک اللہ تعالے نے زمین پر
پیغمبرون کا بدن کہانا حرام کیا ہے فائدہ منذری نے اس حدیث کی تحسین اور حاکم
اور ابن خزیمہ اور ابن حبان اور نووی نے تصحیح کی ابن دحیہ اوسے صحیح محفوظ اور
حافظ عبد الغنی حسن صحیح کہتے ہین اور سخاوی قول بدیع مین اوسکے اسناد مین ایک علت

ابو حاتم سے نقل کرکے کلام دار قطنی و خطیب سے رفع کرتے ہین تنبیہ ان حدیثون سے
دو امر ثابت ہوے ایک یہ کہ اوقات متبرکہ مین اہتمام حسنات کا زیادہ چاہیے دوسرے یہ کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قبر مبارک مین زندہ ہین درود ہماری اونکے حضور عرض کیجاتی
ہے آپ خوش ہوتے ہین اور ہمارے حق مین دعا اور استغفار کرتے ہین آور آپکی دعا
اور استغفار ایک نعمت عظمی اور دولت کبرے ہے جسے یہ دولت بے نہایت کہ سلطنت
ہفت کشور سے بہتر ہی تمام عمر مین ایکبار بہی میسر ہو دو جہان کی خوبیان اوسے حاصل ہین
اور دنیا اور آخرت کی سب آفتون سے نجات پائے ؎ اگر جملہ جہانم خصم گیرند ❊ بہ ترسم
گر نگہدارم تو باشی ❊ ز شادی در ہمہ عالم نگنجم ❊ اگر یک لحظہ غمخوارم تو باشی ❊ اور فرمایا ہین
جو شخص مجہپر سلام بہیجتا ہے فرشتہ سلام اوسکا مجہے پہونچاتا ہے کہ اے محمد فلان بیٹا فلان کا
آپپر سلام بہیجتا ہے اور اکثر روایات مین بجائے سلام لفظ صلوٰۃ وارد ہے اور
فرماتے ہین خدا کے سیاح فرشتے سلام اوسکا مجہے پہونچاتے ہین فائدہ ہر چند جواب فقط
سلام تحیت کا واجب ہے اور آپ اوسکے جواب مین اہتمام کرتے مگر آپکی رحمت و عنایت
سے امید واثق ہے کہ غریبان امت کو بعد انتقال کے بہی جواب سلام سے مشرف فرماتے ہین
بلکہ سخاوی نے قول بدیع مین اور دیلمی نے مسند الفردوس مین اور ضیا نے مختارہ مین
اور ابو الشیخ نے اپنی کتاب مین بعض صحابہ سے مرفوعاً روایت کیا جو شخص اپنے بستر
پر آکر لیٹتے سوتے وقت سورۂ ملک پڑہے پہر چار بار یہ کلمات کہے اللہم رب الحل والحرام و
رب الرکن والمقام ورب المشعر الحرام بحق کل آیۃ انزلتہا فی شہر رمضان بلغ روح محمد
تحیۃ وسلاما اللہ تعالے دو فرشتے متعین کرے کہ میرے پاس آکر عرض کرین اے محمد فلان
بن فلان آپکو سلام ورحمۃ اللہ کہتا ہے مین اوسکے جواب مین کہون فلان بن فلان پر
میری طرف سے سلام اور خدا کی رحمت اور اوسکی برکتین آوین ابن بشکوال اور ابن ابی الدنیا
سلیمان بن سحیم سے نقل کرتے ہین مین نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکہا
عرض کیا یا رسول اللہ یہ لوگ جو آتے ہین اور سلام بہیجتے ہین آیا آپ اونکے سلام سے
واقف ہوتے ہین فرمایا ہان اور مین اونکے سلام کا جواب دیتا ہون ؎ یا نبی اللہ

السلام علیک ٭ انما الفوز والفلاح لدیک ٭ بسلام آمدم جوابم ده ٭ مرحبا بر دل خرابم نہ
مرہمے از حقہ یاقوت ٭ روح را کام بخش و دل را قوت ٭ زاری من شنو تکلم کن ٭ گریہ
من نگر تبسم کن ٭ رحم کن بر من و فقیرے من ٭ دست ده بہر دستگیری من ٭ گر ز دستم
براہ سنت تو ٭ ہستم از عاصیان امت تو ٭ سلام علی خیر الانام محمد ٭ حبیب اله العالمین
وسید ٭ بشیر نذیر ہاشمی مکرم ٭ عطوف رؤف من یسمی باحمد ٭ الغرض اس سے زیادہ
دولت ونعمت کیا ہوگی کہ تمام پیغمبرون کے سردار اور خدا کے پیارے اس نکمے
بے بضاعت کو جواب سلام کا دین اور اسکے حق مین دعاے رحمت وبرکت کرین اگر تمام
عمر کی محنت وشفقت کے صلے مین ایکبار بھی یہ دولت ہاتھ آئے اجر عظیم اور نفع کثیر ہے ٭
صد سلامت میفرستیم بر لواے محترم ٭ تا کہ آید یک علیکم در جواب صد سلام ٭ بہ
ہر سلام مکن رنجہ در جواب آن لب ٭ کہ صد سلام مرا یک جواب از تو بس است ٭ الغرض
یہ دولت بے نہایت تو ایک طرف ہے محب صادق اگر اپنے محبوب کی ادنی توجہ والتفات
پر جان قربان کرے بجا ہے اور خوشی مین اسکے گوارا ہو ملک ومال لٹا دے تو روا
ہے ٭ جان بسید ہم وبار دعا اے قاصد آخر باز گو ٭ در مجلس آن نازنین حرفے کز زبان ما برد
ایک شخص نے کسی عالم سے پوچھا ایک وقت مین کروڑون آدمی اکناف عالم اور اطراف
زمین کے حضرت کی خدمت مین تحفہ سلام بھیجتے ہین آپ اونکے سلام کا کسطرح جواب دیتے ہین
جواب دیا ہے کالشمس فی وسط السماء ونورہا ٭ یغشی البلاد مشارقا ومغاربا ٭ یعنے
جیسے آفتاب بیچ آسمان مین ہوتا ہے اور اوسکا نور مشرق اور مغرب کے سب شہرون کو
ڈھانپ لیتا ہے اسیطرح ہزارون لاکھون آدمی ایکوقت مین اوس آفتاب سپہر نبوت
سے مستفیض اور اونکے سلام سے مشرف ہوتے ہین اور فرماتے ہین حضرت نزدیک مجھسے
وہ لوگ ہین جو بکثرت مجھپر درود بھیجتے ہین فائدہ اہل ذوق کے نزدیک یہ حدیث فضیلت
صلوات مین کفایت کرتی ہے کہ قرب نبوی سارے کمالات کو شامل ہے اور قرب الہی کو مستلزم
ہے یعنی جسقدر قرب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل ہوگا اوتنا ہی خدا سے زیادہ نزدیک
ہوگا اور فرماتے ہین جو شخص کہے اللہم صل علے روح محمد فی الارواح وصل علے جسد محمد

فی الاجساد وصل علی قبر محمد فی القبور اللھم ابلغ روح محمد منی تحیۃ وسلاما مجھے خواب مین
دیکھے یہ صیغہ حرمین شریفین مین اس غرض کے واسطے بہت مروج ہے اور شیخ عبد الحق
دہلوی مفاخر الاسلام سے نقل کرتے ہین جو شخص جمعہ کے دن یہ درود پڑھے اللھم صل
علی محمد ن النبی الامی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھے یا اپنا مکان دیکھے بہشت
مین اوسکے واسطے تیار ہے اور جو ایکبار مین میسر نہو پانچ جمعہ تکرار کرے بفضل الٰہی روے منیر
نظر آئے گا اوسے خوشی بخشے اور یہ ترکیب بھی لکھتے ہین شب جمعہ دو رکعت ادا کرے ہر رکعت مین
فاتحہ کے بعد پچیس بار سورۂ اخلاص اور سلام کے بعد ہزار بار یہ درود پڑھے صلی اللہ
علی النبی الامی اور تیسری ترکیب جسے بہت مجرب کہتے ہین یہ ہے جمعہ کی رات دو رکعت ہر رکعت
مین سورۂ فاتحہ کے بعد گیارہ بار آیۃ الکرسی اور گیارہ بار سورۂ اخلاص پھر سو بار یہ درود
پڑھے اللھم صل علی محمد ن النبی الامی وآلہ وسلم اگر ایکبار مین زیارت سے مشرف نہو تین
جمعہ کرے انشاء اللہ چوتھے بار کی حاجت نہوگی اللھم ارزقنا **فائدہ** رویت دو قسم ہے
ظاہری اور باطنی اور ظاہری بھی دو قسم ہو خواب مین اور بیداری مین اور بیداری مین بھی دو قسم ہے
عالم حیوۃ مرئی مین اور بعد اوسکے وفات کے زیارت اوس جناب کی عالم بیداری مین
ہم خفتہ بختون کو کہان نصیب ہے پہلی قسم اوسکی تو صحابۂ کرام پر تمام ہو چکی اور دوسری قسم
اولیائے عظام کے لیے مخصوص ہے خوشا طالع وہ ہے قسمت اوسکی جسے خواب مین بھی وہ
جمال جہان آرا نظر آجائے ع نشان بخت بیدار ست انخواب ✽ کہ در روے بینم آن ماہ
جہانتاب ✽ **فائدہ اخری اجل من الاولی** جسطرح درود شریف کی برکت سے
زیارت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب مین حاصل ہوتی ہے اسیطرح اوسکی کثرت
سے رویت باطنی بھی میسر ہو سکتی ہے یہانتک کہ باطن مصلی جمال مبارک کا آئینہ ہو جاتا ہے
اور جب کمال اس دولت بیزوال کا حاصل ہوتا ہے اوسوقت کسی حال مین صورت مبارک
دیدۂ بصیرت سے غائب نہین ہوتی ظاہر اوسکا اگر اوطرف مصروف بھی ہو جاتا ہے مگر باطن
ہر وقت اور ہر حال مین اوکی زیارت سے مشرف رہتا ہے اور راوس سے یہ افضل ہے
کہ رویت خیال مخالطت وہم سے پاک نہین ہو سکتی بلکہ وہ رویت رویت بصیرت کے تابع

دیواحق یہ ہے کہ جب صورت کریمہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم طالب کی چشم بصیرت مین
ہر وقت مستقر اور منطبع رہتی ہے آئینہ خیال بہی کدورات سے صاف ہو جاتا ہے اور اکثر
وہ جمال دلربا خواب مین نظر آتا ہے وہ ہوالا نور علی نور اور اس جگہہ طالبان رویت کو ادب
کی رعایت ضرور ہے کہ اس نعمت عظمیٰ اور دولت کبریٰ یعنے انطباع و انتقاش صورت کریمہ
اور حصول زیارت مقدسہ کو نتیجہ اپنے جذب محبت کا نجانین بلکہ عنایت محبوب کی سمجہین
کہ ذرہ آفتاب کو اپنی طرف متوجہ نہین کر سکتا اور قطرۂ ناچیز دریا کو نہین کہینچ سکتا بلکہ
اپنے اختیار سے اوس تک پہونچ نہین سکتا ہان اگر آفتاب عالمتاب اپنی عنایت سے ذرۂ
ناچیز پر نظر کرے بعید نہین اور جو سلیمان مور نا تو ان کے حال زار پر متوجہ ہو گنجائش
رکہتا ہے بلکہ بنظر انصاف ہماری آنکہہ قابلیت اس نعمت کی اصلا نہین رکہتی یہ صرف رحمت
و عنایت اوس جناب کی ہے کہ اپنی زیارت کریمہ سے مشرف فرماوین اور جمال جہان آرا
اپنا ہم روسیاہون کو دکہاوین ؎ برای دیدن روے تو چشم دیگرم باید ✤ کہ این چشمے
کہ من دارم جمالت را نشاید ✤ شیخ ابو عبد اللہ ساحلی کہتے ہین بزرگترین ثمرات اور
گرامی ترین فوائد صلوٰۃ یہ ہے کہ جب آدمی برعایت آداب و محافظت شروط و خلوص نیت
و تدبر معانی درود کی کثرت کرتا ہے محبت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اوسکے دل کو
گہیر لیتی ہے اور شجرۂ طیبہ محبت بحکم المرء لمن یحب یطیع ثمرۂ اتباع و طاعت بخشتا ہے اور
بواسطہ اس محبت و طاعت کے بحکم المرء مع من احب اور بمضمون من یطع اللہ والرسول
فاولئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین
وحسن اولئک رفیقا ان مقبولان بارگاہ الٰہی کی معیت خاصہ سے کہ سردار اون کے
محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہین مشرف و ممتاز ہو بسبب اتباع آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی محبوبیت الٰہی سے کہ عمدہ کمالات اور بہترین مقاصد و مرادات ہے سرفراز ہو تا ہے
پس طالب صادق کو لازم ہے کہ درود کی کثرت کرے تا باطن اوسکا آئینہ صورت نبویہ
اور مرات جمال مصطفویہ ہو جاے اور جب اوس صورت مقدسہ کو آئینۂ دل مین جلوہ گر
دیکہے اوسکے استقرار مین اہتمام تمام اور سعی بلیغ بجالاے اور اوس صورت کریمہ کو تمام

معاملات ومراقبات قلبی وقالبی مین پیش نظر رکھے اور کسیوقت چشم بصیرت سے غایب
نہونے دے کہ نسبت تامہ اور محبت کاملہ اوس جناب سے حاصل اور وصل دائم میسر ہو
ع ہمنشینم بخیال تو وہم آسودہ دلم ٭ کاین وصالیست کہ در پے غم ہجرانش نیست ٭ اور
فرماتے ہین جو شخص میری قبر کے پاس مجھپر درود پڑھتا ہے مین سنتا ہون اور جو دور سے
بھیجتا ہے تو خدا ایک فرشتہ متعین کرتا ہے کہ اوسکے درود مجھے پہونچاتا ہے
اور اوسکے دین و دنیا کے کام درست کرتا ہے اور مین قیامت کے روز اوسکا گواہ یا شفیع
ہون گا اور فرماتے ہین جو شخص مجھپر درود بھیجے اوسکی قیامت کے دن شفاعت
کرون فایدہ یہ دولت گنہگاران امت کے حق مین کفایت کرتی ہے جیسکے شفیع محمد رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم ہین اوسے کس بات کا غم ہے ع غم نخورد آن کہ شفیعش توئی ٭ یا بہ
دہ قدر رفیعش توئی ٭ حاصل این ست ز طاعت مرا ٭ ہست چو امید شفاعت مرا ٭ اور
فرماتے ہین جو شخص نماز صبح کے بعد کلام کرنے سے پہلے سو بار درود مجھپر بھیجے خدا تعالے
سو حاجتین اوسکی روا فرماتے تیس دنیا مین اور ستر جمع رکھے لیئے آخرت کے لیئے پوچھا کسیا
یا رسول اللہ درود کسطرح چاہیے فرمایا ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی یا ایہا الذین
آمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما اللہم صل علی محمد فایدہ یہ حدیث ضعیف ہے اور فرماتے ہین جو شخص ایکدن مین پچاس بار درود پڑھیگا
قیامت کے دن مین اوس سے مصافحہ کرون گا اور فرماتے ہین جو شخص چاہتا ہے خدا کو
اپنے سے راضی پاوے درود کی کثرت کرے اور منقول ہے پروردگار تقدس وتعالے
دو شخصون کے حال سے ہنستا ہے یعنی اونکے کام سے خوش اور اون سے راضی ہوتا ہے ایک
وہ کہ یارون کے گھوڑے سے بڑے گھوڑے پر دشمن کا سامنا کرے سب شکست کھاوین
اور وہ قایم رہے اگر مارا جائے شہید ہو اور بچ جائے تو خدا تعالے اوس سے ہنستا ہے
یعنی راضی اور خوش ہوتا ہے دوسرا وہ شخص کہ رات کو خلق سے چھپ کر اوٹھے اور اچھی طرح
وضو کرکے خدا کی تحمید اور تمجید اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھے اور قرآن مجید
کھولے خدا تعالے اوس سے راضی اور خوش ہوتا ہے اور فرماتا ہے اس بندہ کو دیکھو
کہ میرے سوا کوئی اوسے نہین دیکھتا اور فرماتے ہین جبریل نے مجھے خدا کا پیام دیا جو شخص

ایک درود بھیجتا ہے فرشتے میرے اوسپر دس درود بھیجتے ہیں اور وہ درود عرش
تک پہونچتی ہے جس فرشتے کیطرف سے گذرتی ہے وہ کہتا ہے صلوا علی قائلہا کما صلے
علی النبی صلے اللہ علیہ وسلم اسکے کہنے والے پر درود بھیجو جیسے اوسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم
پر درود بھیجی اور فرماتے ہیں جو بندہ روز عرفہ موقف میں وقوف کرے پھر سو بار فاتحہ اور
سو بار اخلاص پڑھ کر سو بار اللہم صل علی محمد و علے آل محمد کما صلیت و بارکت علی ابراہیم
و علے آل ابراہیم انک حمید مجید اور سو بار اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک
ولہ الحمد بیدہ الخیر یحیی و یمیت و ہو علے کل شیء قدیر پڑھے اللہ تعالے فرشتوں سے فرماتا
ہے میرے فرشتو کیا بدلا ہے میرے اس بندے کا کہ اس نے میری تسبیح اور تہلیل اور
ثنا کہی اور میرے پیغمبر پر درود بھیجی اے فرشتو گواہ رہو میں نے اسے بخشدیا اور شفاعت
اوسکی اوسکے حق میں قبول کی اگر سب اہل موقف کے حق میں شفاعت کی قبولیت چاہیگا ہر آئینہ قبول کرونگا اور رسول
جو شخص ہر روز تین بار اور ہر شب تین بار میری محبت اور شوق کے ساتھ مجھپر درود
بھیجے خدا پر حق ہے کہ اوس دن رات کے گناہ اوسکے بخشدے اور فرماتے ہیں سیاح
فرشتے خدا کے جب ذکر کے حلقوں یعنے ذاکرین کی مجلسوں پر گذرتے ہیں ایک دوسرے سے
کہتا ہے بیٹھو جب وہ دعا کرتے ہیں یہ آمین کہتے ہیں اور جب وہ درود بھیجتے ہیں یہ بھی اونکے
ساتھ درود پڑھتے ہیں اور جب فارغ ہوتے ہیں آپس میں کہتے ہیں انکو خوبی اور خوشی
ہو کہ بخشے گئے اور ایک روز فرمایا قیامت کے دن تین شخص عرش کے سایہ میں ہونگے
جسدن اوسکے سوا کوئی سایہ نہوگا صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ تین شخص کون ہیں
فرمایا جو میری غمگین امتی کا غم دور کرے اور جو میری سنت زندہ کرے اور جو مجھپر
درود بہت بھیجے اور فرماتے ہیں جو دو شخص آپس میں خدا کے واسطے محبت رکھتے ہیں
اور ملاقات کے وقت مصافحہ کرکے درود بھیجتے ہیں جدا ہونے سے پہلے اگلے اور پچھلے
گناہ اونکے بخشے جاتے ہیں اور مروی ہے جسکے پاس صدقہ نہو وہ یہ درود پڑھے اللہم صل
علے محمد عبدک و رسولک و صل علی المومنین و المومنات و المسلمین و المسلمات کہ اوسکے
حق میں زکوۃ ہے اور مسلمان نیکی سے سیر نہیں ہوتا جبتک بہشت میں نہ پہنچے اور

ایکدن فرمایا آج کی رات مین نے عجیب ماجرا دیکھا ایک شخص میری امت سے پل صراط
پر کبھی چوتڑون سے پھسلتا ہے اور کبھی گھٹنون سے چلتا ہے اور کبھی چپٹے جاتا ہے
ناگاہ اوسکے درود نے ہاتھ اوسکا پکڑا اور سیدھا کھڑا کردیا کہ صراط سے پار ہو گیا اور
فرماتے ہین خدا کا ایک فرشتہ ہے اوسکا ایک بازو مشرق مین ہے اور دوسرا مغرب مین
جب کوئی شخص محبت کے ساتھ درود بھیجتا ہے وہ فرشتہ پانی مین غوطہ کھا کر اپنے
پر جھاڑتا ہے خدا تعالے ہر قطرے سے کہ اوسکے پرون سے ٹپکتا ہے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے
کہ قیامت تک درود پڑھنے والے کے لیئے استغفار کرتے ہین اور ایک روایت مین آیا
جو شخص حضرت پر درود بھیجتا ہے ستر ہزار فرشتے اوسپر درود بھیجتے ہین اور فرماتے ہین
محدثین جب قیامت کے دن آئین گے اونکے ساتھ دواتین ہونگی خدا تعالے فرمائیگا
تم اہل حدیث ہو مدتہا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر درود لکھتے تے بہشت کو چلے جاؤ اور فرماتے ہین
جو شخص کتاب مین درود لکھتا ہے درود اوسکی ہمیشہ جاری رہتی ہے جبتک میرا نام اوس
کتاب مین رہتا ہے امام جعفر صادق فرماتے ہین جو شخص کتاب مین درود لکھتا ہے صبح و
تمام فرشتے اوسپر درود بھیجتے ہین جبتک حضرت کا نام اوس کتاب مین باقی ہے اور صدیق اکبر
فرماتے ہین درود لونڈی غلام کے آزاد کرنے سے بہتر ہے امیرالمومنین عمر فرماتے ہین دعا آسمان
و زمین کے درمیان روکی جاتی ہے جبتک تو اپنے پیغمبر پر درود نہ بھیجے بلند نہین ہوتی
پاس ابن مسعود کہتے ہین مین نماز پڑہتا تھا اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر رض
وہان تشریف رکھتے تھے بعد فراغت کے خدا کی تعریف و ثنا شروع کی پہر حضرت پر درود
بھیجی پہر اپنے واسطے دعا کی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سل تعطہ سل تعطہ سوال کر
تجھے دیا جائے گا سوال کر تجھے دیا جائے گا مولے علی فرماتے ہین اگر یاد خدا مین ہرج نہوتا مین
بیشک نزدیکی خدا کی درود کے ساتھ ڈہونڈہتا اسلیئے کہ مین نے حضرت سے سنا جبرئیل
نے خدا کیطرف سے اونھین پیام دیا جو شخص تجھپر دس درود بھیجیگا میری ناخوشی سے مامون
ہوجائے گا اور فرماتے ہین جو شخص حضرت پر ہر روز تین بار اور ہر جمعہ کو سو بار درود پڑہے صلوۃ اللہ وملائکتہ وانبیاۂ
ورسلہ وجمیع خلقہ علے محمد وآل محمد وعلیہم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ قیامتکو حضرت کے گروہ مین اوٹھیگا

اور حضرت اوسکا ہاتھہ پکڑکے اپنے ساتھہ بہشت مین لیجاوینگے اور ابو ذر رضہ فرماتے ہین
مجھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے وصیت کی کہ نماز چاشت کی سفر و حضر مین نہ چھوڑون
اور بدون وتر اور درود کے نہ سوؤون ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رض فرماتی ہین
اپنی مجلسون کو حضرت پر درود بھیجنے اور عمر رض کے ذکر سے زینت دو کعب احبار کہتے ہین
خدا تعالے نے موسیٰ علیہ السلام کو وحی بھیجی اے موسیٰ کیا تو چاہتا ہے کہ محشر کی پیاس
سے محفوظ رہے عرض کیا ہان یا رب حکم ہوا تو درود بہت بھیجا کر محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر
شیخ ابو محمد جبر کتاب شرف المصطفےٰ مین لکھتے ہین احمد بن موسیٰ اپنے باپ سے اور وہ
اپنے دادا سے نقل کرتے ہین جو شخص اللہم صل علی محمد و علی آل محمد واہل بیتہ سو بار کہے خدا تعالے
سو حاجتین اوسکی روا کرے اون مین سے تیس دنیا مین مروی ہے جو شخص حضرت کی
قبر کے پاس کھڑا ہوکر یہ آیت پڑھے ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی یا ایہا الذین امنوا صلوا علیہ
وسلموا تسلیما پھر ستر بار کہے صلے اللہ علیک یا محمد ایک فرشتہ اوسکا نام لیکر پکارے کہ ای فلان کوئی
حاجت تیری ضایع نہ گئی اور رب قبول ہوئی عطا فرماتے ہین جو شخص یہ درود تین بار
صبح اور تین بار شام پڑھے اللہم صل علی محمد فی الاولین وصل علی محمد فی الآخرین وصل علی
محمد فی النبیین وصل علی محمد فی المرسلین وصل علی محمد فی الملاء الاعلی الی یوم الدین اللہم
اعط محمدن الوسیلۃ والفضیلۃ والشرف والدرجۃ الرفیعۃ وابعثہ مقاما محمودا اللہم انی
آمنت بمحمد ولم اراہ فلا تحرمنی فی الحیوۃ رؤیتہ وارزقنی صحبتہ وتوفنی علی ملتہ واسقنی من
حوضہ شربا مریئا سائغا هنیئا لا نظما بعدہ ابدا انک علی کل شیء قدیر اللہم بلغ روح محمد
منا تحیۃ وسلاما اللہم کما آمنت بہ ولم اراہ فلا تحرمنی فی الجنۃ رؤیتہ جھڑ جاوینگے اوسکے گناہون کی
او کھڑ جاوے اور نقش اوسکی خطاؤن کا نامہ اعمال سے مٹ جاوے اور ہمیشہ مسرور رہے
اور امیدین اوسکی حاصل ہون اور دشمنون پر غالب رہے اور نیکیون کی توفیق دیا جاوے
اور بہشت مین پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی رفاقت سے مشرف ہو اور یہ صیغہ دلائل الخیرات
مین بھی تھوڑے تغیر کے ساتھہ مذکور ہے واللہ الموفق والمجیب انہ سمیع قریب مجیب تیسری

فصل اون لوگون کے ذم مین جو نام نامی سنکر درود نہین پڑہتے

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین جسکے پاس مین ذکر کیا گیا اور وہ مجہپر درود بہیجنا
بہول گیا بے شک بہشت کی راہ سے بہک گیا فائدہ اس حدیث کو ابن ابی عاصم نے حلیہ مین اور
طبری اور طبرانی نے نقل کیا اور جیساکہ درود راہ بہشت ہونیوالا ہے تو درود نہ بہیجنیوالا اسکا
راہ بہشت سے پہرا گویا بہشت کی راہ یہ ہے کہ آدمی پیغمبر پر درود بہیجے اور فرمائے ہین جسکے پاس میرا ذکر آئے
اور مجہپر درود نہ بہیجے دوزخ مین جائے اور فرمائے ہین بخیل ہے وہ جسکے پاس میرا ذکر ہو اور مجہپر درود
نہ بہیجے نسائی نے سنن کبری مین اور احمد نے اپنے مسند اور طبرانی نے معجم کبیر اور بیہقی نے دعوات اور ابن ابی عاصم نے
کتاب الصلوۃ اور تیمی نے ترغیب اور حاکم نے بسند صحیح مستدرک مین مانند اسکے روایت کیا اور ترمذی کی
روایت مین قتادہ سے مرسلا وارد ظلم سے ہے یہ بات کہ کسی کے پاس میرا ذکر کیا جائے
اور وہ مجہپر درود نہ بہیجے اور فرمایا خاک آلودہ ہو ناک اوسکی جسکے پاس میرا ذکر آوے
اور وہ مجہپر درود نہ بہیجے ایکدن حضرت صحابہ کو اپنے منبر کے قریب کہڑا کرکے پہلے زینے پر
چڑہے اور آمین فرمایا پہر دوسرے اور تیسرے زینے پر بہی یہی لفظ کہا صحابہ نے عرض کیا
آج ہمنے آپ سے وہ سنا جو کبہی نہ سنا تہا فرمایا جبرئیل نے آکر مجہسے کہا دور ہو یعنی خیر و برکت
سے اور ہلاک ہووے وہ شخص جسنے رمضان پایا اور نہ بخشا گیا مین نے کہا آمین جب مین دوسری زینے پر
گیا کہا دور ہو اور ہلاک ہو وہ شخص جسنے آپکا ذکر سنکر درود نہ پڑہی مین نے کہا آمین
جب تیسری زینے پر گیا کہا دور ہو اور ہلاک ہو وہ شخص جو ماں باپ یا دونون سے ایک بڑہاپے مین پایا اور اونسے
اوسے بہشت مین نہ پہونچایا مین نے کہا آمین اور فرماتے ہین آدمی کو اسقدر بخل کافی ہے
کہ میرا ذکر سنکر درود نہ بہیجے اور ایک روایت مین ہے جو میرا ذکر سنکر درود نہ بہیجے بیشک
شقی ہو جائے ابوذر کی حدیث مین آیا ہے سب سے زیادہ بخیل وہ ہے جو میرا ذکر سنکر
درود نہ پڑہے فائدہ ظاہر ہے جو شخص اپنے نفس کو ایسی سعادت اور دولت سے
محروم رکہے اوس سے زیادہ بخیل کون ہے بخیل یہ چاہتا ہے جو میرے پاس ہے کہین نہ جائے
اور اوس سے کسی کو فائدہ نہ پہنچے اور یہ شخص چاہتا ہے کہ میرے نفس کو بہی کسیطرح کی
خوبی اور بہلائی حاصل نہو بخیل اپنا مال عزیز جسکو ہزار مشقت سے جمع کیا نفس پر صرف کرنا
نہین چاہتا اسکے پاس نہ کچہ مال جاتا ہے نہ کچہ حرج ہوتا ہے صرف زبان ہلانا ہی نفس کے

فائدے کے لیے گوارا نہیں کرتا اور اوسے حسرت و ندامت مین مبتلا کرتا ہے نسائی عمل الیوم
واللیلہ مین اور سعید بن منصور اپنے سنن مین اور دینوری مجالس مین اور ضیاء مقدسی
مختارہ مین اور بغوی جعدیات مین اور بیہقی شعب الایمان مین اور تیمی ترغیب مین اور
اسمٰعیل قاضی اور ابن بشکوال اور ابن شاہین ابو سعید خدری رضہ سے روایت کرتے ہین
پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین جو قوم کسی مجلس مین مجھپر درود نہین بھیجتی قیامت مین اونکو
جب درود پڑہنے والون کا ثواب دیکھین گے وہ مجلس اونپر حسرت ہوگی اگرچہ بہشت
مین داخل ہون **حکایت** ابو سلیمان محمد بن حسین کہتے ہین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
نے مجھسے خواب مین فرمایا اے ابو سلیمان جب میرا ذکر حدیث مین آتا ہے تو صلے اللہ علیہ
لکھتا ہے اور وسلم چھوڑ دیتا ہے اور اوسمین چار حرف ہین ہر حرف کے بدلے دس نیکی
ہین پس تو چالیس نیکی ترک کرتا ہے **حکایت** حسن بن موسے حضرمی معروف بابن عجینہ
کہتے ہین مین بسبب تعجیل کے حدیث کے ساتھ درود نہین لکھتا تھا ایکرات پیغمبر صلے اللہ علیہ
وسلم کو خواب مین دیکھا کہ فرماتے ہین تجھے کیا ہوا جو ابو عمر طبری کی طرح مجھپر درود نہین بھیجتا
اوس وقت سے عہد کیا کہ آپ کے ذکر کے ساتھ صلے اللہ علیہ وسلم ضرور لکھون گا **حکایت**
ابن صلاح اور رشید عطار حمزہ کتانی سے نقل کرتے ہین مین حضرت کے ذکر کے ساتھ
صرف صلے اللہ علیہ لکھتا تھا ایکروز آپ نے خواب مین مجھسے فرمایا تجھے کیا ہوا ہے کہ درود
تمام نہین کرتا یعنے وسلم چھوڑ دیتا ہے اوسکے بعد پھر مین نے کبھی وسلم ترک نہ کیا چوتھی

فصل اون لوگون کی حکایات مین جنہین درود کی برکت سے عمدہ مراتب و مقامات حاصل ہوئے

حکایت جعفر بن عبد اللہ کہتے ہین
مین نے حافظ ابو زرعہ کو خواب مین دیکھا کہ فرشتون کے ساتھ آسمان پر نماز پڑہتے ہین پوچھا
تمہین یہ مرتبہ کسطرح حاصل ہوا کہا مین نے ہزارون حدیثین اپنے ہاتھ سے لکھین اور ہر حدیث
کے ساتھ لکھا عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین جو شخص مجھپر
ایک درود بھیجتا ہے رب تبارک وتعالیٰ اوسپر دس درود بھیجتا ہے **حکایت** ابو العباس نے منہل تحفۃ الاقران فی
اسنی القاصدین رسالہ مین لکھا ہے امام شافعی کو خواب مین دیکھا پوچھا تمسے خدا تعالےٰ نے کیا فرمایا

فرمایا رحمت کی اور بخشدیا کہا کس عمل کے سببسے فرمایا بسبب اس درود کے کہ پڑہا کرتا تہا
اللهم صل علے محمد عدد من صلی علیہ وصل علے محمد عدد من لم یصل علیہ وصل علی محمد کما امرت
ان تصلی علیہ وصل علے محمد کما تحب ان یصلی علیہ وصل علے محمد کما تنبغی الصلوٰة علیہ
اور اس حکایت کو بیہقی نے بہی روایت کیا حکایت عبد اللہ بن حکم کہتے ہین مین نے
امام شافعی کو خواب مین دیکہا حال اونکا پوچہا فرمایا خدا تعالے نے بخشدیا اور رحم کیا
اور بہشت مین مجہپر اسطرح نچہاور کی جسطرح دولہن پر کرتے ہین پہر کسی نے مجہسے کہا
یہ مرتبہ تمہین اوس درود کے سبب سے ملا جو تمنے اپنے رسالے مین لکہا ہے صلے اللہ
علی محمد عدد ما ذکرہ الذاکرون وغفل عن ذکرہ الغافلون حکایت سخاوی قول بدیع مین
لکہتے ہین ابن بیان اصبہانی نے حضرت کو خواب مین دیکہا عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپنے اپنے
چچا کے بیٹے محمد بن ادریس شافعی کو کسی چیز سے مخصوص کیا فرمایا مین نے خدا سے اوسکے لیے
دعا کی کہ اوسے حساب مین ماخوذ نہ کرے اسلیئے کہ وہ مجہپر ایسی درود بہیجتا تہا جو کسی نے
نہین بہیجی اللهم صل علی محمد کلما ذکرہ الذاکرون وصل علی محمد کلما غفل عن ذکرہ الغافلون
حکایت درمنضود مین لکہا ہے بنی اسرٰئیل مین ایک اسراف کرنے والا تہا لوگون نے
اوسکے مرنیکے بعد جنازہ اوسکا نہ اوٹہایا اور غسل نہ دیا موسے علیہ السلام کو حکم ہوا اسے
غسل دیکر جنازہ کی نماز پڑہ کہ ہمنے بخشدیا سبب دریافت کیا جواب آیا اسنے ایکدن
توریت کہولی اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا نام لکہا دیکہکر اونپر درود پڑہی اوس
درود کی برکت سے ہمنے بخشدیا حکایت سفیان ثوری کہتے ہین مین نے حج مین ایک
جوان دیکہا جب قدم اوٹہاتا یا رکہتا یہ درود پڑہتا اللهم صل علی محمد وعلی آل محمد مین اوسکے پاس گیا کہا آیا یہ بات
دانستہ کرتا ہے کہا ہان مجہسے بولا تم کون ہو مین نے کہا سفیان ثوری کہا عراقی مین نے
کہا ہان کہا خدا کو تمنے کسطرح پہچانا مین نے کہا اسوجہ سے کہ وہ رات کو دن اور دن کو
رات مین چہپاتا ہے اور بچہ کو اوسکی مان کی پیٹ مین تصویر فرماتا ہے کہا اے سفیان ثوری
تمنے خدا کو جیسا چاہیے نہ پہچانا مین نے کہا تمنے کسطرح پہچانا کہا فسخ عزم کے ساتہہ کہ جب مین نے
کسی کام کا عزم کیا اور اوسکے خلاف واقع ہوا سمجہا کہ میرا کوئی خدا ہے جو میرے کام کی تدبیر

کرتا ہے میں نے کہا کثرت درود کی وجہ کیا ہے کہا راہ حج میں میری ماں میرے ہمراہ
تھی مجھسے کہا مجھے خانہ کعبہ کے اندر پہونچا دے میں نے پہونچا دیا ناگاہ اوسکا پیٹ پھول گیا
اور منھہ کالا ہوگیا میں یہ حال دیکھکر بہت غمگین ہوا اور دونوں ہاتھ اوٹھاکر جناب الہی
میں عرض کیا اے رب تو ایسی مصیبت میں مبتلا کرتا ہے اوسے جو تیرے گھر آتا ہے
یہ بات کہتی ہی ایک ابر آسمان کی طرف سے اوٹھا اور ایک مرد سپید پوش نے آکر اپنا ہاتھ
میری ماں کی منھہ اور پیٹ سے لائی الفور وہ آفت دور ہوئی جب اونکے جانے کا ارادہ
کیا میں نے دامن اونکا پکڑکر عرض کیا آپ کون ہیں کہ اس مصیبت میں ہماری خبر لی فرمایا
میں محمد ہوں نبی تیرا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نے عرض کیا مجھے کچھ وصیت کیجے فرمایا ہر قدم
کے اوٹھانے اور رکھنے وقت محمد پر درود بھیجا کر کذا فی القول البدیع **حکایت** ابو حفص
عمر بن حسین سمرقندی کہتے ہیں میں نے ایک شخص دیکھا کہ عرفات و منا میں ہوا اور درود کے اور
کچھ نہیں پڑھتا سبب اسکا پوچھا کہا میرا باپ بیاج کھاتا تھا مر گئے ہی اوسکا منھہ گدہے کا سا
ہوگیا مجھے نہایت غم ہوا اور اوسی رنج میں روتے روتے سوگیا ناگاہ حضرت صلے اللہ
علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ فرماتے ہیں اللہ تعالے نے تیرا غم دور کیا اوسی حال میں باپکا
منھہ جو دیکھا تو چودھویں رات کے چاند سے زیادہ چمکتا پایا پھر تو میں بے اختیار حضرت کے
قدم پر گرا اور ماجرا دریافت کیا فرمایا تیرا باپ سود کھاتا تھا اور منھہ سود کھانیوالے کا
دنیا یا آخرت میں گدہے کا سا ہو جاتا ہے مگر وہ سونے وقت سو بار درود بھی پڑھا کرتا
جب اوسپر یہ حالت گذری اوس فرشتے نے جو احوال امت کا مجھسے کہا کرتا ہے حال اوسکا
عرض کیا میں نے خدا سے اوسکی شفاعت کی اور قبول ہوئی وہ شخص کہتا ہے جب میں
خواب سے بیدار ہوا ہاتف نے پکارا کہ تیرے باپکو درود و سلام نے اس آفت سے بچا لیا
اوسیوقت سے میں نے عہد کیا کسی حال اور کسیوقت درود و سلام نہ چھوڑوں گا **حکایت**
ایک شخص کو اوسکے مرنیکے بعد کسینے خواب میں دیکھا حال پوچھا کہا جب مجھے قبر میں رکھا منکر نکیر
سوال و جواب کو آئے اونکے سوال کا جواب مجھے نہ آیا اوسوقت اپنی نجات سے مایوس ہوا
اور یہ صدمہ دلپر گذرا کہ بیان نہیں کیا جاتا ناگاہ ایک شخص سفید کپڑے پہنے خوشبو لگائے

میری قبر مین آیا اور منکر نکیر کا جواب سکھایا جب اوس آفت سے نجات پائی اوس سے
کہا تو کون ہے کہ ایسے وقت سخت اور عالم تنہائی مین مجھ بیکس کی مدد فرمائی اوسنے کہا
مین تیری درود ہون مجھے حکم ہے قیامت تک تیرے پاس رہون اور ہر مصیبت مین مدد
کرون **حکایت** نمیری اور ابن بشکوال نقل کرتے ہین اہل شیراز سے کسی نے ابوالعباس احمد
بن منصور کو اون کی وفات کے بعد خواب مین دیکھا کہ جامع شیراز کی محراب مین حلۂ مکلف
پہنے اور جڑاؤ تاج سر پر رکھے کھڑے ہین پوچھا تمہارا کیا حال ہوا فرمایا خدا تعالےٰ نے
مجھے بخشدیا اور بہشت مین داخل کیا اسلیئے کہ مین درود بہت پڑھا کرتا **حکایت** سخاوی
اور ابن بشکوال حکایت کرتے ہین کہ کسینے ابوحفص کاغذی کو خواب مین دیکھا پوچھا خدا تعالےٰ
نے تمہارے ساتھ کیا کیا کہا رحمت کی اور بخشدیا اور بہشت مین داخل کیا پوچھا کس
سبب سے فرمایا جب خدا کے حضور گیا فرشتون کو حکم ہوا اسکے گناہون اور درود کا
حساب کرو درود میرے گناہون پر غالب ہوئی فرمایا اسیقدر کفایت کرتا ہے اسے بہشت مین
لیجاؤ یہ حکایت ابن حجر مکی نے بھی لکھی ہے **حکایت** قول بدیع مین نقل کیا ایک عورتنے
خواب مین اپنے بیٹی کو سخت مصیبت اور عذاب مین مبتلا دیکھا حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ
سے بیان کیا فرمایا صدقہ دے اتفاقاً خواجہ حسن بصری نے اوسی روز اوسکے بیٹے کو خواب مین
دیکھا کہ ایک مکلف تخت پر بیٹھی ہے اور نور کا تاج سر پر رکھا ہے متعجب ہوکر کہا تیری ماں نے
اسکے خلاف بیان کیا تھا اوسنے کہا ہان میری سچ کہتی ہے ہم ستر آدمی عذاب مین گرفتار
تھے ایک شخص ہماری قبرون کی طرف سے گذرا اور ایک درود پڑھکر ثواب اوسکا
ہمکو بخشدیا خدا تعالےٰ نے اوسی ایک درود کی برکت سے ہمین عذاب سے نجات دی اور
اسقدر ثواب کہ تم دیکھتے ہو میرے حصے مین آیا **حکایت** محمد بن سعید بن مطرف کہتے ہین
مین سوتے وقت چندبار درود پڑھتا اکثر فرسید عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب مین
دیکھا کہ فرماتے ہین اپنا منہ آگے لا کہ مین اوسے چومون اسلیئے کہ تو اس منہ سے درود
پڑھتا ہے مینے اپنا منہ اس قابل نہ سمجھا مگر پاس حکم عالی رخسارہ حضرت کے سامنے کیا
آپنے میرے رخسارے پر بوسہ دیا جب بیدار ہوا تمام گھر مشک کی خوشبو سے معطر پایا اور

آٹھ دن تک میری عورت کو اوس رخسار ی سے جیسے حضرت نے چوما تھا مشک کی خوشبو
آتی رہی حکایت ابن بشکوال نے نقل کیا کہ ایک شخص امر دین مین سستی رکھتا تھا جب
اوسے مرنے کے بعد خواب مین دیکھا حال پوچھا کہا مین ایک محدث کے پاس گیا تھا جب
اوسنے حدیث پڑھی حضرت پر درود بھیجی مین نے بھی چلا کر کہا صلے اللہ علیہ وسلم میری آواز
سنکر تمام مجلس نے درود پڑھی اوسیوقت ہم سب یعنے تمام اہل مجلس بخشے گئے حکایت
ابو بکر بن مجاہد سے ایک رات حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خواب مین فرمایا اے ابو بکر
صبح ایک مرد بہشتی تیرے پاس آئے گا تو اوسکی تعظیم بجالانا صبح کو شبلی ابو بکر پاس آئے ابو بکر تعظیم
کو اوٹھے اور گود مین لے کر پیشانی پر بوسہ دیا رات کے وقت پھر حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کو خواب مین دیکھا کہ فرماتے ہین اے ابو بکر خدا تجھے عزت دے جیسی تو نے اوس مرد
بہشتی کی تعظیم کی عرض کیا یا رسول اللہ شبلی کو یہ مقام کس عمل سے حاصل ہوا فرمایا وہ پانچون
وقت نماز کے بعد یہ آیت لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیہ ماعنتم حریص علیکم بالمؤمنین
رؤف رحیم فان تولوا فقل حسبی اللہ لا الہ الا ھو علیہ توکلت وھو رب العرش العظیم پڑھتا ہے
پھر مجھپر درود بھیجتا ہے اور محمد بن عمر کی روایت مین آیا بعد اس آیت کے تین بار کہتا ہے
صلی اللہ علیک یا محمد حکایت در منضود مین لکھتے ہین ابو الحسن شاذلی رحمہ اللہ کو کسی
جنگل مین درندون نے گھیرا جب کچھ نہ بن آیا درود کی کثرت کی درندے بھاگ گئے اور
اونکی شر سے نجات حاصل ہوئی حکایت شاہ غریب اللہ رحمہ اللہ کہتے ہین مجھسے دو بھائیون
نے کہ سوداگر تھے عظیم آباد مین نقل کیا کہ ہمارے باپ کے اولاد نہوتی کسی فقیر صاحب سے التجا
کی اونہون نے فرمایا کہ ہر بار درود مدت غیر معین مین پڑہو اور پڑہنے والون کی کمال
خاطر داری اور دلجوئی کرو ہمارے باپ نے ایسا ہی کیا خدا تعالے نے درود کی برکت
سے ہم دو نون فرزند عنایت فرمائے حکایت اخبار الاخیار مین نقل کرتے ہین خواجہ
قطب الدین بختیار کاکی ہر رات تین ہزار بار درود پڑھتے جب نکاح کیا تین شب
نہ پڑھ سکے کسی سے سید عالم محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب مین فرمایا بختیار کاکی کو میرا
سلام پہونچا اور کہہ ہر رات تو مجھے جو تحفہ بھیجا کرتا تھا تین رات سے نہین پہونچا حکایت محمد

محمد بن مالک کہتے ہین مین ایکروز ابوبکر بن مجاہد پاس بیٹھا تھا کہ ایک مرد شکستہ حال آیا شیخ نے
اوسے کمال تعظیم سے بٹھایا اوسنے کہا آج میرے لڑکا ہوا قدرے روغن و شہد درکار ہے
ابوبکر کہتے ہین اوسوقت میرے پاس کچھ نتھا اسی فکر مین سوگیا ناگاہ حضرت صلے اللہ علیہ
وسلم نے خواب مین مجھسے فرمایا علی بن عیسے وزیر پاس جاکر اوسے میرا سلام پہونچا اور یہ پیام
دے کہ تو ہر شب سوتے وقت مجھپر ہزار بار درود پڑھتا ہے آج کی رات سات سو بار پڑھی تھی
کہ خلیفہ نے بلایا اور راہ کے پاس سے آکر عدد تمام کیا ہمارے حکم سے مولود کے باپ کو سو دینار
دے کہ اپنے صرف مین لائے ابوبکر خواب سے بیدار ہوکر اوس شخص کے ساتھ علی بن عیسے پاس
گئے اور اوس سے حال خواب کا بیان کیا اوسنے ایک توڑا منگاکر سو دینار اوس شخص کو دیئے
اور ہر چند زیادہ دیتے رہے انکار کیا کہ مین حضرت کی اجازت سے زیادہ نہ لونگا اور
سو دینار شیخ کو دیے شیخ نے لینے مین عذر کیا وزیر نے کہا یہ حق تمہارے پیام پہونچانیکا ہے
پھر سو اور دیے کہ یہ صلہ تمہارے یہانتک آنے کا ہے اسیطرح ہزار دینار عنایت کیے حکایت
جذب القلوب مین جمع الجوامع سے نقل کیا کسی مرد صالح پر تین ہزار دینار قرض تھے قاضی نے
ایک مہینے کی مہلت دی جب اوسنے کہین ٹھکانا نہ دیکھا درود پڑھنے مین مشغول ہوا آخر
مہینے حضرت نے خواب مین حکم دیا علی بن عیسے وزیر سے جاکر میری طرف سے کہہ کہ تین ہزار دینار دیدے
دے مرد بیدار ہوکر سوچا اگر وزیر مجھسے دلیل میرے سچے ہونے کی طلب کریگا تو کیا
جواب دونگا اوس روز نہ گیا دوسرے دن بھی وہی خواب دیکھا تیسرے دن آپنے
فرمایا اگر وہ حجت چاہے تو اوس سے کہنا تو ہر روز نماز صبح کے بعد سورج نکلنے سے پہلے
پانچہزار بار درود پڑھتا ہے اور اس حال سے کوئی واقف نہین مرد صالح کہتا ہے مین وزیر کے
پاس گیا اور حال خواب کا بیان کیا وزیر نہایت خوش ہوا اور مجھے تین ہزار دینار عنایت
کیے کہ قرض مین دے اور تین ہزار واسطے خرچ اہل وعیال کے اور تین ہزار واسطے سرمایہ
تجارت کے اور دیے اور قسم دی کہ مجھسے ملاقات کیا کر اور جس بات کی حاجت ہو بے تکلف
کہدیا جب مین نو ہزار دینار قاضی پاس لے گیا اور اوس سے حال بیان کیا اوسنے کہا مین
تیرا قرض اپنے پاس سے ادا کرونگا قرضخواہ نے سنکر کہا وزیر اور قاضی سے مین حق

ترہوں مین نے قرض اپنا چھوڑ دیا قاضی نے کہا مین نے جو مال خدا کیواسطے نکالا اب
اوسے واپس نکروں گا پس وہ شخص درود کی برکت سے قرض سے بھی پاک ہوا اور اسقدر
مال کثیر اپنے گھر لے گیا **حکایت** سخاوی ابو عبد الرحمن تجری سے نقل کرتے مین کہتے
خلاد بن کثیر کے نزع کے وقت ایک رقعہ اوسکے سرہانے پایا اوسمین لکہا تہا ہذہ براءۃ من النار
لخلاد بن کثیر یہ برات نامہ دوزخ سے ہے خلاد بن کثیر کے واسطے لوگون سے پوچھا کیا عمل
کرتے تھے کہا ہر جمعہ کو ہزار بار یہ درود اللھم صل علی محمد ن النبی الامی پڑھتے تھے **حکایت**
فاکہانی نے فجر منیر مین شیخ صالح موسی ضریر سے نقل کیا مین کشتی پر سوار تہا ناگاہ ایک ہوا جسے
قلابیہ کہتے ہین اور جانا اوس سے کم نجات پاتا ہے اوٹھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
مجھے خواب مین فرمایا اہل جہاز کہ ہزار بار یہ پڑہین اللھم صل علی محمد صلوۃ تنجینا بہا من جمیع
الاہوال والآفات وتقضی لنا بہا جمیع الحاجات وتطہرنا بہا من جمیع السیئات وترفعنا
بہا عندک اعلی الدرجات وتبلغنا بہا اقصی الغایات من جمیع الخیرات فی الحیوۃ وبعد الممات
جب مین بیدار ہوا اہل کشتی سے حال کہا تین سو بار کے قریب یہ درود ہمنے پڑہی ہوگی کہ ہوا
ساکن ہوئی اور کشتی ڈوبنے سے بچ گئی شیخ مجد الدین فیروزابادی نے بھی یہ حکایت نقل کی
حکایت نمیریہ عبد اللہ بن ہمی نے نقل کرتے ہین ابو الفضل قومسانی مجھسے کہتے تھے
میرے پاس ایک شخص خراسان سے آیا اور اوسنے کہا مینے مدینہ شریف کی مسجد مین رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ فرماتے ہین جب تو ہمدان کو جائے ابو الفضل بن
زیرک سے میرا سلام کہنا مین نے سبب اس عنایت اور مہربانی کا دریافت کیا فرمایا وہ ہر روز
سو بار یا زیادہ مجہپر یہ درود بہیجتا ہے اللھم صل علی محمد ن النبی الامی وعلی آل محمد جزی اللہ
محمداً صلی اللہ علیہ وسلم عنا ماہو اہلہ پھر اوسنے مجھے اس صیغے کی اجازت دی اور قسم کہائی کہ
مین حضرت کے بتانے سے پہلے تمہین اصلا نہ جانتا تہا ہر چند مین اوسے کچھ دینار دیتا قبول نہ کیا
اور کہا مین حضرت کی رسالت پر اجرت نہین لیتا اور ایسی عمدہ چیز کو حطام دنیا کے بدلے
نہین بیچتا **حکایت** محمد بن یحیی کرمانی کہتے ہین ہم ابو علی بن شاذان کے پاس بیٹھے تھے ناگاہ ایک جوان حسین
اجنبی آیا اور سلام علیک کرکے ابو علی بن شاذان کو پوچھا ہمنے اوسکیطرف اشارہ کیا تھا

اسے شیخ مجھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خواب مین حکم دیا ابو علی بن شاذان کی
مسجد مین جا اور اوس سے ملاقات ہو تو میرا سلام اوسے پہونچا ابو علی یہ بات سنکر بہت
روے اور کہا مین اپنے مین کوئی عمل موجب اس عنایت کا نہین پاتا سوا اسکے کہ حدیث
ٹہیر ٹہیر کر پڑہتا ہون اور جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نام آتا ہے درود کی کثرت کرتا ہون
راوی کہتا ہے ابو علی نے اس واقعہ کے ذوق مین دو تین مہینے بعد انتقال کیا منقول ہے
قیامت کے دن ایک شخص کے اعمال تولے جائینگے اور پلہ بد اعمال کا گران ہوگا فرشتے
عذاب کے اوسے پکڑینگے اوس وقت وہ گنہگار خوف سے کانپے گا اور چار طرف دیکھیگا
کوئی مددگار اور غمخوار نظر نہ آئیگا ناگاہ سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائینگے
اور فرشتون سے فرماینگے اسے کہان لیے جاتے ہو اعمال اسکے میرے سامنے تولو فرشتے
حسب الحکم اعمال اوسکے پہر تولینگے آپ ایک پرچہ کاغذ کا نیکیون کے پلے مین رکھدینگے
پلہ نیکیون کا جھک جائیگا اور وہ گنہگار اوس عذاب سے نجات پاویگا کہیگا میری جان
آپ پر قربان آپ کون ہین کہ اس مصیبت کے وقت مین میری خبر لی اور حیات ابدی مجھے
بخشی فرشتے کہینگے یہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہین اور یہ وہ پرچہ ہے جسمین تو نے
درود لکھا ہے اللھم صل علی محمد و آلہ وبارک وسلم تسلیما فقط

تمت

خاتمة الطبع

اما بعد حمد و نعت کے شائقین اخبار احمدی و طالبین آثار محمدی کو مژدہ ہو کہ بتائید ایزدی
کتاب لاجواب مسمی بہ لُبّ لُباب المعروف بہ سرور القلوب فی ذکر المحبوب تالیف انیف عالم المعی
فاضل لوذعی مولوی محمد نقی علی خان صاحب بریلوی دام فیضہ الخفی و الجلی مطبع فیض مرجع قدردان علم و ہنر
نامی منشی نول کشور صاحب واقع دار السرور کانپور پندرہوین شعبان سنہ ۱۲۸۸ ہجری النبوی صلعم
مطابق ۱۳ اکتوبر سنہ ۱۸۷۱ عیسوی کو منطبع ہو کر مطبوع طبایع
خاص و عام ہوئی